تصنیفِ لطیف
سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھُوؒ
نور الہدیٰ (کلاں)
(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)
فیضانِ نظر
سلطان العاشقین حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمٰن
مدظلہ الاقدس
مترجم
مسز فاطمہ برہان سروری قادری
بی ایس (فلاسفی)

نام کتاب نور الہدیٰ (کلاں) (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ رحمتہ اللہ علیہ

ناشر سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

مترجم مسز فاطمہ برہان سروری قادری بی ایس (فلاسفی)

بارِاوّل اگست 2020ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-9795-98-5

سُلطان الفقر ہاؤس

A/4-5-ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

کے نام

جو اس پُرفتن دور میں ہدایت کا نور ہیں

فہرس

پیش لفظ

میں انتہائی شکر گزار ہوں اپنے آقا، اپنے ہادی و مرشد سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی جنہوں نے مجھے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ کی شہرہ آفاق تصنیف ''نور الہدیٰ کلاں'' کا مستند فارسی متن مرتب کرنے اور اُردو ترجمہ کا حکم فرمایا اور اس کے لیے میری مکمل ظاہری و باطنی رہنمائی فرمائی۔ حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تمام تصانیف الہامی ہیں۔ ان میں پوشیدہ اسرارِ الٰہی کی رمز و حقیقت کو سمجھنا اور انہیں الفاظ کی صورت میں بیان کرنا کامل اکمل مرشد کی ظاہری و باطنی توفیق کے بغیر ناممکن ہے۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس دورِ حاضر کے ولیٔ کامل، انسانِ کامل اور مرشد کامل اکمل ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس کی تمام کاوشوں کا مقصد حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کرنا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس حقیقی معنوں میں مجددِ دین اور حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کے روحانی وارث ہیں کیونکہ مادیت پرستی اور نفسا نفسی کے اس دور میں اسلام کی حقیقی روح کو زندہ کرنے، تعلیماتِ فقر کی اشاعت و تبلیغ اور دین کی اصل روح کو عوام الناس تک پہنچانے کے لیے آپ مدظلہ الاقدس حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تمام فارسی کتب کا ترجمہ نہ صرف اردو بلکہ انگریزی میں بھی شائع کروا رہے ہیں۔ فقر کا وہ خزینہ جو پہلے سینہ بسینہ منتقل ہو رہا تھا اور اولیا کی وہ تعلیمات جو مسوّدوں کی صورت میں موجود تھیں آپ مدظلہ الاقدس جدید دور کے تقاضوں کے پیشِ نظر انہیں مطبوعہ کتابوں، آن لائن کتابوں، بلاگز، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعہ پوری دنیا میں پہنچا رہے ہیں۔ پیغامِ الٰہی کو جس طرح آپ مدظلہ

الاقدس نے پوری دنیا میں پھیلایا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔

جو عالم ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ

میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ مدظلہ الاقدس نے مجھے اس کتاب کے فارسی متن کو تیار کرنے کے لیے نو (۹) نسخہ جات فراہم کیے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

قلمی نسخہ جات

۱) شہبازِ عارفاں پیر سید بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ۔ تاریخ کتابت 9 ذیقعد، 1338ھ۔

۲) کاتب شاہ سلطان (نامکمل)۔ تاریخ کتابت 3 رجب 1381ھ بمطابق 12 دسمبر 1961ء (مملوکہ شعبہ فارسی لائبریری گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور)

۳) کاتب صاحبداد ابن ملا محمد عمر۔ رہائش خیر پور۔ تاریخ کتابت 15 صفر 1312ھ

۴) مسکین محمد دین غلام قادری سروری اویسی۔ تاریخ کتابت 25 محرم 1319ھ۔ فقیر میر محمد اعوان نے رجب 1428ھ (جولائی 2007ء) میں شائع کروایا۔

مطبوعہ نسخہ جات مع اردو ترجمہ

۵) سید امیر خان نیازی فارسی متن مع اردو ترجمہ۔ بارِ اوّل 2000ء میں شائع ہوا۔

۶) ڈاکٹر کے بی نسیم فارسی متن مع اردو ترجمہ۔ باراول مئی 2000ء

مطبوعہ اردو ترجمہ (فارسی متن کے بغیر)

۷) نور الہدیٰ حق نما۔ فقیر نور محمد کلاچوی (کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خان سے شائع کروایا گیا۔ سال اشاعت ندارد)

۸) فقیر میر محمد۔ طبع مئی 2007ء

۹) الطاف حسین شاہدروی۔ فقیر محمد دین گجراتی کے نسخہ کا ترجمہ ہے۔

نور الہدیٰ کلاں کے فارسی متن کی تیاری کے لیے میں نے شہبازِ عارفاں پیر سید بہادر علی شاہ کاظمی المشہدی رحمتہ اللہ علیہ کے قلمی نسخے کو بنیاد بنایا ہے اور دیگر تمام نسخہ جات کا تقابلی جائزہ کرتے ہوئے ایک جامع متن تیار کیا ہے۔ تقابلی جائزے کے دوران میں نے فقیر نور محمد کلاچوی کا اردو ترجمہ اور سید امیر خان نیازی کا فارسی متن مع اردو ترجمہ دیگر سات نسخوں سے مختلف پایا جس کی وجہ سے مجھے متن کی صحیح ترتیب کو سمجھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ فقیر نور محمد کلاچوی کے ترجمہ کی ترتیب تو اصل نسخہ سے بالکل ہی مختلف ہے۔ جبکہ سید امیر خان نیازی صاحب نے جو فارسی نسخہ تیار کیا ہے اس میں کچھ پیراگراف اپنی اصل جگہ پر نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ جملوں میں بھی ردوبدل ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں کوئی بھی درست نسخہ دستیاب نہ ہو سکا جس کا ذکر وہ خود نور الہدیٰ کلاں کے ترجمہ کے پیش لفظ میں ان الفاظ میں کرتے ہیں ''میں نے اس کتابِ مقدس کا ترجمہ چار عدد مختلف نسخوں کی مدد سے کیا ہے جن میں سے ایک فقیر نور محمد کلاچوی کا مطبوعہ نسخہ ہے اور تین قلمی نسخے خلیفہ محمد دین گجراتی، خادم حسین آف منصور والی نزد گوجرہ اور حضرت سلطان غلام باھُوؒ کے ہیں۔ ان چاروں نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ بھی کتابت کی خامیوں سے پاک نہیں ہے کہ بعض پیراگراف کسی نہ کسی نسخہ میں سے غائب ہیں مثلاً ایک پیراگراف اگر تین نسخوں میں پایا جاتا ہے تو چوتھے میں سے غائب ہے۔ خاص کر فقیر نور محمد کلاچوی کا مطبوعہ نسخہ تو اس طور سے نرالا ہے کہ اس کی ترتیب باقی تینوں نسخوں سے بالکل مختلف ہے۔ کلاچوی صاحب نے کتاب ہذا کے مختلف موضوعات کا انتخاب کر کے ابواب بنا دیئے ہیں اور ان سے متعلق تمام پیراگراف کتاب سے چھانٹ کر یکجا کر دیئے ہیں، اس کوشش میں اُن سے کئی پیرے سہواً چھوٹ گئے ہیں جنہیں بعد کے کسی بھی ایڈیشن میں شاملِ کتاب نہیں کیا گیا۔''

ڈاکٹر کے بی نسیم نے نور الہدیٰ کلاں کے اردو ترجمہ کے لیے مسکین محمد دین غلام قادری سروری

اویسی کے قلمی نسخہ مکتوبہ 25 محرم 1319ھ کو پیش نظر رکھا اور فقیر میر محمد کی سرپرستی میں 1994 میں طبع ہونے والی نورالہدیٰ کلاں کے متن سے بھی استفادہ کیا۔ ڈاکٹر کے بی نسیم بھی اپنے ترجمہ کے دیباچہ میں فقیر نور محمد کلاچوی کے اردو ترجمہ کے متعلق رقمطراز ہیں ''فقیر نور محمد کلاچوی صاحب سے نورالہدیٰ کلاں کا اردو ترجمہ کرتے وقت ایک باب سے زیادہ فارسی متن کا ترجمہ چھوٹ گیا تھا۔ ساتھ ہی اردو لفظی ترجمہ بھی نہ کیا گیا اور جہاں کتاب کے متن میں فارسی اشعار آتے ہیں، ان کا نثری ترجمہ کی بجائے منظوم ترجمہ کیا گیا۔''

حضرت سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف ''نورالہدیٰ کلاں'' آپ کی دیگر تمام تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے اور سب سے زیادہ تراجم بھی اسی کتاب کے موجود ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کتاب میں فقر و معرفت کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور علم باطنی کے تمام مشکل و دقیق مسائل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کتاب کو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ''عین نما'' کا خطاب دیا ہے اور فقر کا نصاب قرار دیا ہے۔ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اس تصنیف کے متعلق فرماتے ہیں:

☆ ''یہ کتاب 'اسرار الوحی' ہے۔ اگر کوئی ناقص اس کو پڑھتا ہے تو وہ مرتبۂ کامل پر پہنچ جاتا ہے، اگر کامل پڑھتا ہے تو عاملِ کُل بن جاتا ہے، اگر کوئی عاملِ کُل پڑھتا ہے تو وہ مکمل ہو جاتا ہے، اگر کوئی فقیر مکمل پڑھتا ہے تو وہ اکمل بن جاتا ہے۔ اگر کوئی اکمل پڑھتا ہے تو صاحبِ جمعیت جامع مرشد بن جاتا ہے۔ اگر کوئی جامع مرشد پڑھتا ہے تو مرتبۂ نورالہدیٰ پر پہنچ کر سلطان الوھم فقیر اور دونوں جہاں کا حاکم امیر بن جاتا ہے۔ اس کے مراتب وہم و فہم و شمار سے باہر ہوتے ہیں۔ ان مراتب تک اہلِ بدعت مردود کہاں پہنچ سکتے ہیں! یہ کتاب مجموع الجمعیت اور کل الکلید ہے۔ طالبِ مولیٰ اس کلید کو جس قفل میں بھی ڈالتا ہے اسے کھول لیتا ہے اور اپنا ہر مطلب اور ہر طرح کی دولت و نعمت پا لیتا ہے۔''

اللہ کے فضل و کرم اور میرے مرشد پاک کی رہنمائی سے اکتوبر 2017 میں حضرت سلطان باھُو

رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''قربِ دیدار'' کا فارسی متن اور اردو ترجمہ میرے نام ''فاطمہ عرفان'' سے شائع ہوا تھا لیکن 25 دسمبر 2017ء کو ازدواجی رشتہ میں منسلک ہو جانے کی بنا پر اس کتاب ''نورالہدیٰ کلاں'' میں میرا منتقل شدہ نام ''فاطمہ برہان'' استعمال کیا جا رہا ہے۔ زندگی کے اس نئے سفر میں، نئے ماحول اور نئی پہچان و شناخت کے ساتھ نورالہدیٰ کا ترجمہ کرنا میرے لیے ممکن نہ تھا۔ ایسے حالات میں میں اپنے خاوند حافظ محمد برہان کی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہر مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا اور اپنے تعاون کی بھرپور یقین دہانی کرائی۔ اس کے علاوہ میں دل کی گہرائیوں سے مسز عنبرین مغیث سروری قادری جو کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کی انگلش مترجم ہیں، کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے اپنے مفید مشوروں سے میری رہنمائی فرمائی اور اللہ راشد گلزار سروری قادری اور احسن علی سروری قادری کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کتاب کے فارسی متن اور عربی آیات کی کمپوزنگ کی اور کتاب میں موجود نقش تیار کیے۔ اللہ پاک اس کتاب کو راہِ حق کے تمام سالکوں اور طالبوں کے لیے رہنمائی کا وسیلہ بنائے۔ (آمین)

مسز فاطمہ برہان سروری قادری

بی ایس (فلاسفی)

پنجاب یونیورسٹی لاہور

کارِ عظیم

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تمام کتب میں سے اہم ترین اور جامع ترین دو کتب ہیں 'عین الفقر' اور 'نور الہدیٰ کلاں'۔ ان دونوں کتب میں فقر کا مکمل نصاب موجود ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جب ایک طالب مرشد کامل سے بیعت ہوتا ہے تو مرشد سب سے پہلے اسے ان دو کتب کے مطالعہ کا حکم فرماتا ہے۔ جو طالب دونوں کتابیں خلوصِ دل کے ساتھ مکمل پڑھ لیتا ہے تو یہ اس کے علمِ فقر کے لیے کافی ثابت ہوتی ہیں۔

سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے اور ان کی زیر نگرانی فاطمہ برہان سروری قادری نے نور الہدیٰ کلاں کا جامع ترین فارسی متن اور بہترین ترجمہ تیار کر کے بلاشبہ فقر و تصوف کی تاریخ میں ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں نے نور الہدیٰ کلاں کے انگریزی ترجمہ کے لیے فاطمہ برہان سروری قادری کے تیار کردہ فارسی متن سے ہی استفادہ کیا ہے اور اس دوران دیگر مترجمین کے نور الہدیٰ کلاں کے فارسی متن کا بھی تقابلی جائزہ لیا۔ دیگر ہر فارسی متن، خواہ وہ کوئی قلمی نسخہ ہو یا مطبوعہ، میں کسی نہ کسی طور کمی بیشی پائی لیکن یہ فارسی متن ہر لحاظ سے مکمل اور جامع ہے۔ فاطمہ برہان نے نور الہدیٰ کلاں کا اُردو ترجمہ بھی مجھے نظرِ ثانی کے لیے دیا جسے پڑھ کر مجھے بہت خوشگوار حیرت ہوئی کیونکہ اس سے قبل انہوں نے حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی صرف ایک کتاب ''قربِ دیدار'' کا ترجمہ کیا ہے اس کے باوجود ان کے ترجمہ کرنے کی صلاحیت میں حیران کن پختگی ہے۔ نور الہدیٰ کلاں کے کچھ انتہائی مشکل مقامات کا بہترین ترجمہ کیا ہے۔

حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے الفاظ الہامی ہیں اور بیک وقت کئی معنی دیتے ہیں۔ یہ مترجم کے باطنی

مقام پر منحصر ہے کہ وہ ان میں سے کیا معنی اخذ کرتا ہے۔ نور الہدیٰ کلاں کے اس ترجمہ میں کئی جگہ فاطمہ برہان نے فارسی الفاظ کے ایسے بہترین معنی اخذ کیے کہ دل عش عش کر اُٹھا، دیگر کوئی مترجم ان معنوں تک نہیں پہنچ پایا۔ بلاشبہ یہ ہمارے مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ان پر بہت خاص مہربانی ہے۔ نور الہدیٰ کلاں کے فارسی متن اور ترجمہ کی تیاری کے دوران ہی ان کی زندگی کے نئے سفر کا آغاز بھی ہوا لیکن اپنی نئی گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود انہوں نے اس روحانی ذمہ داری کو فوقیت دی اور اسے کماحقہ سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم کارنامے پر جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو طالبانِ مولیٰ کے لیے خاص راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

8 جولائی 2020ء

مسز عنبرین مغیث سروری قادری

ایم اے ابلاغیات

پنجاب یونیورسٹی لاہور

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے اجداد وادی سون سکیسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفینؒ کے دادا حضرت سلطان فتح محمد رحمتہ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی دادی محترمہ اور نانا رحمتہ اللہ علیہم کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کے والد محترم کا اسمِ گرامی حضرت سلطان بازید محمد رحمتہ اللہ علیہ تھا۔ سلطان بازید رحمتہ اللہ علیہ پیشہ ور سپاہی اور مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کردی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے علاقے میں واپس آگئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ علیہا ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے عقیدت ومحبت کا بارہا اظہار فرماتے ہیں:

''مائی راستی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھُو (رحمتہ اللہ علیہ)

رکھا ہے۔‘‘

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستی از راستی آراستی
رحمت و غفران بود بر راستی

ترجمہ: راستی علیہ السلام راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت ومغفرت ہو راستی رحمۃ اللہ علیہ پر۔

آپؒ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مرجع خلائق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ومعروف ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقتِ فجر مغل بادشاہ شاہجہان کے عہدِ حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ نے آپؒ کا نام حکمِ خداوندی سے باھُو رکھا۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھُو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسم ھُو کے عین مظہر ہیں اسی لیے آپؒ کا اسم بھی باھُو ہے۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی کامل تھے اسی لیے آپؒ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپؒ کی پیشانی نورِ حق سے منور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زمانہ شیر خواری میں سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرح ماہِ رمضان میں سحر تا افطار دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن سے ہی آپؒ میں نورِ حق اس قدر جلوہ گر تھا کہ آپؒ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپؒ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپؒ کی یہ کرامت آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے برہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ برہمن طبیب نے جواب دیا ’’میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو‘‘۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفینؒ نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "عین الفقر" میں فرماتے ہیں:

"مجھے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں"۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگردان رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔" ایک دن دیدارِ الٰہی میں مستغرق آپ رحمۃ اللہ علیہ شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحبِ نور، صاحبِ حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپ رضی اللہ عنہ پر نثار کر دیتے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا "فرزند! آج تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔"

پھر جیسے وقت تھم گیا، ہر شے ساکت ہوگئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہِ عالیہ میں حضرت صدیقِ اکبرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم حاضر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجلس سے اٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہوگئے تو مجلس میں صرف اہلِ بیتؓ اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی رہ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا "میرے ہاتھ پکڑو" اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اللہ مجھے تلقین فرمایا تو درجات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اوّل و آخر یکساں ہو گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النسا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا ''تو میرا فرزند ہے۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غلامی کا حلقہ پہنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا 'مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلاؤ اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابدالآباد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکم سروری و سرمدی ہے۔'' بعدازاں آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غوث الاعظم محبوبِ سبحانی پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین وارشاد کا حکم دیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کر لیا۔''

آپ رحمتہ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن کے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔''

رسالہ روحی شریف میں آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰؐ　　خواندہ است فرزند ما را مجتبیٰؐ
شد اجازت باھوؒ را از مصطفیٰؐ　　خلق را تلقین بکن بہر از خدا

ترجمہ: مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دستِ بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا۔ مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فرزندِ خود خواندہ است مارا فاطمہؓ　　معرفتِ فقر است بر من خاتمہ

ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس لیے معرفتِ فقر کی مجھ پر انتہا ہوگئی۔

سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپؒ نے سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت فرمائی اور خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا آغاز فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپؒ نے بہت سے سفر کیے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے زیادہ تر سفر وادی سون سکیسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور بلوچستان کی طرف کیے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر طالبانِ مولیٰ کو تلاش کرنے اور انہیں واصل باللہ کرنے میں گزری کیونکہ خلقِ خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری آپؒ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ''سلطان الفقر'' کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی، غوثِ صمدانی حضرت سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا اعلان قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ ہے اسی طرح سلطان العارفین رحمتہ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا ''تا آنکہ از لطفِ ازلی سرفرازیٔ عینِ عنایت حق الحق حاصل شدہ و از حضور فائض النور اکرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حکم ارشادِ خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ و چہ مردہ۔ بزبانِ گوہر فشاں مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخر زمانی فرمودہ۔'' (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ: جب سے لطفِ ازلی کے باعث حقیقتِ حق کی عین نوازش سے سربلندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائض النور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تمام خلقت کیا مسلم، کیا کافر، کیا بانصیب، کیا بے نصیب، کیا زندہ اور کیا مردہ سب کو ہدایت کا حکم ملا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زبانِ گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ آخری زمانہ میں جب جاہلیت اپنے پر پھیلانے لگے گی تو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کے سلسلہ کا کوئی امام آپؒ کی

تعلیمات کو عام کر کے آپؒ ہی کے سلسلہ فقر کے ذریعے ظلمت و جہالت کو نیست و نابود کر کے دینِ حق کا پھر سے بول بالا کرے گا۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجابی ابیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتب علم لدنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو وہ میری کتب کو وسیلہ بنائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ رسالہ روحی شریف میں فرماتے ہیں:

''اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشدِ کامل اکمل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔''

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان آپؒ کی ہر کتاب میں الفاظ کی ردوبدل کے ساتھ موجود ہے۔ میرے مرشد کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دورانِ مطالعہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر باادب اور باوضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ اگر قاری صدقِ دل سے مطالعہ جاری رکھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی وارث سروری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتب میں آیاتِ قرآنی، احادیث مبارکہ اور احادیثِ قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ان کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیاتِ قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ عبارت میں اشعار کا برمحل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے

عبارت کا اثر دو چند ہو جاتا ہے۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جو کتب بازار میں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ ابیات سلطان باھُوؒ (پنجابی) ۲۔ دیوانِ باھُوؒ (فارسی) ۳۔ عین الفقر ۴۔ مجالسۃ النبیؐ ۵۔ کلید التوحید (کلاں) ۶۔ کلید التوحید (خورد) ۷۔ شمس العارفین ۸۔ امیر الکونین ۹۔ تیغِ برہنہ ۱۰۔ رسالہ روحی شریف ۱۱۔ گنج الاسرار ۱۲۔ محک الفقر (خورد) ۱۳۔ محک الفقر (کلاں) ۱۴۔ اسرارِ قادری ۱۵۔ اورنگ شاہی ۱۶۔ جامع الاسرار ۱۷۔ عقلِ بیدار ۱۸۔ فضل اللقا (خورد) ۱۹۔ فضل اللقا (کلاں) ۲۰۔ مفتاح العارفین ۲۱۔ نور الہدیٰ (خورد) ۲۲۔ نور الہدیٰ (کلاں) ۲۳۔ توفیقِ ہدایت ۲۴۔ قربِ دیدار ۲۵۔ عین العارفین ۲۶۔ کلیدِ جنت ۲۷۔ محکم الفقرا ۲۸۔ سلطانُ الوھم ۲۹۔ دیدار بخش ۳۰۔ کشف الاسرار ۳۱۔ محبت الاسرار ۳۲۔ طرفتہ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے معروف ہے)۔

''مناقبِ سلطانی'' اور ''شمس العارفین'' سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک نایاب ہیں۔ (۱) مجموعۃ الفضل (۲) عین نما (۳) تلمیذ الرحمٰن (۴) قطب الاقطاب (۵) شمس العاشقین (۶) دیوانِ باھُو کبیر و صغیر۔ ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں اپنی تعلیمات کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ''فقر'' کا نام دیا ہے اور ''راہِ فقر'' اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ راہِ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت ضروری اور اہم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مرشد بھی وہ ہونا چاہیے جو پہلے دن ہی طالبِ مولیٰ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی اور ذکر و تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام دیدارِ حق تعالیٰ اور دائمی حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے اعلیٰ اور کوئی مقام نہیں۔ یہ مقامات صرف ان کو حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہِ حق میں اپنا

سفر جاری رکھتے ہیں۔[1]

آپ رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ہی سلسلہ سروری قادری کو برصغیر میں عروج عطا فرمایا۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طالبِ صادق کو ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذاتِ حق تعالیٰ کے مشاہدے میں مستغرق کر دیتا ہے۔ اس پاک وطیب سلسلہ میں رنج ریاضت، چلہ کشی، حبسِ دم، ابتدائی سلوک اور ذکر وفکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ ظاہری درویشانہ لباس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا وتسبیح و جبہ و دستار وغیرہ سے بیزار ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے امانتِ الٰہیہ سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی اور یکم جمادی الثانی 1102ھ (یکم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا مزار مبارک شہر گڑھ مہاراجہ (ضلع جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھو میں مرجع خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکزِ تجلیات ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔ (استفادہ: شمس الفقرا، مجتبیٰ آخر زمانی، سلطان باھوؒ۔ تصانیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

---

[1] سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات اور سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

نورالہدیٰ (کلاں)

(اردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

☆ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۚ٥ (2:255)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حیّ و قیوم ہے۔

☆ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ٥ (3:26)

ترجمہ: تو جسے چاہتا ہے عزت سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت سے دوچار کر دیتا ہے، تیرے ہی ہاتھ میں ہیں سب بھلائیاں، بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

ہردم و ہر ساعت ہزاراں ہزار، بے شمار، لامحدود درود ہو اشرف المخلوقات صاحب لولاک ابوالقاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو سرچشمۂ ہدایت ہیں، آپ کی آل، اصحاب اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں فرمانِ الٰہی ہے:

☆ لَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ

ترجمہ: (محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

انتہائی شکر ہو ذاتِ حق تعالیٰ کا جس نے بشر کو عبادت کے فیض و فضل اور عنایت کے سرمایۂ ہدایت سے نواز کر لاشکایت کر دیا اور اپنی رفاقت سے طریقِ حق کی توفیق عطا کی۔

☆ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ (11:88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ ہی (کی مدد) سے ہے۔

آیاتِ قرآن کی طے کو جان کر زبان سے ان کی تلاوت مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہیں اور صدیقین کو ہر لمحہ ان کی مکمل تحقیق حاصل ہوتی ہے۔

اس کے بعد تصرفِ کُل رکھنے والا صاحبِ نطق مصنف کہتا ہے کہ طالبی و مرشدی، پیری و مریدی، استادی و شاگردی کے مراتب کے لیے سب سے پہلی کسوٹی کیمیا اکسیر کے علم پر تصرف کی توفیق اور اس سے حاصل ہونے والی جمعیت ہے کیونکہ جس طریق میں تصرف کی توفیق نہیں وہ طالب کو اللہ سے دور رکھتا ہے۔ تمام تصرفات جیسے کہ تصرفِ اسمِ اعظم، تصرفِ سنگِ پارس، تصرفِ علمِ تکثیر، تصرفِ علمِ اکسیر، تصرفِ علمِ روشن ضمیر، تصرفِ علمِ قرآن تفسیر، تصرفِ علمِ قرب و معرفت حضور ربانی، علمِ کشف القبور روحانی، علمِ تصرف بعین عیانی اور یہ تصرف کہ طالب جدھر بھی توجہ کرے اسے حضوری حاصل ہو جائے، یہ سب علوم اور تصرفات طالب پر حاضرات اسمِ اَللّٰہُ حیؔ و قیوم سے کھلتے ہیں۔ مرشد کامل پہلے ہی روز طالبِ صادق کو لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے علمِ ظہور اور علمِ حضور کی تعلیم عطا کرتا ہے جس کے بعد طالب تلقین و ارشاد کے لائق بن جاتا ہے[1]۔

بیت:

بے حضوری ہر طریقت راہزن
با حضوری طالبا حق در امن

ترجمہ: حضوری کے بغیر ہر راہِ طریقت راہزن ہے۔ حضوری ہی طالبِ حق کو امن و امان میں رکھتی ہے۔

سچ کہتا ہے اس تصنیف کا مصنف سروری قادری فقیر باھُو فنا فی ھُو ولد بازید رحمتہ اللہ علیہ عرف اعوان ساکن قلعۂ شور، اللہ تعالیٰ اسے ہر قسم کے فتنوں اور ظلم و ستم سے محفوظ رکھے، کہ اس کتاب کا

---

[1] حضرت سخی سلطان باھُوؒ طالبِ صادق کے بارے میں فرما رہے ہیں جو ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے نہ کہ عام مریدوں اور سالکوں کے بارے میں۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

نام ’’نورالہدیٰ‘‘ رکھا گیا ہے اور اسے ’’عین نما‘‘ کا خطاب دیا گیا ہے۔

بیت:

طالبا ذکرش مگو فکرش مجو

ذکر و فکر و وسوسہ از دل بشو

ترجمہ: اے طالب! جس ذکر وفکر سے دل میں وسوسے پیدا ہوں اس کو چھوڑ اور اپنے دل کو پاک کرلے۔

جاننا چاہیے کہ جب اسمِ اللہ ذات کے تصور سے طالب کو مشاہدہ حاصل ہوتا ہے تو وہ عین دیدار کا متلاشی بن جاتا ہے۔

ذکر با عین است فکرش با وصال

کی بوند این ذاکران وہم از خیال

ترجمہ: اصل ذکر وفکر وہی ہے جو دیدار اور وصالِ الٰہی سے ہمکنار کردے۔ وہم وخیال میں مبتلا لوگ بھلا ذاکر کہاں ہو سکتے ہیں؟

طالبا از من طلب حق معرفت

تا شوی ثانی خضرؑ عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: اے طالب! مجھ سے معرفتِ حق طلب کر، تاکہ تو ثانی خضرؑ اور عیسیٰؑ صفت بن جائے۔

از شہ رگی نزدیک بنمایم ترا

نَحْنُ اَقْرَبُ خود بفرمودہ خدا

ترجمہ: آ! میں تیری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب تجھے اللہ دکھادوں کیونکہ وہ خود فرماتا ہے نَحْنُ اَقْرَبُ (میں بندے کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہوں)۔

ہر کہ این جائی لقائے حق ندید

ہمچو حیوان بر زمین کاہ مچرید

ترجمہ: جسے اس جہان میں دیدارِ الٰہی حاصل نہیں اس کی مثال زمین پر گھاس چرنے والے حیوان کی سی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ (7:179)

ترجمہ: وہ حیوانوں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔

سِرِّ پنہاں را کنم من زاں ظہور
از برائی طالبان راہبر حضور

ترجمہ: پوشیدہ رازوں کو میں طالبوں پر اس لیے آشکار کرتا ہوں تا کہ راہِ حضوری پر ان کی راہبری کروں۔

طالبا از من طلب وحدت لقا
تا شوی لائق حضوری مصطفیؐ

ترجمہ: اے طالب مجھ سے وحدت اور لقائے حق طلب کرتا کہ تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے لائق بن جائے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ (17:72)

ترجمہ: اور جو شخص دنیا میں (لقائے الٰہی سے) اندھا رہ گیا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

طالبا از من طلب گنج کرم
در وجود تو نہ ماند ہیچ غم

ترجمہ: اے طالب مجھ سے گنجِ کرم طلب کرتا کہ تیرے وجود میں کوئی غم باقی نہ رہے۔

جو بھی شب و روز اس کتاب کا مطالعہ اخلاص، یقین اور خاص اعتقاد کے ساتھ کرتا ہے وہ اسرارِ الٰہی

سے واقف ہو جاتا ہے۔ اسے ظاہری مرشد کی تعلیم و تلقین کی ضرورت نہیں رہتی[1]۔ یہ کتاب خلقِ خدا کی رہنما اور معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی حضوری اور باطنی پاکیزگی کو حاصل کرنے کا وسیلہ ہے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ مطالعہ کرنے والا صادق الارادت، باحیا اور باادب طالب ہو۔ جسے اس کتاب کے مطالعہ سے گنجِ تصرف، معرفت، قرب وحضوریٔ حق تعالیٰ اور وصال حاصل نہ ہو، نہ ہی ظاہری حکمت کے خزانے، علمِ کیمیا اکسیر، سیم وزر، نقدوجنس و مال پر تصرف ملے اور وہ فقروفاقہ اور طرح طرح کی پریشانیوں، دکھوں، وبال، بے جمعیتی اور مفلسیٔ احوال سے ہلاکت کا شکار ہو جائے تو اس زوال کا وبال خود اس کی اپنی گردن پر ہے۔ کیونکہ ایسے بے نصیبوں کو کوئی نصیب والا کیسے بنا سکتا ہے؟ جو اس کلام پر اعتقاد نہیں رکھتا وہ انسان نہیں احمق حیوان ہے۔

فضیلت کلمہ طیب

اگر تو باشعور عالم اور باحضور فقیر عارف ہے تو سن! جملہ قسمت ونصیب، مراتب حکمت اور علم کے طلسمات کا خزانہ کلمہ طیب میں موجود ہے۔ کلمہ طیب نصیب کی کلید ہے، اسے پڑھنے والا کبھی بے نصیب ہوا ہے اور نہ ہوگا سوائے کافر و یہود کے کیونکہ وہ معرفتِ الٰہی سے بے خبر ہیں۔ جو کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کنہ کُن کو جان لیتا ہے اور اس کا سبق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے حاصل کر لیتا ہے وہ کلمہ طیب کی خاصیت کو پا

---

[1] اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ طالب کو ظاہری مرشد کی راہنمائی کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ یہ ہے کہ مرشد سے ظاہری طور پر سوال کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اور اس کتاب کے مطالعہ سے مرشد اس پر باطن میں ہی معرفت کے اسرار کھول دیتا ہے۔ یاد رہے کہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی تعلیمات کے مطابق مرشد کامل اکمل سے بیعت اور اس کی راہنمائی کے بغیر راہِ سلوک طے ہی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی مرشد کے بغیر معرفت کا کوئی راز سمجھ میں آ سکتا ہے خواہ ہزاروں کتابیں پڑھ لی جائیں۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

لیتا ہے۔ وہ بغیر زبان ہلائے لوحِ ضمیر کے مطالعہ کے ذریعے لوحِ محفوظ کو پڑھ کر تمام خزانہ الٰہی کا تصرف حاصل کر لیتا ہے۔ پھر دنیا اور آخرت کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔ جس طالب کے وجود میں کلمہ طیب تاثیر کرتا ہے اور نفع پہنچاتا ہے، اس کی ہر رگ میں کلمہ طیب دریا کی مانند رواں ہو جاتا ہے اور سر سے لیکر قدموں تک اس کا ہر بال کلمہ طیب کا ورد کرنے لگ جاتا ہے۔ کلمہ طیب اس کے وجود میں اس طرح سکونت و قرار پکڑ لیتا ہے کہ اس کی روح فرحت یاب ہو جاتی ہے، قلب زندہ اور نفس بالکل مردہ ہو جاتا ہے اور تمام بُری خصلتوں کا وجود سے خاتمہ ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ کلمہ طیب کو بطور رسم و رسوم پڑھنا کچھ اور ہے اور اللہ حی و قیوم کے قرب و حضوری کے منصب و مراتب سے پڑھنا کچھ اور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد ہے۔

☆ قَائِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرًا وَ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلًا

ترجمہ: محض زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے والے تو کثیر ہیں لیکن خلوص دل سے پڑھنے والے قلیل ہیں۔

پس مرشد کامل وہ ہے جو طالب صادق کو ہر مرتبہ و منصب نصیب کرواتا ہے، کلمہ طیب سے گنجِ حکمت کی ہر کیمیا پر تصرف عطا کرتا ہے اور ہر حرفِ کلمہ طیب سے اس کا مشاہدہ کرواتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرد مرشد سے تعلیم و تلقین حاصل کرنا ہی بہتر ہے اور نامرد زن سیرت مرشد کو تین طلاق دے دینی چاہیے۔ مرد مرشد کامل اور نامرد مرشد ناقص کی پہچان کیسے ممکن ہے؟ مرشد کامل اپنی توجہ اور مشقِ وجودیہ اسم اللہ ذات سے طالب کو یکبارگی حضوری تک پہنچا دیتا ہے جبکہ نامرد مرشد آج اور کل کے جھوٹے وعدوں پر ٹالتا رہتا ہے۔ فرمانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

☆ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی

ترجمہ: کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے۔

طالب صادق جب کلمہ طیب کو توفیقِ الٰہی سے توجہ کے ساتھ تصور میں لاتا ہے تو کلمہ طیب کا تفکر اور تصرف اسے تحقیق کا ساتھ حضوری میں لے جاتا ہے۔ جو اس میں شک کرے بیشک وہ مردہ دل

مردود قوم اور اہلِ زندیق میں سے ہے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ مرشد کے حکم کی نافرمانی نہ کرے اور نہ مرشد کے سامنے ردِ جواب کی جرأت کرے۔ اسی طرح مرشد پر بھی فرض عین ہے کہ طالب جو بھی طلب کرے اسے اس کے ہر مطلب سے نواز دے۔ اگر مرشد بے توفیق ہو تو تحقیق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ طالبوں کے لیے راہزن اور ثانی شیطان ہے جو طالب کی عمر برباد کر دیتا ہے۔ اور اگر طالب نامرد ہو تو دنیاوی مال و زر اس کا حجاب ہوتا ہے اس لیے جب مرشد اس سے راہِ حق میں مال خرچ کرنے کی آزمائش لیتا ہے تو وہ مرشد سے منہ پھیر لیتا ہے۔ ایسا بے یقین طالب شیطان اور نفس لعین کی قید میں جکڑا ہوتا ہے۔ وہ جاسوس کی مثل ہر وقت وسوسوں میں گھرا رہتا ہے اور ہرگز اپنی منزل پر نہیں پہنچ پاتا۔

مرشد طالب سے کیا طلب کرتا ہے؟ اس کی جان کا نذرانہ۔ جو طالب راہِ مولیٰ میں اپنی جان قربان نہیں کرتا وہ نامرد ہے اور مقامِ لامکان کی معرفت سے محروم رہتا ہے۔ مرد طالب وہ ہے جو راہِ مولیٰ میں جان دے کر بھی دم نہیں مارتا۔ ایسا ہی طالب روشن ضمیر، باشعور اور حضوری کے لائق ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ مرتبۂ طالبی و مرشدی کیا ہے؟ طالب اور مرشد کی مثال مدعی اور مدعا علیہ کے جیسی ہے۔ شریعت اور قدرتِ الٰہی ان کے مابین قاضی ہیں اور ان کے معاملات معرفت و قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے بغیر طے نہیں پا سکتے، نہ حق و باطل کی تمیز ہو سکتی ہے اور نہ ہی نفس و روح کی پہچان۔ اس کے لیے دو گواہوں کی ضرورت ہے، ایک علمِ اقرار اور دوسرا علمِ تصدیق۔ یہ دونوں علوم قدرتِ الٰہی کی گواہی دیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد کامل کی نظر میں عالم اور جاہل طالب برابر ہوتے ہیں کیونکہ مرشد عالم باللہ کو علمِ ظاہر و باطن، علمِ حیّ و قیوم اور علمِ رسم و رسوم پر مکمل اختیار ہوتا ہے۔ مرشد کامل کی نظر میں اہلِ نصیب اور بے نصیب طالب بھی برابر ہوتے ہیں اس لیے کہ مرشد کامل بے نصیب طالبوں کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا کر صاحبِ نصیب بنا دیتا ہے۔ لیکن مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی حضوری ایک

کسوٹی ہے۔ اس کسوٹی پر سچے طالب کا مرتبہ صدق اور معرفت و دیدار ہے جبکہ جھوٹے طالب کا مرتبہ کذب[1] اور دنیائے جیفہ مردار ہے۔ طالب صادق مشاہدۂ حضوری کی بدولت مرتبۂ جمالیت پر ہوتا ہے جبکہ طالبِ کاذب انا اور کشف و کرامات پر مغرور ہونے کی وجہ سے مرتبۂ جلالیت پر ہوتا ہے۔ اگر صاحبِ نظر کامل مرشد باطنی اندھے طالب کو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک آفتابِ توحید کا پرتو اور معرفت کا نور دکھادے تب بھی اسے یقین نہیں آتا۔ اور اگر مرشد خود بے معرفت اور کورچشم ہو تو اس کا طالب ہمیشہ بے جمعیت اور ورد و وظائف سے رجعت کھا کر شر و شور میں مبتلا رہتا ہے۔

مرشد کامل طالب صادق کو خاتمہ بالشر سے نکال کر خاتمہ بالخیر پر پہنچا دیتا ہے اور اسے تین علوم عطا کرتا ہے۔ علمِ الف جو طالب اسمِ اَللّٰہُ کی الفت سے طے کرتا ہے، علمِ سلف جس سے وہ اسلاف کے علم کی تحقیق کرتا ہے اور علمِ خلف جس سے خلافت کے علم کی توفیق حاصل کرتا ہے۔ طالب ہر طریق کو پہلے سمجھتا ہے پھر بھلا دیتا ہے۔ بعد ازاں اس کا وجود اللہ کے قرب و حضوری سے نور میں ڈھل جاتا ہے اور وہ دائم مشاہدہ میں رہتا ہے۔ پس وہ اپنے روزِ الست کے مرتبے کو جان لیتا ہے اور انبیا و اولیا اللہ کی صف میں شامل ہو کر روحی زبان کے ساتھ قَالُوْا بَلٰی پکارتا ہے۔ ایسے ہی طالب کو حقیقی مسلمان کہا جاتا ہے۔ اگر مرشد کی تعلیم و تلقین سے طالب پہلے ہی روز مرتبۂ مسلمانی پر نہیں پہنچتا اور صفِ ارواح میں اپنے روزِ ازل کے منصب کی تحقیق نہیں کرتا تو ایسے مرشد کو مرشد

---

[1] یہاں کاذب طالب سے مراد وہ طالب ہے جو اللہ کا طالب ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرے۔ ایسا طالب مرشد کی مہربانی سے مجلسِ محمدیؐ میں پہنچ تو جاتا ہے لیکن چونکہ مجلسِ محمدیؐ ایک کسوٹی ہے اس لیے اس کا کذب ظاہر ہو جاتا ہے اور اس کا دعویٰ بھی جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے جس کے بعد اسے مجلسِ محمدیؐ سے نکال دیا جاتا ہے۔ سروری قادری مرشد سراپا رحمت و سخاوت ہوتا ہے، وہ کاذب طالب کو اس لیے بھی مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے نوازتا ہے کہ شاید اس مجلس کی برکت سے اس کے اندر سے کذب و نفاق نکل جائے۔ اگر طالب اپنی طلب میں ناقص ہو لیکن مرشد سے مخلص ہو اور اس پر اور اس کی عطا کردہ حضوری پر یقین رکھتا ہو تو نہ صرف اس کے اندر سے کذب و نفاق نکل جاتا ہے بلکہ وہ اپنی طلب میں بھی کامل ہو جاتا ہے۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

کیسے کہا جا سکتا ہے اور ایسا طالب جانورصفت ہوتا ہے۔ مرتبۂ مرشدی و طالبی کو پانا آسان کام نہیں۔ اس میں مشاہدۂ حضوری پروردگار کے عظیم اسرار ہیں۔ اگر تو عاقل انسان ہے تو قربِ الٰہی حاصل کر کے چشمِ عیان سے مشاہدۂ حضوری کر جس سے ایک ہی نگاہ میں دونوں جہان طالب کے مدِ نظر آ جاتے ہیں۔ اے طالب عالم باللہ، اے طالب عارف ولی اللہ! مرشد سے سب سے پہلے علم طلب کر جیسے کہ توحید کا علمِ عنایت، معرفت کا علمِ ہدایت، علمِ ولایت، علمِ ہدایت اور علمِ عنایت کیونکہ علم کے بغیر اللہ کی پہچان ممکن نہیں۔ مرشد کامل طالب صادق کو یہ تمام علوم اپنی توجہ بہ نظر سے عطا کرتا ہے جس سے طالب ایک ہی لمحہ میں عالم فاضل اور صاحبِ تحصیل بن جاتا ہے۔ بعد ازاں اسے علمِ معرفت، حضوریٔ قرب اللہ نور، حضوریٔ مشاہدہ، حضوریٔ محبت، حضوریٔ طلب، حضوریٔ لاہوت لامکان، حضوریٔ علم توفیق و تحقیق، حضوریٔ ذکر فکر الہام مذکور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی معراج سے نواز دیتا ہے۔ جس طالب کو ان جملہ مقاماتِ حضوری اور قوتِ علم کا نور حاصل ہو اس کا وجود سر سے قدم تک مطلق نور میں ڈھل جاتا ہے۔ علم کے نور سے وہ حضوری کا ایسا عالم بن جاتا ہے کہ بغیر زبان و بیان کے ایک ہی لمحے میں اسمِ اَللّٰہُ کا باعیان سبق پڑھ لیتا ہے۔ پھر اسے تمام عمر مجاہدے و ریاضت کی حاجت نہیں رہتی۔

مرشد کامل طالب صادق کو سب سے پہلے ان تمام علوم سے حضوری کی تعلیم دیتا ہے جس کے بعد طالب کبھی غلط اور غضب یافتہ راہ پر نہیں چلتا اور تلقین و ارشاد کے لائق بن کر غالب اولیا اللہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ کامل وہ ہے جو علمِ مجاہدہ کو علمِ مشاہدہ سے کھول دیتا ہے اور علمِ ریاضت کو علمِ راز کے ذریعہ دکھا دیتا ہے۔ علمِ مجاہدہ علمِ مشاہدہ میں اور علمِ ریاضت علمِ راز میں خود بخود یوں سما جاتے ہیں جیسے نمک کھانے میں، انگارہ آگ میں، پانی دودھ میں، سونا کٹھالی میں اور دم روح و جان میں۔ جس کسی کو بھی معرفتِ الٰہی، توحید، قربِ الٰہی، جمعیت، مراتبِ فنا فی اللہ اور مکمل ہدایت حاصل ہوئی علمِ نور حضور سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ اس نے علم کو ہی اپنا وسیلہ، رہبر، پیشوا اور رفیق باتوفیق بنایا ہے کیونکہ کسی بھی جاہل، کافر، اہلِ بدعت اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

مخالف کو اللہ کی پہچان نہیں ہوسکتی۔

علمِ باطن ہمچو مسکہ علمِ ظاہر ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

ترجمہ: علمِ باطن مکھن کی مانند ہے اور علمِ ظاہر دودھ کی مانند۔ دودھ کے بغیر مکھن کیسے بن سکتا ہے اور پیر کے بغیر بزرگی کہاں نصیب ہوتی ہے؟

جو طالب مرشد سے طلبِ مولیٰ کرتا ہے وہ اسعد وسعید اور لائقِ توحید ہے۔ ایسا طالب حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ جو شخص بے مرشد و بے پیر ہے وہ شیطان کا طالب مرید بن جاتا ہے۔ کامل مرشد کی کیا نشانی ہے؟ مرشد کامل محض اپنی نظر اور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے طالب صادق کے تمام وجود کو سر سے لیکر قدموں تک نور بنا دیتا ہے اور توجہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے مشاہدۂ حضور تک لے جاتا ہے۔ جس مرشد سے طالب کو پہلے ہی روز مشاہدۂ حضوری کا مرتبہ نصیب نہیں ہوتا وہ مرشد ناقص اور نالائق ہے جس سے کبھی ارشاد جاری نہیں ہوتا۔ مشاہدۂ حضوری کی کئی قسمیں ہیں۔ ذکر و فکر سے حاصل ہونے والا مشاہدۂ حضوری مختلف ہے، حضوری مشاہدہ جس میں طالب کو قربِ الٰہی سے الہام و پیغام حاصل ہوتے ہیں مختلف ہے، حضوری مشاہدہ جس میں طالب کا نفس فنا ہو جائے اور وہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو کر فنا فی اللہ باخدا ہو جائے مختلف ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاصل ہونے والا مشاہدۂ حضوری مختلف ہے۔ فقیرِ کامل ان تمام حضوری مشاہدات کا علم ایک ہی لمحے میں حاضرات اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے طالب پر کھول دیتا ہے اور تحقیقاً اسے دکھا دیتا ہے۔ قرآن و احادیث اور ہر علم کو تمام عزت و شرف اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوا ہے۔ انبیاء، اولیا اللہ، غوث و قطب و درویش و فقرا نے تمام مراتب اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ہی پائے ہیں۔

جسم را پنہاں بکن در اسم ذات
تا شوی عارف خدا دائم حیات

ترجمہ: اپنے وجود کو اسم اللہ ذات میں غرق کر دے تا کہ تو عارفِ خدا بن کر حیاتِ جاوداں پا لے۔
کل و جز کے ان تمام مراتب کو حاصل کرنا اور واصل باللہ ہونا مشقِ مرقومِ وجودیہ کے ذریعہ ممکن ہے۔ با تفکر مشقِ وجودیہ کرنے سے اسم اللہ ذات جسم میں روشن ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں طالب کے وجود میں اسمِ اللہ ذات کے ہر حرف سے تجلیات کا نزول ہوتا ہے اور طالب ایک ہی لمحہ میں حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کے مرتبے پر پہنچ کر غنی و لایحتاج ہو جاتا ہے۔ فقیر عامل کیمیا گر کو کیمیا اکسیر کا مرتبۂ غنایت حاصل ہوتا ہے اور صاحبِ بحر و برِ اہلِ نظر ولی اللہ کو کیمیا اکسیر کا مرتبۂ ہدایت حاصل ہوتا ہے۔ مرشد کامل اپنے طالبِ صادق کو یہ دونوں علوم ایک ہی لمحے میں عطا کر دیتا ہے۔

سن! طالب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول مرشد کامل کے طالب جن کی مثال شہباز کے بچے کی طرح ہے۔ ان کی خوراک دیدارِ الٰہی ہوتی ہے اور وہ اسی کی طلب میں رہتے ہیں اس لیے مرشد کامل کو دیدار بخش کہا جاتا ہے۔ دوم مرشد ناقص کے طالب جن کی مثال چیل کے بچے کی طرح ہے۔ ان کی خوراک دنیا مردار ہوتی ہے اور وہ اسی کی طلب میں رہتے ہیں لہٰذا مرشد ناقص کو مردار بخش کہا جاتا ہے۔ جان لے کہ آدمی کو عزت و شرف، قرب و حضوری، جمعیت و معرفت اور دیدارِ الٰہی نفس کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس لیے جو نفس کا گلہ کرتا ہے وہ نامرد ہے کیونکہ عارفوں کا نفس مطمئنہ اور مطلق نور ہوتا ہے۔ عارف فقیر دائمی دیدار اور حضوری سے مشرف رہتا ہے۔ نفس کی چار قسمیں ہیں۔ کافر کا نفس کافر، منافق کا نفس منافق، مومن کا نفس مومن اور مسلمان کا نفس مسلمان ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (2:286)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

نافرمان نفس قرب و دیدارِ الٰہی سے فرمانبردار بن جاتا ہے۔ نفس جب ایک بار دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے تو پھر تمام عمر لذت و زینتِ دنیا، لذت و زینتِ عقبیٰ، لذتِ بہشت حور و قصور

سے بیزار ہو جاتا ہے اور بے اختیار ان سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ ابیات:

بہ ز ہر لذت بود لذتِ لقا

لذتی دنیا چہ باشد بی بقا

ترجمہ: تمام لذات سے بہتر لذتِ دیدار ہے۔ اس کے مقابلہ میں لذتِ دنیا کی کیا وقعت کہ وہ بے بقا ہے۔

لذتی دیدار بہ دیدار بہ

ہر کہ از دیدار ترسد من بدہ

ترجمہ: جتنا دیدارِ الٰہی کیا جائے اتنی ہی لذتِ دیدار بڑھتی ہے۔ جو دیدار سے ڈرتا ہے وہ میرے پاس آئے تاکہ میں اسے یہ نعمت عطا کر دوں۔

روئی خود آوردہ ام با روئی تو

صد ہزاران شکر بینم رو برو

ترجمہ: میں نے اپنا چہرہ تیرے چہرے (دیدارِ الٰہی) کی جانب کر لیا ہے۔ ہزاراں شکر کہ میں تجھے اپنے روبرو دیکھتا ہوں۔

ہر کہ می بیند بود آن لازوال

شد معرفت توحید آنرا حق وصال

ترجمہ: جو دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے وہ معرفت و توحید اور وصالِ حق پا کر لازوال ہو جاتا ہے۔

جو مرشد قربِ الٰہی، معرفتِ حضوری اور انوارِ دیدار اللہ کے باطنی طریق و توفیق کو جانتا ہے وہی طالبوں کو ایک لمحہ اور ایک قدم میں قربِ الٰہی اور معرفتِ حضوری کے انوار سے مشرف کر کے دیدارِ الٰہی تک پہنچا سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ شریعت کی مکمل پیروی کرے اور دن رات شریعت میں کوشش کرتا رہے۔ پھر چاہے وہ قسم قسم کے لذیذ کھانے کھائے، ہر طرح کے شیریں شربت پیئے،

اطلس وزربفت کے نفیس لباس پہنے۔ یہ مراتب اس کے ہیں جو ظاہر میں بیگانہ نظر آئے لیکن اس کا دل حق سے یگانہ ہو اور گاہے وہ مکمل مفلس کے روپ میں در در جا کر فقیری کرتا ہو۔ اے احمق وخام! یہ ہیں عارف فقیر کے مراتب۔ بیت:

نفس را رسوا کنم بہر از خدا

بر ہر دری قدمی زنم بہر از خدا

ترجمہ: میں اپنے نفس کو رضائے الٰہی کی خاطر رسوا کرتا ہوں اور ہر در پر اللہ کی خاطر قدم رکھتا ہوں۔

اگر مشرق سے لیکر مغرب تک ہر ملک قیامت تک آفات سے محفوظ ہے تو یہ صرف فقرا کے قدموں کی برکت سے ہے۔ اس لیے خلقِ خدا پر فقرا کا یہ حق ہے کہ اس کا ہر خاص وعام فرد ان کی خدمت کرتا رہے۔ بے معرفت، بے باطن اور بے توفیق مرشد طالبوں کے لیے راہزن اور ثانیٔ شیطان ہے۔ نہ ہر انسان کا وجود قرب، حضوری اور وصالِ الٰہی کے لائق ہوتا ہے، نہ ہر پتھر بیش بہا سرخ لعل ہوتا ہے، نہ ہی قرآن، حدیث اور تفسیر پڑھنے والی ہر زبان گفتگو میں تاثیر رکھتی ہے۔ نہ ہر جڑی بوٹی کیمیا کی آزمائش کے لائق ہوتی ہے، نہ ہر فقیر صاحبِ سخن اور احوال کا عین بعین مشاہدہ کرنے والا ہوتا ہے، نہ ہی ہر شخص ابوجہل کی طرح جاہل ہوتا ہے، نہ ہر درویش صاحبِ ولایت نظر ہوتا ہے اور نہ ہر کوئی خضر علیہ السلام کی صحبت کے لائق ہوتا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے جو سیم وزر پر تصرف رکھتا ہے کیونکہ نہ ہر سر بادشاہی کے تاج کے لائق ہے اور نہ ہر دل میں اسرارِ الٰہی کا خزانہ ہوتا ہے، نہ ہر کوئی فقیر کے مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے، نہ ہر شخص نفس پر حاکم ہوتا ہے اور نہ ہی ہر دل روشن ضمیر ہوتا ہے۔

سن! وہ کون سی راہ کا علم ہے جس سے عرش قدموں کے نیچے فرش کی طرح بچھ جاتا ہے اور طالب لاھوت میں ساکن ہو کر لامکان کا باعیان نظارہ کرتا ہے؟ روزِ اوّل یہ دولتِ عظمیٰ پانا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری، مرتبہ فنافی اللہ بالقا، انوارِ توحید میں غرق ہو کر دیدارِ پروردگار تک رسائی حاصل کرنا اسمِ اَللّٰہُ ذات کی مشقِ وجودیہ کے ذریعہ ممکن ہے۔ جسم کی کتاب پر

مشق مرقومِ وجودیہ کرنے والا نفسِ یہود کو قتل کر کے عارفِ معبود اور عاشق و معشوق کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے۔ ایسا کاتب شب و روز اللہ کے بے حجاب دیدار میں اپنی جان کباب کیے رکھتا ہے۔ جو طالب حیّ و قیوم کے عین العلم کا مطالعہ کر لیتا ہے وہ رسمی علوم کو یکسر فراموش کر دیتا ہے اور دونوں جہان سے دستبردار ہو جاتا ہے۔ علمِ عین سے عین دیکھتا ہے، عین بولتا ہے، عین کے ساتھ عین ہو جاتا ہے اور عین کی جستجو میں لگا رہتا ہے۔ جو عین کو پا لیتا ہے وہ علمِ عین کو اپنا رفیق، وسیلہ اور پیشوا بنا لیتا ہے۔ یہ مراتبِ توفیق ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (11:88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ (کی مدد) سے ہے۔

توفیق قدرتِ الٰہی کا ایک نور ہے۔ قربِ الٰہی کی توفیق سے وجود کی تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ توفیق کی قوت سے اہلِ توفیق طالب اپنے وجود میں صورتِ نفس، صورتِ قلب، صورتِ روح اور صورتِ سِرّ کے ساتھ ہمکلام رہتا ہے۔ بعد ازاں وہ حق اختیار کر لیتا ہے اور باطل کو چھوڑ دیتا ہے۔ جو اس مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اسے طے الفقر وحی الوجود صاحبِ معرفت یُحْیِ وَ یُمِیْتُ کہتے ہیں۔ اس کے لیے زندگی اور موت، خواب و بیداری، مستی و ہوشیاری، بھوک و سیری، پڑھنا نہ پڑھنا، مجاہدہ و مشاہدہ، قال و سکوت، خاک و سیم و زر سب برابر ہو جاتے ہیں۔ بیت:

چنان غرق گشتم بدریائے وحدت
کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم

ترجمہ: میں دریائے وحدت میں اس طرح غرق ہو گیا کہ مجھے ازل و ابد کی بھی خبر نہ رہی۔

جاننا چاہیے کہ جب طالب معرفت و توحیدِ الٰہی کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے اور ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہتا ہے تو اللہ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہی اصل مقصود ہے، اس کے علاوہ ہر مرتبہ مردود اور دوری کا موجب ہے۔ قرب کے یہ مراتب دونوں جانب سے ہوتے ہیں جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (98:8)

ترجمہ: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

☆ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (5:54)

ترجمہ: اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے۔

خاص نور کی حضوری لامکان میں حاصل ہوتی ہے۔ جب عارف باللہ فقیر لامکان میں پہنچتا ہے تو اسے دونوں جہان مچھر کے پر کے برابر دکھائی دیتے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ راہ سلک سلوک میں قبض و بسط اور سکر وصحو کی آفات موجود ہیں جو سب کچھ سلب کر لیتی ہیں جبکہ اللہ کا قرب تو نفس، قلب اور روح سے بھی جدا ہونے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ فقیر کو کیا ضرورت کہ وہ اپنے طالبوں کو طویل راہِ سلک سلوک طے کروائے کیونکہ وہ انہیں پہلے ہی روز اللہ کی حضوری کا مشاہدہ عطا کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو طالب حضوری اور معرفت میں کامل نہیں اس کے لئے الہام و پیغام حجاب بن جاتے ہیں۔ مگر دونوں جہان اور جن وانس غلام کی طرح قادری فقیر کی قید میں ہوتے ہیں۔ کافر، منافق اور غافل اچھے طریقے سے اس بات کو جان لیں۔

شرح دعوت

دعوت کی کئی قسمیں ہیں مثلاً دعوتِ دم نوش، دعوتِ سیم وزر فروش، دعوت جس کے لیے ہر طرح کا گوشت کھانا ترک کرنے کی ریاضت کرنی پڑتی ہے، دعوتِ صلاح پوش، دعوت جس سے دل میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جس کو پڑھنے سے تمام مخلوق میں تہلکہ اور شور وغل برپا ہو جاتا ہے۔ تمام دعوتوں میں غالب تر دعوت ''دعوتِ دم نوش'' ہے۔ یہ دعوت پڑھنے والا اگر تمام عالم کو یکدم اپنے دم میں جذب کر لے تو اللہ شاہدِ حال ہے کہ تمام عالم وبا اور مرگ مفاجات سے ایک لمحہ میں مردہ ہو جائے۔ ایسا اہلِ دعوت عامل کامل، قاتل قتال، صاحبِ قرب، مست حال ہوتا ہے۔ اللہ کے قرب و وِصال کی بدولت فقرا کی زبان تلوار کی مانند ہوتی ہے اور مشاہدۂ عین جمال کی وجہ سے وہ

صاحبِ حکم بست و کشاد ہوتے ہیں۔ پس اگر وہ دعوت دم نوش پڑھ لیں تو اسی وقت وبا اور مرگِ مفاجات قائم ہو جائے۔ دعوتِ دنیا درم فروش سے رجعت اور کج احوالی حاصل ہوتی ہے کیونکہ ایسا اہلِ دعوت خام خیال ہوتا ہے۔ جو دعوت اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم و اجازت کے بغیر پڑھی جاتی ہے اس سے کبھی مہمات میں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ جان لے کہ طالب کو ہمیشہ ارواحِ انبیا و اولیا اللہ کی مجلس میں رہنا چاہیے۔ جب مرشد کامل طالب کو یہ تمام مراتب اپنی توجہ نظر سے، جو کہ مطلق توفیق ہے، حاضراتِ اسم اَللّٰہُ ذات کے ذریعے دکھا دیتا ہے تو طالب کو قربِ الٰہی کی تحقیق حاصل ہو جاتی ہے۔ یا تو وہ تصرف سے طالب پر یہ مراتب کھول دیتا ہے اور تفکر کے ذریعہ عین بعین مشاہدے سے نواز دیتا ہے یا آیاتِ قرآن و احادیث کی تفسیر سے ان مراتب کی تحقیق کروا دیتا ہے اور اسم اَللّٰہُ ذات سے جو عظیم متبرک اسمِ اعظم ہے، یہ درجات عطا کر دیتا ہے یا کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے یہ مراتب دکھا کر بانصیب بنا دیتا ہے یا پھر وہ ان حاضرات سے ذات تا صفات، نور تا حضور، قبور تا امور، فرش تا عرش، لوح تا قلم، ماہ تا ماہی تمام طبقات کی سیر کروا دیتا ہے۔ لیکن یہ تمام مراتب علمِ معرفت اور توحید سے دور ہیں۔ قربِ الٰہی کی اصل راہ کی خاصیت تصور و تصرف، توجہ و تفکر ہے۔ یہ راہ بیان سے عیان تک اور قال سے وصال تک لے جاتی ہے اور ترک و توکل، تجرید اور تفرید سے حاصل ہوتی ہے۔ جو اس راہ کو نہیں جانتا اور مراتبِ حاضر ناظر پر نگاہ نہیں رکھتا نہ ہی راہِ دلیل سے آگاہ ہے وہ احمق ہے کہ خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ وہ طالبوں اور مریدوں کو گمراہ کرتا ہے اور روزِ قیامت شرمندہ اور روسیاہ ہو گا۔ دنیا اور آخرت میں اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں۔

دعوت کا اعلیٰ منصب قربِ حق تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے حاصل ہوتا ہے۔ دعوت اولیا اللہ کا مرتبہ اور (ولایت کا) نتیجہ ہے۔ دعوت کی ترتیب اور خاصیت کو احمق کیا جانیں جو سراسر ہوا و ہوس میں ڈوبے ہیں۔ استاد مرشد کامل کی اجازت کے بغیر نہ ہی دعوت رواں ہوتی ہے اور نہ نفع دیتی ہے۔ دعوت پختہ وجود اہلِ دعوت عامل کے تمام مطالب پورے کر دیتی

ہے لیکن ناقص وخام کا خانہ خراب کر دیتی ہے۔ دعوت میں عامل کامل وہ ہے جس سے اگر کوئی سوالی کسی بھی منصب یا مراتبِ دینی و دنیوی کا سوال کرے تو وہ سائل کو ایک ہفتے میں یا پانچ روز کے اندر تمام مرادوں کا خزانہ بخش دے، خواہ اس کی مراد ظلِ الٰہی بادشاہ کا منصب ہو، خواہ معرفت و ولایت ہو، خواہ بارہ ہزاری یا صوبہ داری کا منصب ہو۔ وہ ہر طالب کو اس کی طلب کے مطابق عطا کرنے کی طاقت رکھتا ہے چاہے اس کا سوال مال و زر کے طمع کی وجہ سے ہو یا پریشان حالی اور شکستگی کے باعث۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (93:10-11)

ترجمہ: اور سائل کو مت جھڑکو اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا (خوب) تذکرہ کرو۔

☆ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (40:60)

ترجمہ: تمہارے ربّ کا حکم ہے کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

بیت

دعوتی حاضر بخوانم با خدا
فرشتہ ہا بی خبر باشند بر ہوا

ترجمہ: میں اللہ کے حضور ایسی دعوت پڑھتا ہوں جس سے فضا میں موجود فرشتے بھی بے خبر ہوتے ہیں۔

دعوت پڑھنے کے کئی طریقے ہیں۔ دورانِ دعوت اللہ سے تحقیقاً جواب باصواب حاصل کرنے کے لیے قوت اور توفیق درکار ہوتی ہے۔ دعوتِ دم پڑھنے سے یا دشمن اندھا ہو جاتا ہے، یا اس کی جان یوں قبض ہو جاتی ہے کہ وہ ایک ہی لحمہ میں قبر میں پہنچ جاتا ہے یا قید ہو جاتا ہے یا عمر بھر کے لیے مجنون و دیوانہ ہو جاتا ہے یا اس کے ساتوں اندام یوں خشک ہو کر مفلوج ہو جاتے ہیں کہ دوبارہ کبھی ٹھیک نہیں ہوتے۔ چنانچہ ایسی دعوت پڑھنے سے دشمن بے قرار اور بے چین رہتا ہے، اسے

مرتے دم تک ایک لمحہ کے لیے بھی سکون نہیں ملتا۔ کامل وہ ہے جو پہلے اپنی اور اپنے نفس کی آزمائش کرتا ہے بعد میں دوسروں پر غالب آتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ عنایت کی توفیق اور تصرف کی قوت فقیر کے لیے پشتی[1] کی مانند ہے جیسے کہ کشتی کی پشتی پانی ہے۔ اگر کشتی کو دریا کے پانی کی پشتی حاصل نہ ہو تو وہ بیکار ہو جائے۔ اسی طرح دنیا پر تصرف حاصل کر کے اس سے سیراب ہو جانا ولی اللہ کے لئے پشتی کی مانند ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ (42:27)

ترجمہ: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد پھیلا دیتے، لیکن وہ اندازے کے ساتھ جتنا چاہتا ہے اتارتا ہے۔ بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور انہیں دیکھتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلٍ

ترجمہ: طلبِ رزق طلب موت سے زیادہ سخت ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (11:6)

ترجمہ: زمین میں کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔

---

[1] سہارا، مددگار، پائیداری

بیت:

فرزند بندہ ایست خدا را غمش مخور
تو کیستی کہ بہ ز خدا بندہ پروری

ترجمہ: تیرا بیٹا اللہ کا بندہ ہے، تو اس کا غم نہ کر۔ تیری کیا حیثیت کہ خدا سے بہتر بندہ پروری کر سکے!
رزق دو قسم کا ہے، ایک نفس کے غلام لوگوں کا رزق اور دوسرا اللہ کے محبوب بندوں کا رزق جو اللہ انہیں خود پہنچاتا ہے۔ پس زیادہ مال جمع کرنا صرف جمعیتِ نفس کی خاطر ہے اور خلق کا اعتبار اس بات پر ہے کہ پہلے مال و دولت جمع کر کے غنی ہو جائے اور بعد میں ہدایت کی راہ اختیار کی جائے۔ تجھے چاہیے کہ پہلے قلبِ سلیم حاصل کر اور پھر حق تسلیم کر تا کہ تجھے کنہ کن سے قربِ الٰہی کے مراتب حاصل ہو جائیں۔ عاقلوں کے لیے یہی ایک بات کافی ہے۔ کامل انسان وہ ہے جو حق میں غرق ہو کر چون و چرا سے ماورا ہو جاتا ہے۔

شرح فقر

فقر کسے کہتے ہیں، فقر کیا صورت رکھتا ہے اور فقر سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ فقیر کن مراتب سے واصل ہوتا ہے اور کن احوال سے آراستہ ہوتا ہے جو اس کی شناخت ہیں؟ سن! ابتدائے فقر تصور اسم اللہ ذات کے ساتھ مشقِ مرقومِ وجودیہ کرنا ہے۔ یہ مشق کرنے سے طالب کے ہفت اندام اور سر تا قدم سارا وجود نور بن جاتا ہے اور وہ ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے بچہ ماں کے شکم سے پاک پیدا ہوتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی مشقِ مرقومِ وجودیہ سے حاصل ہونے والی پاکیزگی کی برکت سے طالب کو مجلسِ محمدیؐ کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس معصوم صفت طفل فقیر پر لطف و کرم، شفقت و رحمت فرماتے ہوئے اسے اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس لے جاتے ہیں جہاں اُم المومنین شفیع المذنبین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے اپنا فرزند قرار دے کر

دودھ پلاتی ہیں۔ پس وہ اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا شیر خوار بچہ بن جاتا ہے اور اسے ان کی بارگاہ سے ''غلام فرزندِ حضوری'' کا نام اور ''فرزندِ نوری'' کا خطاب حاصل ہوتا ہے۔ باطن میں وہ طفل نورانی صورتِ سرّ کے ساتھ دائمی حضوری میں رہتا ہے اور ظاہر میں اربع عناصر کے وجود کے ساتھ خاص و عام لوگوں سے ہمکلام رہتا ہے۔ یہ ہیں فقر کے انتہائی مراتب۔ فقیرِ کامل طالب کو پہلے ہی روز تمامیتِ فقر کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جس کسی کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی زبان مبارک سے فقیر کا خطاب عطا فرما دیتے ہیں، خواہ وہ بظاہر گدا ہی کیوں نہ ہو، بادشاہ سے بڑھ کر دونوں جہانوں کا امیر بن جاتا ہے۔ اگرچہ اس کا نام گدا ہوتا ہے لیکن قربِ خدا کی بدولت وہ غنی ہوتا ہے۔ جو ان مراتب تک نہیں پہنچا لیکن دعویٰ فقر کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ مرتبۂ فقر صرف سلسلہ قادری میں پایا جاتا ہے۔ دیگر کسی سلسلہ کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ راہِ فقر میں دم مار سکے۔

هر مقامی زیر پائش هر دوام
معرفت توحید این است شد تمام

ترجمہ: معرفتِ توحید کی تمامیت یہ ہے کہ ہر مقام ہمیشہ فقرا کے قدموں تلے رہتا ہے۔

کل و جز در قید من من با خدا
هر کہ از خود گشت فانی با لقا

ترجمہ: کل و جز میری قید میں ہے اور میں اللہ کے ساتھ ہوں۔ جو خود کو فنا کر لیتا ہے صاحبِ دیدار بن جاتا ہے۔

پدر من آدمؑ ز امت مصطفیٰؐ
چون نہ باشد قرب مارا با خدا

ترجمہ: مجھے کیوں نہ قربِ خداوند تعالیٰ نصیب ہو کہ میں اولادِ آدمؑ اور اُمتِ محمدیؐ میں سے ہوں۔

شرح مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا[1]

جان کنی کے وقت حضرت عزرائیلؑ سر سے قدم تک ہفت اندام سے جان و روح کو اس طرح جھنجھوڑتے ہیں جیسے مکھن کو دہی سے علیحدہ کرنے کے لیے جھنجھوڑا جاتا ہے۔ پھر اسے دماغ میں موجود مقامِ استخوان الابیض میں جمع کرتے ہیں۔ مقامِ استخوان الابیض زمین و آسمان سے زیادہ وسیع و فراخ ہے۔ اس مقام پر ایک فرشتہ روحانی کو کھڑا کر کے اس سے تین سو ستر سوالات پوچھتا ہے۔ اس کے بعد غسال مردے کو غسل دیتا ہے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہے۔ قبر میں پہنچنے تک فرشتے میت سے مزید تین سو ستر سوالات پوچھتے ہیں پھر اسے قبر میں اتار دیا جاتا ہے۔ جب وہ منکر نکیر کے سوال و جواب سے فارغ ہو جاتا ہے تو رمان نامی فرشتہ میت کو قبر میں اپنے سامنے بٹھاتا ہے۔ وہ اپنی انگلی کو قلم، منہ کو دوات، لعابِ دہن کو سیاہی، کفن کو کاغذ بنا کر اس کے نیک و بد اعمال اس پر لکھتا ہے اور تعویز کی صورت میں میت کے گلے میں لٹکا دیتا ہے اور پھر غائب ہو جاتا ہے۔ اگر روح صالح ہو تو مقامِ علیین میں چلی جاتی ہے اور اگر طالح ہو تو مقامِ سجین میں پہنچ جاتی ہے۔ اس کے تین دن بعد روح دوبارہ قبر میں آتی ہے اور اپنے جسم کو دیکھتی ہے کہ اسے کیڑے کھا رہے ہیں اور وہ گل سڑ کر بدبودار ہو چکا ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر روح غمزدہ اور رنجیدہ ہو کر گریہ وزاری کرتی ہے کہ آہ اے جسم! تیری پرورش میں نے بڑے ناز و مان سے کی، تجھ پر بے شمار دولت خرچ کی اور اب تجھے اس ہلاکت و گندگی میں دیکھ رہی ہوں۔ بارہ سال تک روح قبر میں اپنے جسم کے پاس آتی جاتی رہتی ہے جیسے کوئی کسی کی بیمار پرسی کے لیے آتا ہے۔ لیکن تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کا جسم اللہ کی امان میں ایسے سلامت رہتا ہے جیسے کہ زندہ ہو۔ اوّل علما عامل، دوم فقیر کامل، سوم شہید مکمل اکمل۔ چنانچہ شہیدِ اکبر مرنے کے بعد بھی زندہ لوگوں سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ جن مراتبِ موت کا ذکر اوپر بیان کیا گیا ہے مرشد کامل طالب کو ان کا مشاہدہ

---

[1] حدیث مبارکہ، ترجمہ: مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

دورانِ حیات خواب میں، مراقبہ کے ذریعہ یا باعیان یا آگاہی بادلیل یا نظر و نگاہ سے اسمِ اللہ ذات کے ذریعے کھول کر دنیا میں ہی عین بعین کروا دیتا ہے۔ اس کے بعد طالبِ دیدار کا دل دنیا اور اہلِ دنیا سے سرد ہو جاتا ہے۔

گر بہ بینی حال احوال از قبر
میشود مکشوف زیر و با زبر

ترجمہ: اگر تو احوالِ قبر کو جان جائے تو تجھ پر زیر و زبر کی تمام حقیقتیں روشن ہو جائیں۔

بعد ازان عبرت خوری باغم تمام
دل سلیم و گشت واضح ہر مقام

ترجمہ: بعد ازاں غم واندوہ کے ساتھ تجھے عبرت حاصل ہوگی۔ پھر ہی تیرا قلب سلیم بنے گا اور تجھ پر ہر مقام واضح ہو جائے گا۔

سلسلہ سروری قادری میں ذکر کا ابتدائی مرتبہ بھی اس قدر کامل ہے کہ جب طالب دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کا قلب جنبش میں آجاتا ہے اور باآوازِ بلند اَللّٰہ اَللّٰہ کا ورد کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسے ذاکر کو نہ فرشتوں کی خبر ہوتی ہے نہ ہی معاملاتِ قبر و لحد کی۔ وہ زیرِ زمین قبر کی تنہائی میں غرق فنا فی اللہ ہو کر اللہ کی امان میں رہتا ہے۔ روزِ قیامت قبر سے باہر آکر فوراً بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور دیدارِ الٰہی اور حضوریٔ حق سے مشرف ہو جاتا ہے۔ پس جنت وحور و قصور اسے ہرگز یاد نہیں رہتے۔ ایسے ہی سروری قادری طالب کے لیے زندگی اور موت برابر ہوتی ہے۔ جان لے کہ جو شخص اللہ کی طلب و محبت میں مکمل غرق ہو جاتا ہے، دنیا اور اہلِ دنیا ہر وقت اس کی طلب و محبت میں رہتے ہیں اور غلام کی طرح اس کے حکم کے تحت آجاتے ہیں۔ بیت:

جز خدا دیگر نہ بینم با چشم
گر کسی بر من کند ظلم و ستم

ترجمہ: اگر کوئی مجھ پر ظلم و ستم بھی کرے تب بھی میں اللہ کے سوائے اور کسی کی طرف نہ دیکھوں۔

سن ! جو روشن ضمیر شخص فقیر کی ہدایت سے مقامِ معرفت وفقر پر پہنچ جاتا ہے وہ اللہ کی نظرِ رحمت میں منظور، دائمی مجلسِ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرف اور حضرت آدم علیہ السلام کا اشرف البشر فرزند بن جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىٓ اٰدَمَ (17:70)

ترجمہ: اور ہم نے اولادِ آدم کو عزت وشرف سے نوازا۔

پس وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا برگزیدہ بندہ اور معرفت میں عالم باللہ و عارف ولی اللہ بن جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ

ترجمہ: میری امت کے علما انبیائے بنی اسرائیل جیسے ہیں۔

☆ اَلْوِلَایَةُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ

ترجمہ: ولایت افضل ہے نبوت سے۔

ایسا ہی صاحبِ تصرف اسمِ اَللّٰهُ ذات کے تصور اور قوت سے صبح شام دیدارِ الٰہی کے مشاہدے میں غرق وفنا فی اللہ رہتا ہے۔ اس کا نفس مردہ اور فنا ہوتا ہے اور روح بقا پا کر لذتِ دیدار سے سرشار رہتی ہے۔ ان مراتبِ غیب کو عیب نہ سمجھ کیونکہ ایسا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ بے شک ہدایت کے یہ لاریب مراتب اسے روزِ الست ہی اللہ کی طرف سے بخش دیئے جاتے ہیں۔ قیامت تک ایسے فقیر اہلِ محبت جو معرفتِ لقا پا کر فنا فی اللہ ہو چکے ایک دوسرے کے قائم مقام بن کر اس دنیا میں تشریف لاتے رہیں گے۔ جو اس پر اعتبار نہیں کرتا وہ مردہ دل، احمق اور بے حیا لوگوں میں سے ہے۔ ایسے فقرا کا جسم اور قلب لحد کی مثل ہوتا ہے۔ انہیں مرتبہ لاعد ولاحد حاصل ہوتا ہے اور روح خدائے واحد ربّ العالمین سے جڑی ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ (2:40)

ترجمہ: تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

پس وہ اسمِ اللّٰہ ذات سے حضوری کا سبق اس طرح پڑھتے ہیں کہ انہیں زندگی اور موت کے مراتب بالکل یاد نہیں رہتے۔ چنانچہ جو شخص معرفت و دیدارِ الٰہی کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے اسے اولیا اللہ کے خطاب سے نوازا جاتا ہے۔

ابیات:

اولیا را قبر خلوت با خدا
زندہ دل ہرگز نمیرد اولیا

ترجمہ: زندہ دل اولیا اللہ ہرگز نہیں مرتے۔ ان کی قبر اللہ کے ساتھ خلوت کی جگہ ہوتی ہے۔

بعد مردن می شود جان پاک نور
غرق فی التوحید فی اللہ با حضور

ترجمہ: اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد وہ پاک نوری صورت اختیار کر لیتے ہیں اور غرق فی التوحید ہو کر باحضور رہتے ہیں۔

خلق داند زیر خاکش در قبر
میشود دیدار اللہ سر بسر

ترجمہ: عام لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ قبر کی مٹی تلے سو رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ سر بسر اللہ کے دیدار میں غرق ہوتے ہیں۔

طمع و حسد و حرص مردہ با ہوا
اولیا ہرگز نمیرد با لقا

ترجمہ اولیا اللہ ہرگز نہیں مرتے، وہ ہر وقت دیدارِ الٰہی سے مشرف رہتے ہیں لیکن نفسانی لوگ زندگی میں ہی طمع، حرص و حسد اور خواہشاتِ نفس کی وجہ سے مردہ ہو چکے ہوتے ہیں۔

فیض و فضلش یافتم من از الٰہ
دائما ہم صحبتم با مصطفیٰؐ

ترجمہ: مجھے بارگاہِ الٰہی سے یہ فیض و فضل حاصل ہے کہ ہر وقت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہتا ہوں۔

ہر مقامی را بدیدم در حیات
و از مماتی یافتم مطلق نجات

ترجمہ: ہر مقام کا مشاہدہ زندگی میں ہی حاصل کر کے میں نے موت سے مکمل رہائی پالی ہے۔

این مراتب عارفاں را ابتدا
روزِ اول شد مشرف با لقا

ترجمہ: عارفوں کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ پہلے ہی روز دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

با تصور اسم اَللّٰه یافتم
اسم اَللّٰه پیشوا خود ساختم

ترجمہ: میں نے تمام مراتب تصورِ اسمِ اَللّٰه ذات سے حاصل کیے ہیں کہ میں نے اسے اپنا پیشوا اور رہبر بنالیا ہے۔

ہر کہ جسم در اسم پنہاں می نمود
معرفت دیدار اللہ یافت زود

ترجمہ: جو طالب اپنے جسم کو اسمِ اَللّٰه میں پنہاں کر لیتا ہے وہ بہت جلد معرفت اور دیدارِ الٰہی کو پالیتا ہے۔

کی روا دارد کہ دیدن رو خدا
می بہ بینم چون نماید مصطفیٰؐ

ترجمہ: کیا خدا کو دیکھا جاسکتا ہے؟ ہاں! مجھے یہ شرف حاصل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے خود مجھے دیدار کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

باھُوؒ! بہر از خدا ایں راہ نما

سر بریدہ بی سری با ما بیا

ترجمہ: باھُوؒ! خدا کے لیے ہمیں دیدارِ الٰہی کا راستہ عطا کیجئے۔ (اے طالبِ مولیٰ) اس کے لیے تو اپنا سر کٹوا اور بے سر ہو کر میری جانب آ۔

مطلب یہ کہ دیدارِ الٰہی کی بھاری امانت کو صرف روحانی عارفِ ربانی ہی اٹھا سکتا ہے کیونکہ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے جو اپنے دل سے غیر اللہ کو مکمل طور پر نکال دیتا ہے۔ ابیات:

طالبی دیدار با دیدار بر

جز خدا دیگر نہ بیند با نظر

ترجمہ: طالبِ دیدارِ الٰہی صرف دیدار چاہتا ہے۔ بجز خدا وہ کسی کی طرف ایک نظر بھی نہیں ڈالتا۔

ہر طرف بینم بیابم حق ز حق

با مطالعہ دائمی دل دم غرق

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں حق ہی حق پاتا ہوں۔ دل کے دائمی مطالعہ میں میں ہر وقت غرق رہتا ہوں۔

ہاں! صاحبِ علم کے لیے ضروری اور فرضِ عین ہے کہ وہ صاحبِ وصال مرشد سے تلقین طلب کرے کیونکہ ایسا مرشد عالمِ علمِ حضوری ہوتا ہے، دونوں جہان میں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے اس کو دیکھ سکتا ہے اور تمام احوال سے باخبر ہوتا ہے۔ فقیر اولیا اللہ کو تصنیف کے لیے تجلی سخن کی کیا ضرورت کہ ان کا تو ہر سخن اور تصنیف قربِ الٰہی سے بذریعہ جواب باصواب ہوتی ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اگرچہ فقیر کی تصنیف خام ہوتی ہے لیکن اس میں شہد و مسکہ کی مکمل لذت موجود ہوتی ہے۔ شعرا شعر گوئی میں پختہ اور علم و دانش کے اعتبار سے باشعور ہوتے ہیں لیکن حضوری اور قربِ الٰہی سے محروم ہوتے ہیں۔ پس اہلِ شعور اور اہلِ حضور کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی جس

طرح مست اور ہوشیار کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ جو مشرفِ دیدار ہو جاتا ہے وہ صاحبِ اختیار بن جاتا ہے۔

باطنی سماعت سے میری بات سن کہ خود پسندی سخت کفر ہے۔ اگر نہیں سنتا تو روزِ قیامت شرمندہ ہوگا اور اٹھارہ ہزار عالم میں روسیاہ اور خجل ہو جائے گا۔ علم و عالم کس لیے ہوتے ہیں؟ علم ہدایت کے لیے ہے اور عالم روایت کے لیے۔ ہدایت و روایت کسے کہتے ہیں؟ بے ریا روایت معرفتِ الٰہی تک پہنچانے کا وسیلہ ہے اور ہدایت شرک، کفر، نفسانی و شیطانی خواہشات سے وجود کو پاک کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچا دیتی ہے۔ پس ہر شے کا کوئی نہ کوئی گواہ ہوتا ہے اور ہر گواہ کی کوئی نہ کوئی ملت، مذہب اور راہ ہوتی ہے۔ لہٰذا فقیر کا گواہ کون ہے؟ ایک معرفت اور دوسرا قربِ حضوری و مشاہدۂ حق تعالیٰ ہے۔ ابیات:

بی مرشدانرا مرشدم بہر از خدا
بی پیران را پیرم من از مصطفیٰؐ

ترجمہ: توفیقِ خدا سے میں بے مرشدوں کا مرشد ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے بے پیروں کا پیر ہوں۔

قادری کامل مرا باھُوؒ خطاب
باھُوؒ در ھُو گم شود شد بی حجاب

ترجمہ: میں کامل قادری فقیر ہوں اور باھُوؒ میرا خطاب ہے۔ باھُوؒ ھُو میں گم ہو کر بے حجاب دیدارِ الٰہی کرتا ہے۔

پیر شد آنکس کہ بخشد پنج گنج
شد نصیبی طالبان در روز پنج

ترجمہ: پیر وہ ہے جس سے طالبوں کو پانچ دنوں میں پانچ خزانے حاصل ہو جاتے ہیں۔

عالم و فاضل بود در قید من
ہم صحبتم با مصطفیؐ خوش انجمن

ترجمہ: مجھے ہر عالم و فاضل پر تصرف حاصل ہے کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک صحبت اور انجمن کی حضوری سے مشرف ہوں۔

قادری را این مراتب از فضل
طلب کن از قادری نعم البدل

ترجمہ: قادری فقیر کو اللہ کے فیض و فضل سے یہ مراتب حاصل ہوتے ہیں اس لیے تُو اس سے مرتبۂ نعم البدل طلب کر۔

مرشدان را مرشدم من از حضور
شد وجودِ طالباں اسرارِ نور

ترجمہ: حضورِ حق سے مجھے یہ مرتبہ حاصل ہے کہ میں مرشدوں کا مرشد ہوں اور طالبوں کو انوارِ الٰہی میں غرق کر کے اسرارِ الٰہی بخش دیتا ہوں۔

کس نیابم طالب لائقِ لقا
خام طالب دشمن جان سر خطا

ترجمہ: مجھے ایسا کوئی طالب نہ مل سکا جو لائقِ لقا ہو۔ خام طالب سرتاپا خطا اور جان کا دشمن ہوتا ہے۔
سن اے جانِ عزیز! مرشدوں اور طالبوں کے لیے یہی ایک بات کافی ہے کہ ان کے بائیں پہلو میں مقامِ نفس ہے اور دائیں جانب مقامِ شیطان ہے۔ پس تیرے اور ان دشمنوں کے مابین جنگ واقع ہے۔ جس کے دونوں پہلوؤں میں دشمن تاک لگائے بیٹھے ہوں اور تیر یا خار کی مثل چبھتے رہیں بھلا اس شخص کا خواب و خوش وقتی سے کیا کام؟ ہر دم باخبر رہ کیونکہ بغیر مہلت دیئے آنے والی موت کا کیا اعتبار؟ فقیر کو چاہیے کہ وہ اسم اللہ ذات کے تصور میں مشغول رہے۔ اسم اللہ ذات سے تجلیاتِ انوار کا شعلہ اُٹھتا ہے۔ فقیر ان تجلیات میں غرق ہو کر دیدار سے مشرف رہتا ہے، پھر نہ

اسے بہشت کی بہار یاد رہتی ہے نہ جہنم کی نار۔ میں نے ان دونوں سے گزر کر اپنے چہرے کا رُخ اللہ کی جانب موڑ لیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرِّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

دیدارِ الٰہی حاصل کرنا اور واصل باللہ ہونا کون سے علم اور کس چیز کے ذریعہ ممکن ہے؟ وہ محض فنا فی اللہ، مشاہدۂ نور اور قربِ حضوری کا علم ہے جو عقل و فہم سے بالاتر ہے۔ یہ علم اسی کو حاصل ہوتا ہے جو اسمِ اللہ ذات سے معرفت کا سبق پڑھ لیتا ہے، وہ ہمارا جان سے زیادہ پیارا بھائی ہے۔

بیت:

نقش شد وسیلہ از برائی نقاش بین
نقش نقاش یکی شد بالیقین

ترجمہ: نقشِ اسمِ اللہ ذات نقاش یعنی اللہ کے دیدار کا وسیلہ ہے۔ جب نقش اور نقاش ایک ہو جاتے ہیں تو طالب بالیقین بن جاتا ہے۔

یقین کہاں سے حاصل ہوتا ہے؟ تصورِ اسمِ اللہ ذات سے جو حضوری سے مشرف کر کے بارگاہِ الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔ اگر جاننا چاہتا ہے تو جان لے کہ تیرے وجود میں وحدانیتِ الٰہی یوں موجود ہے جیسے مغز پستے میں۔ مرشد کامل ایک ہی لمحہ میں طالب کو حق تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا کر دیدارِ الٰہی سے مشرف کر دیتا ہے پھر چاہے زندگی ہو یا موت طالب کبھی اللہ تعالیٰ سے جدا نہیں ہوتا۔ جو مرشد ابھی کامل نہیں ہوا وہ طالبوں کو ایک روز میں حضوری تک پہنچاتا ہے اور جو مرشد اس سے کمتر درجے پر ہوتا ہے وہ طالبِ مولیٰ کو ایک ہفتے میں حضوری سے مشرف کرتا ہے۔ فقر ہدایت و معرفت و قربِ الٰہی اور باطن کی راہ ہے۔ اس میں قصہ خوانی، افسانہ دانی، قیل و قال نہیں بلکہ مشاہدۂ حضوری کے احوال کی آگاہی شامل ہے۔ یہ حق تعالیٰ کا اعلیٰ ولازوال فیض و فضل ہے جو روزِ الست سے جاری و ساری ہے۔

ابیات:

ہر کہ می بیند نمیگوید منم
نیست آنجا جسم اسم و نی تنم

ترجمہ: جو اللہ کو دیکھ لیتا ہے وہ اپنے وجود کی بات نہیں کرتا۔ اس مقام پر پہنچ کر وہ جسم، اسم اور تن کی حدود سے ماورا ہو جاتا ہے۔

آں جسم دیگر بود لائق خدا
آں چشم دیگر بود بیند لقا

ترجمہ: وہ جسم مختلف ہے جو لائقِ قربِ الٰہی ہوتا ہے اور وہ آنکھیں مختلف ہیں جو دیدارِ خداوندی سے مشرف ہوتی ہیں۔

چار جسم و چار چشم و چار نور
و از چہار او بگذرد یکتا حضور

ترجمہ: چار مقامات (ناسوت، ملکوت، جبروت، لاہوت) کے لیے چار الگ جسم، چشم اور نور ہیں۔ جو طالب ان چاروں سے گزر جاتا ہے وہ اللہ سے یکتائی حاصل کر لیتا ہے۔

بعد ازان باعیان بیند دوام
بگذرد از ذکر و فکر و ہر مقام

ترجمہ: اس کے بعد طالب باعیان دیدارِ الٰہی میں دائمی محو رہتا ہے اور ذکر و فکر کے تمام مراتب اور ہر مقام سے گزر جاتا ہے۔

کور مادر زاد منکر بی یقین
گر آفتابش گرم سوزد بر جبین

ترجمہ: اگر (دیدارِ الٰہی کا) آفتاب مادر زاد باطنی اندھے کی جبین تک آ پہنچے اور وہ اس کی تپش سے جلنے لگے تب بھی وہ منکر اور بے یقین ہی رہے گا۔

من بچشم خویش چو فی اللہ دیدہ ام
کردہ ام تحقیق ہم برسیدہ ام

ترجمہ: میں نے غرق فی اللہ ہو کر اپنی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کیا اور اس مقام تک خود پہنچ کر اس کی تحقیق کی ہے۔

ہر جواب از قرآن آیت شود
و از حدیث با صواب می بود

ترجمہ: مجھے ہر معاملہ کا حل قرآنی آیات و احادیث سے بذریعہ جواب باصواب حاصل ہو جاتا ہے۔

گر کسی از من پرسد می نما
غرق فی التوحید سازم بین خدا

ترجمہ: اگر کوئی مجھ سے دیدار کا سوال کرتا ہے تو میں اسے غرق فی التوحید کر کے دیدارِ الٰہی عطا کر دیتا ہوں۔

گر نبودی این مراتب اولیا
کس نیاوردہ برو دیدن لقا

ترجمہ: اگر اولیا اللہ کو یہ مراتب حاصل نہ ہوتے تو کوئی بھی دیدارِ الٰہی کی راہ اختیار نہ کرتا۔

غرق را بگذار چشم از دل نگر
تا شوی واصل خدا ختم الفقر

ترجمہ: استغراق و مجذوبیت کو چھوڑ اور باطن کی آنکھ روشن کر تا کہ واصل باللہ ہو کر فقر کے انتہائی مرتبے یعنی ''تَمَّ الۡفَقۡرُ'' پر پہنچ جائے۔

باھُوؒ در ھُو گم شدہ باھُوؒ نماند
باھُوؒ از ھُو یافتہ یاھُو بخواند

ترجمہ: ھُو میں گم ہونے کے بعد باھُوؒ باقی نہ رہا۔ باھُوؒ نے یاھُو کا ذکر ھُو سے پایا۔

قرآن وحدیث کی رو سے دیدارِ الٰہی کے ان مراتب کو پانا تین طریقوں سے روا ہے۔ اوّل، خواب میں اللہ کا دیدار کرنا۔ ایسے خوابوں کو نوری خواب کہا جاتا ہے جو اللہ کے بے حجاب دیدار کے لیے خلوت خانہ کی مثل ہوتے ہیں اور ان میں طالب مشاہدۂ دیدار و حضوریٔ پروردگار میں غرق ہوتا ہے۔ دوم مراقبے میں دیدارِ الٰہی کرنا، یہ مراقبہ موت کی مثل ہوتا ہے جو حق تعالیٰ کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ تیسرا عین خدا کو اس طرح دیکھنا کہ طالب کا جسم اس جہاں میں اور جان لاھوت لامکان میں ہوتی ہے۔ یہ تینوں مراتبِ عظیم مرشد کامل کے فیض وفضل سے حاصل ہوتے ہیں۔ ابیات:

نَحْنُ اَقْرَبُ را کنم تحقیق تر

از شہ رگ نزدیک می بینم با نظر

ترجمہ: جب میں نے اپنی آنکھوں سے اللہ کو شہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک دیکھا تو مجھ پر نَحْنُ اَقْرَبُ کی حقیقت روشن ہوگئی۔

این بود ناظر خدا حاضر خدا

ہم صحبتم دائم حضوری مصطفیٰؐ

ترجمہ: میں ناظرِ خدا اور حاضرِ خدا ہوں اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری میں صحبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف رہتا ہوں۔

اسمِ اللہ رہبر است ہمراہ تو

جز لقا دیگر مبیں دیگر مجو

ترجمہ: اسمِ اللہ ذات تیرا رہبر ہے اور تیرے ہمراہ ہے اس لیے تو دیدارِ الٰہی کے علاوہ نہ کسی اور کی طلب کر نہ کسی جانب نگاہ کر۔

چوں بہ بینم بنمایم عارف نظار

مست را مستی بود صد بیشمار

ترجمہ: جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کا مشاہدہ تجھے بھی بخش کر عارفِ نظار بنا سکتا ہوں۔ اس نظارے سے مست کی مستی بے حد بڑھ جاتی ہے۔

خام را مستی بود نفس از ہوا
مست را ہشیار گرداند خدا

ترجمہ: خام کی مستی نفسانی خواہشات کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مستِ خدا تو مستی میں بھی (نفسانی خواہشات سے) ہوشیار رہتا ہے۔

در حضوری باشعورم با خبر
کور چشمی کی بہ بیند با نظر

ترجمہ: میں حضوری میں بھی باخبر و باشعور رہتا ہوں لیکن جو کور چشم ہو وہ کیسے صاحبِ نظر بن سکتا ہے!

خلق را قطرہ ازان نورش ظہور
آن ظہور و نور مارا باحضور

ترجمہ: تمام مخلوق کا ظہور قطرۂ نور سے ہوا لیکن مجھ میں اس نور کا ظہور اس قدر شدت سے ہوا کہ میں ہر لحہ صاحبِ حضور رہتا ہوں۔

گر بگویم شرح این احوال را
غرق گردد کل و جز فی اللہ فنا

ترجمہ: اگر میں ان احوال کی شرح بیان کر دوں تو کل و جز کی ہر شے غرق فنا فی اللہ ہو جائے۔

کی بہ بیند معرفت اہل از صنم
طلب دنیا بت پرستی کفر و غم

ترجمہ: اہلِ صنم معرفت کو کیا جانیں؟ وہ طلبِ دنیا، بت پرستی اور کفر و غم میں مبتلا رہتے ہیں۔

طالب مولیٰ بود عارف صفت

ابتدا و انتہا با معرفت

ترجمہ: طالبِ مولیٰ وہ ہے جو عارف صفت ہوتا ہے۔ اسے ابتدا سے لیکر انتہا تک کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

میں توفیقِ الٰہی سے مرشد و طالب، اہلِ تقلید کاذب و اہلِ توحید صادق کے مراتب کی پہچان اور ان کی حقیقت کی تحقیق ایک ہی نظر میں اس طرح کر لیتا ہوں جیسے صراف ایک ہی نظر سے سونے اور چاندی کی پرکھ کر لیتا ہے۔ بیت:

مرشدان را با نظر حاضر کنم

طالبان را با نظر وحدت برم

ترجمہ: مرشدوں کو میں ایک ہی نظر سے اپنی بارگاہ میں حاضر کر سکتا ہوں اور طالبوں کو ایک ہی نظر سے مقامِ وحدت تک لے جاتا ہوں۔

جان لے کہ راہِ باطن میں تجلیات کی چودہ اقسام ہیں جن کے ساتھ چودہ الہامات، چودہ ذکر مذکور، چودہ قربِ نور، چودہ ضروری حکمتیں اور چودہ باطن معمور کے مقامات ہوتے ہیں۔ مرشد کامل طالب کو ان سب کے متعلق زبان سے بیان کرتا ہے پھر ہر حال کا باعیان مشاہدہ کرواتا ہے اور پھر ہر منزل و مقام دکھا دیتا ہے تاکہ طالب کو یقین و اعتبار آجائے۔ راہِ باطن آفات سے پُر ہے لیکن مرشد طالب کو سلامتی کے ساتھ تصورِ اسمِ اللہ ذات کے ذریعے منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ مرشد وہ ہونا چاہیے جو تصور و حضوری کی راہ جانے ورنہ بعض تجلیات نوری ہوتی ہیں، بعض ناری، بعض تجلیات سے وجود میں شرک و کفر کے زنار پیدا ہو جاتے ہیں اور بعض تجلیات سے وجود میں انوارِ دیدار پیدا ہوتے ہیں۔ وہ کون سی راہ ہے جس کے ذریعہ طالب ایک ہی بار آفاتِ شیطانی، بلیاتِ نفسانی اور حوادثِ دنیا پریشانی سے سلامتی کے ساتھ گزر کر قربِ ربانی پا لیتا ہے اور پھر دائمی فنافی اللہ ہو کر غرقِ نور و مشرفِ حضور رہتا ہے۔ پس اس کا وجود مغفور ہو جاتا ہے اور وہ مشاہدۂ رویتِ جمال کی لذت

حاصل کر کے قیل وقال سے بالاتر ہو جاتا ہے اور تمام احوال سے واقف ہو کر لازوال وصال پالیتا ہے۔ اس راہ کا گواہ کونسا علم ہے؟ مشقِ مرقومِ وجودیہ کے ذریعہ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہفت اندام کو اس طرح لپیٹ میں لے لیتا ہے جیسے بیل درخت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ جسم کے ہر حصے پر اسمِ اَللّٰہُ یوں تحریر ہو جاتا ہے کہ ذاکر کے وجود کا ہر بال جوش میں آکر اَللّٰہُ، اَللّٰہُ، اَللّٰہُ کا ورد کرتا ہے، قلب سرِّ ھُوْ، سرِّ ھُوْ، سرِّ ھُوْ کا نعرہ لگاتا ہے، نفس رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا کا ورد کرتا ہے اور روح ھُوَ الْحَقُّ، ھُوَ الْحَقُّ، ھُوَ الْحَقُّ کی فریاد کرتی ہے۔ صاحبِ مشقِ وجودیہ کو مراتبِ معشوق حاصل ہوتے ہیں اور بعض کو مشقِ وجودیہ سے نہ خواب کی ضرورت رہتی ہے نہ مراقبے کی۔ قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی بدولت وہ جب بھی متوجہ ہوتا ہے اسے الہاماً جواب باصواب ملتے ہیں اور اس کا ظاہر اور باطن ایک ہو جاتا ہے۔ یہ سب قربِ ربِّ جلیل کی بدولت ہے کہ بعض کو لوحِ محفوظ کا مطالعہ حاصل ہو جاتا ہے، بعض کے دل کو دلیل سے آگاہی نصیب ہوتی ہے، بعض حاضرات اسمِ اَللّٰہُ ذات سے دونوں جہان کا تماشا اپنے ناخن کی پشت پر دیکھتے ہیں، بعض پر مقامِ واحدانیت سے بذریعہ وہم علمِ غیب وارد ہوتا ہے اور جملہ مقصود منکشف ہو جاتے ہیں، بعض مقامِ لاہوت لامکان کا عین نظارہ کرتے ہیں، بعض کو موکل پیغامات پہنچاتے ہیں اور وہ تمام شیطانی مراتب سے نجات حاصل کر کے متوکل بن جاتے ہیں۔ اگر راہِ باطن میں اس طرح کے مراتب با مراتب، منصب با منصب، قرب با قرب، حضوری با حضوری، جمعیت با جمعیت، عین با عین، بخشش وفیض کے آثار اور تجلیات وانوارِ دیدارِ پروردگار حاصل نہ ہوتے تو راہِ باطن کے تمام سالک گمراہ ہو جاتے۔

ابیات:

طلب کن مرشد ز راہبر راہ تو
کس نشد واصل ز خود با گفتگو

ترجمہ: راہِ معرفت پر راہبری کے لیے مرشد کو تلاش کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ کوئی بھی محض قیل و

قال کے ذریعہ از خود واصل باللہ نہیں ہوسکتا۔

مرا مرشد مصطفیٰؐ من رہبرِ
از خدا علم تعلیم مرا شد

ترجمہ: میرے مرشد و رہبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں اور مجھے تمام علم بارگاہِ الٰہی سے حاصل ہوا ہے۔

تعبیرِ خواب کی حقیقت

صاحبِ روشن ضمیر کو جس چیز کا بھی مشاہدہ ہوتا ہے وہ جائز و روا ہے کیونکہ وہ باحضور اور مقربِ خدا ہوتا ہے۔ اور نفس کے اسیر کو جو بھی مشاہدہ ہوتا ہے وہ اس کی اپنی نیت اور یقین کے موافق ہوتا ہے۔ اگر وہ خواب میں حیوانات کو دیکھتا ہے تو یہ دل کی سیاہی اور حبِ دنیا کی نشانی ہے یعنی ایسا شخص حیوانی خواہشات میں مبتلا ہے اور اس کا مقام ناسوت ہے۔ جو شخص خواب میں گھوڑے، اونٹ، شہباز یا خود کو چھت کی بلندی پر دیکھتا ہے تو یہ دولت آنے کی علامت ہے۔ جو شخص خواب میں باغ و بہار دیکھتا ہے یا پھر خود کو کشتی پر سوار ہو کر سلامتی کے ساتھ دریا کے کنارے پہنچتا ہوا دیکھتا ہے، بہشت میں داخل ہو کر حور و قصور کے ساتھ مجامعت کی لذت پاتا ہے لیکن آبِ منی نہیں نکلتی تو یہ قوت تقویٰ کی وجہ سے ہے اور توفیقِ ازلی اور سلامتی ایمان کی علامت ہے۔ ایسے باطن آباد حقیقی مومن مسلمان کو فیض و فضل کا یہ مرتبہ مبارک ہو۔ اگر کوئی خواب میں جہنمی کفار یا جوگیوں و سنیاسیوں کی مجلس، تارک الصلوٰۃ یا اہلِ شرب یا اہلِ کذب، منافقوں اور جاہلوں کی مجلس دیکھتا ہے تو جان لینا چاہیے کہ خواب دیکھنے والا معرفت اِلَّا اللّٰہُ، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حضوری اور قربِ الٰہی کے نزدیک پہنچ چکا ہے۔ شیطان علیہ اللعنت فریب دینے کی غرض سے ہر شب طالب کو مجلسِ ناشائستہ دکھاتا ہے تاکہ طالب کا دل راہِ باطن سے سرد ہو جائے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ طالب اسمِ اَللّٰہُ ذات، اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صورتِ شیخِ کامل کا تصور صبح و شام کرے

تا کہ یہ تصور اس کے وجود کو اپنے قبض و تصرف میں لے کر اسے مجلسِ ناشائستہ و خطراتِ شیطانی سے رہائی دلائے اور حضورِ حق تک لے جائے حتیٰ کہ باطل کا ہر نقش اس کے دل سے مٹ جائے۔ پس بہت سے لوگ ایسے ہیں جو باطل کو حضوریٔ حق سمجھتے ہیں اور اہلِ حق کو باطل کہتے ہیں۔ ایسے لوگ فقیر درویش کیسے ہو سکتے ہیں؟ وہ تو اہلِ دکان اور اہلِ ریا ہیں جو باطنی معرفتِ خدا سے محروم، شیطان کی قید اور نفسانی خواہشات میں جکڑے ہوئے حیوانی مراتب پر ہوتے ہیں بلکہ جانوروں سے بھی بدتر۔ کبھی ظاہر میں خود کو پرہیزگار دکھانے کے لیے فقیر اہلِ توحید کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں لیکن حقیقتاً باطن میں بدکردار و اہلِ تقلید ہوتے ہیں۔

فقیر دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو شہوت و نفسانی خواہشات کو کچل کر مقربِ رحمٰن بن چکے ہوتے ہیں۔ ان فقرا کے مراتب اس قدر عظیم الشان ہیں کہ ان کی شرح بیان نہیں کی جا سکتی۔ ایسے فقیروں کو فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعمت حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فخر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم صحبت، ہم دم اور ہم قدم ہوتے ہیں۔ نہ ہی کسی سے آرام کی التجا کرتے ہیں اور نہ ہی مال و دولت کی اُمید رکھتے ہیں کیونکہ وہ فقرِ نورانی کے گراں قدر مرتبے پر ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ (جامع الصغیر[1]، عین العلم شرح زین الحلم[2])

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

ایسے فقیر مشکل کشا اور اللہ کی راہ کے رہنما ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کے فقیر وہ ہیں جو مطلق مردود اور بے حیا ہیں، سر اور داڑھی منڈواتے ہیں اور معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتے ہیں۔ ان کے فقر کو فقرِ مکب کہتے ہیں کیونکہ نہ وہ شرعِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اختیار کرتے ہیں نہ قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

---

[1] از علامہ جلال الدین سیوطیؒ [2] از ملا علی قاری

☆ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ (عین العلم شرح زین الحلم)

ترجمہ: مَیں فقرِ مکب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

فقرِ مکب اختیار کرنے والا دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ یا تو وہ دنیا اور دولتِ دنیا کی حکایتیں بیان کرتا رہتا ہے کیونکہ وہ برادرانِ اسلام کا دشمن اور بخیل ہوتا ہے۔ یا گفتگو میں تو ہر وقت فقر کی حکایتیں بیان کرتا ہے لیکن دل میں اللہ سے شکایت رکھتا ہے۔ جو فقرِ مکب کو چھوڑ دیتا ہے وہ فقرِ محبّ کو پا لیتا ہے۔ فقرِ محبّ کسے کہتے ہیں؟

☆ اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَ الشَّفْقَۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ وَ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

ترجمہ: احکامِ الٰہی کی تعظیم اور خلقِ خدا پر شفقت کرو اور اخلاقِ الٰہیہ سے متخلق ہو جاؤ۔

شرحِ دعوتِ دم

دعوت میں عامل کامل وہ ہے جو خواہ حیواناتِ جمالی وجلالی کا گوشت کھائے پھر بھی اس کی دعوت رواں رہے۔ اس کی دعوت سے خطرناک دشمن اور موذی نفس ایک ہی لمحہ میں قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ دعوت کس طریقے سے پڑھی جاتی ہے؟ اس طریق کی توفیق تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کامل حضوری اور روحانی عاملِ قبور سے حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص ظاہر میں عامل اور باطن میں کامل ہو اور دونوں علوم (یعنی ظاہری اور باطنی) پر دسترس بھی رکھتا ہو اور ان پر عمل بھی کرتا ہو اسے مراتبِ فقر میں صاحب جذب جہاد الاکبر اور کرامات الکبیر فنا فی اللہ فقیر کہتے ہیں۔

کل مخلوقات کی اصل دم ہے۔ جو بھی توفیقِ الٰہی سے دم کی حقیقت کو جان لیتا ہے وہ تمام علوم اور احوال سے واقف ہو جاتا ہے اور ہر طریق کی دعوت کو تحقیق سے پڑھتا ہے۔ وہ کونسا علمِ دعوت ہے جس سے جملہ علوم ایک ہی دعوت میں معلوم ہو جاتے ہیں؟ (اے طالب) دانا بن اور غیر اللہ کو دل سے نکال دے کیونکہ غیر اللہ کا دل میں ہونا باعثِ خطرات ہے۔ دعوت کی چار قسمیں ہیں۔ دعوتِ دم ستارہِ خاکی، دعوتِ دم ستارہِ بادی، دعوتِ دم ستارہِ آتشی اور دعوتِ دم ستارہِ آبی۔ دعوت کو حروفِ

ابجد اور برجوں کے حساب کے مطابق پڑھنا ناقصوں کا کام ہے۔ ایسی دعوت کو بیعت یا بیعت، محبت و دشمنی، جدائی و یکتائی، قتل و موت اور زندگی و حیات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقے سے دعوت پڑھنا بے توفیق لوگوں کا کام ہے۔ دعوت میں کامل وہ ہے جو صاحبِ توجہ ہو اور اپنی دعوت سے بدنصیب کو بانصیب بنا سکتا ہو۔ اگر غضب و جلال کی کیفیت میں ہو تو نحس و سعد، بدنصیب اور بانصیب کو ایک جیسا کر دے۔ اسے اعدادِ ابجد، نحس و سعد کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ وہ صاحبِ اختیار ہوتا ہے۔ اس کی زبان سیف اللہ ذوالفقار ہوتی ہے، کبھی وہ حالتِ جلال میں ہوتا ہے اور کبھی جمال میں۔ فقیر صاحبِ دعوت کامل کا تعلق نہ فلک و بروج سے ہوتا ہے، نہ طبق و عروج اور فرشتوں سے اور نہ ہی عرش و کرسی و ہوا سے۔ فقیر جب بھی متوجہ ہوتا ہے اللہ سے جواب باصواب حاصل کرتا ہے۔ اسے جو مقامِ قرب و حضور حاصل ہے فرشتے اس سے محروم ہیں اسی لیے ان سے پیغام وصول کرنا اسے نامنظور ہے۔ مرشد پر فرضِ عین ہے کہ وہ طالبِ مولیٰ کو روزِ اوّل ان مراتب پر ضرور پہنچائے۔ طالب جب معرفت و وصال اور قربِ الٰہی کے لازوال مراتب کو پالے تو اسے ذکر و فکر میں مشغول نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ سب باعثِ دوری اور وہم و خیال ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اتنی محویت سے) کر کہ تجھے (اپنی بھی) خبر نہ رہے۔

یہ مراتب ذکرِ خفیہ اور ذکرِ حامل سے حاصل ہوتے ہیں جس سے ذاکر کے وجود میں بارہ لطائف منکشف ہوتے ہیں اور ہر لطیفہ پُر از انوار ہوتا ہے جس سے وہ انوارِ الٰہی میں غرق ہو کر مشرف دیدار ہو جاتا ہے۔ فقیر کامل کا مرتبہ یہ ہے کہ جب وہ اور ذکرِ حامل یکجان ہوتے ہیں تو اسے قدرتِ ربانی سے مجموع الذکر کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي (15:29)

ترجمہ: اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی۔

ایسا فقیر زندہ دم اور باحضور ہوتا ہے۔ وہ حضوری سے دیکھتا، سنتا اور ذکرِ مذکور کرتا ہے۔ اسے صاحبِ یک دم کہتے ہیں کیونکہ وہ اٹھارہ ہزار عالموں کو ایک ہی دم میں پکڑ لیتا ہے۔ وہ ہر علم اور عالم کی منطق کو معانی سمیت پڑھتا اور جانتا ہے، اسے کسی اور کی بھلا کیا حاجت! خام طالب اور ذاکر ناقص مرشد کو اس لیے کامل سمجھ بیٹھتے ہیں کیونکہ درحقیقت وہ خود کور چشم اور دیدارِ الٰہی سے محروم ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں حبِ دنیا اور حبِ سیم وزر اس طرح بسی ہوتی ہے کہ اللہ انہیں یاد ہی نہیں رہتا۔

ابیات:

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام
و ز یکدمی حاصل شود جنت مقام

ترجمہ: ازل، ابد اور دنیا سب ایک دم کی بدولت ہی قائم ہیں اور اسی ایک دم سے جنت میں مقام حاصل ہو جاتا ہے۔

از یکدمی دو دم رسد و ز دو چہار
و ز چہار ہشت برسد رستگار

ترجمہ: تو ایک دم سے دو، دو سے چار اور چار سے آٹھ کی طرف ترقی کر حتیٰ کہ تجھے نجات حاصل ہو جائے۔

روح دم دل و سرّ یک شد در وجود
صاحبِ اسرار گردد یافت زود

ترجمہ: وجود میں جب روح، دم، دل اور سرّ ایک ہو جاتے ہیں تو طالب صاحبِ اسرار بن جاتا ہے اور بہت جلد اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔

دم برتیح و روح رحمتِ حق نما
بگذرد از نفس شیطان سر ہوا

ترجمہ: جب سانس اور روح یک دم ہو کر ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں تو طالبِ مولیٰ پر رحمتِ حق کی بارش ہوتی ہے اور وہ نفس و شیطان، ہوا و ہوس سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

دم کہ با ذکر است ذاکر باحضور
ہفت اندامی آن را گشت نور

ترجمہ: جس کے دم میں ذکر رواں ہو جائے وہ ذاکر باحضور بن جاتا ہے اور اس کے ہفت اندام نور بن جاتے ہیں۔

دم کی مختلف اقسام ہے۔ وہ دم جو تمام انسانی وجود میں رواں ہوتا ہے وہ حضرت آدم علیہ السلام سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس سے حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے۔ اگر دم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کیا جائے تو وہ دیدارِ ربانی سے مشرف کر دیتا ہے اور اس سے روشن ضمیری اور دونوں جہان میں حیاتِ جاودانی نصیب ہوتی ہے۔ اگر دم انبیا و اصفیا و مرسلین سے حاصل کیا جائے تو ہر دم میں تصور و تصرف کی توفیق سے ہر پیغمبر سے پیغام و اعلام کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ ایسے صاحبِ مراتب اولیا اللہ کو دعوت و پیغام کی حاجت نہیں ہوتی کیونکہ وہ حضوری کے ذریعہ ہی تمام سوالات کے جوابات پا لیتے ہیں۔ جب کوئی علمِ دعوت پڑھتا ہے یا تلاوتِ قرآن یا ذکرِ رحمٰن شروع کرتا ہے تو بعض کو آغاز میں ہی مؤکلات آوازیں دینے لگتے ہیں یا روحانی اور شہدا اس سے ملاقات کرتے ہیں یا جنونیت کی گندی بدبو اس تک پہنچتی ہے یا بعض کو اسما کے اشارے ملتے ہیں یا خدا کی جانب سے الہام ہوتا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دعوت کی اجازت مل جاتی ہے۔ اگر دعوت کے آغاز میں ہی اس طرح کے احوال حاصل نہ ہوں تو جان لینا چاہیے کہ وہ نفسانی خواہشات کے لیے دعوت پڑھ رہا ہے۔ پس وہ پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بالآخر تمام عمر کے لیے رجعت کا شکار ہو جاتا ہے۔ بعض احمق ایسے ہوتے ہیں جو دعوت کو دمِ حیوانی یا دمِ شیطانی یا دمِ طیور یا دمِ جنونیت یا دمِ ملکی سے پڑھتے ہیں، ایسے لوگ معرفتِ الٰہی و توحید سے ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قربِ درگاہ
نگنجد در مقامی لِیْ مَعَ اللّٰہ

ترجمہ: اگرچہ فرشتوں کو بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل ہے لیکن اس کے باوجود وہ مقامِ لِیْ مَعَ اللّٰہ[1] تک نہیں پہنچ سکتے۔

اہلِ قرب طالب کو یہ قوت حاصل ہوتی ہے کہ وہ ایک ہی لمحہ میں ایسی دعوت پڑھتا ہے کہ قیامت تک اس کا عمل نہیں رُکتا خواہ وہ اسے فنا کے لیے پڑھے یا بقا کے لیے، ویرانی کے لیے پڑھے یا آبادی کے لیے، تنگی کے لیے پڑھے یا کشادگی کے لیے۔ ایسے دعوت خواں کو کُل الکلید کہتے ہیں کیونکہ وہ ہر مشکل مہم کے قفل کو توحید کی کلید سے کھول لیتا ہے اور تقلید سے مبرّا ہوتا ہے۔ ایسے عارفوں کو مراتبِ تجرید و تفرید اور ترک و توکل حاصل ہوتے ہیں اور وہ ''میں نے خود کو اللہ کے سپرد کیا، میرے لیے میرا اللہ اور اس کی برکات ہی کافی ہیں'' کے مقام پر ہوتے ہیں۔ اگر تو آجائے تو در کھلا ہے اور نہ آئے تو حق بے نیاز ہے۔ قدرتِ الٰہی سے عارفوں کی زبان سیف اللہ ہوتی ہے اور اس پر کُن کی سیاہی لگی ہوتی ہے۔ ان کی زبان سے نکلی ہر بات بلکہ ہر آواز امرہائے الٰہی میں سے ایک امر ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِهٖ (12:21)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے۔

ابیات:

دشمن سیّد بود اہل از بلشت
دوستدار سیّدان اہل از بہشت

---

[1] حدیثِ مبارکہ: لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا بھی ہے کہ جس میں نہ تو کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہے اور نہ کسی نبی و مرسل کی۔

ترجمہ: سیّدوں سے دشمنی رکھنے والا جہنمی ہے اور سیّدوں سے دوستی رکھنے والا بہشتی ہے۔

دشمن سیّد بود اہل از خبیث
دوستدار سیّدان اہل از حدیث

ترجمہ: سیّدوں سے دشمنی رکھنے والا اہلِ خبیث میں سے ہوتا ہے اور سیّدوں سے دوستی رکھنے والا اہلِ حدیث میں سے ہوتا ہے۔

خارجی و رافضی دشمن نبیؐ
دشمن نبویؐ بود اہل از شقی

ترجمہ: خارجی ورافضی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمن اور شقی القلب ہیں۔

سیّدانرا عزت و شرف از خدا
دشمن سیّد بود اہل از ہوا

ترجمہ: سیّدوں کو تمام عزت وشرف اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے۔ سیّدوں سے دشمنی رکھنے والا ہوا و ہوس کا غلام ہوتا ہے۔

فقیر کو ذکر وفکر، ورد و وظائف، سلک وسلوک کی کیا ضرورت ہے؟ طریقت کی راہ میں فقیر اپنے طالب کو پہلے ہی روز اپنی توجہ سے قربِ حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

ابیات:

آنچہ می گویم نہ گویم از ہوا
در حضوری معرفت قرب از خدا

ترجمہ: میں جو کچھ بھی کہتا ہوں نفسانی خواہشات سے نہیں بلکہ معرفت اور قربِ الٰہی کی حضوری سے کہتا ہوں۔

با عیانی عین بینم بی مثل را ہر دم دوام
غرق فی التوحید گشتم ایں بود فقرش تمام

ترجمہ: میں ہر وقت اس بے مثل و بے مثال ذات کے جلوؤں کو عین دیکھتا ہوں اور غرق فی التوحید ہو کر فقر کی تمامیت پر پہنچ گیا ہوں۔

نیست آنجا قلب و روح نیست نفس و نی ہوا

نیست آنجا جسم و جانم نور من بیند خدا

ترجمہ: میں اس انتہا پر پہنچ گیا ہوں جہاں پر نہ قلب و روح ہے نہ نفس و ہوا اور نہ ہی جسم و جان۔ بس نوری وجود کے ساتھ مشاہدۂ دیدار میں محو رہتا ہوں۔

نی آوازش نی بصوتش نی عقل نی علم قال

این مراتب یافتم از قربِ اللہ لازوال

ترجمہ: وہاں پر نہ آواز ہے، نہ عقل اور نہ ہی علم و قال۔ یہ لازوال مراتب مجھے قربِ الٰہی سے حاصل ہوئے ہیں۔

ہر کہ برسد لامکانش آن بداند حالِ من

مرشد بیقرب وحدت طالبان را راہزن

ترجمہ: میرے حال سے وہی واقف ہے جس کی رسائی لامکان تک ہو۔ جو مرشد قربِ وحدت سے محروم ہو وہ طالبوں کے لیے راہزن ہوتا ہے۔

باھُوؒ در ھُو گم شدہ گمنام را کہ یافتہ؟

ہم صحبتم با مصطفیؐ در نور فی اللہ ساختہ

ترجمہ: باھُوؒ ھُو میں گم ہو گیا ہے، ایسے گمنام کو کیسے ڈھونڈا جا سکتا ہے؟ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہتا ہوں اس لیے نورِ الٰہی میں غرق ہو کر نور ہی بن گیا ہوں۔

اسم اَللّٰہ بس گران است لازوال

آن بداند ہر کہ بردارد وصال

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہ ایک لازوال اور قیمتی امانت ہے۔ اس کی حقیقت سے وہی واقف ہو سکتا ہے جو

صاحبِ وصال ہو جائے۔

اسم اَللّٰہ برد باللہ در حضور

در وجودم گشت وحدت ذات نور

ترجمہ: اسم اَللّٰہ ذات نے مجھے حضورِ حق میں پہنچا دیا جہاں میرے وجود کو نورِ ذات سے وحدت حاصل ہو گئی ہے۔

آنچہ خوانی از اسم اَللّٰہ بخوان

اسم اَللّٰہ با تو ماند جاودان

ترجمہ: تو ہر سبق کو اسم اَللّٰہ ذات سے پڑھ کیونکہ اسم اَللّٰہ ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

ہر علم از اسم اَللّٰہ یافتن

اسم اَللّٰہ ورد با خود ساختن

ترجمہ: ہر علم اسم اَللّٰہ ذات سے حاصل ہوتا ہے پس تو اسم اَللّٰہ کو ہی اپنا ورد بنا لے۔

اسم اعظم طی بود در اسم ذات

با نظر مردہ شود قبر از حیات

ترجمہ: اسمِ اعظم اسمِ اَللّٰہ ذات کی طے میں ہے۔ صاحبِ اسم اَللّٰہ ذات کی ایک ہی نگاہ سے مردہ قبر میں زندہ ہو جاتا ہے۔

ہر کہ ذکرِ ھو ز باھُوؒ یافتہ

بشنود یاھُو از کبوتر فاختہ

ترجمہ: جس نے بھی باھُوؒ سے ذکرِ ھُو حاصل کیا اسے کبوتر و فاختہ کی آواز میں بھی یاھُو کی صدا آتی ہے۔

تو زین کبوتر و فاختہ کمتر مباش

آنچہ باشد غیر ھُو از دل تراش

ترجمہ: تو کبوتر اور فاختہ سے کم تر نہ بن اور اپنے دل سے غیر اللہ کے تمام نقوش مٹا دے۔

از قبر باھوؒ ھو بر آید حق بنام
ذاکران را انتہا ھو شد تمام

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے 'ھوُ' کی صدا بلند ہوتی رہتی ہے جو نامِ حق ہے۔ 'ھوُ' ذاکروں کا انتہائی ذکر ہے۔

جان لے! جس کے وجود میں اسمِ اللہ ذات کی تاثیر رواں ہو جاتی ہے وہ روشن ضمیر اور صاحبِ نظر بن جاتا ہے۔ دوزخ و بہشت، وعدہ و وعید اور تماشائے کونین کا باعیان نظارہ کرتا ہے۔ یہ مرتبہ خلافِ نفس چل کر حاصل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

اپنے نفس کو خواہشات سے باز رکھ اور واحدانیتِ الٰہی کی جانب رجوع کر۔

ابیات:

مائل جیفہ کے شود جز سگے
کینہ وری بی خبری بدرگے

ترجمہ: کتوں کے علاوہ کون دنیائے جیفہ مردار کی جانب مائل ہو سکتا ہے؟ ایسے لوگ کینہ پرور، بے خبر اور بدذات ہوتے ہیں۔

طالب دنیا ز سگ کمتر است
ظاہر او گرچہ بجاہ و فراست

ترجمہ: طالبِ دنیا بظاہر کتنا ہی عزت و فراست کا مالک کیوں نہ ہو حقیقت میں وہ کتے سے بھی کمتر ہوتا ہے۔

باطنش آلودہ بہ پندارِ او
خلق سگی ظاہر از ادبار او

ترجمہ: اس کا باطن غرور و تکبر سے آلودہ ہوتا ہے اور اخلاق سے کمینگی اور بدبختی ظاہر ہوتی ہے۔

باغضب و شہوت و حرص و ہوا
سیرت او چون دد آدم نما

ترجمہ: صورت سے اگرچہ وہ انسانوں جیسا نظر آتا ہے لیکن سیرت میں غضب، شہوت، حرص وہوا سے پُر وحشی درندہ ہوتا ہے۔

سیم و زرش قبلہ آرام او
گاؤ صفت خواب و خورش کام او

ترجمہ: سیم وزر اور آرام طلبی اس کا قبلہ ہوتا ہے اور گائے بھینس کی طرح محض کھانا اور سونا اس کی زندگی کا مقصد۔

روز و شبش صرف بغفلت مدام
با زن و بچہ دل او گشتہ رام

ترجمہ: اس کے رات و دن غفلت میں گزرتے ہیں اور اس کا دل ہر وقت عورت اور بچوں کی محبت میں ڈوبا رہتا ہے۔

رفتہ ز یادش غم نزع و ممات
غافل و مخذول ز راہ نجات

ترجمہ: نہ اسے موت یاد رہتی ہے نہ نزع کی تکلیف۔ اس کی غفلت اسے راہِ نجات سے دور کر دیتی ہے اور بالآخر وہ ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے۔

عام صفت ما و توئی را گرفت
رنگ دو بینی و دوئی را گرفت

ترجمہ: اس نے ''میں اور تو'' کی عمومی صفت کو اپنایا ہوتا ہے اور دوئی میں گرفتار ہو کر دو بینی (منافقت) کا لبادہ اوڑھے رہتا ہے۔

صاف دلی را نشنید و ندید

تیرہ دلی ہا ز رخِ او شد پدید

ترجمہ: باطن کی پاکیزگی پر اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی اس لیے دل کی تاریکی اس کے چہرے پر عیاں ہوتی ہے۔

خانۂ عمر تو بود بر دمے

بہر دمے می طلبی عالمے

ترجمہ: تیری زندگی بس ایک لمحے کی ہے اور تو اس ایک لمحے کی خاطر پوری دنیا کا طالب ہے۔

بہر دمے ایں کینہ و کبر و ریا

بہر دمے این ہمہ حرص و ہوا

ترجمہ: ہائے افسوس! تیرا تمام کینہ، کبر، ریا، حرص وہوا محض اس ایک لمحے کی خاطر ہے۔

بہر دمے غصہ و بد خوئی است

بہر دمے این ہمہ بے روئی است

ترجمہ: تیری تمام بے رخی، غصہ اور بدخوئی اس ایک لمحہ کی خاطر ہے۔

بہر دمے این ہمہ شر و فساد

ہفت ہزارے شدنت اجتہاد

ترجمہ: افسوس! تمام شر و فساد کی وجہ وہ ایک لمحہ ہے اور ہر اجتہاد بھی محض ہفت ہزاری قوت پانے کے لیے ہے۔

حیف برین دانش و آئین تو

کور شدہ دیدۂ حق بین تو

ترجمہ: حیف ہے تیرے آئین اور تیری عقل پر کہ جس نے تجھے اندھا کر دیا ہے اور جس کی وجہ سے تجھے حق دکھائی نہیں دیتا۔

جوابِ مصنف:

دنیا بہر از خدا مزرعہ بہشت
دنیا بہر از ہوا اہل از زشت

ترجمہ: دنیا کا مقصد اگر خدا کو پانا ہو تو وہ جنت کی کھیتی ہے۔ لیکن اگر دنیا کا مقصد نفسانی خواہشات کی تکمیل ہو تو یہ انتہائی بُرا ٹھکانہ ہے۔

تو نمیدانی کہ دنیا نام چیست
ناقصان را قبلہ از بہر زیست
آدمی را می پرستد آدمی
کار ناشائستہ مانع شد ز دین

ترجمہ: تو نہیں جانتا کہ دنیا کیا ہے؟ یہ ناقصوں کی زندگی کا قبلہ ہے جہاں آدمی آدمی کو پوجتا ہے اور یہ ایسا ناشائستہ عمل ہے جو انسان کو دین سے روک دیتا ہے۔

باھُوؒ! بہر از خدا ترکش بگیر
تا شوی عارف خدا روشن ضمیر

ترجمہ: باھُوؒ! خدا کے لیے ترکِ دنیا کی راہ اختیار کر تا کہ تو روشن ضمیر عارف خدا بن جائے۔

سن اے خام! تمام کتب وعلوم، حیّ و قیوم کی تمام حکمتیں، کل و جز کی ہر چیز ایک ہی حرف، ایک ہی سخن، ایک ہی سطر، ایک ہی صفحے یا ایک ہی ورق سے معلوم ہو جاتی ہے۔ ہزار کتابوں کا علم ایک ہی لفظ 'کن' میں سمایا ہوا ہے لیکن 'کن' کی شرح، اس کے شارے اور اس کا راز ہزار کتابوں میں بھی سما نہیں سکتا۔ اس معمّے کو صرف فقیر صاحبِ معمہ عارف ولی اللہ اہل لقا ہی جان سکتا ہے اور کھول کر اس کا مشاہدہ کروا سکتا ہے۔ بیت:

ہر جوابی یافتم قرب از حضور
آن بداند ہر کہ فی اللہ ذات نور

ترجمہ: ہر سوال کا جواب مجھے قربِ الٰہی سے حاصل ہو جاتا ہے۔ میری باتوں کی حقیقت کو وہی جان سکتا ہے جو نورِ ذات میں غرق ہو۔

ایسا شخص ہوا و ہوس سے پاک اور قاتل النفس ہوتا ہے۔ ابیات:

ترا با نفس کافر کیش کاریست

بدام آور کہ این طرفہ شکاریست

ترجمہ: تیرا واسطہ کافر نفس کے ساتھ آن پڑا ہے۔ اس کو اپنے قابو میں کر کیونکہ نفس ایک نادر شکار ہے۔

اگر مارِ سیاہ در آستین است

بہ از نفسی کہ با تو ہم نشین است

ترجمہ: اگر کوئی خطرناک سانپ تیری آستین میں آجائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ نفس تیرا ہمنشین ہو۔

نفس پرور را نباشد ہیچ سود

در وجودی کافر است گبر و یہود

ترجمہ: نفس پرور کو اس کا کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا کیونکہ اس کا وجود کافر نفس کے غلبہ کی وجہ سے آتش پرست و یہودی کی طرح ہوتا ہے۔

قتل کن این نفس را با تیغِ ذات

ہر کہ بکشد نفس را یابد نجات

ترجمہ: تو اس نفس کو اسمِ اللہ ذات کی تیز تلوار سے قتل کر دے۔ جو بھی نفس کو مار دیتا ہے نجات پا لیتا ہے۔

گر نفس و قلب و روح میابد حضور

از قربِ وحدت ہم حضوری گشت نور

ترجمہ: اگر نفس، روح اور قلب کو حضوری حاصل ہو جائے تو قربِ وحدت اور حضوری سے وجود نور بن جاتا ہے۔

یہ مراتب مبتدی فقیر کے ہیں۔ فقیر کسے کہتے ہیں؟ جس نے فقر کا بارِ گرانی اور اسم اَللّٰہُ ذات کی امانت کو اٹھایا ہو جو کہ آسمان و زمین کے چودہ طبقات سے بھی گراں تر ہے۔ اس بارِ فقر کو وہی اٹھا سکتا ہے جو اللہ کی نظر میں دائمی منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہو اور جس نے ناشائستہ طور طریقوں اور غیر اللہ کے تمام خطرات کو دل سے نکال دیا ہو۔

فقر را برداشتم نظر از نبیؐ

ہر کہ بیند روئی من گردد ولی

ترجمہ: میں نے فقر کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کرم سے پایا ہے اس لیے جو بھی میرے چہرے کو دیکھ لیتا ہے وہ ولی اللہ بن جاتا ہے۔

نور بیند نور گوید نورِ حق

نیست آنجا جسم اسم و نی خلق

ترجمہ: وہ نورِ حق دیکھتا ہے، نورِ حق بیان کرتا ہے اور انوارِ الٰہی میں غرق ہو جاتا ہے جہاں نہ جسم کی گنجائش ہوتی ہے نہ اسم کی اور نہ ہی مخلوق کی۔

من بگویم آنچہ گوید مصطفیٰؐ

در وجودم نور شد قدرت خدا

ترجمہ: میرا وجود قدرتِ خدا سے نور بن چکا ہے لہٰذا میں وہی کہتا ہوں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

باھُوؒ در ھُو گم شدہ باھُوؒ نماند

نور باھُوؒ روز و شب یاھُو بخواند

ترجمہ: باھُوؒ جب ھُو میں گم ہو گیا تو اس کی اپنی ہستی باقی نہ رہی۔ اب وہ نوری صورت اختیار کر کے

صبح وشام یاھو کا ورد کرتا رہتا ہے۔

جو شخص واصلِ نور ہو جاتا ہے اسے وصلِ نور کی قوت سے نورِ اصل کا دیدار حاصل ہو جاتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَ خُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُّوْرِیْ وَ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: سادات میری صلب سے پیدا کیے گئے ہیں، علما میرے سینے سے پیدا کیے گئے ہیں، فقرا میرے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

بیت:

ابتدا نور است آخر نور شد
ہر کہ برسد نور آن بحضور شد

ترجمہ: فقرا کی ابتدا بھی نور ہے اور انتہا بھی۔ جو بھی نورِ ذات تک پہنچ جاتا ہے وہ باحضور ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ اہلِ نور کا نفس نورِ خدا ہوتا ہے کیونکہ وہ شہوت و نفسانی خواہشات کو ترک کر چکے ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی ۝ (79:40-41)

ترجمہ: جو اپنے ربّ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور خود کو ہوائے نفس سے روکا تو بیشک جنت اس کا ٹھکانہ ہے۔

قربِ الٰہی سے ان کا قلب بھی نور ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (26:88-89)

ترجمہ: قیامت کے دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد بلکہ وہ فائدے میں رہے گا جو اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں قلبِ سلیم لایا ہوگا۔

روح، جو امرِ ربانی ہے، بھی نور ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (17:85)

ترجمہ: اے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! لوگ آپ سے روح کی حقیقت پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیں کہ روح امرِ ربانی ہے اور بہت کم لوگ ہی اس سے واقف ہیں۔

ان کا سرّ بھی نور ہوتا ہے۔ جب ان چاروں (نفس، قلب، روح اور سرّ) کے نور کا وجود میں ظہور ہو جاتا ہے تو طالب کے ظاہری و باطنی حواس اور تمام اعضا نور میں ڈھل جاتے ہیں۔ یہ مراتب اس طالب کے ہیں جس کا وجود مغفور اور باطن معمور ہوتا ہے۔ راہِ معرفت و توحید و فقر میں وہی قدم رکھ سکتا ہے جو چاروں نفس[1] کو نابود کر دیتا ہے۔ ان چاروں نفس کو ختم کر دینے سے اسے چار مراتب حاصل ہوتے ہیں جن میں پہلا مرتبہ غنایت کا ہے جو اس آیت کے موجب ہے:

☆ وَاللّٰهُ الْغَنِىُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (47:38)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم سب اس کے محتاج ہو۔

دوسرا مرتبہ ہدایت کا ہے جو اس آیت کے موافق ہے:

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (20:47)

ترجمہ: سلام ہو اس پر کہ جس نے ہدایت کی راہ اختیار کی۔

تیسرا مرتبہ ولایت کا ہے جو اس آیت کے مطابق ہے:

☆ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (2:257)

ترجمہ: اللہ مومنوں کا ایسا دوست ہے جو انہیں ظلمت سے نکال کر نور میں لے آتا ہے۔

---

[1] چاروں نفس سے مراد نفسِ امارہ، نفسِ لوامہ، نفسِ ملہمہ اور نفسِ مطمئنہ ہے اور انہیں نابود کر دینے سے مراد ان چاروں سے گزر کر نفسِ راضیہ مرضیہ تک پہنچ جانا ہے یا اس مقام پر پہنچ جانا ہے جہاں نفس کا وجود ہی نہیں رہتا بلکہ نفس، قلب، روح، سرّ سب نور ہو جاتے ہیں۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

چوتھا مرتبہ مندرجہ ذیل آیت کے موافق فیض وفضل وعنایت کا ہے:

☆ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (51:50)

ترجمہ: دوڑو اللہ کی طرف۔

جو بھی اللہ کی جانب قدم بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ کا فضل وعنایت اسے قوتِ جذب سے اپنی جانب کھینچ لیتا ہے اور دونوں جہان عطا کر کے اُسے آزماتا ہے۔ اگر طالب دونوں جہان کی طرف توجہ نہیں کرتا تو وہ مرتبۂ فقر پر پہنچ کر فقیر بن جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (53:17)

ترجمہ: نظر نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

مردانِ خدا کے لیے عنایت کا مرتبہ ان کے فرزند و برادر سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ بے عنایت اور بے تصرف فقیر مخلوق کی نظر میں دانش اور تمیز سے عاری ہوتا ہے۔ بیت:

ہر تصرف در تصرف ابتدا
بی تصرف دور ماند از خدا

ترجمہ: فقیر کو ابتدا میں ہی ہر تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ بے تصرف فقیر درحقیقت اللہ سے دور ہوتا ہے۔

جان لے کہ صاحبِ نظر ناظر کا مرتبہ اس قدر بلند ہے کہ اسے ہر شے پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ روئے زمین کے تمام اہلِ حیات وممات اس کی نگاہ میں ہوتے ہیں۔ ایسا فقیر کامل عارف جو عالم کیمیا گر عامل بھی ہوتا ہے جب چاہے اپنی توجہ نظر اور اسم اللّٰہ ذات کی حاضرات سے کل وجز کی جمیع ارواح اور مخلوقات اور اٹھارہ ہزار عالم کے جن وانس اور فرشتوں کو حاضر کر لیتا ہے۔ یہ مراتب اسم اللّٰہ ذات کے تصور اور قربِ الٰہی کی حضوری سے حاصل ہوتے ہیں۔ صاحبِ نظر ناظر فقیر عارف کو علمِ دعوتِ قبور پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ جو ان مراتب کو نہیں جانتا اور اس طریق کی دعوت

پڑھنے سے واقف نہیں وہ احمق اور بے شعور ہے۔ ابیات:

نظر فقرش گنج قدمش گنج بر

فقر لایحتاج شد صاحبِ نظر

ترجمہ: فقر کی نظر بھی خزانہ ہوتی ہے اور اس کے قدموں میں بھی خزانہ ہوتا ہے۔ جسے مرتبۂ فقر حاصل ہو جائے وہ لایحتاج اور صاحبِ نظر بن جاتا ہے۔

فقر بگذرد از ہر مقامِ خاص و عام

شرط شرح فقر را کردم تمام

ترجمہ: اگر میں مراتبِ فقر کی شرح بیان کروں تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ فقر ہر خاص و عام مقام سے گزر جانے کا نام ہے۔

عین با عین است عین از عین یافت

عین را با عین عارف عین ساخت

ترجمہ: فقر عین کے ساتھ عین ہونے اور عین سے عین کو پانے کا نام ہے۔ جو عارف عین کو عین سے پالیتا ہے وہ خود بھی عین بن جاتا ہے۔

اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ (12:21)

ترجمہ: اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے طالب روشن ضمیر، خوش بخت اور سعادت مند بن جاتا ہے۔

جان لے کہ مراتب پانچ ہیں۔ مرتبۂ تمامیتِ ازل، مرتبۂ تمامیتِ ابد، مرتبۂ تمامیتِ دنیا جس کا مطلب ملکِ سلیمانی اور قاف سے لیکر قاف تک ہر اقلیم پر تصرف حاصل ہونا ہے، مرتبۂ تمامیتِ عقبیٰ اور مرتبۂ تمامیتِ معرفتِ توحیدِ الٰہی۔ جو ان پانچ خزانوں کو پانچ دن میں، پانچ گھڑی میں یا پانچ دم میں حاضراتِ اسمِ اللہ ذات اور برکتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے منکشف کر

دیتا ہے وہ مرشد کامل ہے اور جو تماشائے دو جہان کو ہاتھ کی ہتھیلی یا ناخن کی پشت پر دکھا دیتا ہے وہ مرشد کامل مکمل ہے۔

جان لے کہ اسم اَللّٰہُ ذات کی طے میں دونوں جہان سمائے ہوئے ہیں اور اسم اَللّٰہُ ذات قلبِ انسان کی طے میں ہے۔ مرشد کامل وہ ہے جو کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی کلید اور حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے قلب کا قفل کھول کر طے اسم اَللّٰہُ ذات اور طے صفاتِ قلب کا عین بعین مشاہدہ کروا دیتا ہے۔ اس سے طالب کے وجود میں غلط، غلاظت، غضب، غیر اور غبن کا خاتمہ ہو جاتا ہے، نفس فنا، قلب صفا اور روح کو بقا حاصل ہو جاتی ہے اور وہ ہمیشہ مشاہدۂ دیدار اور مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں رہتا ہے۔ جو ان تمام مراتب کا مشاہدہ کروا دے وہ مرشد جامع ہے۔ اور مرشد جامع نور الہدیٰ وہ ہے جو حاضراتِ اسم اَللّٰہُ ذات کی کنہ کو جانتا ہے لیکن زبان سے ہرگز کچھ نہیں کہتا نہ پڑھتا ہے جیسا کہ عام لوگ کرتے ہیں۔

حاضراتِ اسم اَللّٰہُ ذات سے ابتدا میں صاحبِ تصور کے اردگرد سب سے پہلے جنات کا لشکر ہاتھ باندھے حکم کے انتظار میں کھڑا ہو جاتا ہے اور عرض کرتا ہے ''اے ولی اللہ! ہمیں کچھ حکم کریں''۔ طالبِ حق جواب دیتا ہے ''میرے لیے اللہ ہی کافی ہے'' اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اسی طرح تمام فرشتے، مؤکل اور تمام روحانی اس سے نظرِ کرم کی عرض والتماس کرتے ہیں اور اس کی خدمت میں علم و عمل کیمیائے اکسیر، سنگِ پارس، علمِ دعوتِ تکسیر پیش کرتے ہیں لیکن کامل ان کی طرف نظر تک نہیں کرتا۔ اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیا و اصفیا، جملہ اصحاب، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ تشریف لاتے ہیں اور ظاہر و باطن میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہیں اور علمِ معرفت کی تعلیم و تلقین اور منصب وہدایت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ طالب کو دونوں جہان میں یہ مراتب حاضراتِ اسم اَللّٰہُ ذات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہی وہ سلک سلوکِ طریقت اور راستی راہ ہے کہ جس سے معرفت و توحیدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ علم میں فیض بخش فقیر وہ ہوتا ہے جو ظاہر و باطن میں جملہ علوم کو اسم اَللّٰہُ

ذات سے کھول کر تمام علوم کا مطالعہ اور عمل بخش دیتا ہے۔ بعض فقیر عالمِ علم صاحبِ تحصیل ہوتے ہیں، بعض فقیر جاہل، حاسدو بخیل ہوتے ہیں، بعض عالم فقیر مطالعہ علم میں غرق، فنافی التوحید اور ہم جلیس ربِّ جلیل ہوتے ہیں۔ الغرض یہ کہ دنیا میں عالم وعلوم کثرت سے موجود ہیں اور فقیہ، عالم، زاہد، عابدو متقی بھی بیشمار ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک صاحبِ باطن نظار کامل فقیر ہوتا ہے جو مخلوق سے پوشیدہ اور دنیا میں گمنام رہتا ہے۔ کامل ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری یا فنافی اللہ ذات نور میں غرق رہتا ہے، اسی لیے وہ اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ وہ اپنے عزیز واقارب سے بیگانہ ہو کر کسی خاموش ویرانے کو اپنا خلوت خانہ بنا کر اس میں یوں رہتا ہے جیسے روح قبر میں۔ کامل وہ ہے جو خود بھی اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے، راہِ نور حضور اور مراتبِ قبور سے واقف ہوتا ہے اور اپنے طالبوں کو بھی توجہِ نظر سے اللہ کی نظر میں منظور کرا کے مراتبِ نور حضور قبور تک پہنچا دیتا ہے۔ جاہل مرشد بہت ہیں اور نفس وشیطان ودنیا کی قید میں جکڑے ہوئے مرشد بھی بیشمار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک عامل لائقِ دیدارِ پروردگار، عین کشا اور عین نما ہوتا ہے۔

الغرض یہ کہ علم حجاب ہے، ذکر حجاب ہے، فکر حجاب ہے، ورد و وظائف حجاب ہیں، لوحِ ضمیر پر نیک و بدو طالع کا مطالعہ کرنا حجاب ہے، عرش پر نماز پڑھنا حجاب ہے، کرسی تک پہنچنا حجاب ہے، شب و روز دونوں جہان کی حقیقت کا مشاہدہ کرنا حجاب ہے، خود کو غوث وقطب سمجھنا حجاب ہے، کشف و کرامات حجاب ہیں، مقامات ودرجات حجاب ہیں، خلق حجاب ہے، نفس ودنیا وشیطان حجاب ہیں، ازل حجاب ہے، ابد حجاب ہے اور حور وقصور وعقبیٰ بھی حجاب ہیں۔ اگرچہ یہ سب حصولِ ثواب کا باعث ہوتے ہیں لیکن ہر چیز جو خدا سے دور کر دے وہ حجاب ہے۔ حجابِ ثواب میں نفس انا کا شکار ہو کر مطلق خراب ہو جاتا ہے۔ پس بے حجاب علم کونسا ہے اور بے حجاب راہ کون سی ہے؟ بے حجاب معرفتِ فقر اور لانہایت ہدایت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟ قربِ الٰہی کا بے حجاب نور اور حضوری حاصل کرنے کی راہ کونسی ہے؟ دائرہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے کل وجز کی ہر شے کا بے حجاب مشاہدہ کیا جا

سکتا ہے۔ جو اس دائرہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے بے حجاب حضوری حاصل کرنے کی راہ نہیں جانتا وہ کور چشم اور معرفتِ الٰہی سے محروم ہے۔ جو مرشد اس مرتبے سے واقف نہیں اور نہ ہی اہلِ نگاہ ہو اس سے تلقین حاصل کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ جو بھی مرشد ناقص سے تلقین حاصل کرتا ہے وہ قربِ الٰہی سے دور ہو جاتا ہے۔ فقیر نے جو کچھ بھی بیان کیا ہے حقیقت کی بنا پر کیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ (2:40)

ترجمہ: تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

☆ یَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡهِمۡ (48:10)

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

ابیات:

مرشد مشو ای ناقصا شیطان صفت
طالبان را راہزن در معرفت

ترجمہ: یہ ناقص شیطان صفت لوگ مرشد نہیں ہو سکتے ہیں۔ یہ تو معرفت کے راستے میں طالبوں کے لیے راہزن ہوتے ہے۔

مرشد کامل بود رہبر خدا
با توجہ می برد حاضر مصطفیؐ

ترجمہ: مرشد کامل رہبر خدا ہوتا ہے۔ وہ محض اپنی توجہ سے طالبوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ تک پہنچا دیتا ہے۔

ناقص مرشد دونوں جہاں میں روسیاہ ہوتا ہے۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ اَلۡفَقۡرُ سَوَادُ الۡوَجۡهِ فِی الدَّارَیۡنِ

ترجمہ: فقر دونوں جہان کی روسیاہی ہے۔

مرشد کامل سے طالبوں اور مریدوں کو وہ فقر با فخر حاصل ہوتا ہے جس کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

اس فقر میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے، طالب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں منظور ہو کر نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوتا ہے اور اس نور سے اس کا باطن معمور ہو جاتا ہے۔ اسے ذکرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شوق اور شادمانی حاصل ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم سے نفس پر غالب ہو جاتا ہے۔ مزید برآں باطن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے، قال و احوالِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وصال و اشتغالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نصیب ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لازوال معرفت، دائمی جمعیت، تمامیتِ فقر، الہام و پیغام کے ساتھ ساتھ دوجہان کی امیری اور روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ (مرشد کامل کی) توجہ، تصور، تصرف، تفکر اور توفیق کے ساتھ جو طالب دائرۂ اسمِ مُحَمَّدْ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہو جاتا ہے اس پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک صورت کا دیدارِ پُرانوار کرتا ہے۔ اگر کوئی طالب مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے وقت عقل وشعورِ کلی کے ساتھ تفکر سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائیں قدم مبارک کے نیچے کی خوشبودار مٹی اٹھا کر کسی کو کھلا دیتا ہے تو اس شخص کی (باطنی) چشم روشن ہو جاتی ہے اور وہ عارفِ ربانی بن جاتا ہے۔ پس وہ شریعت کا لباس پہن کر شب و روز شریعت کی پیروی کی کوشش کرنے لگ جاتا ہے۔ اگر وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کی اس پاک خاک کو کسی ملک میں بکھیر دے تو وہ ملک قیامت تک کے لیے تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اگر طالب آپ صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم کے بائیں قدم مبارک کے نیچے کی خوشبودار مٹی اٹھا کر کسی کو کھلا دے تو وہ شخص دیوانہ اور مجذوب ہو جاتا ہے یا جلالیت اور غلباتِ ذکر وفکر سے تارک الصلوٰۃ ہو کر ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ اگر اس مٹی کو کسی ملک میں بکھیر دے تو وہ ملک تا قیامت قحط اور غلہ کی گرانی سے ویران یا مرگِ مفاجات و حادثات وبلا سے خراب احوال اور زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان سب کا علاج کیا ہے؟ یہ کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض پیش کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لطف و کرم کے ساتھ اس ملک کی جانب متوجہ ہو کر رحمت کی نظر فرمائیں۔ پس اس ملک کو نعم البدل کے طور پر دوبارہ فرحت وجمعیت حاصل ہو جائے گی۔ اور وہ فقیر جو دیوانہ یا مجذوب ہو چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظرِ کرم سے دوبارہ ہوش میں آجائے گا اور لائقِ دیدارِ محمدیؐ بن جائے گا۔ جو بھی دیدارِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معراج سے مشرف ہوتا ہے وہ دنیا اور آخرت میں لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اور جو باتوفیق اور باتصور طالب اسم اَللّٰہُ ذات کی کنہ کو جان لیتا ہے اسم اَللّٰہُ ذات اسے ایک ہی لمحہ میں حضوریٔ حق تعالیٰ میں پہنچا کر انوارِ توحید میں غرق کر دیتا ہے اور پھر وہ ہمیشہ دیدار سے مشرف رہتا ہے۔ جو بھی ان مراتب کا منکر ہے وہ روسیاہ اور بے اعتبار ہے۔

دائرہ اسم اَللّٰہُ ذات کا نقش یہ ہے:

جس طالب کے وجود میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر رواں ہو جاتی ہے وہ لاھوت لامکان تک پہنچ جاتا ہے۔ ہر کوئی تصور کی زبانی تعلیم و تلقین کرتا ہے لیکن کامل وہ ہے جو تصور سے مشاہدہ اور دو جہان کا تصرف بخش دیتا ہے۔ جو اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کنہ کو توفیقِ تصور سے جان لیتا ہے اسمِ محمد اسے ایک ہی لمحہ میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچا دیتا ہے۔ دائرہ اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ ہے:

صفات القلوب محمدؐ

جمعیت جمال محمدؐ

جمعیت با جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ابیات:

این علم تعلیم مارا از نبیؐ
ہر کہ طالب از من است اہل از ولی

ترجمہ: مجھے اس علم کی تعلیم بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوئی ہے اس لیے جو بھی میرا طالب ہو جاتا ہے وہ ولی اللہ بن جاتا ہے۔

محمدؐ چو بینی بیابی خدا
خدا را مکن از محمدؐ جدا

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خدا سے جدا نہ سمجھ، جب تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار حاصل کرے گا تو اللہ کو بھی پالے گا۔

جو فقیر حاضرات وناظرات کی راہ سے واقف ہوتا ہے اور قوتِ نگاہ کی توفیق رکھتا ہے اسے مشرق سے لیکر مغرب تک کل وجز کی ہر شے پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ ایسا فقیر صاحبِ اختیار ہوتا ہے، چاہے تو گدا کو بادشاہ بنادے یا بادشاہ کو اس کے عہدے سے معزول کر دے۔ جو شخص اسمِ اَللّٰہ ذات کی کنہ کو جان جاتا ہے اور مشق مرقومِ وجودیہ سے اپنے پورے وجود پر اسم اَللّٰہ رقم کر لیتا ہے اس کے ہفت اندام سر سے قدم تک پاک ہو جاتے ہیں، مردود نفس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور وہ مرتبۂ محمود پر پہنچ جاتا ہے۔ جو طالب اپنے جسم کو تصورِ اسمِ اَللّٰہ ذات کے ساتھ اس طرح یکجا کر لیتا ہے جس طرح سیاہی کاغذ کے ساتھ یکجا ہو جاتی ہے، وہ ولی اللہ کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کی ابتدا وانتہا ایک ہو جاتی ہے، پھر تمام عمر اسے ریاضت، چلہ کشی اور مجاہدے کی حاجت نہیں رہتی۔ یہ ہے راہِ کاملان جو عین نما و باطن صفا ہے۔

ابیات:

مرا شد محمدؐ پیشوائی راہبر
از محمدؐ یافتم رحمت نظر

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پیشوا اور رہبر ہیں اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ رحمت حاصل ہے۔

یہ تمام مراتب دائمی حاضر وناظر کے ہیں۔ بیت:

ناظرم من باخداوند حاضرم من با نبیؐ
در شریعت کاملم بر دین محمدؐ من قوی

ترجمہ: میں اللہ کا ناظر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہوں۔ شریعت میں کامل اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قوی ہوں۔

جاننا چاہیے کہ جو قربِ الٰہی اور حاضراتِ حضوری سے ہر سلک سلوک کو جان لیتا ہے اسے کیا ضرورت ہے کہ اپنے لبوں کو جنبش دے! جو شخص ابھی خام اور نا تمام ہے وہ احمق ہے اگر علمِ دعوت پڑھتا ہے۔ دانا اور آگاہ ہو جا! ماسویٰ اللہ جو کچھ ہے باطل ہے، اپنے دل سے ان جملہ خطرات، وسوسوں اور وہمات کو نکال دے۔ اے حماقت شعار! مشاہدۂ معرفت و دیدارِ پروردگار کا منکر نہ بن۔ زنارِ شرک و کفر اتار پھینک اور ان سب سے ہزار بار استغفار کر۔ اہلِ نظر پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے اسی لیے انہیں دائمی ناظر و حاضر مشرفِ دیدار کا خطاب دیا گیا ہے۔ جاننا چاہیے کہ خدا اور بندے کے درمیان کوئی پہاڑ، پتھر یا دیوار حائل نہیں ہے۔ جس کا قلب نگاہِ رحمتِ الٰہی سے بیدار ہو جاتا ہے اس کے اور اللہ کے درمیان سے تمام حجابات اٹھ جاتے ہیں اور وہ چشمِ عیاں سے مکمل یقین اور اعتبار کے ساتھ دیدارِ الٰہی میں محو رہتا ہے۔ کیا تو جانتا ہے کہ بندے اور ربّ کے درمیان ایسا کوئی حجاب نہیں جو سالہا سال کی مسافت سے طے ہو۔ جو اپنے وجود کے گناہ سے گزر جاتا ہے وہ ایک ہی لمحہ میں مشرفِ دیدارِ الٰہی ہو جاتا ہے۔ یہ عطا مرشد کامل قادری کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ کون سی راہ ہے جس میں شب و روز انواع و اقسام کے کھانے کھائے جائیں پھر بھی ایک لمحہ کے لیے بھی قربِ حضوری اور دیدارِ خدا سے دوری واقع نہ ہو؟ یہ مرتبہ بھی تصورِ نور، تصورِ حضور اور تصورِ قبور سے حاصل ہوتا ہے جس میں مرشد کی توجہ سے باطن معمور اور تصرف سے وجود مغفور ہو جاتا ہے۔ صاحبِ تصورِ اسم اللہ ذات دو حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا، یا وہ تصورِ اسم اللہ ذات کرنے والے طالب کو حضوری میں پہنچا دیتا ہے یا اسے تصورِ اسم اللہ ذات کی توفیق سے اللہ کی مہربانی سے نواز دیتا ہے۔ تصور چار ہیں: تصورِ باد، تصورِ آتش، تصورِ آب، تصورِ خاک۔ تصورِ باد کرنے والے صاحبِ تصور کو یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے وجود کو ہوا بنا کر ہوا میں اُڑ جائے، تصورِ آتش کرنے والا اپنے وجود کو آگ کا انگارہ بنا سکتا ہے، تصورِ آب کرنے والا اپنے

وجود کو پانی بنا کر دریا کے پانی کے ساتھ بہہ سکتا ہے یا اس کا وجود بلبلہ بن کر دریا کے پانی پر آجاتا ہے، تصورِ خاک کرنے والا اپنے وجود کو خاک میں تبدیل کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔ ان چار تصورات کے حصول پر غرور نہیں کرنا چاہیے کیونکہ تصورِ فنا و بقا، حضوری اور قربِ الٰہی کا مرتبہ اس سے بہت آگے ہے۔ سب سے پہلے طالب چار تصورات سے چار مقامات کو طے کرتا ہے مقامِ ابد، مقامِ ازل، مقامِ دنیا اور مقامِ عقبیٰ، اس کے بعد ہی طالب لائقِ تلقین وارشاد بن سکتا ہے۔ بیت:

ہر کہ یکتائی بیکتا شد خدا

داد رخصت نفس شیطان با ہوا

ترجمہ: جو خدا کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے وہ نفس، شیطان اور خواہشات سے خلاصی پالیتا ہے۔

یہ مراتب اہلِ دل صاحبِ تصور و تصرف کے ہیں۔ طالبِ مولیٰ کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ اسے بلا رنج و ریاضت پندرہ علوم، پندرہ حلم، پندرہ حکمتیں، پندرہ کیمیا اور پندرہ خزانوں کا تصرف پانچ روز میں یا ایک ہفتے میں حاضرات اسم اللہ ذات سے حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اس فیض فضل وعنایت سے لاشکایت ہو کر مرتبۂ غنایت اور ہر ملک و ولایت پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔ جسے ابتدا میں ہی یہ مراتب حاصل نہیں ہوتے وہ چاہے ساری عمر ذکر فکر و ریاضت سے اپنا سر پتھروں پر ٹکراتا رہے، کبھی عارف واصل نہیں ہو سکتا۔ طالب کو چاہیے کہ پہلے وہ یہ خزانے حاصل کرے پھر راہِ فقر و ہدایت میں قدم رکھے۔ مرشد کامل نورالہدیٰ جو توفیقِ الٰہی سے حق کی رفاقت کا وسیلہ، قربِ الٰہی کی طرف پیشوا اور خلقِ خدا کا رہنما ہے، طالب کو ان نعمتوں سے نواز کر مرتبۂ تمامیت پر پہنچا دیتا ہے۔

یہ پندرہ علوم، پندرہ کیمیا، پندرہ حکمتیں اور پندرہ خزانے صرف با اعتبار، صاحبِ حق الیقین اور صادق طالب کو نصیب ہوتے ہیں۔ پہلا گنج کیمیا حکمت اُمّ العلوم ہے، قربِ اللہ حیّ و قیوم سے جسے عین العلم کا یہ خزانہ نصیب ہوتا ہے اسے تمام علوم پر دسترس حاصل ہو جاتی ہے۔ دوسرا گنج کیمیا توحید ہے، تیسرا گنج کیمیا معرفت اِلَّا اللّٰهُ ہے، چوتھا گنج کیمیا فنا فی اللہ ہے، پنجم گنج کیمیا بقا باللہ ہے، ششم گنج کیمیا لاہوت لامکان ہے، ہفتم گنج کیمیا احادیث و باتاثیر تفسیرِ قرآن ہے، ہشتم گنج

کیمیا روشن ضمیر بر کونین امیر ہے، نہم گنج کیمیا علم دعوت تکثیر ہے جس سے مشرق سے لیکر مغرب تک تمام عالم کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے، دسواں گنج کیمیا سنگِ پارس کا ہاتھ میں آجانا ہے، یہ مرتبۂ عالم گیر ہے۔ گیارھواں گنج کیمیا اکسیر ہے جس کا ہنر مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ بارھواں گنج کیمیا ولایت باغنایت لاشکایت ہے جو ولی اللہ کو عالم باللہ عارف نظیر بنا دیتا ہے۔ تیرھواں گنج کیمیا دیو خبیث نفسِ امارہ کو مارنا ہے جو وجود میں چھپا ہوا چور ہے اور شیطان کے ساتھ مل کر ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ چودھواں گنج کیمیا ترک و توکل ہے جس سے طالب کو کل و جز پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اپنے علم سے جاہلوں کی دستگیری کرنے کا اہل بن جاتا ہے۔ پندرھواں گنج کیمیا ان تمام علوم، خزائنِ الٰہی اور حکمتوں کا مجموعہ ہے اور یہ خزانہ مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔

فقیر کسے کہتے ہیں؟ فقیر فضلِ الٰہی کا فیض بخشنے والا ہوتا ہے۔ فقیر اُسے کہتے ہیں جو اپنی توجہ کے ساتھ طالب کو باعیاں بنا دیتا ہے یا اسمِ اعظم کا ورد اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔ جب طالب تمام کیمیائے غنایت اور ہدایت پر تصرف حاصل کر کے انہیں اپنے عمل میں لے آتا ہے تو اس کے وجود میں کوئی غم اور افسوس باقی نہیں رہتا ہے۔ وہ تصور و تصرف کے تمام ظاہری اور باطنی علوم کو جان لیتا ہے۔ یہ بات چیت کی نہیں بلکہ مشاہدے کی راہ ہے۔ اس راہ میں امتحانوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس راہ میں طالب ہر مشاہدہ اپنی آنکھوں سے باعیاں کرتا ہے اور پھر عیاں کو اپنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ جس مرشد سے یہ مراتب حاصل ہوں ایسا کامل مرشد دنیا میں بہت کمیاب ہوتا ہے۔ میری یہ بات میرے اپنے حال کے مطابق ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ کَفٰی عِلْمِہٖ بِحَالِیْ

ترجمہ: اس کا علم ہی میرے حال (کی صداقت) کے لیے کافی ہے۔

یہ معرفت و وصال کے انتہائی مراتب ہیں جہاں طالب جب چاہے دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب کس راہ سے حاصل ہوتے ہیں؟ یہ راہ انتہائے تصورِ حاضراتِ اسم اللہ ذات کی ہے جس میں طالب کو ابتدا میں ہی تمام مراتب حاصل

ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ علم ہے جس میں تمام علوم شامل ہیں اور کیمیائے حکمت کے تمام خزانے اسی علم سے منکشف ہوتے ہیں۔ اس راہ کو علمِ کُلی کہتے ہیں اور یہ صاحبانِ عقلِ کل، عارفانِ خدا، جان فدا طالبانِ صادق کی راہ ہے۔ اس علم کی روشنی ایک نبی سے دوسرے نبی، ایک ولی سے دوسرے ولی تک پہنچتی ہے جیسے روشنی ایک چراغ سے دوسرے چراغ اور آفتاب سے مہتاب تک پہنچتی ہے۔ یہ علم کسی کو کسب، رسم و رسوم اور کینہ سے حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ اللہ حیٌ قیوم کے فضل سے سینہ بسینہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ طالب کو چاہیے کہ وہی علم حاصل کرے جو سینہ بسینہ پہنچا ہو نہ کہ کینہ بہ کینہ۔ علم توجہ توجہ سے حاصل ہوتا ہے، علمِ تصور تصور سے، علمِ تفکر تفکر سے، علمِ تصرف تصرف سے علم توحید سے، علمِ تجرید تجرید سے، علمِ تفرید تفرید سے، علم ترک ترک سے اور علم توکل توکل سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح علمِ قرب قرب حاصل کرنے سے بڑھتا ہے، علمِ حضوری حضوری سے ملتا ہے، علمِ نور نور سے، علمِ غفور غفور سے، علمِ توفیق توفیق سے، علمِ تحقیق تحقیق سے اور علمِ تصدیق تصدیق سے حاصل ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ كُلُّ مَكْتُوْبٍ حَبَّةُ اِسْمٌ وَكُلُّهُ عِلْمٌ

ترجمہ: ہر مکتوب کا اسم اس کی گٹھلی (کی طرح) ہے اور اس مکتوب کا علم اس کا کُل ہے۔

چنانچہ طالب کو صدق حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے حاصل ہوتا ہے، عدل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے، حیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے، علم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے، فقر اور خُلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔ اسم اَللّٰہُ ذات کی تاثیر سے طالب کو روشن ضمیری، علم الغیب، لاریب بخشش وہدایت، مرتبہ نعم البدل اور نامتناہی فیض و فضلِ الٰہی عطا ہوتا ہے۔ یہ فقیرِ واصل کا ابتدائی مرتبہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقیر کو دو لشکرِ عظیم عطا فرماتے ہیں۔ پہلا لشکر خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور دوسرا بغیر فوج کشی کے ہر ملک و سلطنت پر تصرف۔ نیز اسے علمِ لدنی کی برکت بھی حاصل ہوتی ہے۔

بیت:

ہر علم کردم بیان قرب از حضور

عالمی باللہ بداند باشعور

ترجمہ: میں ہر علم کو قربِ حضوری سے بیان کرتا ہوں اس لیے اسے کوئی باشعور عالم باللہ ہی سمجھ سکتا ہے۔

اے صاحبِ دانش! تجھے جاننا چاہیے کہ علم وتقویٰ سے مرتبۂ بہشت حاصل ہوتا ہے اور جہل و کفر سے نجس دنیا جیفہ مردار کی نجاست ہاتھ آتی ہے جو اہلِ بلشت کا مرتبہ ہے۔ (جان لے کہ) قاضی کا مرتبہ علما، فضلا، فقہا اور درویش و فقرا کے مرتبے سے بلندتر ہوتا ہے۔ اُس قاضی کا مرتبہ جو دنیاوی مال و زر پر نظر نہیں رکھتا اور رشوت و ریا جیسے بدخصائل سے پاک ہوتا ہے۔ اس سے اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راضی ہوتے ہیں۔ قاضی دو قسم کے ہیں۔ قاضی ظاہر اور قاضی باطن۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کے وجود میں نفس اور روح تمام معاملات میں مدعی اور مدعا علیہ کی مانند ہوتے ہیں۔ حق شناسی کی صفات رکھنے والا قلب ان کے مابین منصف ہے جو توفیقِ الٰہی کا متقاضی ہے۔ وہ عادل بن کر محاسبے کے بعد حکم دیتا ہے کہ موذی باطن اور نفس کو قتل کر دیا جائے اور روح کو بارگاہِ الٰہی تک پہنچا دیا جائے تاکہ طالب کے وجود کی مملکت دارالامن بن جائے جہاں اس کے تمام اعضا کو جمعیت نصیب ہو۔ عالمِ حیات سے لیکر عالمِ ممات تک کراماً کاتبین ہر وقت بطور گواہ اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کے نیک و بد اعمال کا حساب رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (36:65)

ترجمہ: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے جو وہ کمایا کرتے تھے۔

پس انسانِ کامل کا وجود ایک طلسمات اور اسم و مسمّٰی کا گنج معمہ ہوتا ہے۔ علمِ نعم البدل اور مراتبِ حیات و ممات اس کے تصرف میں ہوتے ہیں۔ جو بھی علمِ نعم البدل مرشد سے طلب نہیں کرتا اور اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ[1] یعنی ''جن کو علم دیا گیا ہے اللہ انہیں بلند درجات سے نواز دے گا'' کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا وہ احمق اور نادان ہے۔ ایسا شخص نفسِ امارہ کی دائمی قید میں ہوتا ہے اور علم ظاہری و باطنی سے محروم رہتا ہے۔ علمِ نعم البدل کی شرح یہ ہے کہ یہ یقین و اعتبار کا مرتبہ ہے۔ اس کی کئی قسمیں ہیں: علمِ قال کا مرتبہ نعم البدل، ذکر فکر ورد و وظائف و حال کا مرتبہ نعم البدل، سکر صحو قبض بسط خطرات و خام خیالی کا مرتبہ نعم البدل، لاھوت لامکان میں حاصل ہونے والے قرب و وِصال اور الہام و عیان کا مرتبہ نعم البدل، مشاہدۂ اعمال و افعال و جمال کا مرتبہ نعم البدل جس سے ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے، حضوریٔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرتبہ نعم البدل جس سے ماضی و مستقبل کے احوال سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ نعم البدل فیض و فضلِ الٰہی کا ایسا مرتبہ ہے جو عارفوں کو روزِ ازل سے نصیب ہوتا ہے۔ اس مرتبے کا تعلق نہ خط و خال سے ہے نہ حسن پرستی سے اور نہ ہی نفس کی مستی اور سرود و ہوا سے۔ یہ سب مبتدی کے مراتب ہیں جو قربِ الٰہی سے باز رکھتے ہیں اور صرف شیطانی وسوسے و حیلہ گری ہے۔ مقامِ راز پر نہ کوئی صورت ہوتی ہے نہ آواز۔ مشاہدہ بین طالب عالمِ مجاز سے بے نیاز ہوتا ہے کیونکہ اس کے باطن کی آنکھیں کھلی ہوتی ہیں۔

بیت:

دیدہ را دیدار بردہ نفس را بردہ ہوا
دل کہ دائم باخدا شد روح بردہ مصطفیٰؐ
ہر چہاری رفت از من عاقبت ما را چہ نام
باھُوؒ در ھُو گمشدہ بد نام را دادم سلام

ترجمہ: میری آنکھیں دیدارِ الٰہی میں گم ہیں، نفس کا بالکل خاتمہ ہو چکا ہے، دل دائمی حضوری میں

---

[1] المجادلہ۔11

غرق رہتا ہے اور روح بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچ چکی ہے۔ جب یہ چاروں مجھ میں نہ رہے تو بتاؤ میرا اپنا وجود اور نام کہاں باقی رہا؟ باھُوؒ تو ھُو میں گم ہو کر اپنے نام تک کو بھلا چکا ہے۔

پس جو مراتبِ نعم البدل کو اپنے ذہن میں رکھتا ہے اور ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے اسے ہر مقام کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور وہ معرفت و فقر کی تمامیت پر پہنچ جاتا ہے۔ نعم البدل کے تمام درجات آیاتِ قرآنی کے ورد سے حاصل ہوتے ہیں۔ جسے قربِ الٰہی کے ذریعہ مشاہدۂ حضوری نصیب ہو جاتا ہے وہ گناہوں کی راہ کو بالکل بھلا دیتا ہے اور اس پر سے تمام حجابات اٹھ جاتے ہیں۔ جو طالب مرتبۂ بے حجاب پر پہنچ جاتا ہے وہ بے حجاب دید میں ہی تمام ثواب پا لیتا ہے۔

جز خدا دیگر ندانم ہیچکس
با رسیدم مصطفیؐ اللہ بس

ترجمہ: میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ تک پہنچ چکا ہوں۔ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے، اللہ کے سوا میں کسی اور کو نہیں جانتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

تمامیتِ فقر پر مجاہدے و ریاضت کے ذریعہ نہیں پہنچا جا سکتا، یہ مقام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر و نگاہ سے نصیب ہوتا ہے۔ مرشد کامل طالبِ صادق کو اپنی توجہ سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہر منصب و مراتب دلوا دیتا ہے۔ اگر تو عاقل ہے تو ہوشیار ہو جا اور اگر فاضل ہے تو میری بات کان کھول کر سن کہ مرتبۂ دیدارِ الٰہی حاصل کرنا، تجلیات و انوار کا مشاہدہ کرنا اور معرفت و توحید کی حقیقت پانا آسان کام ہے لیکن مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے مشرف ہونا بہت مشکل اور دشوار ہے۔ مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے مشرف ہو جانا آسان کام ہے لیکن حکم و رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بجا لانا بہت مشکل و

دشوار ہے۔ حکم و رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانا آسان کام ہے لیکن مرتبۂ فنا و بقا، مرتبۂ توفیق و تحقیق، مرتبۂ تصور و تصرف، مرتبۂ تفکر و توجہ، مرتبۂ بحق رفیق و علم دقیق، مرتبۂ قرب و حضوری اور علم روحانیت و دعوتِ قبور کو حاصل کرنا بہت مشکل اور دشوار ہے۔ ان تمام مراتب کا تعلق مرتبۂ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مرجاؤ) سے ہے۔ جب طالب لَآ اِلٰہَ کہتا ہے تو مرتبۂ ''مُوْتُوْا'' پر پہنچ جاتا ہے اور احوالِ موت و ارواح کا مشاہدہ کر کے ان کا واقفِ حال ہو جاتا ہے۔ بعض روحانیوں کو مقامِ علیین میں بہشت کے انوار و گلشنِ بہار کے مزے لوٹتے ہوئے دیکھتا ہے اور بعض کو مقامِ سجین میں دوزخ و نارِ جہنم میں جلتا ہوا دیکھتا ہے۔ جب اِلَّا اللّٰہ کہتا ہے تو مرتبۂ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر پہنچ جاتا ہے اور زندگی میں ہی مراتبِ موت سے گزر جاتا ہے، قیامت کے میدانِ حشر میں حاضر ہوتا ہے، حساب کتاب اور اعمال نامہ کے معاملات سے خلاصی پا کر پل صراط سے گزرتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر اپنے معبود کے سامنے پانچ سو سال تک سجدے میں اور پانچ سو سال تک رکوع میں رہتا ہے۔ جب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے دستِ مبارک سے شراباً طہوراً کا جام پلاتے ہیں اور وہ اپنی آنکھوں سے دیدارِ ربّ العٰلمین سے مشرف ہو جاتا ہے۔ جسے یہ مراتب خواب میں، مراقبے میں، یا باعیان یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ و توجہ سے حاصل ہوتے ہیں اس پر کنہ، کلمہ طیب، کل و جز، اول و آخر، ظاہر و باطن کی حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔ اسے کلمہ طیب پر یقین و اعتبار کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے اور وہ لَآ اِلٰہَ میں مخفی مرتبۂ نفی کی حقیقت کو جان لیتا ہے۔ پس دنیا و آخرت کی کوئی بھی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔ جو لَآ اِلٰہَ کو اس کی کنہ کے ساتھ پڑھتا ہے وہ اِلَّا اللّٰہُ کے مرتبۂ اثبات پر پہنچ جاتا ہے اور اس پر تمام درجات کھل جاتے ہیں۔ لیکن اِلَّا اللّٰہُ کا مرتبۂ اثبات صرف انسانوں کو نصیب ہو سکتا ہے، یہ حیوان صفت لوگ کہاں اس درجہ کے مستحق ہو سکتے ہیں!

تُو کس طرح سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محرم بن سکتا ہے؟ یہ تبھی ممکن ہے جب تُو باطنی توجہ کے ساتھ روضۂ مبارک میں داخل ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمکلام ہو جائے۔ پس

معلوم ہوا کہ لَآ اِلٰہَ نفس کو قتل کرتا ہے، اِلَّا اللّٰہُ قلب کو زندہ کرتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روح کو فرحت بخشتا ہے۔ کلمہ طیب آفتاب کی مثل ہے۔ جس کے وجود میں اس کی تاثیر رواں ہو جاتی ہے وہ روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ عام لوگ کلمہ طیبہ کو محض رسماً پڑھتے ہیں لیکن خواص ذاتِ حیّ و قیوم کی بارگاہ میں حضوری کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ وہ اسم اللہ ذات کو اپنے وجود پر رقم کر لیتے ہیں جس سے انہیں حیات و ممات کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ قَآئِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرًا وَ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلًا

ترجمہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا زبانی اقرار کرنے والے کثیر ہیں لیکن خلوصِ دل سے پڑھنے والے قلیل ہیں۔

☆ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ

ترجمہ: جس نے (پورے اخلاص سے) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا وہ بلا حساب و بلا عذاب جنت میں داخل ہوگا۔

جان لے کہ کلمہ طیب کے چوبیس حروف ہیں اور ہر حرف سے ہزاروں علم منکشف ہوتے ہیں جن کی برکت سے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور پروردگار کی حضوری نصیب ہو جاتی ہے۔ کلمہ طیب کی حقیقت کو سیاہ دل شخص کہاں جان سکتا ہے؟ جو فقیر ولی اللہ کنہ کلمہ طیب کی تمامیت پر پہنچ جاتا ہے وہ دائمی حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے حیات و ممات برابر ہو جاتے ہیں۔ کبھی وہ حالتِ خوف میں ہوتا ہے اور کبھی حالتِ رجا میں، کبھی مراتبِ خانگی سے گزرتا ہے اور کبھی مراتبِ قبر سے، کبھی اوراق کے مطالعہ میں مصروف ہوتا ہے اور کبھی حضوری میں غرق ہوتا ہے۔ پس وہ دنیا اور اہلِ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔ اولیا اللہ مرتے نہیں ہیں، وہ زندگی میں ہی موت کے مراتب سے گزر جاتے ہیں اور مرنے کے بعد (دائمی) زندگی پا لیتے ہیں۔ بعض اولیا اللہ اور علما باللہ اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لا کر اپنے شاگردوں کو تعلیم اور طالبوں کو ذکر کی تلقین فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ (کتاب الروح[1]، شرح الصدور[2]، عین العلم وزین الحلم)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

جو دنیا میں اپنے نفس سے چھٹکارا پا لیتا ہے قبر میں اس کی روح مشاہدۂ حضوری سے فرحت یاب رہتی ہے۔ بیت:

کور چشمی را ز حق دیدار نیست
جز بدیدارش دگر درکار نیست

ترجمہ: کور چشم کو کبھی ذاتِ حق تعالیٰ کا دیدار نصیب نہیں ہوتا۔ اور اہلِ دیدار ذاتِ حق تعالیٰ کے دیدار کے سوا کچھ اور طلب نہیں کرتے۔

سن! بعض کو ذکرِ حبسِ دم سے دائمی مشاہدۂ حضوری حاصل ہوتی ہے اور بعض ذکرِ حبسِ دم سے حرص کے بڑے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ جان لے کہ مرشد کامل طالب صادق کو مشاہدے کی نعمت عطا کرتا ہے جس سے ظاہر و باطن اس کے لیے برابر ہو جاتے ہیں۔ مرشد مکمل کی تلقین سے طالب صادق کے لیے ابتدا و انتہا ایک ہو جاتی ہے۔ مرشد اکمل کے فیض سے طالب صادق کو دنیا خونِ حیض سے آلودہ فاحشہ عورت دکھائی دیتی ہے، وہ جان لیتا ہے کہ اس ناپاک سے آج تک کسی کو پاکی نصیب نہ ہوئی، پس وہ اسے تین طلاق دے دیتا ہے۔ مرشد جامع ان سے بھی بہتر مراتب طالب صادق کو اپنے فیض سے عطا کرتا ہے اور اسے چار پرندوں کو ذبح کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔ وہ چار پرندے چار نفس ہیں یعنی نفس امارہ، لوامہ، ملہمہ، مطمئنہ جو اربعہ عناصر مٹی، ہوا، پانی، آگ یا چار مقامات شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت سے بالترتیب منسلک ہیں۔

---

[1] از ابن قیم [2] از امام جلال الدین سیوطیؒ

بیت:

چہار بودم سہ شدم اکنون دویم
وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا، پھر تین ہوا، پھر دو اور جب دوئی سے بھی گزر گیا تو یکتائی سے مشرف ہو گیا۔

وہ چار پرندے کبوتر، مرغ، کوا اور مور ہیں۔ کبوتر نفسانی خواہشات کی علامت ہے، مرغ شہوت کی، کوا حرص کی اور مور زینت کی علامت ہے۔ مرشد نور الہدیٰ سے طالب صادق کو باعیان دیدارِ الٰہی کا مرتبۂ دوام حاصل ہوتا ہے، اس کے تصرف میں بیشمار خزائنِ الٰہی ہوتے ہیں اور وہ فیض بخش اور گنج بخش فقیر ہوتا ہے۔ بیت:

اکملم کامل مکمل جامع ہم نور الہدیٰ
مالک الملکی مراتب فقیر فی اللہ باخدا

ترجمہ: میں کامل اکمل مکمل و جامع نور الہدیٰ فقیر ہوں اور مالک الملکی فقیر فنا فی اللہ کے مرتبے پر فائز ہوں۔

صاحبِ جذب مالک الملکی فقیر اگر کسی بادشاہ کو جذب کر لے تو وہ تمام عمر کے لیے پریشانی میں مبتلا ہو کر سرگرداں رہتا ہے حتیٰ کہ اسے ایک لمحے کے لیے بھی آرام نصیب نہیں ہوتا۔ اگر کوئی فقیر ولی اللہ جو تمامیتِ فقر پر پہنچ چکا ہو، کسی بادشاہ کی طرف متوجہ ہو جائے تو وہ بادشاہ ننگے پاؤں دوڑتا ہوا ایک ہی لمحہ میں فقیر کے در پر حاضر ہو جائے اور غلامی اختیار کر لے۔ پس بادشاہ تابع ہے ولی اللہ کے۔ مشرق سے لیکر مغرب تک ہر ملک وولایت کی بادشاہی فقیر کے تصرف میں ہوتی ہے۔ بادشاہ کی کوئی بھی مہم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی جب تک فقیر ولی اللہ ظاہری و باطنی توجہ نہ فرمادے چاہے وہ بادشاہ ہزاروں کا لشکر تیار کر لے یا صبح و شام دعوت پڑھتا رہے یا بے شمار سونا چاندی خرچ کر ڈالے۔ ان سب سے بہتر فقیر کی ایک لمحے کی توجہ ہے۔ جو فقیر قربِ اللہ ذات، کنہ کن، کنہ کلمہ

طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے ساتھ توجہ کے طریق سے واقف ہوتا ہے اس کی توجہ روز بروز ترقی پذیر اور رواں رہتی ہے اور قیامت تک نہیں رکتی۔ بلکہ فقیر کامل کی توجہ قیامت سے پیشتر ہی طالب کو سلامتیٔ ایمان کے ساتھ جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

☆ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (3:97)

ترجمہ: جو اس میں داخل ہو گیا وہ امن پا گیا۔

یہ مراتب مادرزاد باطن آباد فقیر ولی اللہ کے ہیں جو جہاد بالنفس میں ہر لحظہ مشغول ہے۔ ابیات:

ہیچ تالیفی نہ در تصنیف ما
ہر سخن تصنیف مارا از خدا

ترجمہ: میری تصانیف میں کسی بھی قسم کی تالیف نہیں ہے۔ میری تصنیف کا ہر سخن اللہ کی طرف سے ہے۔

علم از قرآن گرفتم و از حدیث
ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میرے تمام علم کی بنیاد قرآن و حدیث پر ہے۔ جو قرآن و حدیث کا منکر ہے وہ خبیث ہے۔

ہر حرف سرّی ز سطرش با کرم
ہر کہ خواند روز و شب آنرا چہ غم

ترجمہ: میرے ہر حرف میں اسرارِ الٰہی پوشیدہ ہیں اور ہر سطر کرمِ الٰہی سے پُر ہے۔ جو صبح و شام میری تصنیف کا مطالعہ کرتا ہو اسے بھلا کیا غم ہو سکتا ہے!

ہر کہ خواند فقیر لایحتاج شد
با مطالعہ معرفت معراج شد

ترجمہ: جو بھی میری تصانیف کا مطالعہ کرتا ہے وہ معرفت کی معراج پا کر لایحتاج فقیر بن جاتا ہے۔

طالب باھُوؒ بود مرشد صفت
غرق فی التوحید فی اللہ معرفت

ترجمہ: باھُوؒ کے طالب بھی مرشد صفت ہوتے ہیں، وہ معرفتِ الٰہی میں غرق فی التوحید رہتے ہیں۔

پس انسان کا دل دریائے عمیق کی مثل ہوتا ہے اور جسم بلبلے کی مانند ہوتا ہے۔

فرد:

اہلِ محبت را چہ آرائی خطاب
چون حباب از خود تہی شد گشت آب

ترجمہ: اہلِ محبت کا اپنا کوئی نام کیسے ہوسکتا ہے! جب بلبلہ پانی سے مل جاتا ہے تو اس کی اپنی ذات کہاں باقی رہتی ہے؟

پس اولیا اللہ نہ خدا ہوتے ہیں اور نہ خدا سے جدا۔ بیت:

با تو گویم بشنو ای جان عزیز
از قرآن بیرون نباشد ہیچ چیز

ترجمہ: سن! اے جانِ عزیز میں نے تجھے جو کچھ بھی بیان کیا ہے اس میں کوئی بھی چیز قرآن وحدیث سے باہر نہیں ہے۔

یہ کتاب آیاتِ قرآن کی باتاثیر تفسیر ہے۔

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیری بہ از تاثیر نیست

ترجمہ: کوئی علم، علمِ تفسیر سے بہتر نہیں اور کوئی تفسیر تاثیر سے بڑھ کر نہیں۔

اس تفسیر کے مطالعہ سے طالب نفس پر حاکم ہو جاتا ہے اور روزِ الست کا فنا فی اللہ روشن ضمیر فقیر بن جاتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

ترجمہ: جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب ہے۔

اس کتاب میں بیان کردہ علم حق الحق ہے اور آیاتِ قرآنی وکلماتِ ربانی پر مشتمل ہے۔ بعض کو اس سے زبانی گفتگو کا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے، بعض کو احوالِ روحانی اور بعض کو علمِ عیانی سے آگاہی حاصل ہوتی ہے جبکہ بعض مراتبِ لاہوت لامکان سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ ان تمام مراتب کا ذکر قرآنِ مجید میں موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (6:59)

ترجمہ: اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، سوائے اس کے انہیں کوئی نہیں جانتا، اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتہ درخت سے گرتا ہے اس کا علم بھی اللہ تعالیٰ کو ہے اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندر ہے اور نہ کوئی تر و خشک چیز دنیا میں ہے مگر اس کا حساب اللہ تعالیٰ کی کتابِ مبین میں مندرج ہے۔

پس معلوم ہوا کہ تمام تر علمِ نص و حدیث، علمِ توریت، انجیل، زبور، عرش و کرسی ولوحِ محفوظ پر رقم مکمل علم اور کل وجز کا تمام علم لوحِ ضمیر پر ایک نقطہ کی طرح موجود ہے۔ جب علمِ الف سے طالب کا تاریک دل روشن ہو جاتا ہے تو لوحِ ضمیر کا یہ نقطہ بھی منکشف ہو جاتا ہے۔ علمِ الف ہی علمِ عین ہے اور طالب کے لیے اسی علم کو حاصل کرنا اور اس پر عمل کرنا کافی ہے۔ اس کے علاوہ اگر محض سیم و زر یا روزگار کے لیے علم حاصل کیا جائے تو اس کا مقصد خواہشاتِ نفس کی تکمیل ہے۔ مرتبہ عامل و کامل مرشد کی عطا ہے۔

☆ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: طالب کو مرشد کے ہاتھ میں ایسے ہونا چاہیے جیسے غسل دینے والے کے ہاتھوں میں مردہ۔

ابیات:

دم مزن گر طالبی مردہ صفت
مردہ را غسل دہم با معرفت

ترجمہ: اگر تو مردہ صفت طالب ہے تو میرے سامنے دم نہ مار، تاکہ میں تجھے معرفت کا غسل دے کر پاک کردوں۔

ہم طالبم مطلوب ہم مرشد تمام
ہر یکی را واقفم و از ہر مقام

ترجمہ: میں طالب بھی ہوں مطلوب بھی اور ہر مرتبے و مقام سے واقف کامل مرشد ہوں۔

در طلب طالب بطلبم سالہا
کس نیابم طالبی لائق لقا

ترجمہ: میں سالہا سال سے ایسے طالب کی تلاش میں ہوں جو لقائے الٰہی کے لائق ہو مگر افسوس مجھے ایسا طالب نہ مل سکا۔

اے طالبِ سیم و زر! تجھے کون سی کیمیا حاصل ہے اور کس کیمیا پر اعتبار ہے؟ پس معلوم ہو کہ کیمیا کی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ جس سے مردار دنیا کا مال و دولت حاصل ہوتا ہے اور دوسری وہ جس سے معرفت و دیدار کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے۔ دیدار کس علم کی راہ سے حاصل ہوتا ہے، کونسا علم دیدار کا گواہ ہے، اس کی آگاہی کس دلیل سے ہوتی ہے اور دیدار کے لیے کونسی نظر و نگاہ درکار ہوتی ہے؟ سن اے عالم جاہل، اے جاہل عالم، اے عارف، اے واصل عامل! دیدارِ الٰہی ان آیاتِ کریمہ سے ثابت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (18:110)

ترجمہ: جو شخص دیدارِ الٰہی کا خواہشمند ہے اسے چاہیے کہ وہ اعمال صالحہ اختیار کریں۔

عملِ صالح فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (یعنی دوڑو اللہ کی طرف) ہے جبکہ شرک و کفر اور عمل طالح فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہ

(یعنی بھاگو اللہ سے دور) ہے۔ تو کونسی راہ اپنانا چاہتا ہے؟ جان لے کہ لوگ اپنے ظاہر کو زبانی علم فضیلت سے آراستہ کرتے ہیں لیکن ان کا باطن علمِ عیان اور تصدیقِ دل سے بے خبر رہتا ہے۔ جس شخص کے پاس یہ علمِ باطن نہیں وہ مطلق حیوان، مردہ دل اور شیطان کی قید میں ہے۔ اگرچہ ظاہر میں نص وحدیث کا عالم فاضل ہی کیوں نہ ہو لیکن باطن میں خبیث نفس رکھنے والا جاہل، دیو، منافق اور ابلیس ہوگا۔ کیا تو جانتا ہے کہ لوگ باطن میں یا تو کافر، یہودی، منافق، مشرک، کاذب، ظالم، صاحبِ نفسِ امارہ ہوتے ہیں یا مسلمان ہوتے ہیں۔ انبیا اور اولیا اللہ کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔ عالم علمِ تصدیق، عالم علمِ تحقیق اور عالم علمِ توفیق کو جب تصور کے ذریعہ دیدارِ الٰہی اور زندہ قلب نصیب ہو جاتا ہے تو وہ مشاہدہ بین اہلِ معرفت اور صاحبِ حق الیقین بن جاتے ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا بے شک اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا، جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا بے شک اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

نفس اور اللہ کی پہچان چار تصورات سے کی جاسکتی ہے۔ پہلا تصورِ موت ہے، دوسرا تصورِ محبت ہے جس سے مشاہدہ حاصل ہوتا ہے، تیسرا تصورِ معرفت ہے جس سے دیدارِ الٰہی کی معراج نصیب ہوتی ہے، چوتھا تصور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہے۔ جو مرشد طالب کو پہلے ہی روز علمِ دیدار سے ان چار تصورات کی تعلیم وتلقین نہیں فرماتا وہ مرشد خام وناتمام ہے اور لائقِ ارشاد نہیں۔ اے جانِ عزیز! مرشد عالم باللہ ولی اللہ طالبِ مولیٰ کو تمام مسائلِ فقہ اور حق وباطل کی ہر کتاب کا علم عطا کرتا ہے اور اسے قربِ الٰہی کی توفیق اور تحقیق کے ساتھ حضوری سے مشرف کر کے معرفت ودیدارِ الٰہی عطا کر دیتا ہے۔ اہلِ معرفت صاحبِ مشاہدۂ حضوری اور اہلِ علم کی مجلس ایک نہیں ہوسکتی۔ جاننا چاہیے کہ حبِ مولیٰ فرض ہے، ترکِ دنیا سنت ہے، ترکِ نفس مستحب ہے اور مخالفتِ شیطان واجب ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے۔

اور یہی وہ علم ہے جس کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے:

☆ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (58:11)

ترجمہ: جنہیں علم دیا گیا ہے اللہ انہیں بلند درجات سے نوازے گا۔

پس اہلِ دیدار کو جمعیتِ نفس کی خاطر کیمیائے سیم وزر، سنگِ پارس اور کونین کو اپنے تصرف میں لانے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ با اعتبار ہوتے ہیں۔ ناقص مرشد طالب کو خلوت نشینی، ریاضت و چلہ کشی میں مشغول رکھتا ہے لیکن مرشد کامل حاضراتِ تصورِ اسم اللہ ذات سے طالب کے وجود اور اس کے ہفت اندام کو سر سے لیکر قدموں تک اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ اسے تمام عمر مجاہدے اور ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ مشاہدۂ حضوری و دیدارِ الٰہی میں غرق ہو کر دونوں جہان کی خواہشات سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔ یہ ہیں کامل مرشد کے مراتب جو ایک ہی توجہ سے طالب کو حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں وہ معرفت و دیدارِ الٰہی سے بے خبر احمق و حماقت شعار ہوتا ہے۔ نان فروش[1] اور اہلِ نام مرشد لاتعداد ہیں، اسی طرح روٹی کی تلاش میں نکلے ہوئے برائے نام مرشد بھی بیشمار ہیں۔ یقین کر کہ اہلِ تقلید مرشد اپنے طالبوں کو ظاہری و باطنی مشقت میں مبتلا رکھتا ہے اور وہ ذکر فکر، حبسِ دم، ورد و وظائف اور دعوت سے رجعت کھا کر خراب اور پریشان حال رہتے ہیں۔ اس کے برعکس مرشد کامل اپنے طالبوں کو ایک ہی نگاہ سے ناظر بنا دیتا ہے اور انہیں توجہ باطنی سے دیدارِ الٰہی سے مشرف کر کے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

اگر تُو عاقل ہوشیار ہے تو سن! اگر عارف لائقِ دیدار ہے تو سن! اگر طالبِ دنیا مردار ہے تو سن! اگر عامل فضیلت آثار ہے تو سن! اگر جاہل بدکردار ہے تو سن! ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْہَا (41:46)

---

[1] نان فروش مرشد سے مراد وہ پیر ہیں جو روزی میں اضافے کے تعویذات اور وظائف دیتے ہیں۔

ترجمہ: جو کوئی اعمالِ صالحہ اختیار کرتا ہے اس میں اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور اگر کوئی برائی کی راہ اختیار کرتا ہے تو اس میں اس کا اپنا ہی خسارہ ہے۔

پس دنیا کفر و شرک، لعنت و بیماری، زحمت و زوال کا باعث ہے، اس سے نجات حاصل کرنا ہی راہِ رحمت ہے کیونکہ دنیاوی خواہشات ہی انسان کو معرفت اور وصالِ الٰہی سے باز رکھتی ہیں۔ جس طالب کا دل آغاز میں ہی دنیا سے سیر نہیں ہو جاتا اور تمام دنیا کا تصرف اس کے قبضہ میں نہیں آجاتا وہ احمق ہے کہ فقر و معرفت میں قدم رکھتا ہے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ وہ سب سے پہلے دنیا و ملکِ سلیمانی پر اختیار و تصرف حاصل کرے اور جیسے ہی اسے یہ تصرف حاصل ہو اسی لمحے اس سے دست بردار ہو کر اپنا رُخ تصورِ دیدار کی جانب موڑ لے اور مرتبۂ دیدار پر پہنچ جائے۔ یہ راہ قیل و قال، گفت و شنید اور مطالعہ علمِ قال کی نہیں بلکہ مشاہدۂ عین جمال کی راہ ہے۔

فقر کسے کہتے ہیں؟ تو نے کن مراتب کو فقر سمجھ رکھا ہے؟ اے احمق انسان تو مراتبِ فقر کا دعویٰ کیسے کرتا ہے؟ تو نے فقر کے کن مراتب کو دیکھا ہے؟ تُو تو ابھی تک اندھا ہے اور فقر کی خوشبو تک بھی نہیں پہنچا۔ فقر رستگاری اور کم آزاری کی راہ ہے، اس کی حقیقت بھلا یہ بازاری لوگ کیا جانیں جو اپنے نفس کو نالہ و زاری کے ذریعے تکلیف نہیں پہنچاتے۔ اگر تو اپنے نفس کو تکلیف پہنچاتا تو وہ اپنی حرکتوں سے باز آجاتا۔ فقیر کا ابتدائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ صاحب عین عیان ہوتا ہے۔ غوث و قطب، درویشِ واصل، عارف ولی اللہ عالم باللہ کی کیا پہچان ہے؟ دراصل مراتب دو ہیں، ایک مرتبۂ انسان اور دوسرا صورتِ انسان و سیرتِ حیوان جو ہمیشہ بے جمعیت اور پریشان رہتے ہیں۔ پس حیوان انسان اور اشرف الانسان کن مراتب سے پہچانا جاتا ہے؟ انسان وہ ہے جو ہمیشہ مشرف بہ دیدارِ سبحان رہتا ہے۔ دنیا مردار کی طلب انسان کے لیے خطرات کا باعث ہے۔ مشاہدۂ دیدار میں جمعیت ہے اور دنیا مردار کی طلب میں پریشانی و بے جمعیتی ہے۔ اس راہ کی اصل قرب و وصالِ الٰہی ہے اور یہ راہ صاحبِ غنایت کی نظر و نگاہ سے حاصل ہوتی ہے اور صاحبِ غنایت دیدار عطا کرنے والے (مرشد کامل) کو کہتے ہیں۔

بیت:

ہر کہ می بیند نماید او ترا
این مرشدی توفیق دارد از خدا

ترجمہ: جو مرشد خود دیدار سے مشرف ہوتا ہے وہ تجھے بھی دیدارِ الٰہی کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے کیونکہ اسے یہ توفیق بارگاہِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔

غنایت کی پانچ اقسام ہیں اور مطلق غنی اسے کہتے ہیں جسے ان پانچ غنایت و پانچ خزائنِ الٰہی کا تصرف حاصل ہوتا ہے اور وہ ان سے ہر قسم کی نعمت اور دولت حاصل کر سکتا ہے۔ جو خود کو مکمل طور پر اللہ کے سپرد کر دیتا ہے وہ ہرگز نہیں مرتا اور دونوں جہان کی زندگی کو پا لیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ (40:44)

ترجمہ: اور میں نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا ہے کہ بے شک وہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

گنجِ غنایت کے پانچ مراتب جن سے جمعیت و ہدایت حاصل ہوتی ہے درج ذیل ہیں:

پہلا مرتبۂ غنایت یہ ہے کہ صاحبِ تصور اگر خاک پر نظر کرتا ہے تو وہ سیم و زر بن جاتی ہے۔ ایسے صاحبِ نظر کے نزدیک خاک و زر برابر ہوتے ہیں۔ یہ مرتبۂ غنایت توفیقِ ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا مرتبۂ غنایت یہ ہے کہ دعوتِ قبور میں کامل عامل تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حاضرات سے کل مخلوق کو اپنے سامنے حاضر کر لیتا ہے اور جو چاہتا ہے ان سے طلب کر لیتا ہے۔ غنایت کا یہ مرتبہ تحقیقِ ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا مرتبۂ غنایت یہ ہے کہ تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات سے باطن کی آنکھ روشن ہو جائے اور صاحبِ تصور پہاڑ پر موجود سنگ پارس کو اٹھا لائے اور جس قدر چاہے اس سے فائدہ اٹھائے تاکہ اسے کسی کی حاجت نہ رہے۔ یہ مرتبۂ غنایت طریق ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ چوتھا مرتبۂ غنایت یہ ہے کہ علمِ کیمیا اکسیر سے علمِ تکثیر کی قوت حاصل ہو جائے۔ یہ مرتبۂ غنایت تصدیقِ ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ پانچویں مرتبۂ غنایت میں طالب کو ایسی نگاہ حاصل ہو

جاتی ہے کہ وہ زمین کی تہہ میں موجود تمام غیبی خزائنِ الٰہی کے متعلق جان لیتا ہے اور اس سے کوئی بھی چیز مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ مرتبۂ غنایت بھی تصدیقِ ہدایت سے حاصل ہوتا ہے۔ جو مرشد طالب کو پہلے ہی روز یہ پانچ خزانے عطا نہیں کر دیتا وہ احمق ہے کہ خود کو مرشد کہلواتا ہے۔

ابیات:

طالبی احمدؐ بود احمدؐ صفت
روزِ اول شد نصیب معرفت

ترجمہ: احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طالب صفاتِ احمدیؐ سے متصف ہوتا ہے اور پہلے ہی روز اسے معرفتِ الٰہی حاصل ہو جاتی ہے۔

طالبی عیسیٰؑ بود عیسیٰؑ صفت
مردہ را زندہ کند با معرفت

ترجمہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا طالب عیسیٰؑ صفت ہوتا ہے اور معرفتِ الٰہی سے مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ بود آواز راز
ذکر فکر و غرق فی اللہ بی نیاز

ترجمہ: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ[1] آوازِ راز ہے۔ اس کلام کی قوت رکھنے والا ذکر و فکر سے بے نیاز غرق فنا فی اللہ ہوتا ہے۔

جسے مرتبۂ غنایت حاصل ہو جاتا ہے اس پر فقر، معرفت، دیدار، ولایت، ہدایت اور جمعیت کی تمام راہیں کھل جاتی ہیں۔ مرتبۂ سیری اور مرتبۂ غنایت کے بغیر اختیار کیے جانے والا فقر فقرِ مکب (منہ کے بل گرانے والا فقر) کہلاتا ہے جس میں گرسنگی اور روسیاہی ہے۔ فقر مکب اختیار کرنے والا ہمیشہ شکایت و گلہ کی حالت میں رہتا ہے۔ جو فقر کا گلہ کرتا ہے، دراصل خدا کا گلہ کرتا ہے اور جو خدا کا گلہ

---

[1] ترجمہ: اٹھ اللہ کے حکم سے۔ حضرت عیسیٰؑ ان کلمات سے مردوں کو زندہ کرتے تھے۔

کرتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص مردود اور مرتد ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

☆ اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ

ترجمہ: فقر دونوں جہان کی روسیاہی ہے۔

شرح معرفت و عارف

جان لے کہ عارف کی چند قسمیں ہیں اور ہر قسم کا اپنا متعلقہ جسم اور اسم ہوتا ہے۔ عارفِ اسم، عارفِ مسمّٰی، عارفِ حکم ورحکمت معما، عارفِ نفس، عارفِ قلب، عارفِ روح اور عارفِ ربّ۔ عارفِ نفس مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ کے مطابق نفس کو اس کی لذات، خواہشات اور شہوات سے پہچانتا ہے اور تقویٰ کی بدولت اسے شرک اور کفر سے باز رکھتا ہے۔ آخرت میں بہشت کی نعمتوں، حور و قصور، لذات و شہوات کی امید و آرزو رکھنے سے نفس مزید قوی ہوتا ہے۔ جب تک نفس کی تمام خواہشات مر نہیں جاتیں تب تک ہرگز معرفتِ الٰہی کی طرف رجوع نہیں کیا جا سکتا۔ جو طالب تصورِ اسم اللہ ذات سے مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے مطابق اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے وہی مقامِ توحید میں فنا فی اللہ ہو کر حضوری سے مشرف ہوتا ہے اور دیدارِ الٰہی تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ پھر اسے نفس، دنیا، شیطان اور بہشت ہرگز یاد نہیں رہتے۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا بیشک اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

یہ مراتب عارف باللہ ولی اللہ کے ہیں جو دائمی مشاہدۂ لقا میں غرق رہتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ (2:146)

ترجمہ: وہ اسے پہچانتے ہیں جیسے پہچانتے ہیں۔

(یعنی وہ اللہ کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے پہچاننے کا حق ہے۔)

☆ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (2:40)

ترجمہ: تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

☆ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (2:257)

ترجمہ: اللہ مومنوں کا ایسا دوست ہے جو انہیں ظلمت سے نکال کر نور میں پہنچا دیتا ہے۔

عارف عالم باللہ ولی اللہ حضوری اور مشاہدۂ دیدار سے دائم مشرف رہتا ہے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ وہ پہلے ہی روز خود کو ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔ عارف کی مزید اقسام یہ ہیں: عارف عام، عارف نام، عارف اقتدام، عارف علم مطالعہ کتاب خوانی، عارف حافظ تلاوت قرآنی، عارف ذکرِ سلطانی، عارف ذکر قربانی، عارف عیانی، عارف نفسانی، عارف روحانی، عارف نانی، عارف حیوانی، عارف جو دائرہ کشی (تعویزات) کے ذریعے مخلوق، بادشاہوں اور امرا کو مسخر کرتا ہے اور ہمیشہ بے جمعیت اور پریشان رہتا ہے، علمِ دعوت جاننے والا عارف، فرشتوں کا عارف جو ہمیشہ حیرت میں رہتا ہے، جنوں اور شیطانوں کا عارف، عارفِ فنا، عارفِ بقا، عارف محبوب، عارف مجذوب، عارف مرغوب، عارف مطلوب اور عارف کشف الارواح و کشف القلوب۔ لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک عارفِ ربانی فقیر فنا فی اللہ ہوتا ہے جو دونوں جہان پر حاکم اور اسرارِ ربانی سے واقف ہوتا ہے۔

بیت:

من کہ عارف حاضرم طالب نبیؐ
قدم بر قدم محمدؐ دین قوی

ترجمہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہنا والا عارف ہوں۔ میرا قدم قدمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہے اور میں دینِ محمدؐ پر قوی ہوں۔

جو عارف ہمیشہ دیدارِ الٰہی سے مشرف رہے اسے مطالعہ علم، الہام، پیغام و آواز کی کیا حاجت؟

بیت:

باھُوا بہر از خدا وحدت نما

سر بریدہ پیش من طالب بیا

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کے لیے وہ راہ دکھایئے جو وحدتِ خدا تک پہنچادے۔ اے طالب! اس کے لیے تو اپنا سر کٹوا کر میرے پاس آجا۔

اہلِ تقلید طالب روحانی بیماریوں اور دنیاوی خطرات کا شکار رہتا ہے۔ جب تک وہ غرق فنا ہو کر مشرفِ دیدار و بقا نہیں ہو جاتا اس کا مرض لا دواہی رہتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَہُمُ اللّٰہُ مَرَضًا ۚ (2:10)

ترجمہ: ان کے دلوں میں مرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اس مرض کو بڑھا دیا ہے۔

طالب کا اولین مرتبہ یہ ہے کہ تصورِ اسم اللہ ذات سے اس پر علمِ غیبی اور فتوحاتِ لاریبی وارد ہوتی ہیں جس سے اس پر تمام مراتب اور درجات عیاں ہو جاتے ہیں اور وہ صبح و شام ان کا اظہار اپنی تصانیف میں کرتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ طالب کو قدرتِ جذب سے نواز کر لاھوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ بعد ازاں طالب غرق فنا فی اللہ ہو کر اللہ کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ وہ طمعِ مریدی، خلق، نفس، دنیا و شیطان کو طلاق دے دیتا ہے اور تحصیلِ علمِ معرفت سے فارغ ہو جاتا ہے۔ سب بے اعتقاد طالب مرشد سے جدا ہو جاتے ہیں لیکن جو طالب صادق اور با اخلاص ہوتا ہے وہ مرشد کی حقیقت کو احوالِ وصال سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور ابتدا سے انتہا تک کے احوال سے واقف ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ اتحاد، یقین اور درست اعتقاد کے ساتھ مرشد سے جڑا رہتا ہے۔

اسی سے متعلقہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ سورہ کہف میں مندرج ہے جسے طالب کو اچھے طریقے سے سمجھ لینا چاہیے۔ طالب کو چاہیے کہ وہ تمام احوال، افعال، اقوال اور اعمال کے متعلق مرشد سے گفت و شنید کیا کرے۔ یہ غیب جاننے، غیب پڑھنے اور اسرارِ الٰہی کا عین مشاہدہ کرنے کی راہ ہے جو باتوفیق اہلِ تحقیق کو حاصل ہوتی ہے جنہیں رفاقتِ حق نصیب ہوتی

ہے۔ان مراتب کو معرفت سے محروم مردہ دل اہلِ زندیق کیا جانیں؟ ابیات:

عارف آن باشد بود لائقِ لقا

غرق فی التوحید بیند روئے خدا

ترجمہ: لائقِ لقا عارف وہ ہوتا ہے جو غرق فی التوحید ہو کر دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔

احتیاجی نیست پوشیدن چشم

با عیان بین عارفا فضل از کرم

ترجمہ: ایسے عارف کو آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ اللہ کے فضل و کرم سے ہر چیز کو چشمِ عیاں سے دیکھتا ہے۔

حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات کے بغیر کوئی مرتبہ، منصب، قرب، حضوری، معرفت، توفیق، ذکر و فکر، مراقبۂ تحقیق، مکاشفۂ صدیق، محاسبۂ تصدیق، ولایت، غنایت، لاشکایت عنایت اور غوث، قطب فقیر و درویش کے لانہایت مراتب ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے۔ اسم اَللّٰہُ ذات کے حروف میں سے تصور، تصرف اور توحید کے انوار پیدا ہوتے ہیں۔ ان انوار میں غرق ہو کر طالب اللہ کے دیدار میں فنا ہو جاتا ہے۔ اس طریق کے ذریعہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا روا ہے کیونکہ یہ نعمت جذب و لطف، فیض و فضلِ الٰہی اور بخششِ خدا ہے۔ جو اس مرتبۂ محمود اور بخششِ خدا کا منکر ہو جاتا ہے یا اس مرتبۂ محمود سے منہ پھیر لیتا ہے اس کی عاقبت مردود ہوتی ہے خواہ وہ عالم جاہل ہو یا جاہل عالم۔

بیت:

ہر عارفی در معرفت توفیق تر

حق و باطل را شناسد با نظر

ترجمہ: ہر عارف کو راہِ معرفت میں یہ توفیق حاصل ہوتی ہے کہ وہ حق و باطل کی پہچان ایک نظر میں کر لیتا ہے۔

طالبِ دنیا مردہ دل اور افسردہ تن ہوتا ہے۔ ایسا شخص ظالم، گمراہ، بخیل، سیاہ دل اور مسلمانوں کے

لیے راہزن ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

☆ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (11:113)

ترجمہ: ظالم لوگوں سے میل جول مت رکھو ورنہ ان کے ظلم کی آگ تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

جو طالب علمِ واحدانیت کا سبق اسم اَللّٰہُ کی کنہ سے پڑھ لیتا ہے وہ انوارِ الٰہی میں یوں غرق ہو جاتا ہے کہ اسے ثواب وعذاب بھی یاد نہیں رہتے۔ کبھی وہ مست ہوتا ہے، کبھی ہوشیار، کبھی نیند میں ہوتا ہے اور کبھی حالتِ بیداری میں لیکن ہر وقت اور ہر حال میں فنافی اللہ اور مشرفِ دیدار رہتا ہے۔ یہ مراتب اس نجات یافتہ عارف کے ہیں جسے لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ[1] کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ فضل وعطائے الٰہی کا یہ مرتبہ خصوصاً عامل علما اور کامل فقرا کے لیے ہے۔ اے احمق، ظالم، سیاہ دل، بے حیا آدمی! اپنے دل میں طلبِ مولیٰ پیدا کر۔ اگر کوئی اپنی تمام عمر اس خواہش کی تکمیل میں صرف کر دے کہ اسے علمِ کیمیا اکسیر یا علمِ دعوتِ تکثیر یا مشرق سے لیکر مغرب تک، قاف سے لیکر قاف تک ہر ملک وولایت پر عالمگیر حکمرانی حاصل ہو جائے یا مرتبہ فنافی اللہ و دیدار و معرفتِ پروردگار حاصل ہو جائے یا دونوں جہان کی حاکمیت حاصل کر کے کونین پر امیر بن جائے یا وہ یہ خواہش رکھتا ہو کہ لایحتاج فقیر ہو جائے اور تمام انبیا واولیا اللہ کی مجلس میں ان سے مصافحہ کرے یا اسے آیاتِ قرآن سے اسم اعظم حاصل ہو جائے یا ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام کا ہم مجلس رہے یا دنیا وآخرت کے تمام مطالب پورے ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرے۔ اگر اس کتاب کے مطالعہ سے شروع میں ہی اس طالب کو کل وجز کے یہ تمام خزائنِ الٰہی حاصل نہیں ہو جاتے اور وہ واصل نہیں ہو جاتا تو وہ یا تو کم بخت ہے یا بے نصیب وکم طالع۔ یہ کتاب پیر ومرید اور تمام عالم کی خبروں اور نشانیوں کی تحقیق کے لیے کسوٹی ہے۔

---

[1] سورۃ العنکبوت آیت 33۔ ترجمہ: نہ خوفزدہ ہوں اور نہ غمزدہ

ابیات:

بدہ طالبی را سہ طلاق از قطع سر
طالبی در طلب زن بر زن نظر

ترجمہ: اس طالب کو تین طلاق دے اور اس سے قطع تعلق کر لے جو بس عورت کی طلب میں لگا رہتا ہے اور جس کی نظر میں عورت ہی سمائی رہتی ہے۔

آن طالبی طالب زن است شد زن مرید
زن باز دارد معرفت حق و از توحید

ترجمہ: ایسا طالب زن مرید ہوتا ہے اور عورت کی طلب اسے معرفتِ حق اور توحید سے باز رکھتی ہے۔

سر بنہ بر کف بیا طالب بی سر
تا ترا حاضر کنم با یک نظر

ترجمہ: اے بے سر طالب اپنا سر ہتھیلی پر رکھ اور میرے پاس آ تا کہ میں تجھے ایک ہی نگاہ سے حضوریٔ حق تعالیٰ تک پہنچا دوں۔

نیست طالب کس بود لائقِ طلب
طالب خود بین بود اہل از کلب

ترجمہ: کوئی ایک طالب بھی طلبِ الٰہی کے لائق نہیں۔ جو طالب خود پرستی میں مبتلا رہتا ہے اس کی مثال کتے کی سی ہے۔

یک پدر یک پیر یک مرشد نگر
نیست طالب سگ بگردد در بدر

ترجمہ: اے طالب! جس طرح تیرا باپ ایک ہی ہے اسی طرح تو ایک ہی مرشد کی غلامی اختیار کر کیونکہ در در کی ٹھوکریں کھانے والا طالب نہیں کتا ہوتا ہے۔

ذاکران را شد ذکر با دیدہ ور
ذاکران را شد بہ دیدارش نظر

ترجمہ: ذاکروں کوایسا ذکرِالٰہی حاصل ہوتا ہے جوانہیں دیدہ ور بنا دیتا ہے اوران کی نظر ہمیشہ دیدارِ الٰہی پر رہتی ہے۔

از ذکر ذاکر بہ بیند روئے خدا
بی حضوری ذکر و فکر کی روا

ترجمہ: اس ذکر سے ذاکر روئے خدا کا نظارہ کرتے ہیں۔ جو ذکر وفکر بغیر حضوری کے ہو اس کا کیا فائدہ؟

جان لے کہ ذکرِ خفیہ اور ذکرِ جہر کی آٹھ قسمیں ہیں۔ ذکرِ خفیہ کرنے والا تصورِ اسم اللہ ذات کی توفیق سے اللہ کا دیدار اور مشاہدہ کرتا ہے اور کل و جز تحقیقاً اس کے تصرف میں ہوتے ہیں۔ ذاکرِ خفیہ قربِ حضوری میں دائمی حاضر و ناظر رہتا ہے۔ ذکر اپنی آنکھوں سے عین العیان مشاہدے کا نام ہے۔ ذکر کی آٹھ قسمیں یہ ہیں: ذکرِ چشم، ذکرِ گوش، ذکرِ زبان، ذکرِ دست، ذکرِ پا، ذکرِ قلب، ذکرِ روح اور ذکرِ سرّ۔ ذکرِ چشم عین نما اور عین لقا ہوتا ہے جو قربِ الٰہی اور دیدار سے مشرف کر کے مطلق غرق فی التوحید کر دیتا ہے۔ اور جو ذکر کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، قلب، روح اور سرّ سے کیا جاتا ہے وہ معرفت و توحید سے دور رکھتا ہے، ایسے ذاکر کو اہلِ تقلید کہتے ہیں۔ بیت:

دیدہ دل دیدار بردہ روح سپردم با خدا
غرق فی التوحید گشتم این بود وحدت لقا

ترجمہ: میرا دل اور آنکھیں دیدار میں محو رہتی ہیں، روح محبوبِ حقیقی سے جا ملی ہے اور وجود غرق فی التوحید ہو گیا ہے، درحقیقت اسی کو وحدتِ لقا کہتے ہیں۔

جان لے کہ طالبِ دیدار اور دیدارِ الٰہی کے درمیان کوئی دیوار یا پہاڑ موجود نہیں بلکہ دیو نفس کا حجاب حائل ہے جو پتھر اور دیوار سے زیادہ سخت ہوتا ہے، اسے قتل کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔ مرشد کامل

اسم اللہ ذات کی تیز تلوار سے سب سے پہلے ابلیس کے مصاحب دیو خبیث نفس کو قتل کرتا ہے جس سے بندے اور ربّ کے درمیان نفس کا حجاب ختم ہو جاتا ہے اور طالب بے حجاب دائمی دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔ مرشد کامل صاحبِ نظر پہلے ہی روز اپنی توجہ سے نفس کا بھاری پردہ اٹھا کر دیدارِ الٰہی سے نواز دیتا ہے۔ جو مرشد طالب کو پہلے ہی روز دیدارِ الٰہی سے نہیں نوازتا وہ تلقین و ارشاد کے لائق نہیں۔ ایسا مرشد احمق، بے ادب اور بے حیا ہوتا ہے۔ دیدارِ الٰہی اور قربِ حضوری تک کس وسیلے سے پہنچا جا سکتا ہے؟ دیدارِ الٰہی تک پہنچنے کا وسیلہ تصورِ اسم اللہ ذات اور حاضرات کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور یہ حاضرات کشف و کرامات سے افضل ہیں۔ جو کوئی دیدارِ الٰہی کا منکر ہے یا دیدارِ الٰہی پر اعتقاد و یقین نہیں رکھتا وہ منافق ہے۔ اللہ اور اسکے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے بیزار ہوتے ہیں اور ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ مرشد کامل سب سے پہلے تصورِ اسمِ اللہ ذات کی حاضرات سے طالب صادق کے ہفت اندام کو نور میں ڈھال کر اپنی توجہ سے اسے قربِ حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور دائمی دیدارِ الٰہی سے مشرف کر کے اللہ کی نظر میں منظور بنا دیتا ہے۔ مرشد پر فرضِ عین ہے کہ وہ طالبِ مولیٰ کو پہلے ہی روز ان مراتب تک پہنچائے۔ کامل مرشد پہلے طالبِ مولیٰ کو اپنی توجہ سے معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کرتا ہے بعد میں اسے تلقین سے نوازتا ہے۔ جو مرشد خود دائمی حضوری اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو اس کے لیے طالب کو صاحبِ حضور بنانا اور دیدارِ الٰہی سے بہرہ ور کرنا کیا مشکل ہے؟ مرشد کامل جس طالب کو تصورِ اسمِ اللہ ذات کی تلقین فرماتا ہے اسے فنا فی الشیخ کر کے اپنا وجود عطا کرتا ہے اور مرتبہ نعم البدل پر پہنچا دیتا ہے۔ بعض طالب ایسے احمق، بے عقل اور بے شعور ہوتے ہیں کہ اہلِ دُور کو صاحبِ معرفت و باحضور سمجھ بیٹھتے ہیں اور نجس و نجاست میں مبتلا طالبِ جیفہ مردار کو عارف اہل دیدار کہتے ہیں۔ ابیات:

بشنو شد مرا تلقین از حضرت نبیؐ

قدم دم در یکدمی بر دین قوی

ترجمہ: سن! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے خود تعلیم و تلقین سے نوازا ہے جس سے میں ایک ہی لمحہ میں دینِ محمدؐ پر قوی ہو گیا ہوں۔

بی حضوری مرشدی مردود تر
کی رساند طالبان را با نظر

ترجمہ: بے حضور مرشد مردود تر ہوتا ہے۔ وہ طالبوں کو نظر کے ساتھ کیسے کسی مقام پر پہنچا سکتا ہے؟

من ناظرم ہم حاضرم رہبر خدا
کس نیابم طالب لائق لقا

ترجمہ: میں حاضر و ناظر رہبر خدا ہوں لیکن مجھے ایسا کوئی طالب نہ مل سکا جو دیدارِ الٰہی کے لائق ہو۔

گر بیابم طالبی توفیق تر
بخشم مرتبہ باو بہ از خضرؑ
گر بیابم طالبی صادق صدیق
ہر دمی رہبر شوم باحق رفیق

ترجمہ: اگر مجھے کوئی صاحبِ توفیق صادق و صدیق طالبِ مولیٰ مل جائے تو میں اس کی راہنمائی کر کے اسے حضرت خضر علیہ السلام سے بہتر مرتبہ عطا کر دوں گا اور ہر دم اس کا رہبر بن کر رفیقِ حق بنا دوں گا۔

اللہ تعالیٰ مختارِ کل ہے اسی کے اختیار میں مرتبۂ دیدار ہے۔ جسے چاہتا ہے دنیا اور آخرت میں اس فیض و فضل سے نواز دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (17:72)

ترجمہ: جو شخص اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

خوش ببین دیدار را گر دیدہ ای
معرفت بردار گر برسیدہ ای

ترجمہ: اگر تجھے باطن کی آنکھ نصیب ہے تو جی بھر کر دیدار کر اور اگر تو اس مقام تک پہنچ گیا ہے تو معرفتِ الٰہی حاصل کر۔

اہلِ دیدار کے ہر عمل، ہر اطاعت، ہر مطالعہ اور ہر بندگی کا مقصد دیدارِ الٰہی ہوتا ہے۔ انہیں کیا ضرورت ہے کہ کسی اور جانب رجوع کریں؟

ہر کہ منکر از خدا دیدار شد

اُمتِ نبویؐ نباشد خوار شد

ترجمہ: جو دیدارِ الٰہی کا انکار کرتا ہے وہ اُمتِ محمدیؐ میں سے نہیں بلکہ اہلِ خوار میں سے ہے۔

دیدارِ الٰہی کے منصب و مراتب کی تحقیق اور قوتِ دیدار کی توفیق صرف قادری[1] طالب کو حاصل ہوتی ہے، دیگر کوئی سلسلہ اگر اس کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ لاف زن، جھوٹا اور اہلِ حجاب ہے۔ جو بھی توحید کے حصول کے لیے باطن میں راہِ معرفت و فقر میں قدم رکھتا ہے سب سے پہلے اس کا وجود علم سے پختہ، جسم علم سے آراستہ، جثہ و ہفت اندام علم سے پاک ہوتے ہیں کیونکہ بغیر علم کے خدا کی پہچان ممکن نہیں۔ پس علم دو ہیں۔ ایک علمِ ظاہر جس کی بنیاد ظاہری رسم رسوم پر ہے، ظاہری زبان سے اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ظاہر پرست اسی علم کو اپنے لیے کافی سمجھتے ہیں۔ دوسرا علمِ حیّ و قیوم ہے جس کا تعلق تحریر سے نہیں بلکہ تصور سے ہے۔ اس علم سے قلب کو باتسبیح تصدیق اور روح کو راحت حاصل ہوتی ہے۔ یہ علم فیض فضل العطا، فیض فضل اللقا، فیض فضل البقا اور فیض فضل الحیا ہے۔ جب تصورِ اسم اللہ ذات کی توفیق سے طالب پر علمِ باطن منکشف ہو جاتا ہے تو علمِ ظاہر علمِ باطن میں یوں شامل ہو جاتا ہے جیسے کہ نمک کھانے میں گھل جاتا ہے یا بلبلہ پانی میں غرق ہو جاتا ہے۔ علمِ باطن بغیر زبان کے مطالعہ اور کھلی آنکھوں سے مشاہدہ ہے۔ عالمِ باطن کا قلب زندہ اور نفس فنا ہوتا ہے اور وہ تمام انبیا و اولیا اللہ کے روحانی مدرسہ میں حاضر ہو کر ان سے قربِ ربانی کا علم حاصل کرتا ہے۔ وہاں نہ نفس ہوتا ہے، نہ شیطان، نہ دنیا پریشان، نہ قلب، نہ روح، نہ جسم، نہ جثہ، بس نور ہی نور رہتا

---

[1] حضرت سلطان باھُوؒ جب بھی قادری سلسلہ کی بات کرتے ہیں تو ان کی مراد سلسلہ سروری قادری ہوتا ہے جو ان کا اپنا سلسلہ ہے۔

ہے۔ انہی انوار میں علمِ باطن کے مطالعہ سے وہ مرتبۂ دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ یہ علم بالیقین اور علم بااعتبار ہے جس کا عالم ولی اللہ کم آزار ہوتا ہے۔ یہ علمِ تصور ہے جس کے مطالعہ سے اس کا وجود حضوری مع اللہ کا شرف حاصل کر لیتا ہے۔ ایسے اویسی مادر زاد ولی کو سروری قادری یا قادری سروری کہتے ہیں۔ ایسے طالب مرید جو عالم سیرِ ربانی، عالم فنا فی اللہ فانی اور اہل مدرسہ لاھوت لامکانی ہوں صرف طریقہ قادری میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بھی طریقہ اس کا دعویٰ کرتا ہے وہ کذاب اور لاف زن ہے۔ قادری طالب پہلے ہی روز مدرسۂ لاھوت لامکانی سے علمِ باطن کا سبق پڑھتا ہے اور بغیر ریاضت کے عالم اور بے نیاز صاحبِ راز بن جاتا ہے۔ ابیات:

علم یک ادب است دانستن حیا
وز علم حاصل شود رویت خدا

ترجمہ: علم ایک ادب اور طریقہ ہے اللہ کو جاننے اور اس سے حیا رکھنے کا۔ علم کے ذریعہ ہی دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

علم یک نور است عالم باحضور
ہر کہ این علم نداند بیشعور

ترجمہ: علم ایک نور ہے جو عالم کو باحضور بنا دیتا ہے۔ جو اس خاص علم سے واقف نہیں وہ بے شعور ہے۔

علم یک سرّ است باشد یک سخن
یک سخن را یافتن از کنۂ کن

ترجمہ: علم ایک سرّ ہے جو ایک سخن پر مشتمل ہے۔ اس سخن کی حقیقت کن کی کنہ سے حاصل ہوتی ہے۔

علم یک راز است بودن بی آواز
ہر کہ محرم راز عالم بی نیاز

ترجمہ: علم ایک راز ہے جو بے آواز ہے۔ جو عالم علم کے راز کو پالیتا ہے وہ بے نیاز ہو جاتا ہے۔

علم توحید است باشد معرفت
عالم عارف بود عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: علم توحید اور معرفتِ الٰہی پانے کا نام ہے۔ اس کا عالم عارف باللہ اور عیسیٰؑ صفت بن جاتا ہے۔

مردہ را زندہ کند با سخن قُمْ
غرق فی التوحید از خود بہ گم

ترجمہ: ایسا عالم عارف اپنی ہستی کو مٹا کر غرق فی التوحید ہو جاتا ہے۔ وہ "قُمْ" کہہ کر مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔

عالم فقیر علمِ حضوری سے ذاتِ حی و قیوم کی معرفت اور وصال حاصل کرتا ہے اور اس کے مطالعہ میں غرق رہنے سے اس کا قلب پاک ہو جاتا ہے۔ علمِ قال اور علمِ رسم و رسوم عارفان صاحبِ حضور کے کسی کام نہیں آتا کیونکہ وہ علمِ معرفت سے روشن ضمیر اور دونوں جہان پر امیر ہوتے ہیں۔ جان لے کہ فقیر رفیقِ حق اور قربِ الٰہی کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتا ہے۔ وہ اہلِ دیدار، صاحبِ توفیق اور اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ کا مرتبہ رکھنے والا مالک الملکی فقیر ہوتا ہے۔ وہ عارف ولی اللہ عالم باللہ محقق، روشن ضمیر، کونین پر امیر ہوتا ہے اور کل و جز کی تمام مخلوقات اس کی اسیر ہوتی ہیں۔ لوحِ محفوظ کا تمام علم اور اس کی تفسیر اس کی نظر میں رہتی ہے اور وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دائمی حاضر و ناظر رہتا ہے۔ اسے قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ[1] کی قوت حاصل ہوتی ہے جس کی تاثیر سے وہ اہلِ قبور پر حاکم ہوتا ہے اور ان کے احوال کو عیاں دیکھتا ہے۔ جان لے کہ مالک الملکی فقیر اسے کہتے ہیں جو چودہ علوم، چودہ حکمتوں، چودہ توجہ، چودہ تصور، چودہ تصرف، چودہ تفکر، چودہ توفیق، چودہ طریق، چودہ تصدیق، چودہ معرفت، چودہ توحید، چودہ تجرید، چودہ تفرید، چودہ ترک، چودہ توکل، چودہ مذکور، چودہ قربِ حضور، چودہ فنا، چودہ بقا، چودہ ابتدائی باطنی طریق، چودہ باطن

---

[1] اٹھ اللہ کے حکم سے

صفا، چودہ سرّ، چودہ اسرار اور چودہ دَموں پر حاکم امیر ہوتا ہے اور ان کو مکمل طور پر اپنے عمل میں لا کر مکمل اکمل جامع عامل بن جاتا ہے۔ اس کے بعد جمعیت کا جوہر اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے۔ پھر نہ کسی سے التجا کرتا ہے اور نہ ہی کسی سے کوئی غرض رکھتا ہے۔ یہ اولی الامر مالک الملکی فقیر کے مراتب ہیں جسے قربِ ذات وصفات کے درجات پر مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

☆ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (11:112)

ترجمہ: پس تو ثابت قدم رہ جیسا کہ تجھ کو حکم ہوا۔

ایسے فقیر کے لیے زندگی اور موت برابر ہوتی ہے۔ اس کے لیے قبر وقرب ایک، نور وحضور ایک، دیدار وانوار ایک، فرد وتوحید ایک، قُمْ بِاِذْنِیْ[1] اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ایک، ظاہری وباطنی آنکھیں ایک، خواب وبیداری ایک، مطالعہ صالح ومطالعہ طالح ایک، لوحِ محفوظ ولوحِ ضمیر ایک، بھوک وسیری ایک، سکوت وگویائی ایک، مستی وہوشیاری ایک، وصال وفراق ایک، ابتدا وانتہا ایک، عنایت وہدایت ایک، ناسوت ولاہوت ایک ہو جاتے ہیں۔

اس راہ کی اصل حضورِ حق ہے۔ چودہ توفیق وتحقیق کی راہ یہ ہے کہ طالب صادق پہلے ہی روز صحیح اقرار باللسان، با اخلاص تصدیقِ قلب اور تسبیح خاص کے ساتھ دریائے اعتقاد میں غوطہ زن ہو جاتا ہے جس سے وجود کے ہفت اندام پاک ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی پسند ہے۔ جو طالب اپنے اعتقاد کو پاک رکھتا ہے اس کے وجود میں نہ چون وچرا باقی رہتی ہے نہ ہوا وہوس۔ وہ سر سے لیکر قدموں تک ظاہر اور باطن میں پاک ہو کر با ادب، باحیا اور لائقِ دیدار بن جاتا ہے۔ دوم طالب صادق کو چاہیے کہ جب وہ راہِ فقر میں قدم رکھ لے تو پھر مرتے دم تک پیچھے نہ ہٹے، تحقیق وتوفیق کے ساتھ لبِ گور تک اطاعت پر ثابت قدم رہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] اٹھ میرے حکم سے

☆ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ ۝ (15:99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہیں کامل یقین نصیب ہو جائے۔

یعنی یقین فی اللہ۔ تیسرا طالب صادق کو چاہیے کہ وہ عشق کی تیز تلوار سے خود اپنا سر گردن سے جدا کر دے اور بغیر سر اور زبان کے اللہ کے ساتھ ہمکلام ہو جائے۔ بعد ازاں طالب کے بے سر وجود کو بقا حاصل ہو جاتی ہے اور وہ تعلیم و تلقین، مشاہدۂ حضوری، لقائے رب العلمین، تصورِ حضوری، توفیق و تصرف اور مشاہدۂ دیدار و تحقیق کے لائق بن جاتا ہے۔ یہ صاحبِ صدق و یقین اور لائقِ تلقین طالب کے مراتب ہیں۔

مجلسِ دیدار عاشقوں، عارفوں، واصلوں اور اہلِ عیان کو نصیب ہوتی ہے جو ان کے لیے جمعیت و قرار کا باعث ہے۔ اس محفل میں بے سر صاحبِ نظر ناظر دائم حاضر رہتے ہیں۔ اس مجلسِ عظیم کے چودہ درجاتِ ملازمت ہیں جو طالب کو اس کے مرتبہ یقین و اعتبار کے مطابق نصیب ہوتے ہیں۔ ابیات:

مراقبہ مذکور ذکر و با فکر
این ہمہ دام است دگران این ہنر

ترجمہ: ذکر و فکر اور مراقبے جنہیں لوگ بڑا ہنر سمجھتے ہیں اصل میں نفس کے جال ہیں۔

با نظر دیدار بر صاحب نظر
بی لقا دیدار کاذب سر بسر

ترجمہ: صاحبِ نظر کی نگاہ دیدارِ الٰہی پر رہتی ہے۔ بغیر دیدار کے اللہ سے محبت کا دعویٰ سراسر جھوٹ ہے۔

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دل شود بیدار دیدہ وا ز کن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدارِ الٰہی طلب کر کیونکہ وہ کن کہہ کر دل بیدار اور آنکھیں روشن کر

دیتا ہے۔

تا شوی عارفِ خدا صاحب عیان

میرسی لاھوت وحدت لامکان

ترجمہ: جب تو لاھوت لامکان میں مقامِ وحدت پر پہنچے گا تو صاحبِ عیان عارفِ خدا بن جائے گا۔ وہ کس کی توجہ و تصور و تصرف و تفکر و دم ہے جس کی ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر اور ایک ہی دم سے ایک ہی لمحے میں دیدارِ الٰہی کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے، جو اربعہ عناصر کے جامہ سے باہر نکال کر قلب کی صفات عطا کرتا ہے اور مرتبۂ فنا فی اللہ سے مشرف کر دیتا ہے؟ فقیر کی توجہ، تصور، تصرف، تفکر اور دم اس قدر قوت رکھتے ہیں کہ وہ طالب کو ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر اور ایک ہی دم سے تمام انبیا و اولیا اللہ، چاروں اصحابؓ کبار، پنجتن پاکؓ، جمیع امام و مجتہدین، صاحبِ حکم اولی الامر حضرت پیر شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیتا ہے، دینی و دنیاوی مہمات میں کامیاب کر دیتا ہے، معرفتِ توحید، جمعیت اور کل و جز کی حقیقت سے واقف کروا کے بے نیاز اور لایحتاج بنا دیتا ہے اور جملہ مخلوقات اس طالب کی قید اور تصرف میں آجاتی ہیں۔ ایسا طالب جب ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر اور ایک ہی دم سے اپنے دم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دم کے ساتھ ملا لیتا ہے تو قربِ الٰہی سے الہام و پیغام، جواب و سوال، علمِ دلیل، قرآن و نص و حدیث کی مکمل شرح اور اسرارِ ربانی اس کے دل پر درجہ بدرجہ القا ہو جاتے ہیں۔ قربِ الٰہی سے حاصل ہونے والے ان تمام الہام و پیغام سے طالب کا نفس فنا ہو جاتا ہے، علمِ غیب اس پر کھل کر علمِ عیاں بن جاتا ہے جس سے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ جب ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی دم، ایک ہی جذب، ایک ہی حاضرات سے اپنے دم کو دمِ میکائیل علیہ السلام کے ساتھ ملا لیتا ہے تو حکمِ خداوندی سے اسی وقت بارانِ رحمت برسنے لگ جاتی ہے اور جس قدر وہ چاہتا ہے اتنی ہی بارش برستی ہے۔ اللہ

تعالیٰ کے حکم اور حاضرات اسمِ اَللّٰہُ ذات کی برکت سے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہمیشہ اس کے حکم کے تابع رہتے ہیں۔ جب وہ ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی جذب، ایک ہی حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور ایک ہی دم سے اپنے دم کو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے دم کے ساتھ ملاتا ہے تو اس کا دم صورِ اسرافیل بن جاتا ہے اور پھر وہ جس بھی ولایت وملک پر جلالیت سے اپنے دم کا صور پھونکتا ہے وہ ایک ہی لمحہ میں اللہ کے حکم سے ویران ہو جاتا ہے اور قیامت تک کبھی آباد نہیں ہوتا۔ جب ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی جذب، ایک ہی حاضراتِ اسم اَللّٰہُ ذات سے ایک ہی لمحہ میں اپنے دم کو حضرت عزرائیل علیہ السلام کے دم کے ساتھ ملاتا ہے تو دشمن کی جان کو قبض کر لیتا ہے۔ قوتِ تصرف سے دشمن کے وجود کو تصور میں لا کر اس کے دم کو اتنی سختی سے پکڑ لیتا ہے کہ وہ جان سے بے جان ہو جاتا ہے اور اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک کہ وہ مر نہیں جاتا خواہ وہ موذی دشمن نفس ہو یا کوئی کافر یا مسلمانوں کو ایذا پہنچانے والا ظالم یا بے دین اہلِ بدعت جو دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برگشتہ ہو گیا ہو۔

دعوت پڑھنے، تنہائی میں ہزاروں مرتبہ چلہ کاٹنے، بے حد و بے شمار ذکر و فکر کرنے، لشکر وسپاہ پر مال خرچ کرنے سے فقیر کامل مکمل اکمل و جامع کی ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر اور ایک ہی جذب بہتر ہے۔ جو فنا فی اللہ فقیر قربِ الٰہی سے توجہ کے طریق کو جانتا ہے اس کی توجہ روز بروز ترقی پذیر رہتی ہے اور قیامت تک نہیں رکتی۔ اللہ جس پر بھی یہ مہربانی کرتا ہے درویشوں کے وسیلے سے ہی کرتا ہے۔ ایسا فقیر کامل صاحبِ مراتب، صاحبِ اسرار عارفِ پروردگار اور بے سر ہوتا ہے۔

چون کنم پنہام آن است لایزال
جلوۂ انوار بخشد با وصال

ترجمہ: میں اس ربِ لایزال کا دیدار اس کے طالبوں سے کیوں چھپاؤں جو اپنے انوار کا جلوہ عطا

کر کے باوصال بنا دیتا ہے۔

چون کنم پنہام آن دائم بقا
جلوۂ دیدار بخشد با لقا

ترجمہ: میں اس ذاتِ حق وقیوم کے دیدار سے لوگوں کو کیوں محروم رکھوں جسے دائمی بقا حاصل ہے اور جو اپنے دیدار کا جلوہ بخش کر بالقا بنا دیتا ہے۔

چون کنم گمنام نامش بیشمار
و از نام او دل زندہ با اعتبار

ترجمہ: جس ہستی کے بیشمار نام ہیں اسے کیوں گمنام رکھوں؟ اس کے نام سے تو دل بیدار اور طالب بااعتبار بن جاتا ہے۔

پس دیدن دیدار میباشد روا
روز اول فقر می بیند خدا

ترجمہ: پس خدا کو دیکھنا جائز اور روا ہے بلکہ اہلِ فقر تو پہلے دن ہی اللہ کا دیدار کر لیتے ہیں۔

یہ مراتب بے سر صاحبِ تصورِ اسم اللہ ذات کے ہیں۔ تصور تلوار ہے۔ اگر صاحبِ تصور، تصور کی تلوار سے کسی کا سر گردن سے جدا کر دے تو حقیقتاً اس کا سر گردن سے جدا ہو جاتا ہے۔ تصور نیزہ ہے یا نیزے کی اَنی۔ صاحبِ تصور اگر تصور کے تیز نیزے سے کسی کو زخمی کر دے تو وہ شخص اس زخم سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات مطلق تحقیق و توفیقِ الٰہی ہے اور صاحبِ تصورِ اسمِ اللہ ذات ہر ملک و ولایت پر غالب ہوتا ہے۔ تصور عصائے حضرت موسیٰؑ ہے، تصور حضرت ابراہیمؑ کی آتشِ گلشنِ گلبہار ہے، تصور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج ہے، تصور جامِ جہان نما ہے، تصور آئینہ سکندری ہے، تصور علمِ حضرت آدم علیہ السلام ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

☆ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (2:31)

ترجمہ: اور آدم علیہ السلام کو تمام اسما کا علم سکھایا۔

تصور گنجِ الٰہی ہے اور صاحبِ تصور بے رنج ولایحتاج ہوتا ہے۔ تصور ایسی کیمیا ہے جس سے کل و جز کی تمام کیمیا صاحب تصور کے تصرف میں آجاتی ہیں۔ تصور ایسا عمل ہے جو صاحبِ تصور کو عامل مقربِ ربّ بنا دیتا ہے۔ طالبِ خاص اگر تصور میں کامل ہو تو وہ ہر ایک پر غالب ہوتا ہے۔ اگرچہ اللہ غیب ہے لیکن تصور طالب کو غیب الغیب اللہ کی حضوری میں لے جاتا ہے اور اللہ مہربان ہو کر الہام کے ذریعے اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ یہ توحید کے مراتب ہیں جو تصور سے حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ تو تصور کی حقیقت کو سمجھے اور علمِ تصور پڑھے۔ تصور مرشد کی عطا ہے جو وہ اپنے طالب کو مقامِ قربِ دیدار سے بخشتا ہے۔ تصور کی کئی قسمیں ہیں تصور طیور، تصور حضور، تصور سرور، تصور مغفور، تصور ذکر مذکور، تصور مشہور، تصور قبور، تصور باطن معمور اور تصور امور۔ تصور کس عمل سے رواں ہوتا ہے، کس عمل سے تاثیر کرتا ہے اور کس عمل سے نفع پہنچاتا ہے؟ وہ کون سا تصور ہے جس سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور وہ کون سا تصور ہے جس سے مشرق و مغرب تصرف میں آجاتے ہیں اور دشمن ایک ہی لمحہ میں ہلاک ہو جاتا ہے؟ ابیات:

دم مثل دریا دم از دم شناس
اہل دم با دم شناسد ہر لباس

ترجمہ: دم دریا کی مثل ہے۔ دم کی حقیقت کو دم شناس ہی سے پایا جا سکتا ہے۔ اہلِ دم ہر وجود کو دم کی بنا پر ہی شناخت کرتے ہیں۔

عالمی در دم دمیدہ دم تمام
دم روان بود اعلام ز پیغمبرؐ پیغام

ترجمہ: تمام عالم ایک دم میں پیدا ہوا اور ایک دم میں ہی ختم ہو جائے گا۔ جس کسی کے وجود میں دم کی تاثیر رواں ہو جاتی ہے اس کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الہام و پیغام کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔

دل دمی با روح گردد خاص نور
کل مخلوقات از دم شد ظہور

ترجمہ: دل، دم اور روح جب ایک ہو جاتے ہیں تو وہ خاص نور بن جاتے ہیں۔ کُل مخلوقات نے دم سے ہی ظہور پایا ہے۔

دم ہمیشہ می بود مثل ہوا
دم کہ فی اَللّٰہ ذات می بیند خدا

ترجمہ: سانس تو ہوا کی مثل ہر وقت وجود میں رواں ہے لیکن جو سانس اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر کے ساتھ لیا جائے وہ دیدارِ خدا تک لے جاتا ہے۔

ایسا اہلِ دم عالمِ ربانی اور عالمِ روحانی ہوتا ہے جبکہ عالمِ نفسانی، عالمِ زبانی، عالم مطالعہ علم خوانی، عالم جور شوت و ریا کے منصوبے بناتا ہے اور عالمِ شیطانی علمِ غیب سے محروم اور عالم لاھوت لامکان سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ان مراتب کو مردہ دل عالمِ حیوانی کیا جانیں جو علم کو صرف طمع و حرص کی خاطر حاصل کرتے ہیں اور ہمیشہ پریشانی میں مبتلا رہتا ہے۔ بیت:

دم دلالت میکند ارواح را
دم کہ روح در جسد شد حکم از خدا

ترجمہ: دم جسم میں روح کی موجودگی کی دلیل ہے۔ جس دم میں روح جسم میں داخل ہوتی ہے وہ امرِ ربیّ ہے۔

فرمانِ الٰہی ہے:

☆ وَ نَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ (38:72)

ترجمہ: اور مَیں نے اس میں اپنی روح پھونکی۔

جان لے کہ انسان کے وجود میں دو دم ہوتے ہیں۔ ایک دم اندر داخل ہوتا ہے اور ایک دم وجود سے باہر نکلتا ہے۔ اندر داخل ہونے والے دم پر مقرر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ اے خداوندا! دم کو اندر ہی قبض کر لوں یا واپس باہر آنے دوں؟ باہر نکلنے والے دم پر مقرر فرشتہ بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔ پس اندر جانے اور باہر نکلنے والے ہر دم کے لیے

ربّ العالمین کی بارگاہ میں عرض کی جاتی ہے۔ لیکن جو دم تصورِ اسم اللہ ذات کے ساتھ لیا جاتا ہے وہ وجود سے باہر نکلتے ہی خاص نور کی شکل میں ڈھل جاتا ہے اور گوہر نایاب کی صورت میں بارگاہِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے۔ اگر دونوں جہان کی تمام دولت اور دنیا و بہشت کی تمام نعمتیں جمع کر لی جائیں تب بھی وہ اس دُرِ جاودان سے ارزاں ہوں گی۔ یہ دم ایسا بیش بہا گوہر ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ صاحبِ تصور عارف فقیر ولی اللہ گنجِ الٰہی کا خزانچی، عالمِ عیان اور گوہرِ دم کا قدردان ہوتا ہے جو ایک ہی لمحہ میں ہر غم سے نجات دلا دیتا ہے۔ جس کا دم جوہر نور ہو اس کا دل اللہ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے۔ وہ صاحبِ اختیار ہوتا ہے چاہے مخلوق میں گمنام ہو یا مشہور۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

صاحبِ تصور جس کا دم نور ہے، اس کے دل میں محبت، معرفت، مشاہدہ، دیدار اور قربِ الٰہی سے نور کی افزائش ہوتی رہتی ہے۔ اس کے برعکس مردہ دل شخص کا ہر سانس شیطان کو پہنچتا ہے جس کی وجہ سے اس کے دل میں خطرات، وسوسے، واہمات اور خناس و خرطوم پیدا ہوتے ہیں۔ حرص، طمع، کفر، شرک، ریا، عجب، نفسانی خواہشات جیسے ناشائستہ خصائل کی وجہ سے اس کے دل کی کدورت اور میل بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس کا دل مردہ تر اور خوار تر ہوتا جاتا ہے۔ ابیات:

ہر دمی دو دم بود راہبر
دم بدم شد نور دم با دم قہر

ترجمہ: ہر سانس دو دم پر مشتمل ہے جو راہبر ہیں۔ اسم اللہ ذات کے ساتھ نکلنے والے سانس کا ایک دم نور بن جاتا ہے اور دوسرا دم (نفس کے لیے) قہر بن جاتا ہے۔

دم ز دم اسرار یابد از خدا
دم کہ با شیطان رود کفر از ہوا

ترجمہ: طالب کا دم جب مرشد کامل کے دم سے مل جاتا ہے تو اسرارِ الٰہی منکشف ہوتے ہیں۔ جو دم شیطان کی طرف جاتا ہے وہ کفر اور نفسانی خواہشات کو جنم دیتا ہے۔

از دمی دیدار شد آندم چہ نام
زاں دمی گردد فنا عالم تمام

ترجمہ: جس دم سے دیدارِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اس دم کو کیا نام دوں؟ ایسا دم تمام عالم کو فنا کر سکتا ہے۔

دم کہ روح با دم بر آید شد بقا
زان دمی زندہ شود عالم خدا

ترجمہ: جب دم روح کے ساتھ مل جاتا ہے تو روح بقا پالیتی ہے۔ ایسا دم عالم باللہ کو زندگی بخش دیتا ہے۔

در دمی دل دائرہ روحش درو
دیدۂ دیدار از دم دل بجو

ترجمہ: دل اور روح بھی دم کے دائرے میں آتے ہیں۔ تو دیدۂ دیدار بھی دم اور دل میں تلاش کر۔

تیرے دل میں جو بھی غیر اللہ ہے اسے دھو ڈال۔ باطن کی راہ رحمتِ خدا کی راہ ہے جس میں صفائے باطن، معرفت، قرب، لقا، فقر، ہدایت، جمعیت اور تلقین و ارشاد کی امانت سینہ بسینہ، نظر بنظر، دلیل بدلیل، تصور بتصور، تصرف بتصرف، تفکر بتفکر، قلب بقلب، روح بروح، ستر بستر، مشاہدہ بمشاہدہ، عین بعین، فنا بہ فنا، بقا بہ بقا، دیدار بہ دیدار، اعتبار باعتبار، یقین بیقین، توحید بتوحید منتقل ہوتی ہے نہ کہ تقلید بتقلید، نہ رسم برسوم، نہ زبان بزبان، نہ سماعت بسماعت، نہ دست بدست، نہ پا بپا، نہ چشم بچشم، نہ خشم بخشم، نہ قال بقال، نہ مسائل بمسائل اور نہ حال بحال۔ یہ مطلق

انتہائے معرفت، مشاہدۂ جمعیت اور عین بعین جمال کی راہ ہے جو ہر حال میں لازوال ہے۔

اگر کوئی اہلِ بدعت سائل فقیر تجھ سے اُمُّ الخبائث اور نجس ونجاست طلب کرتا ہے تو اسے دے دے تاکہ تیرے وجود میں جو اُمُّ الخبائث اور نجس نجاست ہے وہ اس کے وجود میں منتقل ہو جائے اور وہ تیری اولاد، فرزند، طالبان، مریدان کی پلیدی اپنے ذمہ لے لے جیسے کہ جلاد پھانسی کا ذمہ خود لے لیتا ہے۔ اس طرح تیری اولاد، فرزند، طالبان ومریدان پاکیزگی، شریعت، معرفت، شرم وحیا سے آراستہ ہو جائیں گے اور تاقیامت اللہ کی امان میں محفوظ وسلامت رہیں گے۔

جس چیز کو شریعت رد کر دے وہ راہِ کفر ہے۔ شریعت کسے کہتے ہیں اور کفر کیا ہے؟ شریعت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ ہے۔ شریعت کی پیروی سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ پر دن رات مسلسل چل کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر قدم رکھتے ہوئے خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچایا جائے اور قرآن وحدیث کا ہر علم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جو دونوں جہانوں میں حیات ہیں، کی مجلس کی حضوری سے حاصل کیا جائے۔ شریعت کی یہ حقیقت توفیقِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے اور معرفتِ حق تعالیٰ کو پوشیدہ رکھتا ہے، وہ کافر و زندیق ہے۔ شریعت کی بنیاد فقر، فقہ، توحید، معرفت اور وصال ہے۔ کفر کی بنیاد دنیا، کبر، عجب اور اسی سے متعلقہ تمام ناشائستہ خصائل ہیں جو کہ زوال کا باعث ہیں۔

☆ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

جان لے کہ ایک لمحہ کی لذتِ دیدارِ الٰہی، جمعیت ومشاہدۂ نور اور حضوریٔ قرب کا ذوق وشوق تمام سلطنتِ سلیمانی کی بادشاہت سے بہتر ہے۔ جان لے کہ قیامت کے روز جب اہلِ دنیا کی ارواح قبروں سے باہر آئیں گی تو ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف ہوگی، کسی کا چہرہ قبلہ رو نہیں ہوگا کیونکہ دنیا میں وہ اللہ کے فقیروں سے بخل کے باعث منہ پھیرے رکھتے تھے اور اپنی پشت فقیروں کی جانب کر کے بیٹھتے تھے۔

کوئی بھی مرتبۂ فقر تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ اپنا سر کٹوا کر بے سر نہیں ہو جاتا۔ ابیات:

نیست آنجا سر نہ پا نہ جسم و تن
ہم جلیس رب بود با انجمن

ترجمہ: فقیر ہم جلیسِ ربّ ہوتا ہے اور اسے ایسی محفل کی حضوری حاصل ہوتی ہے جہاں سر، پاؤں، تن و جسم کی گنجائش نہیں۔

من پا را سر ساختم سر پا شود
غرق فی التوحید شد این راہ بود

ترجمہ: عشقِ حقیقی کی راہ میں مَیں نے پاؤں کو سر اور سر کو پاؤں بنالیا ہے اور غرق فی التوحید ہو گیا ہوں۔

بی سران را علم زان باشد کلام
بیزبان ہمسخن باشند ہر دوام

ترجمہ: بے سر طالبانِ حق کو ایسا علم حاصل ہوتا ہے جس سے وہ بغیر زبان کے ہر وقت اللہ سے ہمکلام رہتے ہیں۔

سر بریدہ شو بیا ای طالبا
اشتیاقی گر ترا دیدن خدا

ترجمہ: اے طالب اگر تو دیدارِ الٰہی کا شوق رکھتا ہے تو سر کٹوا کر میری جانب آجا۔

در سری سرّ است زان روشن ضمیر
این بود اسرار فی اللہ با فقیر

ترجمہ: سر میں سرّ پوشیدہ ہے جس کو پالینے سے طالب روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ یہی اسرار اسے فنا فی اللہ فقیر بنا دیتے ہیں۔

بی سران را سرِّ وحدت پیشوا
بی سران بینند دیدارِ خدا

ترجمہ: جو طالب راہِ خدا میں اپنا سر قربان کردیتے ہیں انہیں دیدارِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اور سرِّ وحدت ان کا پیشوا ہوتا ہے۔

سر بریدہ بی سری سرتاج شد
بی سران را دائمی معراج شد

ترجمہ: سر بریدہ طالب کو ہی دائمی معراج کے تاج سے نوازا جاتا ہے۔

در سری سرّ است اسرارش تمام
سرّ سر را می برد در ہر مقام

ترجمہ: سر میں ہی تمام اسرار پائے جاتے ہیں۔ سر کے یہ اسرار ہی طالب کو ہر مقام تک لے جاتے ہیں۔

غوطہ خوردم در بدریائے عمیق
یافتم تحقیق چون شد حق رفیق

ترجمہ: میں نے جب (وحدت کے) دریائے عمیق میں غوطہ لگایا اور حق کی رفاقت کو پالیا تو ہر حقیقت مجھ پر ظاہر ہوگئی۔

بی سران را علم باشد از کجا
شد مرا تعلیم علم از مصطفیٰؐ

ترجمہ: جانتا ہے بے سر طالبانِ مولیٰ کو یہ علم کہاں سے حاصل ہوتا ہے؟ مجھے یہ علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے حاصل ہوا ہے۔

بی سران را زندگانی لازوال
واردات علم است با قرب از وصال

ترجمہ: بے سروں کو لازوال زندگی حاصل ہوتی ہے اور قرب و وِصالِ الٰہی سے ان پر علم وارد ہوتا ہے۔

بی سران را سیر باشد ذات نور
بی زبان خوانند ورد یا غفور

ترجمہ: بے سر طالبوں کو نورِ ذات کے مشاہدے کی سیر حاصل رہتی ہے اور وہ بغیر زبان کے ''یا غفور'' کا ورد کرتے ہیں۔

گاہ در جذب است غضب خویشتن
گاہ جمعیت یافتن دارالامن

ترجمہ: کبھی وہ حالتِ جذب میں خود پر غیظ وغضب کرتے ہیں اور کبھی حالتِ جمعیت سے بہرہ ور ہو کر امن وامان میں رہتے ہیں۔

بی ذکر ذکر است بی فکر از فکر
گر ترا چشم است دیدارش نگر

ترجمہ: اگر تیری باطنی آنکھ روشن ہو گئی ہے تو دیدارِ الٰہی میں محو ہو جا۔ ایسے میں تو ذکر وفکر کئے بغیر ہی حالتِ ذکر وفکر میں رہے گا۔

ہر کہ بی سری بیند خدا دیدن روا
کس نہ بیند با چشم سر خدا

ترجمہ: دیدارِ خدا اسی کے لیے روا ہے جو راہِ حق میں بے سر ہو جائے۔ سر کی آنکھوں سے کسی نے خدا کو نہیں دیکھا۔

دیدہ از دیدار دادی تو مرا
بدیدن جز غیر تو آید حیا

ترجمہ: اے اللہ! تو نے مجھے آنکھیں اپنے دیدار کے لیے ہی عطا کی ہیں اس لیے تیرے سوا کسی اور کو دیکھتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔

از دیدہ دیدار رحمت می نگر

گر ترا چشم است ای صاحبِ نظر

ترجمہ: اے صاحبِ نظر اگر تیرے پاس باطنی آنکھیں ہیں تو رحمتِ حق کا دیدار کر۔

باھُوؒ از میان ھو چشم می بیند خدا

درمیان ھو ببین وحدت صفا

ترجمہ: باھُوؒ چشمِ ھُو سے دیدارِ الٰہی کرتا ہے۔ اے طالب تو بھی باصفا ہو کر مقامِ وحدت پر پہنچ اور چشمِ ھُو سے دیدار کر۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ (2:115)

ترجمہ: تم جس طرف بھی دیکھو گے تمہیں اللہ کا چہرہ ہی نظر آئے گا۔

خوش ببین قدرت خدا انوار را

و از میان انوار بین دیدار را

ترجمہ: قدرتِ خدا کے انوار کو اچھی طرح دیکھ اور انہی انوار کے درمیان دیدارِ الٰہی کر۔

اگر کوئی اس تصنیف کے کلام کو خام کہتا ہے تو جان لے کہ تاثیر میں یہ تصنیف شہد کی طرح شیریں اور مکھن کی طرح حلاوت بخش ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ شعرا کا کلام ان کے علم و بلاغت کی بنا پر عقل و شعور کے اعتبار سے پختہ ہوتا ہے لیکن فقرا کا علم حضورِ حق تعالیٰ سے ہوتا ہے۔ شعرا اور شعور حضوری سے بہت دور ہیں۔

جان لے کہ سالہا سال سے میں ایسے طالبِ مولیٰ کی تلاش میں ہوں جو لائق توجہ ہو لیکن افسوس مجھے ایسا طالب نہ مل سکا۔ توجہ کسے کہتے ہیں؟ توجہ دو قسم کی ہوتی ہے، ایک ظاہری توجہ اور ایک باطنی توجہ۔ ظاہری توجہ توفیقِ الٰہی ہے اور باطنی توجہ تحقیق و گواہی۔ اگر کامل صاحبِ توجہ کسی کافر کی جانب جذبِ تصور سے توجہ فرما دے تو اس کافر کا دل قابو میں نہیں رہتا اور وہ خاص اخلاص

کے ساتھ کلمہ طیبب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ لیتا ہے اور اس کے حواسِ خمسہ بیدار ہو جاتے ہیں۔ اگر صاحبِ توجہ کسی دنیادار کی جانب جذبِ تصور سے توجہ فرمادے تو وہ اسی لمحہ تارکِ دنیا ہو جاتا، اگر کسی جاہل کی جانب جذبِ تصور سے توجہ فرمادے تو وہ اسی لمحہ علمِ لدّنی اور علمِ معرفت کا عالم ہو کر عارف عیانی، عارف ربانی اور عارف لاھوت لامکانی بن جاتا ہے۔ اگر کسی عالم کی جانب جذبِ تصور سے توجہ فرمادے تو وہ اس طرح غرق فنافی اللہ ہو جاتا ہے کہ اس کا دل ہر لمحہ اَللّٰہُ کا ذکر کرتا ہے، اسے ظاہری علم رسم و رسوم بالکل یاد نہیں رہتے حتیٰ کہ وہ الف ب بھی بھول جاتا ہے۔ اور اگر صاحبِ توجہ جذبِ تصور سے سیرِ زمین کی جانب متوجہ ہو جائے تو زمین و آسمان کے تمام گنجِ کیمیا اکسیر، کیمیا گر عامل، فقیرِ کامل، جن و انس، فرشتے، اولیا اللہ، اہلِ ممات و اہلِ حیات سب اس کے سامنے حاضر ہو جاتے ہیں۔ اس راہ میں ظاہری توجہ توفیقِ الٰہی ہے جو قربِ الست سے حاصل ہوتی ہے اور باطنی توجہ تحقیق و تصرف ہے جو رفاقتِ حق سے با اعتقاد اور بالیقین طالب کو نصیب ہوتی ہے۔ جب صاحبِ توجہ باطنی جان فدا طالب تصور اسم اَللّٰہُ ذات میں غرق ہوتا ہے تو اسم اَللّٰہُ ذات اسے وحدتِ کبریا تک لے جاتا ہے جہاں وہ نورِ حضور اور انوارِ دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔

ابیات:

نیست آنجا علم و دانش عقل و آز
نیست آنجا ذکر و فکر و نی آواز

ترجمہ: مقامِ وحدت پر نہ علم و دانش ہے نہ عقل و حرص اور نہ ہی وہاں پر ذکر و فکر کی کوئی آواز ہے۔

نیست آنجا بینائی نہ شنوائی نہ گو
این ہمہ غیر است از خود دل بشو

ترجمہ: نہ وہاں بینائی ہے نہ شنوائی نہ گویائی۔ یہ سب غیریت کی علامت ہیں۔ تو اپنے دل کو تمام غیر اللہ سے پاک کردے۔

گر تو خواہی دیدن وحدت خدا

در زندگی یکبار شو از خود فنا

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ زندگی میں ہی وحدتِ خدا کا دیدار کر لے تو خود کو یکبارگی فنا کر دے۔

این بود عارف خدا عاشق خدا واصل خدا

این بود دیدار بودن جان فدا

ترجمہ: ایسے ہی جان فدا طالب کو دیدارِ الٰہی کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے اور وہ اللہ کا عاشق و عارف بن کر اس سے واصل ہو جاتا ہے۔

ظاہری و باطنی توجہ کا یہ تمام علم عامل و کامل فقیر درویش پر عین العلم کے ذریعے قرآنی آیات سے کھلتا ہے۔ بیت:

ہر علم وا میشود از اسم ذات

ہر کہ خواند ذات عارف شد نجات

ترجمہ: اسم اللہ ذات سے ہر علم منکشف ہو جاتا ہے۔ جو بھی اسے پڑھتا ہے وہ نجات یافتہ عارف بن جاتا ہے۔

جان لے کہ تصوف و توحید کا علم اللہ کے یگانہ دوستوں کو نصیب ہوتا ہے۔ یگانہ فقیر کو دیوانہ یا مجنون کہنے والا احمق ہے۔ نفس پرست عاقل اہلِ دنیا ان مراتب سے محروم ہوتے ہیں اس لیے وہ کہاں ان کے رتبے سے واقف ہو سکتے ہیں! بیت:

آن علم دیگر عقل دیگر شعور

از توجہ ذات جثہ گشت نور

ترجمہ: علمِ توحید دیگر علوم سے مختلف ہے اس لیے اس کے لیے درکار عقل و شعور بھی مختلف ہے۔ ذات کی توجہ سے طالب کا وجود نور بن جاتا ہے۔

خوف، عبرت، حیرت، بے سکونی یہ سب فنائے نفس کی علامات ہیں۔ مشاہدہ، حضوری، صفائے

قلب، قربِ الٰہی، جمعیت، معرفت اور غلباتِ محبت سے روز بروز شوقِ دیدار میں اضافہ ہونا یہ سب بقائے روح کی علامات ہیں۔ کامل وہ ہے جو آیاتِ ربانی سے علمِ قال کا ہر مرتبہ کھول دیتا ہے اور تلقین وارشاد سے طالب کو معرفت اور وصالِ الٰہی عطا کر دیتا ہے۔ یہ مراتبِ حق ہیں اور برحق ہیں۔ جب حق سر سے لیکر قدموں تک سارے وجود میں سرایت کر جاتا ہے تو باطل کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ باطنی توجہ اور تحقیق باتصرف کا خاص طریق ہے۔ جو ظاہری باطنی توجہ کی توفیق وتحقیق کو جان لیتا ہے وہ ان توجہات سے کونین کی شش جہات کوطی تصور میں لا کر اپنے قبضۂ قدرت میں کر لیتا ہے اور دونوں جہاں کا تماشہ اپنے ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ ان مراتب پر تعجب نہ کر اور نہ ہی انہیں عیب سمجھ کیونکہ عیب گوئی اور شکایت سے طالب معرفتِ الٰہی اور راہِ ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر باطن جو ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

عملِ ظاہر اور عملِ باطن کسے کہتے ہیں؟ عملِ ظاہر وہ ہے جو شرک وریا سے پاک ہے اور عملِ باطن غرق فنافی اللہ باخدا ہو جانا ہے۔ اے طالب! اگر تو سیّد ہے تو طالبِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سند حاصل کر، اگر قریشی ہے تو دل ریشی اختیار کر، اگر عالم ہے تو درویشی طلب کر نہ کہ درپیشی۔ اگر جاہل ہے تو علم طلب کر، وہ علم جو حق تک پہنچائے اور باطل کا خاتمہ کر دے۔ مرشد کامل اپنی توجہ سے طالب کو یہ تمام مراتب عطا کر دیتا ہے۔ ابیات:

بادشاہی گنج بخش درویش کو
بادشاہی ملک از درویش جو

ترجمہ: درویش گنج بخش بادشاہ ہوتے ہیں۔ اگر تجھے بادشاہی چاہیے تو درویش سے طلب کر۔

ہر کہ خواہد بادشاہی ملک را
بادشاہی میکند حکم از خدا

ترجمہ: اگر کوئی درویشوں سے بادشاہت طلب کرے تو وہ اللہ کے حکم سے اسے عطا کر دیتے ہیں۔

بر در درویش رو ہر صبح و شام

تا ترا حاصل شود مطلب تمام

ترجمہ: درویش فقیر کے در پر صبح وشام حاضری دے۔ اس سے تجھے تیرے تمام مقاصد حاصل ہو جائیں گے۔

گر ترا بر سر زند سر پیش نہ

خدمتی بہر از خدا درویش بہ

ترجمہ: اگر درویش تیری سرزنش بھی کرے تب بھی اپنا سر اس کی خدمت میں جھکائے رکھ۔ رضائے الٰہی کی خاطر درویش کی خدمت کرنا ہر عمل سے افضل ہے۔

درویش را بشناختن زین دو صفت

اہل توحیدش تصرف معرفت

ترجمہ: درویش ان دو صفات سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ اہلِ توحید اور صاحبِ معرفت ہوتا ہے۔

درویش را دائم بود مجلس حضور

کی بود درویش این اہل از غرور

ترجمہ: درویش مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دائمی حاضر رہتا ہے۔ اس مرتبۂ درویشی کو اہل غرور کیا جانیں!

نیست آن درویش در پیشی کند

با اہلِ دنیا نسبت خویشی کند

ترجمہ: دنیاداروں سے تعلق رکھنے والا اور در در کی بھیک مانگنے والا درویش نہیں ہو سکتا۔

صفت درویشان بود فضلش کرم

کی بود درویش این اہل از صنم

ترجمہ: جود و کرم درویشوں کی صفت ہے۔ یہ بت پرست درویش کیسے ہو سکتے ہیں!

غالبم درویش ہم عارف فقیر
والیم صاحب ولایت ملک گیر

ترجمہ: میں غالب درویش اور عارف فقیر ہوں۔ ہر ملک واقلیم کی ولایت مجھے حاصل ہے۔

طالبا از من طلب از من بخواہ
از خود دہم یا میدہانم از الٰہ

ترجمہ: اے طالب تو جو چاہتا ہے مجھ سے طلب کر۔ میں تجھے تیرے ہر مقصد سے نواز دوں گا یا بارگاہِ الٰہی سے عطا کروا دوں گا۔

سن اے عالم باللہ! سن اے عالم ولی اللہ! سن اے غافل! تو کیوں دنیائے مردار کی نجس و نجاست میں غرق ہے؟ دو عمل ایسے ہیں جن کو پانے کے لیے احمق اور بیوقوف لوگوں کی اکثریت پریشان رہتی ہے۔ یہ دونوں عمل ایسے ہیں جن کو پانا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ ایک ''عملِ کیمیا'' ہے جو عامل کے بغیر کوئی نہیں سیکھ سکتا اور دوسرا عمل حصولِ معرفت اور قربِ الٰہی ہے جو فقیرِ کامل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ میں ان دونوں عملوں پر مکمل تصرف رکھتا ہوں کیونکہ کامل طالب کو ابتدا میں ہی ان دو عملوں پر عبور حاصل ہو جاتا ہے۔ بیت:

ہم عاملم ہم کاملم ہم حق نما
احتیاجی کس ندارم جز خدا

ترجمہ: میں عامل و کامل اور حق نما فقیر ہوں اور اللہ کے سوا مجھے کسی کی احتیاج نہیں۔

ہاں یہ بات یقینی ہے کہ جو شخص شب و روز حق کی طرف متوجہ رہتا ہے دونوں جہان اور جو کچھ ان میں ہے بشمول فرشتے و جن و انس اس کے فرمانبردار غلام بن جاتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

سن اے ہوا و ہوس میں مبتلا نفس امارہ کے غلام حیوان! سن اے غافل، بے شعور، معرفت و قربِ الٰہی سے محروم! دفاتر دو طرح کے ہیں، ایک ظاہری اعمال کا اور دوسرا باطنی اعمال کا۔ جو کچھ زبان

پر آتا ہے کراماً کاتبین اسے ظاہری اعمال کے دفتر پر درج کر لیتے ہیں اور جو خیال بھی دل سے گذرتا ہے وہ باطنی اعمال کے دفتر پر اللہ حیُّ قیوم کی بارگاہ میں درج ہو جاتا ہے۔ طالب ان دونوں دفاتر سے کیسے نجات حاصل کر سکتا ہے؟ طالب کو چاہیے کہ ولی اللہ مرشد سے علمِ فنا فی اللہ اور استغراقِ انوار مشرفِ دیدار کا سبق اس طرح پڑھے کہ نہ اسے ظاہر میں اقرار باللسان یاد رہے نہ باطن میں تصدیق بالقلب کی خبر رہے۔ یہ ہیں مراتبِ 'ہمہ اوست در مغز و پوست'۔ پس اقرار باللسان و تصدیق بالقلب کی ضرورت معرفت کی توفیق وطریق کے لیے ہے لیکن جو شخص فنا فی اللہ ہو کر صبح و شام دیدارِ الٰہی میں محو رہتا ہو اسے زبانی اقرار اور تصدیق بالقلب کی کیا ضرورت؟ مندرجہ ذیل حدیثِ مبارکہ اس معاملے پر اعتبار کے لیے کافی ہے:

☆ حَسَنٰتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

ترجمہ: ابرار لوگوں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ شمار ہوتی ہیں۔

مقربین کا وہ کون سا ایسا نیک عمل ہے جس میں دیگر تمام نیکیاں سما جاتی ہیں؟ وہ عمل استغراق فنا فی اللہ بقا باللہ ہے۔ یہ وہ نیکی ہے جس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (11:114)

ترجمہ: بے شک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

اے طالب! گلہ واعتراض کے کمتر مراتب سے گزر جا اور دائمی دیدارِ الٰہی کے مرتبہ کو پالے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ کوئی بھی عمل چاہے دینی ہو یا دنیاوی مرشد کامل کے حکم کے بغیر سرانجام نہ دے اور اپنے تمام اختیارات مرشد کے حوالے کر کے بے اختیار ہو جائے۔ نیز یہ بھی طالب پر فرض ہے کہ وہ مرشد سے تلقین اور انوارِ دیدار و قربِ حضوری کو طلب کرے۔ طالب کو ذکر فکر، مراقبے اور ریاضت سے کیا سروکار! طالب پر فرضِ عین ہے کہ وہ سب سے پہلے یہ تحقیق کرے کہ اس کا مرشد کامل ہے یا ناقص، جیسے عورت شوہر کے مرد یا نامرد ہونے کی تحقیق کرتی ہے۔ مرشد کامل وہ ہے جو طالبِ صادق کو اپنا مرتبہ عطا کر دیتا ہے اور اس کا مرتبہ خطا خود پر لے لیتا ہے۔ اس طرح مرشد

اور طالب یک وجود و یک اتفاق ہو جاتے ہیں۔ طالب کو چاہیے کہ زن سیرت مرشد ناقص کو پہلے ہی روز تین طلاق دے کر جلد از جلد اس سے نجات حاصل کر لے اور مرشد کامل کی تلاش میں نکل جائے چاہے اسے قاف سے قاف تک کا سفر کیوں نہ طے کرنا پڑے۔

جان لے کہ راہِ باطن میں لاتعداد حجابات اور رنج و آفات کی بے شمار بلائیں ہیں۔ بعض حجابات سکر و صحو اور قبض و بسط کے ہیں، بعض نورانی ہیں، بعض ظلماتی ہیں، بعض نفسانی ہیں، بعض حجابات رجعتِ دنیا کی پریشانی کے ہیں، بعض حجاباتِ فرشتگان مکانی ہیں اور بعض حجابات خلق کی نادانستگی و نادانی کے ہیں۔ اسی طرح مقاماتِ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت میں بھی بے شمار حجابات ہیں، ان تمام حجابات کی کُل تعداد ستر کروڑ تین لاکھ بہتر (703,000,072) ہے۔ کُل و جز، ذات و صفات، علمِ کلمات اور درجات کے تمام حجابات مرشد کامل ایک ہی توجہ، ایک ہی نظر، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر اور ایک ہی حاضراتِ اسم اللہ ذات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی توفیق سے ہٹا کر طالب کے مردہ دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ پس مرشد ایک ہی لمحہ میں تمام حجابات سے طالب کو سلامتی سے گزار کر اسے حضوری سے مشرف کر دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تلقین و ہدایت اور ولایت کا منصب عطا کروا دیتا ہے۔ ایسا ہی مرشد لائقِ تلقین ہوتا ہے جو ظاہر میں باتوفیق ہو، جس کا باطن قربِ الٰہی سے باتحقیق ہو اور جس کا دل دریائے عمیق ہو۔ رفاقتِ حق اور صداقت کے باعث اس کا شمار صدیقین میں ہوتا ہے۔ بیت:

باھُوؒ مرشدی باشد چنین رہبر خدا
طالبان را برد حاضر مصطفیؐ

ترجمہ: باھُوؒ مرشد وہ ہونا چاہیے جو اللہ کی طرف راہنمائی کرے اور طالبوں کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دے۔

طالب پر فرض ہے کہ وہ مرشد سے سب سے پہلے علمِ ضروری طلب کرے اور بعد میں علمِ حضوری۔ مرشد کامل سے طالب صادق کو یہ دونوں علوم ایک ہی ہفتے میں حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ عالم باللہ

بن جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے چاہیے کہ مرشد سے علمِ انوار، علمِ معرفت اور دیدارِ الٰہی طلب کرے۔ بیت:

علم از عین است، و از علم روشن ضمیر
کل و جز در علم عین است عالم فی اللہ فقیر

ترجمہ: علم وہی ہے جو عین مشاہدے کے ذریعہ روشن ضمیری عطا کر دے۔ کل و جز علمِ عین میں سمائے ہوئے ہیں اور اس کا عالم فنا فی اللہ فقیر ہوتا ہے۔

مطالعہ علم سے منصب و درجات حاصل ہوتے ہیں لیکن جو علم دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لیے حاصل کیا جائے وہ معرفت الٰہی سے دور رکھتا ہے۔ سیاہ دل عالم چاہے ساری عمر علم حاصل کرنے میں لگا دے، معرفتِ الٰہی سے محروم ہی رہتا ہے۔ ابیات:

علم را درجات گویند ذرہ از نورِ ذات
علم ذات از ذات حاصل مردہ گردد حیات

ترجمہ: علمِ درجات علم نورِ ذات کا ذرہ ہے۔ علمِ ذات، ذات سے ہی حاصل ہوتا ہے اور اسی علم کی برکت سے مردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔

علم دانستن بدانی با عیانی راز بین
علم باطن راز وحدت علم ظاہر بہر دین

ترجمہ: علم سے مراد جاننا اور رازوں کو عیاں دیکھنا ہے۔ علمِ ظاہر دینی احکامات کو جاننا ہے اور علمِ باطن رازِ وحدت کو پانا ہے۔

غرق فی التوحید فی اللہ نہ علم نہ پردۂ راز
نیست آنجا ذکر فکر و نہ وظائف نہ آواز

ترجمہ: جو غرق فی التوحید ہو جاتا ہے اس کے لیے ہر راز سے پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اس مقام پر نہ علم کی گنجائش ہے نہ ذکر فکر، ورد و وظائف ہیں نہ کوئی اور آواز۔

جان از جان میبر آید جان آن نوری دگر

قدر قدرت نیست موسیٰؑ کی رسد آنجا خضرؑ

ترجمہ: جب روح جسم سے نکل کر اس مقام تک پہنچتی ہے تو نور بن جاتی ہے۔ موسیٰؑ کو بھی قدرت نہیں کہ وہاں تک رسائی حاصل کر سکیں، خضرؑ بھلا کیسے وہاں تک پہنچیں گے!

نہ فرشتہ نہ طبق نہ آواز و نہ کن الست

نیست مخلوقات ہرگز غرق فی اللہ با پیوست

ترجمہ: غرق فی اللہ وہ مقامِ قربِ الٰہی ہے جہاں نہ کوئی فرشتہ ہے، نہ طبق، نہ کوئی مخلوق، نہ امرِ کن، نہ آوازِ الست۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ

ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ایسا بھی ہے کہ جس میں نہ تو کسی مقرب فرشتے کی گنجائش ہے اور نہ کسی نبی مرسل کی۔

یہ دائمی حضوری اور استغراق فی اللہ کے مراتب ہیں۔ مرشد کامل پر فرضِ عین ہے کہ وہ طالب کو اپنی توجہ کے ساتھ ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔ کامل مرشد طالب کو ذکر فکر، ورد وظائف اور خلوت نشینی میں مشغول نہیں کرتا بلکہ توجہ سے ہی اس کے نفس کا خاتمہ کر کے دیدارِ الٰہی کی تجلیات و انوارِ الٰہی میں غرق کر دیتا ہے۔ دنیا میں مردود مرشد بیشمار ہیں جو جلاد کی مثل ہوتے ہیں اور مریدوں کو نجس و مردار دنیا بخشتے ہیں۔ نجس دنیا کے سگ خصلت طالب بھی بے شمار ہیں جن کی پہچان یہ ہے کہ ان کی گردنوں میں دنیاوی خواہشات کا پٹہ بندھا ہوتا ہے۔ ابیات:

مرشدی کامل بود کامل نظر

طالب کامل بود اہل از خضرؑ

ترجمہ: مرشد کامل وہ ہے جس کی نظر کامل ہوتی ہے اور کامل طالب حضرت خضر علیہ السلام کی صفات

کا حامل ہوتا ہے۔

مرشدی اکمل بود عارف نظر
گنج بخشد طالبان را سیم و زر

ترجمہ: مرشد اکمل صاحبِ نظر عارف ہوتا ہے۔ وہ اپنے طالبوں کو سیم وزر کا خزانہ بخش دیتا ہے۔

مرشدی ناقص بود بہر از گدا
طالب سائل بود آن بی حیا

ترجمہ: ناقص مرشد بھکاری کی طرح ہوتا ہے اور دنیا کا سوال کرنے والا طالب بے حیا ہوتا ہے۔

مرشدی باشد غنی توفیق تر
در حکم طالب میشود آن بحر و بر

ترجمہ: کامل مرشد غنی اور صاحبِ توفیق ہوتا ہے۔ بحر و بر اس کے طالب اور اس کے حکم کے تابع ہوتے ہیں۔

مالک الملکی بود عارف فقیر
ہر ملک در امر او حاکم امیر

ترجمہ: وہ مالک الملکی عارف فقیر اور ہر ملک و اقلیم کا حاکم امیر ہوتا ہے۔

باھُو را غم نیست طالب مصطفیؐ
ہر کہ طالب مصطفیؐ یابد لقا

ترجمہ: باھُو کو کوئی غم نہیں کیونکہ وہ طالبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا طالب ہو اسے دیدارِ الٰہی کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔

جو کہتا ہے کہ علم کے بغیر اللہ کی پہچان ممکن نہیں وہ جان لے کہ علمِ قال یعنی ظاہری علم کے ذریعے صرف حروف و سطور کو پہچانا جاتا ہے لیکن یہ علم باطنی علم سے بے خبر رکھتا ہے جس سے معرفت اور قرب و وصالِ الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ علمِ ظاہری سے اللہ کی پہچان کے لیے دلائل حاصل کیے جا

سکتے ہیں لیکن گمراہی اور مردہ صفات سے نجات صرف علمِ باطن سے ممکن ہے جو لاریب غیب ہے۔

☆ لَا رَیْبَ ۛ فِیْہِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (2:2-3)

ترجمہ: (اس کتاب میں) کوئی شک نہیں کہ اس سے ان متقین کو ہدایت ملتی ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

ایمان کی بنیاد علمِ غیب (یعنی علمِ باطن) پر یقین رکھنا ہے۔ جو علمِ غیب کو عیب سمجھتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ علم کے بغیر خدا کی پہچان نہیں ہو سکتی اور اس علم سے مراد علمِ لدنی ہے جس کے متعلق ارشادِ خداوندی ہے:

☆ وَ عَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (18:65)

ترجمہ: اور ہم نے اسے اپنا علمِ لدنی سکھایا۔

☆ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا (2:31)

ترجمہ: اور آدمؑ کو تمام اسما کا علم عطا کیا۔

☆ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ (96:1-5)

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا ربّ بڑا کریم ہے۔ اس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا اور انسان کو وہ علم عطا کیا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

☆ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (17:70)

ترجمہ اور ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی۔

☆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (50:16)

ترجمہ: اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

خدا کی پہچان علمِ معرفت و توحید سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ علمِ رسم و رسوم سے اور نہ ہی تقلید سے۔

بیت:

چون دیدۂ دل روح و سرّ یک نما

با عیان بیند طالب روئے خدا

ترجمہ: جب دل، روح اور سرّ کی آنکھیں ایک ہی چہرہ دیکھتی ہیں تو طالب روئے خدا کو عیاں دیکھتا ہے۔

معرفت و دیدارِ الٰہی کا یہ مرتبہ فیض و فضلِ الٰہی اور بخشش و عطائے الٰہی ہے، اللہ جسے چاہتا ہے اس سے نواز دیتا ہے۔ درویشی کے ان مراتب کا تعلق حسب و نسب، شہرت یا سیّد و قریشی ہونے سے نہیں بلکہ دردِ دل، ہمت اور صدق سے ہے۔

بہشت را ہرگز نہ بیند با بصر

دیدار اللہ را بہ بیند با نظر

ترجمہ: صاحبِ بصیرت ہرگز بہشت کی طرف نظر نہیں کرتا۔ وہ ہر دم دیدارِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔

اول و آخر مرا دیدار شد

و از اسم اللہ ذات دل بیدار شد

ترجمہ: میری ابتدا و انتہا دیدارِ الٰہی ہے اور میرا دل اسمِ اللہ ذات سے بیدار ہو چکا ہے۔

من بزادم زان بدیدار از نظر

قوت من دیدار قسمت سر بسر

ترجمہ: میں صرف دیدارِ الٰہی کے لیے پیدا ہوا ہوں۔ میری قسمت اور میری قوت صرف اور صرف دیدارِ الٰہی ہے۔

نور دیدارش بیابم دم ز دم

منکر از دیدار شد اہل از صنم

ترجمہ: اس کے دیدار کا نور ہر دم مجھ پر برستا رہتا ہے۔ جو بھی دیدارِ الٰہی کا انکار کرتا ہے وہ بت پرست ہے۔

توحید دریائی است من شد آبجو
آبجو در آب گم شد آب گو

ترجمہ: توحید دریا ہے اور میری مثال ندی کی سی ہے۔ ندی جب دریا سے مل جاتی ہے تو خود دریا بن جاتی ہے۔

اہلِ دیدارش نباشد زیر خاک
در لامکان جثہ برد آن روح پاک

ترجمہ: اہل دیدار موت کے بعد زیرِ خاک نہیں رہتے بلکہ اپنی پاک روح اور جسم کے ساتھ لامکان میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

اسم اللہ برد باللہ در حضور
شد مشرف با لقا با جثۂ نور

ترجمہ: اسم اللہ کے تصور سے ان کا وجود نور بن جاتا ہے اور حضوری میں پہنچ کر دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔

ہر کہ می بیند بنماید او ترا
شد باین توفیق دیدارش خدا

ترجمہ: جو خود دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو وہ تجھے بھی دیدار عطا کر سکتا ہے کیونکہ اسے دیدارِ الٰہی کی بدولت یہ توفیق حاصل ہوتی ہے۔

دیدہ با دیدار تن بر دار بر
نفس را بردار کش صاحب نظر

ترجمہ: صاحبِ دیدار نفس کُش ہوتے ہیں۔ اگر انہیں سولی پر لٹکا دیا جائے تب بھی دیدارِ الٰہی سے

نظر نہیں ہٹاتے۔

اگر کوئی تمام عمر فقر و فاقہ ، ریاضت ، عبادت ، مجاہدے ، ذکر و فکر ، مراقبہ اور اطاعت میں گزار دے تو ان سب سے بہتر مشاہدۂ حضوری میں گزرا ہوا ایک لمحہ ہے۔ اگرچہ علمِ فقہ، عبادات و اطاعت میں بہت زیادہ ثواب ہے لیکن علم کا اصل مقصد معرفت، قرب اور دیدارِ الٰہی کا حصول ہے۔ اسمِ اَللّٰہ ذات سے انوار و مشاہدات کا شعلہ بھڑکتا ہے جس سے طالب پر علمِ دیدارِ الٰہی روشن ہو جاتا ہے۔ باطن میں علمِ دیدار کا سفر اسمِ اَللّٰہ ذات سے شروع ہوتا ہے اور اسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانا ہے۔

شرحِ دعوت

دعوت پڑھنے سے بارہ سال، ایک سال، ایک ماہ، ایک ہفتے، ایک دن یا ایک لمحہ میں مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر عامل کسی ایسے قلعہ کی فتح یابی کے لیے دعوت پڑھے جو پہاڑ یا لوہے کی مانند ہو تو وہ دعوت پڑھنے سے موم کی طرح ہو جاتا ہے۔ قلعہ کے لوگوں کا دل ان کے قابو میں نہیں رہتا اور وہ بے ساختہ عامل کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں، اگر کافر ہوں تو مسلمان ہو جاتے ہیں، اگر خارجی یا رافضی ہوں تو ان کی بیخ کنی ہو جاتی ہے اور جلاوطن کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر عامل کامل چاہے تو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو معزول کر کے فقیر کو اس کی مسند پر بیٹھا دے۔ اگر چاہے تو مشرق سے لیکر مغرب تک کسی بھی شخص کی جان ایک لمحہ میں قبض کر لے، کسی بھی طالب کو تلقین و ہدایت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری سے نواز دے اور اگر چاہے تو طالب کو صاحبِ نظر بنا دے جس سے کونین کے زیر و زبر اس کے حکم کے تحت آ جائیں۔ اہلِ معرفت عیسیٰ صفت دم کا مالک ہوتا ہے اور مردے کو ایک ہی لمحہ میں زندہ کر دیتا ہے۔ تصرفِ دم کی یہ توفیق اور باطن کی تحقیق تصورِ اسمِ

اَللّٰہُ ذات اور تصورِ اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتی ہے۔ اسم اَللّٰہُ اور اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقش یہ ہیں۔

اگر دم اسمِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کیا جائے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و اصحابِ کبار رضی اللہ عنہم کی ارواح طالب کو حاضری سے نوازتی ہیں اور اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر اسم اَللّٰہُ ذات سے تصورِ فقر کیا جائے تو سلطان الفقر کی حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔ اگر اسم اَللّٰہُ ذات سے تصورِ شیخ کیا جائے تو شیخ کی حاضری کا شرف حاصل ہو جاتا ہے، تصورِ جبرائیل علیہ السلام کیا جائے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہو کر الہام دیتے ہیں، تصورِ میکائیل علیہ السلام علیہ کیا جائے تو حضرت میکائیل علیہ السلام حاضر ہو جاتے ہیں اور صاحبِ تصور جتنی چاہتا ہے اتنی بارش برسا دیتے ہیں، تصورِ اسرافیل علیہ السلام کیا جائے تو حضرت اسرافیل علیہ السلام حاضر ہو جاتے ہیں اور جس ملک پر جذب وغضب کرتے ہیں وہ دمِ اسرافیلؑ سے اس طرح فنا ہو جاتا ہے کہ قیامت تک ویران رہتا ہے، تصورِ عزرائیل علیہ السلام کیا جائے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام حاضر ہو کر الہام دیتے ہیں اور دشمن کی جان تصور کے ذریعہ ایک لمحے میں قبض کر لیتے ہیں۔

چار موذی دشمنوں کو قتل کرنے کے لیے دعوت پڑھنا عین ثواب کا کام ہے۔ پہلا موذی

نفس، دوم مسلمانوں اور مومنوں کو آزار پہنچانے والا ظالم، سوم موذی کافر، چہارم دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے برگشتہ ہونے والا جو علمائے عامل و فقرائے کامل کا دشمن ہو۔ جو تصرف و تصورِ حضوری کے ذریعہ قرآن سے ایسی دعوت دم پڑھنے کے طریقے کو نہیں جانتا وہ احمق ہے کہ دعوت پڑھتا ہے۔ کامل کے لیے ایک ہی لمحے میں بغیر رنج و ریاضت کے نفس کو قابو کر کے مطیع و فرمانبردار بنانا انتہائی آسان کام ہے۔ ناقص کے لیے معرفت اور مشاہدات کا حصول، عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک تمام زیروزبر طبقات کی سیر اور لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرنا، توحید و قربِ الٰہی کے انوار اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا انتہائی مشکل اور دشوار ہے۔ لیکن کامل مکمل اکمل جامع مرشد کے لیے طالب کو ایک لمحے میں تمام مطالب عطا کرنا اور ذات وصفات کے تمام درجات تک پہنچانا بہت آسان ہے۔ ایسے اہلِ ہدایت کے تصرف میں تمام علمِ کیمیا اکسیر، علمِ دعوتِ تکثیر ہوتا ہے جو مطلق عنایت ہے۔ وہ فیض وفضلِ الٰہی سے رہبرِ خدا ہوتا ہے اور اسے ہدایت کے باب میں عنایت الغنایت کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (20:47)

ترجمہ: اور سلامتی ہے اس کے لیے جو ہدایت کی راہ پر چلا۔

☆ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی (93:8)

ترجمہ: اور اس نے آپ کو حاجت مند پایا تو غنی کر دیا۔

مرشد کامل طالب کو تصورِ اسمِ اَللّٰهُ ذات سے مراتبِ غنایت، ہدایت، ولایت وعنایت بخش دیتا ہے اور کنہٗ کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے ان مراتب کا مشاہدہ بھی کروا دیتا ہے۔ ان مراتبِ معرفت کو وصالِ کُل کہتے ہیں۔ بیت:

گر ترا چشم است سوئے من نگر
نظر من بہتر بود از سیم و زر

ترجمہ: اگر تو چشمِ بینا رکھتا ہے تو میری جانب دیکھ کہ میری نظر سونے اور چاندی سے بہتر ہے۔

غنایت وہدایت عارف باللہ کے بال و پر ہیں۔

فقیر اہلِ وصال کو مقامِ وحدت سے وھم ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کے خیال لا وبال ہوتے ہیں۔ ایسے فقیر کے لیے ہر لحہ جگہ و مقام مختلف، عیان مختلف، جہان مختلف، بیان مختلف، زمان مختلف، حساب مختلف، حال مختلف، قال مختلف، احوال مختلف، جمال مختلف، طلب مختلف، اطاعت مختلف، ذکر مذکور مختلف، فکر حضور مختلف، تجلیات وانوار مختلف، دیدار مختلف، مشاہدہ مختلف، معراج مختلف، فنا مختلف، بقا اور لقا مختلف ہوتے ہیں۔ اسے جو مراتب حاصل ہوتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کی رسائی بھی وہاں تک ممکن نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ

ترجمہ: میری امت کے علما انبیائے بنی اسرائیل جیسے ہیں۔

اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علما روشن ضمیر فقیر ہوتے ہیں۔ بیت:

از تصور کرد حاصل ہر مقام
و از تصرف میشود فقرش تمام

ترجمہ: تصور کے ذریعہ ہر مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور تصرف کے ذریعہ تمامیتِ فقر تک پہنچا جا سکتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

ابیات:

نفس را صورت بگو سیرت نما
نفس امارہ چوں کافر بی حیا

ترجمہ: نفسِ امارہ صورت اور سیرت کے لحاظ سے کافر و بے حیا ہوتا ہے۔

نفس صورت دیو سیرت جن خبیث
منکر از توحید قرآن و حدیث

ترجمہ: صورت سے نفسِ امارہ دیو، سیرت میں جن خبیث اور توحید، قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے۔

مطمئنہ نفس طاعت بار بر
انبیا و اولیا اللہ صاحبِ صبر

ترجمہ: نفسِ مطمئنہ اطاعت گزار ہوتا ہے اور ایسا نفس انبیا اور اولیا اللہ صاحبِ صبر کو حاصل ہوتا ہے۔

نفس را بشناختن دریافتن
با رفاقت رہبری خود ساختن

ترجمہ: اصل کام نفس کو جاننا اور پہچاننا ہے اور اسے اپنا رفیق و رہبر بنانا ہے۔

نفس روح و قلب با تو شد جواب
این مراتب اولیا اول خطاب

ترجمہ: جب تیرے نفس، قلب و روح تجھ سے ہمکلام ہوں گے تو تُو اولیا اللہ کا ابتدائی مرتبہ حاصل کر لے گا۔

ہر دمی خواند جنازہ نفس را
زین نمازی میرسد وحدت خدا

ترجمہ: ہر لمحے نفس کی نمازِ جنازہ پڑھ کیونکہ ایسا نمازی ہی وحدتِ حق تک پہنچتا ہے۔

از نفس قلب و روح می آید آواز
لائقی شد با حضوری این نماز

ترجمہ: نفس، قلب و روح سے آواز آتی ہے کہ ایسی نماز ہی لائقِ حضوری ہے۔

این مراتب را بگویند دل صفا
شد این عطائی عارفان را از خدا

ترجمہ: یہ مراتب دِل صفا ہیں جو عارفوں کو بارگاہِ الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

قلم را گفتم چرا تو رو سیاہ
رو سیاہی شد مرا از تو گناہ

ترجمہ: میں نے قلم سے پوچھا کہ تیرا چہرہ سیاہ کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا میری روسیاہی تیرے گناہوں کا نتیجہ ہے۔

مرتبہ بگذار وحدت بیشتر
عین با عین است ناظر با نظر

ترجمہ: مراتب کا خیال دل سے نکال دے کیونکہ مقامِ وحدتِ حق اس سے آگے ہے۔ اس مقام پر ناظر عین با عین دیکھتا ہے۔

محرمی فی اللہ بود وحدت حضور
طالبان را برد مرشد بالضرور

ترجمہ: کامل مرشد اپنے طالبوں کو مقامِ وحدت کی حضوری تک ضرور پہنچاتا ہے جہاں طالب اللہ کا محرم ہو جاتا ہے۔

علمِ معاملات اور علمِ عبادات سے مردہ دل ہرگز زندہ نہیں ہوتا کیونکہ ان کا تعلق درجات اور مراتب بہشت و بہار سے ہے جس کی وجہ سے طالب معرفت و دیدار سے بے خبر رہتا ہے۔ علمِ تصوف علمِ تحقیق ہے جو طالب کو قربِ الٰہی تک پہنچا کر رفیق باتوفیق بناتا ہے اور اسے انوارِ دیدار اور نورِ حضور سے مشرف کر دیتا ہے۔ ابیات:

ہر علم تحقیق در توفیق تن
من فقیری کاملم نہ لاف زن

ترجمہ: ہر علم کی تحقیق و توفیق مجھے حاصل ہے۔ میں لاف زن نہیں بلکہ کامل فقیر ہوں۔

کل و جز در نظر من من ناظرم
در مجالس مصطفیؐ من حاضرم

ترجمہ: میں ناظر اور حاضر ہوں کیونکہ کل و جز میری نظر میں ہیں اور میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہوں۔

کعبہ در دل من کہ کعبۂ خدا
من باحضوری حاضرم اہل از لقا

ترجمہ: کعبہ میرے دل میں ہے کیونکہ میرا دل اللہ کا گھر ہے جہاں میں باحضور رہ کر دیدارِ الٰہی میں محو رہتا ہوں۔

زود تر طالب ز من مطلب طلب
با نظر تو را کنم روشن قلب

ترجمہ: اے طالب! مجھ سے جلد اپنے تمام مقصود طلب کر لے تاکہ میں تیرا قلب اپنی نظر سے روشن کر دوں۔

ہاں یہ بات یقینی ہے کہ نفس کو مارنا اور کیمیا سیم وزر کے ہنر سے سیماب کو کشتہ کرنا بے عمل ناقص مرشدوں کے لیے بہت مشکل ہے لیکن کامل کے لیے ہنر کیمیا اکسیر سے سیماب کو کشتہ کرنا اور نفس کو قتل کر کے طالب صادق کو ایک ہی لمحہ میں اپنے فیض سے روشن ضمیری اور معرفتِ الٰہی سے بہرہ ور کرنا آسان کام ہے۔ تصورِ تحقیق سے وہ آگاہ ہے جو کل وجز کی تمام مخلوقات، انبیا، اولیا اللہ، مومن و مسلمان کی ارواح کو اپنے سامنے حاضر کر سکتا ہو، تصور باتوفیق سے وہ آگاہ ہوتا ہے جو تمام فرشتوں اور جنات کو اپنے سامنے حاضر کر سکتا ہے اور عامل تصور اہلِ حضور و اہلِ تصرف اسے کہتے ہیں جو تمام اہلِ قبور پر غالب ہو۔ جو ان تمام عوامل پر عامل کامل ہو اسے ہر طریق سے دعوت پڑھنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ کامل عاملِ کل کی دعوتِ منتہی کی شرح یہ ہے کہ اس دعوت سے

ایک ہی لمحہ اور ایک ہی قدم میں ہر مشکل کام سرانجام ہو جاتا ہے، چاہے وہ کام ملکِ سلیمانی کو اپنے قبضے میں لانا ہی کیوں نہ ہو۔ ابیات:

شہسوارم دست دارم ذوالفقار
قتل موذی را کنم اہل الکفار

ترجمہ: میں عارف شہسوار ہوں اور موذی کافروں کو قتل کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں میں ذوالفقار[1] رکھتا ہوں۔

دعوتی خواند چنین خوانندہ تر
در حکم او میشود زیر و زبر

ترجمہ: اگر دعوت ایسے پڑھی جائے جیسے کہ پڑھنے کا حق ہے تو زمین وآسمان کی ہر شے حکم کے تابع آجاتی ہے۔

در عمل عامل بود کامل فقیر
این مراتب اولیا روشن ضمیر

ترجمہ: کامل فقیر اور روشن ضمیر اولیا اللہ کے مراتب یہ ہیں کہ وہ ہر عمل کے کامل عامل ہوتے ہیں۔

گر بخوانم دعوتی جذب از قہر
قتل سازم موذی را با یک نظر

ترجمہ: اگر میں جذبِ قہر سے دعوت پڑھ دوں تو تمام موذی دشمن میری ایک ہی نظر سے قتل ہو جائیں۔

این توجہ تیغ سر را میبرید
بہ از توجہ رابعہؒ و از بایزیدؒ

ترجمہ: میری توجہ رابعہ بصریؒ اور بایزید بسطامیؒ کی توجہ سے بہتر اور تیز تلوار کی مانند ہے جو دشمنوں کی

---

[1] حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار جو انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عطا فرمائی۔

گردنیں اُڑا دیتی ہے۔

با تصور دعوتی یکدم بہ بس
کی تواند خواند این اہل الہوس

ترجمہ: باتصور دعوت تو ایک لمحے کے لیے پڑھنا بھی کافی ہے۔ ایسی پُرتاثیر دعوت بھلا اہلِ ہوس کہاں پڑھ سکتے ہیں!

ہر کہ خواند دعوتی صاحبِ نظر
شد مطالعہ لوح آن اہل الخضر

ترجمہ: جو بھی ایسی دعوت پڑھتا ہے وہ حضرت خضر علیہ السلام کی طرح صاحبِ نظر ہو کر لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔

دعوتی قرآن بخواند قدر دان
اہلِ دعوت راز محرم با عیان

ترجمہ: جو علمِ دعوت کی قدر جانتے ہیں وہ قرآن سے دعوت پڑھتے ہیں۔ یہ دعوت انہیں تمام رازوں کا باعیان محرم بنا دیتی ہے۔

دعوت از وحدت طلب و از راز جو
طرفہ زد کاری شود عامل بگو

ترجمہ: وحدت کی طلب اور اسرارِ الٰہی کی جستجو میں دعوت پڑھ پھر دیکھ تیرے سب کام پلک جھپکنے میں ہو جائیں گے اور تو دعوت کا عامل بن جائے گا۔

کی بود دعوت کہ با خود خود فروش
دم دعوتی بس جاودان با دل خروش

ترجمہ: دعوتِ دم تو بس کوئی جاوداں دل خروش فقیر ہی پڑھ سکتا ہے۔ ایسی دعوت کو بھلا خود فروش لوگ کیا جانیں؟

باھُوؒ بہر از خدا دعوت نما
میدہم منصب ترا از مصطفیؐ

ترجمہ: اے باھُوؒ! خدا کے لیے ہمیں دعوت کی صحیح راہ دکھا۔ اے طالب! آ میں تجھے یہ مرتبہ بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عطا کروا دوں۔

دم کہ با دیدار گیرد از لقا
مہربان بر او شود واحد خدا

ترجمہ: طالب جو سانس دیدارِ الٰہی کے ساتھ لیتا ہے وہ واحد خدا کی مہربانی کا وسیلہ ہوتا ہے۔

دم کہ با دیدار گیرد از مصطفیؐ
میشود حاضر بجملہ اصفیا

ترجمہ: اگر دم دیدارِ مصطفیؐ سے لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انبیا و اصفیا کے ساتھ حاضری سے نوازتے ہیں۔

دم کہ از دیدار گیرد بہر حق
کل مخلوقات باجملہ خلق

ترجمہ: اگر دم دیدارِ حق سے لیا جائے تو کل مخلوقات حاضر ہو جاتی ہیں۔

دم کہ با دیدار گیرد از ملک
فرشتگان حاضر بوند اہل از فلک

ترجمہ: اگر حالتِ دیدار میں فرشتوں سے دم حاصل کیا جائے تو آسمان کے تمام فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں۔

این چنین دعوت کہ با دم شد روان
در تصرف او شود جملہ جہان

ترجمہ: اگر ایسی دعوت پڑھی جائے جو دم سے رواں ہوتی ہے تو جملہ جہان تصرف میں آجاتے

ہیں۔

دعوت لا سلب لا رجعت کمال
عارفی واصل بخواند لازوال

ترجمہ: عارف واصل کو ایسی لازوال دعوت پڑھنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے جو لا سلب، لا رجعت اور باکمال ہوتی ہے۔

ہر کہ دم دعوت نداند لاف زن
عاقلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: جو شخص دعوت دم سے واقف نہیں وہ لاف زن ہے۔ عقلمندوں کے لیے یہی ایک اشارہ کافی ہے۔

شرح تصورِ اسمِ اللہ ذات و شرح مست فقیر اہل توحید

مست فقیر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک فقیر اہلِ تقلید اور دوسرا فقیرِ کامل۔ مست فقیرِ کامل اپنے طالب کو توجہ کے ساتھ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا کر اس کے تمام مطالب بارگاہِ الٰہی سے دلوا دیتا ہے۔ مست فقیر کا طالب تین علوم کا مطالعہ کرتا ہے جس سے وہ روشن ضمیر بن جاتا ہے اور کل و جز کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ پہلا سبق مطالعۂ موت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (3:185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

دوسرا سبق علمِ معرفت ہے کہ عالم باللہ صاحبِ معرفت اپنے وعدے کے خلاف نہیں جاتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (2:40)

ترجمہ: اور تم میرا عہد پورا کرو، میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

تیسرا سبق انوارِ حضوری کے مشاہدات کا ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ؕ (24:35)

ترجمہ: اللہ (اسم اَللّٰہُ ذات) آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے، اس نور کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک طاق جس میں چراغ رکھا ہوا ہے۔

بعض طالب تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات سے مشاہدۂ محبت اور معرفتِ انوار میں غرق ہو کر حضوری پا لیتے ہیں اور نیند میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو کر عین بعین ذات کو دیکھتے ہیں۔ ایسے طالب کو چاہیے کہ شب و روز نیند کی حالت میں رہے کیونکہ اس کی نیند عین ثواب، عبادت اور نوم العروس کی مانند ہوتی ہے جو غفلت کے پردوں اور ظلمات کے حجابات کو چاک چاک کر دیتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ تَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

بعض طالبوں کو تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات سے محبت و معرفت اور مشاہدۂ انوار مراقبے میں حاصل ہوتا ہے اور وہ انوارِ الٰہی میں غرق ہو کر عین بعین دیدارِ الٰہی کرتے ہیں۔ ایسے مراقبے میں آنکھیں تو بند ہوتی ہیں لیکن قلب خونِ جگر نوشی کی حالت میں ہوتا ہے اور عین بعین ذات کو دیکھتا ہے۔ ایسے صحیح صاحبِ مراقبہ کو چاہیے کہ مراقبے سے ہرگز سر نہ اُٹھائے کیونکہ اس کا مراقبہ اسے محرمِ اسرارِ پروردگار بناتا ہے اور اسے یقین و اعتبار کے مراتب تک پہنچاتا ہے۔ بعض کو تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات سے معرفت و محبت کا مشاہدہ اور باعیان معراج نصیب ہو جاتی ہے جس سے وہ لاہوت لامکان میں ساکن ہو کر سب کچھ عین دیکھتے ہیں۔ ایسا مست فقیر دیدارِ الٰہی میں توفیق و تحقیق سے غرق ہوتا ہے اور اس کی نظر میں دنیا و عقبیٰ ذلیل و خوار ہوتی ہیں۔ بعض طالب تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات سے کھلی آنکھوں سے معرفت و محبت کے مشاہدہ سے سرفراز ہوتے ہیں۔ یہ مراتب اہلِ معرفت صاحبِ

دیدارِ راز کے ہیں جو لا یحتاج اور بے نیاز ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ میخواہد بدیدار خدا

مردہ شد در زندگانی مطلقاً

ترجمہ: جو بھی دیدارِ الٰہی کی خواہش رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ زندگی میں ہی مطلقاً مردہ ہو جائے۔

فرمانِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے:

☆ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (نقل از عین العلم و شرح برزخ)

ترجمہ: مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

☆ اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ اَیْ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ

ترجمہ: مرشد زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوتا ہے یعنی وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔

جو طالب اپنے نفس کو مار لیتا ہے وہ دیدارِ الٰہی میں دائمی مستغرق ہو جاتا ہے۔ پھر اس کے وجود میں ہوا و ہوس باقی نہیں رہتی اور وہ مع اللہ پیوست ہو جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ یہ مراتب مست فقیر کے ہیں جو اسے روزِ ازل سے حاصل ہیں۔ ابیات:

مست را ہشیار گرداند حضور

کی بود این مست احمق بیشعور

ترجمہ: اللہ کے مست کو حضوری مزید ہوشیار بنا دیتی ہے۔ یہ احمق بے شعور لوگ مست کہاں ہو سکتے ہیں؟

مرتبہ مستی بود قرب از خدا

کی بود این مست احمق بی حیا

ترجمہ: اصل مستی وہ ہے جو قربِ خدا کی وجہ سے ہو۔ یہ احمق بے حیا لوگ مست کیسے کہلا سکتے ہیں!

مست کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض مست صاحبِ توفیق ہوتے ہیں، بعض کا باطن تحقیق ہوتا ہے

اور بعض اہلِ زندیق ہوتے ہیں۔ مست اہلِ توفیق زندہ قلب، روشن ضمیر اور آئینہ کی طرح باصفا ہوتا ہے۔ بعض مست اہلِ روح ہوتے ہیں جو رحمتِ الٰہی سے ہردم دیدارِ الٰہی سے مشرف رہتے ہیں اور ان کے وجود کا ہر بال ذکرِ الٰہی کی تسبیح کرتا ہے۔ بعض مست اہلِ نفسانی وشیطانی ہوتے ہیں جو ہوا و ہوس کی مستی کی وجہ سے قربِ الٰہی سے دور اور حقیقی مستی سے محروم ہوتے ہیں۔

بی شعوران را نباشد حق حضور

در حضوری کی بود اہل الغرور

ترجمہ: بے شعور اہلِ غرور کو حضوریٔ حق نصیب نہیں ہوتی۔ وہ کہاں اس مرتبے کے لائق ہو سکتے ہیں!

مست ہشیار، مست دیدار، مست در طلب دنیا مردار، مست نظار، مست غرق توحید فی اللہ پروردگار، مست اہل ریا و اہلِ زنار، مست گاؤ عصار اور مست زیان کار۔ یہ سب مستوں کی قسمیں ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک راہِ حق پر چلنے والا جان سپار مست ہوتا ہے۔

مست محرم معرفت عارف صفت

مست گردد محو باحق معرفت

ترجمہ: مست فقیر محرم راز، عارف صفت اور معرفتِ حق میں محو رہتا ہے۔

حقیقی مستی کے مرتبہ کو حاصل کرنا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ یہ مستی اسمِ اللہ ذات پر یقین و اعتبار سے حاصل ہوتی ہے۔ مست فقیر کو کیا ضرورت کہ وہ مراقبہ، ورد و وظائف یا ذکر و فکر میں مشغول ہو؟ اس کا وجود سر سے قدم تک نور ہوتا ہے اور اس کا ہر سخن اللہ سے سوال و جواب اور حضوری کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بیت:

من مست محرم عارفم اہل از کرم

مست را ہرگز نباشد ہیچ غم

ترجمہ: میں محرمِ راز اور اہلِ کرم مست عارف فقیر ہوں اور مست فقیر ہر غم و دکھ سے آزاد ہوتا ہے۔

صرف طریقہ قادری میں ایسے طالب مرید ہوتے ہیں جو مست فقیر ہونے کے ساتھ ساتھ نفس پر

بھی امیر ہوتے ہیں۔ اگر سلسلہ قادری کے علاوہ کوئی اور طریقہ مرتبۂ فقر و مستی کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور لاف زن ہے اور دنیا و آخرت میں خراب ہوگا۔ جو مست فقیر حق سے پیوست ہوتا ہے اسے دن رات نیند نہیں آتی کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں سے ہر وقت چراغ کی طرح نور کی تجلیات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ مطلق وصال اور مشاہدۂ عین جمال کے یہ لازوال مراتب صاحبِ معرفت فقیر منتہی کے ہیں۔ روزِ الست سے یہ مراتب عارف واصل اولیا اللہ کو نصیب ہیں جو اللہ کے مست عاشق ہیں۔

شرح فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اصلِ فقر، وصلِ فقر، اساسِ فقر اور فتحِ فقر اس حدیث میں پوشیدہ ہے:

☆ دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ اور (اللہ کی طرف) آجا۔

فقر مرتبۂ اِلَّا اللّٰہُ کی باجمال معرفت، قربِ حضوری، وصالِ الٰہی اور مشاہدۂ دیدار جمال ہے۔ بیت:

نفس را بگذار ای طالب بیا
گر ترا طلب است دیدین رو خدا

ترجمہ: اے طالب! اگر تو دیدارِ خداوندی کی طلب رکھتا ہے تو نفس کی پیروی چھوڑ دے اور میری جانب آ۔

فرمانِ الٰہی ہے:

☆ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ (2:54)

ترجمہ: پس اپنے نفس کو قتل کر دو۔

وہ کونسا علم ہے اور کہاں سے حاصل ہوتا ہے جس سے بغیر ریاضت کے یکبارگی نفس سے نجات حاصل ہو جاتی ہے؟ تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات وہ علمِ ہدایت ہے جس کی توفیق، تحقیق اور تصرف جسے

عنایت ہو جاتا ہے وہ ایک ہی لمحہ میں توحید میں غرق ہو کر دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ایسا عمل ہے جو عامل کو کامل بنا دیتا ہے۔

جان لے کہ فقر کے تین حروف ہیں اور ہر حرف کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہزارہا عزت و شرف حاصل ہے۔

فرمانِ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے:

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ (عین العلم وزین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ، جامع الصغیر از علامہ سیوطی)

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

لائقِ دیدار و معرفت فقیر کی پہچان ان تین حروف سے ہوتی ہے۔ ف، ق، ر۔ حرف ''ف'' سے مراد یہ ہے کہ فقیر پر فرض ہے کہ وہ فنائے نفس، بقائے قلب، لقائے روح، شفائے بدن اور بارگاہِ الٰہی کی دائمی حضوری سے مشرف ہو۔ حرف 'ق' سے مراد اپنے قالب کو قبر بنا لے اور قلب کو قربِ الٰہی سے مزین کر لے، قاتل النفس بن کر اپنے نفس پر قہر برسائے اور قبلہ رو ہو کر سر بسجود رہے۔ یہ ''ق'' کا قاعدہ فقر کے اوّلین قواعد میں سے ہے۔ حرف 'ر' سے مراد رویتِ ربّ العلمین ہے جس سے طالب حق الیقین کے مرتبہ پر پہنچ کر سچ دیکھتا ہے اور شیطان لعین پر غالب آ جاتا ہے۔ فقیر کا وجود قاضی باعدل، منصف حق شناس اور امین ہوتا ہے جو محاسبہ نفس کے لیے دو گواہوں کو طلب کرتا ہے ایک ادب اور دوسرا حیا۔ جو طالب مرشد کامل کی مدد سے قربِ الٰہی کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچ کر راہِ فقر سے منہ موڑ لیتا ہے اور طمع و حرص اور دنیا و لذتِ دنیا کی جانب مائل ہو جاتا ہے ایسے شخص کو اللہ کی بارگاہ سے عاق کر دیا جاتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے فقر کے حرف 'ف' سے مراد فرعون و فضیحت، حرف 'ق' سے مراد قارون و قہرِ خدا اور حرف 'ر' سے مراد راندۂ بارگاہ و رڈ مردود مثلِ ابلیس خبیث ہے۔

فقر دو گام است اثباتش قدم
پا را سر میکند آنرا چہ غم

ترجمہ: فقر درحقیقت استقامت کے ساتھ دو قدم اٹھانے کا نام ہے۔ اس راستے میں جو اپنے سر کو

پاؤں بنا لے اسے آفات کا کیا غم!

سالکِ فقر کے لیے دنیا ایک قدم ہے۔ وہ اپنے قدم کو دنیا سے اُٹھا کر عقبیٰ میں رکھتا ہے اور پھر توکل اختیار کر کے اپنا قدم عقبیٰ سے اُٹھاتا ہے اور آدھے قدم پر مقامِ معرفت و توحید پر جا پہنچتا ہے، پھر وہاں سے آدھے قدم پر فقر کے کامل مرتبے پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق فرمایا گیا ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

بیت:

دنیا را بگذار عقبیٰ نا پسند
ہر دو را بگذار عارف ہوشمند

ترجمہ: دنیا کی طلب کو چھوڑ دے اور عقبیٰ کی جانب بھی نظر نہ کر۔ ہوشمند عارف وہ ہے جو ان دونوں سے ماورا ہو جاتا ہے۔

علمِ تصوف پر کتاب لکھنے والے کو چاہیے کہ پہلے ہر علم کو عمل کے ذریعے اپنے تصرف میں لا کر اس کا معائنہ، تجربہ اور پرکھ کرے کہ یہ علم کہیں رجعت و پریشانی کا سبب تو نہیں، پھر اسے اپنی کتاب میں تحریر کرے۔ چنانچہ میں نے تصورِ اسمِ اللہ ذات کی قوت و توفیق اور باطنی تحقیق سے ہر علم کا بار بار مطالعہ کیا اور تقابلی جائزہ لیا۔ پھر اس کا ذکر مذکور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تمام انبیا، اصحابِ رسول اور اولیا اللہ و مجتہدین سے کیا۔ جب ان سب کی بارگاہ سے منظوری اور اجازت حاصل ہو گئی تو اس علم کو اس کتاب کی صورت دے کر مخلوق میں مشتہر کیا ہے۔ جو کوئی اس کتاب کو اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اسے ظاہری مرشد سے دستِ بیعت اور تلقین و ارشاد کی ضرورت نہیں رہے گی۔ تمام دینی و دنیوی مراتب اسے اس کتاب سے ہی حاصل ہو جائیں گے۔ ابیات:

من ہر علم را در عمل آوردہ ام
ہر علم و از معرفت برخواندہ ام

ترجمہ: میں نے ہر علم کو معرفتِ الٰہی سے پڑھا ہے اور ہر علم کو اپنے عمل میں لایا ہوں۔

گر تو طالب در طلب دیدار جو
نفس را بگذار بین دیدار رو

ترجمہ: اگر تو دیدارِ الٰہی کی طلب اور جستجو رکھتا ہے تو نفس کی پیروی چھوڑ اور دیدارِ الٰہی حاصل کر لے۔

گر تو طالب در طلب اللہ لقا
نفس را بگذار بین رویت خدا

ترجمہ: اگر تو لقائے الٰہی کا سچا طالب ہے تو نفسانی خواہشات سے نجات حاصل کر اور رویتِ خدا سے مشرف ہو جا۔

گر تو طالب در طلب مجلس نبیؐ
نفس را بگذار شو بر دین قوی

ترجمہ: اگر تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طالب ہے تو نفس کا خاتمہ کر دے اور دین پر قوی ہو جا۔

نفس را بگذار تقویٰ پیش گیر
تا شوی فی اللہ فنا عارف فقیر

ترجمہ: اے طالب! نفس کو چھوڑ اور تقویٰ اختیار کر، تاکہ تو فنا فی اللہ عارف فقیر بن جائے۔

گر تو طالب در علم علوم
اسم اعظم یاد کن حیّ القیوم

ترجمہ: اگر علمِ حیّ القیوم کی طلب رکھتا ہے تو اسمِ اعظم کا ورد اپنی زبان پر جاری کر لے۔

گر تو طالب در طلب مُلک و مِلک
با حضوری شد ترا مُلک فلک

ترجمہ: اگر تو زمین و آسمان پر حکومت کا طالب ہے تو حضوری حاصل کر۔ اس سے تُو آسمانوں کی بادشاہت کو بھی پالے گا۔

گر تو طالب در طلب کشف القبور
با تصور اسم اللہ شو حضور

ترجمہ: اگر تو کشف القبور کا طالب ہے تو اسمِ اللہ ذات کے تصور سے حضوری حاصل کر۔

گر تو طالب در طلب طی زمین
نفس را بگذار عارف راز بین

ترجمہ: اگر زمین کی طے میں موجود رازوں کو پانے کا خواہش مند ہے تو نفس کی پیروی چھوڑ اور عارف راز بین بن جا۔

نفس را بگذاشتن عمل از کدام
با تصور غرق شو ہر صبح و شام

ترجمہ: نفس سے خلاصی کس عمل کے ذریعہ ممکن ہے؟ اس کے لیے صبح و شام تصورِ اسم اللہ ذات میں غرق رہ۔

ہر کہ خواہد فقر لایحتاج را
با تصور اسم اللہ شو فنا

ترجمہ: جو کوئی فقر لایحتاج کا خواہشمند ہے اسے چاہیے کہ تصورِ اسم اللہ ذات سے فنا فی اللہ ہو جائے۔

ہر علم ہر حکمتی در یک سخن
از تصور میرود در راز کن

ترجمہ: ہر علم اور حکمت ایک ہی سخن ''کن'' میں ہے اور تصورِ اسم اللہ سے رازِ کن تک پہنچا جا سکتا ہے۔

کنہٗ کن را می نمایم از خدا

طالبان را میبرم با مصطفیؐ

ترجمہ: بفضلِ خدا میں طالبوں کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر کر کے انہیں کنہٗ کن سے واقف کرا دیتا ہوں۔

باھُوؒ مرشدی تحقیق با توفیق تر

طالبان را برد حاضر بانظر

ترجمہ: باھُوؒ! مرشد صاحبِ توفیق با تحقیق ہوتا ہے۔ وہ طالبوں کو اپنی نظر سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری بخش دیتا ہے۔

'وسیلہ' کہلانے کے لائق مرشد وہ ہے جو طالب کا ہاتھ پکڑ کر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی قدم میں حضوری سے مشرف کر دیتا ہے اور وصال و حضوری کے سوا دیگر کسی راہ کو نہیں جانتا۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔ جان لے کہ علمِ تصوف کی یہ کتاب کلماتِ ربانی پر مبنی ہے۔ اس کا قاری بلاشبہ مرتبہ فنا فی اللہ اور رازِ کن تک پہنچ جاتا ہے۔ اس تصنیف میں گویائی کی تاثیر ہے جس سے اہلِ مطالعہ کو روشن ضمیری و بینائی، صفائے قلب، سرِّ الٰہی تک رہنمائی اور اس کی روح کو یکتائی نصیب ہوتی ہے۔ یہ کتاب اپنے قاری سے کلام کرتی ہے اور اسے تماشائے کونین کے احوال سے واقف کر کے حضوری، مشاہدۂ معرفت، قربِ معراج اور وصالِ الٰہی سے مشرف کر دیتی ہے۔ بیت:

بگذرد از قال و حال و بگذرد وہم از خیال

این بود توحید مطلق این بود قربش وصال

ترجمہ: اے طالب! تو قال و حال اور وہم و خیال سے گزر جا کیونکہ ایسے ہی طالب کو مطلق توحید اور اللہ کے قرب و وصال تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

کی بود دیدار دیدن کی بود رویت خدا

از تصور ذات بیند دیدن وی شد روا

ترجمہ: دیدارِ الٰہی کا مرتبہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ مرتبہ رویتِ خدا صرف تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتا ہے۔

علمِ قرآن، علمِ حیُّ القیوم، علمِ نص وحدیث، علمِ لوحِ محفوظ، عرش سے لیکر فرش تک اور ماہ سے ماہی تک تمام علمِ غیب، علمِ سرِّ اسرارِ پروردگار، نفسانی و روحانی و قلبی احکامِ ربی، اٹھارہ ہزار عالم کی کل و جز مخلوقات کے درمیان جاری اللہ کے تمام حکم و حکمتیں، علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ زبور، علمِ فرقان اور چاروں اسمِ اعظم اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے میں ہیں۔ کامل مرشد وہ ہے جو اپنی توجہ سے اسم اَللّٰہُ ذات کی طے کو طالب پر منکشف کر کے عین بعین مشاہدہ بخش دیتا ہے۔ یہ سب تحقیق کی رو سے روا ہے کیونکہ اسم اَللّٰہُ میں ''ذات'' ہے جس تک رسائی کی توفیق و تحقیق بخششِ خدا ہے۔ تماشائے احوالِ ازل، تماشائے احوالِ ابد، تماشائے احوالِ دنیا، عین تماشائے احوالِ بہشت و عقبیٰ، خاص علمِ لامکان، باعیان لقائے الٰہی کی قدرت اور اللہ سبحان کے تمام راز اسم اَللّٰہُ ذات کی طے میں موجود ہیں۔ مرشد مکمل اکمل وہ ہوتا ہے جو تصور و تصرف سے اسم اَللّٰہُ ذات کی طے کو طالب پر کھول کر مشاہدہ بخش دیتا ہے۔ بے شک راستی راہ کی لازوال توفیق و تحقیق اسم اَللّٰہُ ذات سے نصیب ہوتی ہے۔ مرشد جامع وہ ہے جو اسم اَللّٰہُ ذات کی طے کو طالب پر کھول کر اسے دین و دنیا اور معرفت کے خزانے عطا کرتا ہے اور جمعیت بخش دیتا ہے۔ مرشد نورالہدیٰ اسم اَللّٰہُ ذات کی طے کو توفیقِ الٰہی سے کھول کر طالب کو معرفت کے خزانوں کا تحقیقی مشاہدہ بخش دیتا ہے۔ یہ کامل اہل اللہ ولی اللہ عارف باللہ کی راہ ہے۔ اس کے ہاتھ میں توجہ کی کلید ہوتی ہے جس سے وہ اسم اَللّٰہُ ذات کا قفل کھولتا ہے۔ مرشد کامل طالبِ اللہ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے سے ہر طرح کا علمِ دقیق عطا کر دیتا ہے جس سے اسے تمام عمر کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی اور نہ اس سے کوئی خطا سرزد ہوتی ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ اِسْمُ اللّٰہِ شَیْءٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ

ترجمہ: اسم اَللّٰہُ ذات طیب ہے جو طیب جگہ کے علاوہ قرار نہیں پکڑتا۔

علمِ دعوتِ قبور جو صاحبِ حضور اولیا کی قبر پر پڑھی جاتی ہے، علمِ کیمیا اکسیر و تکثیر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے میں موجود ہیں۔ مرشد عارف فقیر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے کو طالب پر کھول کر اسے یہ سب علوم عطا کر دیتا ہے۔ پھر وہ جس روحانی کی قبر پر علمِ دعوت پڑھتا ہے وہ اپنے روحانی جثہ کے ساتھ قبر سے باہر آ کر اس سے ہم مجلس و ہمکلام ہوتا ہے اور اس کی تمام حاجتوں کو پورا کر دیتا ہے۔

جان لے کہ میں سالہا سال سے طالبانِ مولیٰ کا متلاشی ہوں لیکن مجھے ایسا وسیع حوصلے والا لائقِ تلقین اور صاحبِ یقین طالب صادق نہیں ملا جسے معرفت و توحیدِ الٰہی کے ظاہری و باطنی خزانوں کی نعمت و دولت کا نصابِ بے حساب عطا کر کے تبرکاتِ الٰہی کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کے حق سے اپنی گردن چھڑا لوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے لطف و کرم اور فیض و فضل سے نواز کر مرشد کامل مکمل اکمل جامع نورالہدیٰ کے مراتب پر فائز کیا ہے اور راہِ حق کی رہبری کے لیے تیار فرمایا ہے۔ اگر کوئی عالم فاضل طالب مجھے مل جائے جو معرفتِ مولیٰ کے لائق ہو تو میرے لیے اسے توجہ کے ذریعہ ایک ہی لمحے میں دیدارِ الٰہی میں غرق کر کے حضوری سے مشرف کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ لیکن افسوس! دنیا جیفۂ مردار کے سگ صفت طالب بے شمار ہیں۔

ہاں یہ بات یقینی ہے کہ فقیر صاحبِ گنج عارف باللہ ولی اللہ اخلاص کے ساتھ ہمیشہ قربِ حضوری، دیدارِ الٰہی اور مشاہدۂ انوار میں مستغرق رہتا ہے۔ وہ خزائنِ الٰہی کا خزانچی اور صاحبِ تصرف فقیر ہوتا ہے۔ تمام عالم اس کے تصرف اور سخاوتِ خزانہ کا امیدوار ہوتا ہے۔ لیکن فقیر کبھی بھی اللہ سے جدا نہیں ہوتا اور نہ ہی مشاہدۂ حضوری سے توجہ ہٹا کر خلقِ خدا کی حاجت روائی کی طرف التفات کرتا ہے ہاں مگر حکمِ خدا اور اجازتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے۔ فقیر کامل کو ازلی فیض و فضل نصیب ہوتا ہے۔ وہ جس کسی پر بھی اخلاص کے ساتھ مہربانی کرتا ہے اس کے تمام دینی و دنیوی کام پایہ تکمیل کو پہنچ جاتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت میں بے نیاز و لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ صاحبِ ورد و وظائف ذکر فکر مراقبہ مکاشفہ جب عجز و انکساری اور اعتقاد و اخلاص کے ساتھ دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہے اور بارگاہِ الٰہی میں خشوع و خضوع کے ساتھ سینکڑوں دفعہ

التجائیں کرتا ہے تب جا کر اس کی دعا کو شرفِ قبولیت کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور بے شک ایک ہفتے یا ایک ماہ یا ایک سال میں اس کا مطلب پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن جو فقیر مقربِ خدا فنا فی اللہ اہلِ تصورِ اسمِ اللہ ذات ہوتا ہے اسے دعا یا بددعا کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ مقامِ قربِ الٰہی کی بدولت طالب کو اس کے تمام مطالب اپنی نظر و نگاہ سے ہی عطا کر دیتا ہے۔ فقیر کو توجہ حضوری اور توفیقِ الٰہی کے چند مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جو فقیر قربِ الٰہی سے توجہ کے طریق کو جانتا ہے اس کی توجہ کی تاثیر قیامت تک نہیں رکتی۔ جس معاملے میں بھی وہ حضوری سے توجہ کرتا ہے وہ معاملہ اسی لمحے حل ہو جاتا ہے۔ دوم یہ کہ فقیر کو تحقیقاً مرتبۂ تصرف حاصل ہوتا ہے، جس کسی کے معاملے میں فقیر اپنے تصرف کو استعمال کرتا ہے قیامت تک کے لیے اس کی آل اولاد لایحتاج ہو جاتی ہے۔ سوم یہ کہ فقیر کو قوتِ وھم حاصل ہوتی ہے۔ مقامِ وحدت سے بذریعہ وھم اس پر الہام اور علمِ لدنی وارد ہوتے ہیں اور وہ تمام مطالب کو قوتِ وھم والہام سے حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے:

☆ اَلْاِلْھَامُ اِلْقَآءُ الْخَیْرِ فِیْ قَلْبِ الْغَیْرِ بِلَا کَسْبٍ

ترجمہ: الہام قلبِ غیر میں بلا کسب خیر کے القا ہونے کو کہتے ہیں۔

چہارم یہ کہ فقیر کا تفکر، دلیل اور خیال مقامِ معرفت و وصالِ الٰہی سے ہے اسی لیے اس کی دلیل لازوال ہوتی ہے۔ جان لے کہ فقر کے تین حروف ہیں ف، ق، ر۔ حرف 'ف' سے مراد فنائے نفس ہے جس کے بعد وجود ہوا وہوس سے پاک ہو جاتا ہے اور دل میں بس اللہ ہی جلوہ گر ہوتا ہے۔ حرف 'ق' سے مراد یہ کہ فقیر سرِّ اسرارِ خدا پر قدرت رکھتا ہے اور مشاہدۂ دیدارِ پروردگار کی بدولت سر سے لیکر قدموں تک اس کا وجود انوارِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔ حرف 'ر' سے مراد یہ کہ وہ روشن ضمیر عالم علمِ کیمیا اکسیر اور عالم علمِ تفسیر با تاثیر ہوتا ہے۔ یہ معنی ہیں فقیر بر کونین امیر کے۔ مرشد کامل کی برکت سے طالبِ صادق کو ظاہر و باطن میں عظیم مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ وہ صبح و شام طالب کو خزائنِ الٰہی سے نوازتا رہتا ہے تاکہ طالب ہر پریشانی اور بے جمعیتی سے محفوظ ہو جائے اور ہمیشہ مشاہدۂ حضوری میں غرق رہے۔ ان مراتب سے بہرہ ور ہونے کے لیے طالب کو با تحقیق اور مرشد

کو باتوفیق ہونا چاہیے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (3:165)

ترجمہ: بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بیت:

باھُوؒ فقر را دریافتہ از مصطفیؐ
واقفی اسرار شد فضل از الٰہ

ترجمہ: باھُوؒ نے فقر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل کیا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے صاحبِ اسرار بن گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ (57:21)

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل کا مالک ہے۔

بے حد و بے شمار لوگ ایسے ہیں جنہوں نے صرف فقر کا نام سنا ہے جبکہ ہزاروں میں سے صرف کوئی ایک ہوتا ہے جو فقر کی تمامیت تک پہنچتا ہے، فقر کو حاصل کرتا ہے، صورتِ فقر کا دیدار کرتا ہے اور فقر کی لذت کو چکھتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الۡفَقۡرُ فَھُوَ اللّٰہ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

جان لے کہ فقیر کے دو مراتب ہیں، ابتدا میں عاشق ہوتا ہے اور انتہا پر معشوق۔ پس عاشق کی ریاضت دیدارِ الٰہی ہے، ورد و وظائف ذکر و فکر اس کے لیے مردار ہیں۔ عاشق کو نیک و بد اور طلب و مطالب سے کیا سروکار؟ ابیات:

قلب بے قرب است نفس سر ہوا روح بے خبر است وحدت از خدا
ہر سہ را بگذار گر خواہی فقر فقر با توحید سرّے سر بسر

ترجمہ: تیرا قلب قربِ الٰہی سے محروم، نفس خواہشات میں ڈوبا ہوا اور روح وحدتِ خدا سے بے خبر ہے۔ اگر تو مرتبۂ فقر چاہتا ہے تو ان تینوں کو چھوڑ دے اور فقر و توحید کے اسرار میں ڈوب جا۔

فقر سلطان است چون گویند گدا

بادشاہی فقر بر ملک بقا

ترجمہ: فقر سلطان ہے، تو اس کو گدا کیوں کہتا ہے؟ اس کی بادشاہت تو ملکِ بقا پر بھی ہے۔

نیست آنجا ذکر نہ فکر است روا

ہر کہ اینجا میرسد بیند خدا

ترجمہ: جو اس مقامِ فقر پر پہنچ جاتا ہے وہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔ نہ وہاں ذکر کی حاجت ہے نہ فکر روا ہے۔

اگر کسی از من پرسد دیدہ

دیدہ را دیدار بردہ دیدہ

ترجمہ: اگر کوئی مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا میں نے اللہ کا دیدار کیا؟ تو میں یہی کہتا ہوں کہ جب سے اسے دیکھا ہے بس اسی کے دیدار میں مستغرق ہوں۔

مرتبۂ فقر مرتبۂ معشوق ہے۔ معشوق جو بھی چاہتا ہے عاشق اسے عطا کر دیتا ہے بلکہ معشوق کے دل سے جو بھی خیال گزرتا ہے عاشق اس سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اپنی نگاہ سے ہی تمام مطالب سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ عاشق و معشوق کے درمیان کیا فرق ہے؟ ان کا معاملہ اس آیت کے مصداق ہے:

☆ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (5:54)

ترجمہ: اللہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

عاشق و معشوق ایک دوسرے میں غرق اور یکتا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس عالم کا دل اوراقِ کتب میں غرق رہتا ہے۔ فقیر کسے کہتے ہیں اور انتہائے فقر آخر کیا ہے؟ فقیر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک

وہ جو مخلوق کی نظر میں پسندیدہ ہوتے ہیں اور دوسرے وہ جو خالق کی نظر میں محبوبیت کا درجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ فقیری کے دو گواہ ہیں پہلا اللہ کے احکامات کی تعظیم کرنا، دوسرا اللہ کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آنا کیونکہ فرمایا گیا ہے:

☆ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اخلاقِ الٰہیہ سے متخلق ہو جاؤ۔

☆ اَلْخُلُقُ نِصْفُ الْاِسْلَامِ

ترجمہ: اچھا خلق نصف اسلام ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (68:4)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) بے شک آپ خلقِ عظیم کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہیں۔

خلقِ عظیم صاحبِ قلبِ سلیم کا مرتبہ ہے جو حق کو تسلیم کر کے صراطِ مستقیم پر قائم رہتا ہے۔ یہی ان لوگوں کا راستہ ہے جن کو اللہ پاک اپنے انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔

نیز شرحِ دعوت

جان لے کہ اللہ تعالیٰ پانچ خاص اشخاص کو پانچ خزانے عطا کرتا ہے۔ ان پانچوں کو خزانچی خدا کہتے ہیں۔ وہ لا یحتاج ہوتے ہیں، نہ کسی سے التجا کرتے ہیں نہ ہی کسی سے کوئی غرض رکھتے ہیں لیکن اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم و اجازت سے جس کسی پر مہربانی کر دیتے ہیں اسے لا یحتاج بنا دیتے ہیں۔ وہ پانچ اشخاص یہ ہیں: فقیر کامل، اہلِ دعوت عامل، کیمیا گر، سنگِ پارس کو اپنے تصرف میں رکھنے والا اور بادشاہ۔ ان میں سے فقیر کامل دیگر چاروں صاحبان پر غالب ہوتا ہے اور وہ فقیر کے محتاج ہوتے ہیں۔ ایسے مراتب صرف طریقۂ قادری کے فقیر کو حاصل ہوتے ہیں۔

ہر تصنیف ذکر و اذکار اور رسمی قیل و قال پر مشتمل ہوتی ہے لیکن اس فقیر کی تصانیف علمِ حیّ و قیوم کی حضوری پر مبنی ہیں۔ نہ تو میں نے کسی تصنیف سے کوئی نکتۂ سلوک چوری کیا ہے نہ کسی چور کو دیکھا ہے۔ میں خود حق تک پہنچا ہوں، حق سے معلوم کیا ہے، حق کو اختیار کیا ہے، حضورِ حق سے لذتِ لقا کا مزہ چکھا ہے اور سوائے اللہ کے ہر شے سے لاتعلق ہوں۔ بیت:

باھُوؒ را این بس بود با ھُو مدام

این مراتب را چہ داند مرد خام

ترجمہ: باھُوؒ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر دم ھُو کے ساتھ رہتا ہے۔ ان مراتب کو ناقص مرد کہاں جان سکتے ہیں!

سن! طالب پر فرضِ عین ہے کہ سب سے پہلے کامل مرشد کو تلاش کرے چاہے اس کے لیے اسے مشرق سے مغرب تک ہزاروں میل کا سفر کیوں نہ طے کرنا پڑے۔ مرشد کامل ان صفات سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ طالب کو ابتدا میں ہی بے شمار خزائنِ سیم و زر اور کیمیا اکسیر بخش دیتا ہے، دوم طالب صادق کو تقویٰ کی توفیق عطا کر کے مرتبۂ کامل تک پہنچا دیتا ہے اور بہشت کی بہار اور حور و قصور دکھاتا ہے۔ تیسرا طالب پر نظرِ التفات فرما کر اسے انوارِ دیدار میں غرق فنا فی اللہ کر دیتا ہے۔ عارف باللہ نظار مرشد وہ ہے جو تین دنوں میں طالب کو ان تینوں مراتب سے نواز دیتا ہے۔

اگر کسی کو دینی امور یا دنیوی مہمات میں کوئی مشکل پیش آجائے یا اگر کوئی عاجز و مفلس گدا چاہے کہ اسے مشرق سے لیکر مغرب تک پھیلی ہوئی ملکِ سلیمانی کی بادشاہت حاصل ہو جائے یا پھر ہفت اقلیم کا بادشاہ فقیر ولی اللہ کا دشمن بن جائے یا کسی کو مرتبۂ بادشاہی سے نوازنا ہو یا مرتبۂ بادشاہی سے معزول کرنا ہو تو جان لے کہ یہ تمام منصب و مراتب کامل فقیر اہلِ توحید کے حکم کے تحت آتے ہیں اور اسی کے پاس ان درجات کی کلید ہوتی ہے۔ صاحبِ باطن فقیر کو توجۂ باطنی سے علمِ غیب کے متعلق جواب باصواب اور ماضی حال و مستقبل کے حالات کئی طرح سے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض کو نمازِ استخارہ سے، بعض کو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے، بعض کو مراقبے سے، بعض کو مطالعۂ لوحِ محفوظ

سے، بعض کو فرشتے الہام کرتے ہیں، بعض کو قربِ الٰہی سے وھم ہوتا ہے، بعض کو بالائے عرش سے جواب باصواب ملتے ہیں، بعض کو انبیا و اولیا اللہ پیغام دیتے ہیں، بعض کو قرآن کی تلاوت کے دوران آیات سے جواب ملتا ہے، بعض کو ربِ جلیل کی باجمعیت حضوری سے دلیل ملتی ہے، بعض کو مقامِ وحدت سے وھم ہوتا ہے، بعض کو تصور و تصرفِ حضوری سے جواب ملتا ہے، بعض صاحبِ آگاہ ہوتے ہیں، بعض صاحبِ نگاہ ہوتے ہیں، بعض صاحبِ عیان ہوتے ہیں، بعض لاھوت لامکان میں غرق ہوتے ہیں اور بعض شہسوارِ دعوتِ قبور ہوتے ہیں۔ فقیر صاحبِ قوت العلوم وہ ہوتا ہے جو ہر علم سے واقف ہوتا ہے اور اسے عمل میں لا کر تمام احوالات سے باخبر ہو جاتا ہے اور اشتغال اللہ میں مشغول رہتا ہے۔

ابیات:

ہر کہ این راہی نداند خام تر
آن ز مردم با طلب شد سیم و زر

ترجمہ: جو اس راہ سے واقف نہیں وہ خام تر ہے اور لوگوں سے سیم و زر طلب کرتا رہتا ہے۔

التجا کامل نہ کس صاحبِ نظر
فقر لایحتاج باشد سر بسر

ترجمہ: کامل فقیر صاحبِ نظر کسی سے التجا نہیں کرتا کیونکہ جسے خزانہ فقر پر تصرف حاصل ہو وہ مطلق لایحتاج ہوتا ہے۔

بہر حق کاری کند عاجز بیان
دم مزن تو پیش مرشد با عیان

ترجمہ: یہ عاجز حق کی خاطر تجھ سے بیان کرتا ہے کہ تو اپنے تمام معاملات میں مرشد کے سامنے دم نہ مار کیونکہ وہ باعیان ہوتا ہے۔

جہاں سب کچھ عیاں ہو وہاں بیان کی کیا حاجت! بیت:

بی نصیبان را دہد فقرش نصیب

میدہد از قرب قسمت و از حبیبؐ

ترجمہ: فقیر کامل بے نصیبوں کو بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فقر و قربِ الٰہی کے مراتب عطا کر کے صاحبِ نصیب بنا دیتا ہے۔

حبیبِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فقیرِ کامل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طالب کامل کو ظاہر میں اس طرح ہر مرتبۂ توفیق سے نوازتے ہیں کہ باطن میں اسے جو بھی مشاہدہ یا حکم ہوتا ہے وہ اسے حضوری سے تحقیق کر لیتا ہے۔ وہ ظاہر و باطن میں جو کچھ دیکھتا ہے اسی طریق سے دیکھتا ہے۔

نیز دعوتِ کامل کی شرح یہ ہے کہ فقیرِ کامل اہلِ دعوت جو دعوت میں عامل اور صاحبِ توجہ و حکم ہو اسے دعوت پڑھنے کے لیے نصابِ زکوٰۃ دینے، نحس و سعید وقت شمار کرنے، بروج و کواکب کا حساب رکھنے، ذکر کے دور بدور کرنے، بخشش و انعام دینے، قفل لگانے یا کھولنے، کھانے میں حیواناتِ جلالی، حیواناتِ جمالی، حیواناتِ کمالی کی احتیاط کرنے، نمازِ دوگانہ پڑھنے، احتیاطِ غسل، رجعت و سلب و آسیب سے حفاظت کرنے، روزے رکھنے، خلوت میں بیٹھ کر چلہ و مجاہدہ کرنے کی کیا ضرورت؟ یہ تمام شیطانی وسوسے باعثِ خطرات و وہمات ہیں جو کہ خام و ناقص و ناتمام وجود میں پائے جاتے ہیں۔ بیت:

در دعوتش من عاملم کامل فقیر

ہر روحانی در حکم حاکم امیر

ترجمہ: میں علمِ دعوت میں عامل و کامل فقیر ہوں۔ تمام روحانی میرے حکم کے تابع ہیں۔

علمِ دعوت پڑھنا اور اس دوران باشعور رہ کر تمام بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہنا صرف کاملوں کا کام ہے۔ اگر ناقص کی گردن تیز تلوار سے اڑا دی جائے تب بھی اس کے لیے بہتر ہے کہ دعوت پڑھنے کی جرأت نہ کرے۔ اگر کوئی ہزار دینار یا چمکتا ہوا سونا دے تو اسے چاہیے کہ اس مال و متاع کو ٹھکرا دے اور دعوت ہرگز نہ پڑھے۔ جان لے کہ شیطان نے تیس ہزار سال تک علم حاصل کیا اور

تیس ہزار سال تک فرشتوں کو علمِ دعوت کا سبق پڑھایا لیکن اس کے وجود میں علم پر غرور و تکبر کی وجہ سے خود پسندی کی مستی، سکر اور عُجب وریا پیدا ہوگئی۔ اس کے علم نے اسے اللہ کا حکم ماننے اور آدمؑ کو سجدہ کرنے سے روک دیا۔ پس معلوم ہوا کہ علم مثلِ فرمان ہے اور عالم مثلِ فرمانبردار لیکن یہاں علم سے مراد علمِ معرفت و محبت و توحید و ہدایت ہے۔ ابیات:

علم پیغام است دانستن بیان
کس نشد عالم ز علم باعیان

ترجمہ: علم پیغام ہے جس کا تعلق جاننے اور بیان کرنے سے ہے۔ صرف علم کی بنا پر کبھی کسی عالم کو باعیان مشاہدہ حاصل نہیں ہوا۔

علم یک سخن است با قال و سوال
کس نشد عالم ز علم با وصال

ترجمہ: علم ایک سخن ہے، علم قال و سوال ہے لیکن علم کسی عالم کو مرتبۂ وصال پر نہیں پہنچا سکا۔

علم یک حرف است یا سطر و ورق
کس نشد عالم فنا فی اللہ غرق

ترجمہ: علم حروف، سطور اور اوراق کا مجموعہ ہے لیکن کبھی کوئی عالم علم کے ذریعے فنا فی اللہ نہیں ہو سکا۔

معرفت نور است عارف با حضور
نیست آنجا علم ذکر و نی شعور

ترجمہ: معرفت نور ہے اور عارف باحضور ہوتا ہے۔ اس مقام تک علم، ذکر اور شعور کی رسائی نہیں۔

علم ذکر است از برائی معرفت
عالم آن باشد بود عارف صفت

ترجمہ: حقیقی علم ایک ذکر ہے جس کا مقصد معرفتِ الٰہی ہے۔ اس علم کا عالم عارف صفت ہوتا ہے۔

علم تعلیم است مارا از خدا
علم توحید است دیگر سر ہوا

ترجمہ: توحید ہی اصل علم ہے اس کے علاوہ جو بھی ہے سب ہوا و ہوس ہے۔ مجھے اس علم کی تعلیم بارگاہِ الٰہی سے حاصل ہوئی ہے۔

در علم غرہ مشو مغرور تر
علم بر گیرم ز سینہ با نظر

ترجمہ: علم پر غرور و تکبر نہ کر۔ میں ایک ہی نگاہ سے تمام علم سینے سے سلب کر لیتا ہوں۔

بس بود عین العلم عین الحیات
شد وسیلہ علم توحیدش بذات

ترجمہ: عارف کے لیے عین العلم ہی کافی ہے جو عین الحیات ہے۔ یہی وہ علمِ توحید ہے جو ذاتِ واحد تک پہنچانے کا وسیلہ ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (73:9)

ترجمہ: اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اس لیے تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔

بیت:

اسم اللہ برد طالب را حضور
شد وجودی سر بسر با ذات نور

ترجمہ: اسم اللہ طالب کو حضوری میں لے جاتا ہے اور اس کا وجود سر بسر نورِ ذات میں غرق ہو جاتا ہے۔

جان لے کہ فقیر کامل صاحبِ قرب ہوتا ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ علمِ دعوت پڑھے۔ بلکہ شب و روز دعوت پڑھنے، خلوت میں بیٹھ کر چلے کاٹنے، پیادوں اور مست ہاتھیوں کی فوج جمع

کرنے اور بے شمار سیم وزر نقد وجنس خرچ کرنے سے فقیر کامل کی ایک لمحے کی توجہ بہتر ہے۔ فقیر کامل قربِ الٰہی، کنہ کن اور کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے توجہ کرنے کے طریق سے واقف ہوتا ہے اور اس کی توجہ کی تاثیر ہمیشہ ترقی پذیر رہتی ہے اور قیامت تک نہیں رکتی۔

نیز شرح علمِ دعوت: ناقص لوگ باترتیب علمِ دعوت پڑھنے کے طریق سے واقف نہیں ہوتے۔ جو نفس کی زبان سے دعوت پڑھتا ہے وہ اہلِ ناسوت میں سے ہے۔ جب وہ دعوت پڑھتا ہے تو عالمِ غیب سے جنوں کے بعض لشکر اس کے ساتھ دعوت پڑھتے ہیں۔ جو دعوت کو توجہ، تصور اور تصرفِ قلب و زبانِ قلب سے پڑھتا ہے اس کے اردگرد کل و جز کے تمام فرشتے اور موکل جمع ہو جاتے ہیں اور حلقے باندھ کر اس کی مدد کے لیے وہ بھی دعوت پڑھتے ہیں۔ ایسی دعوت مقبول ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ نہیں ہے:

☆ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (40:60)

ترجمہ: تمہارے ربّ نے فرمایا! تم مجھ سے دعا مانگو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

جو دعوت کو توجہ و تصور و تصرف اور زبانِ روح سے پڑھتا ہے اس کے اردگرد تمام انبیا و اولیا اللہ، اہلِ اسلام اور اہلِ ایمان کی ارواح جمع ہو جاتی ہیں اور حلقے باندھ کر اس کی مدد کے لیے اس کے ساتھ مل کر دعوت پڑھتی ہیں۔ ایسی دعوت ایک ہی لمحے اور ایک ہی قدم میں قبول و منظور ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس دعوت کا مقصد مشرق سے لیکر مغرب تک پھیلے ہوئے ملکِ سلیمانی پر تصرف حاصل کرنا کیوں نہ ہو، بے شک تحقیق و توفیق کے ساتھ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور جو علمِ دعوت کو زبانِ سرّ اور کنہ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے پڑھتا ہے، بے شک پل بھر میں اس کا ظاہر و باطن نور میں ڈھل کر اللہ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے۔ علمِ دعوت کی رو سے ایسی دعوت کو ''حضور القرب'' کہتے ہیں۔ جو علمِ دعوت کو نوری زبان اور تصورِ اسمِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پڑھتا ہے تو بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس و معظم و مکرم روح مبارک بمع اکبر و اصغر صحابہ کرام واصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی ارواح مبارکہ حاضر ہو کر اس کے گرد حلقہ باندھ لیتی ہیں اور اس

کی مدد کے لیے قرآنی آیات کے دور بدور سے دعوت پڑھتی ہیں۔ ایسی دعوت اگر ایک دفعہ ہی پڑھ لی جائے تو اس کا عمل قیامت تک نہیں رکتا۔ اس مرتبے کے متعلق فرمایا گیا ہے:

☆ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

یہ مرتبہ اسے نصیب ہوتا ہے جس کو باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بیعت فرماتے ہیں اور اپنا لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈال دیتے ہیں۔ ان تمام مراتبِ دعوت کی کلید حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے ہاتھ میں ہے۔ ابیات:

دعوتی یکدم بود با دو دم تمام
ہر کہ دعوتی دو دم نداند مردِ خام

ترجمہ: دعوت وہی ہے جو ایک یا دو لمحوں میں تمام مطالب سے بہرہ ور کر دیتی ہے۔ جو اس دعوت سے آگاہ نہیں وہ مردِ خام ہے۔

دعوتی باشد چنین اہل القبور
دعوتی باید چنین اہل الحضور

ترجمہ: دعوت ایسے پڑھنی چاہیے جیسے اہلِ حضور طالبانِ مولیٰ پڑھتے ہیں۔ اس دعوت کے ذریعے ہی اہلِ قبور سے رابطہ ہو سکتا ہے۔

نیست مارا احتیاجی سیم و زر
ہر کہ طالب سیم و زر از اہل خر

ترجمہ: مجھے سیم و زر کی حاجت نہیں کہ جو سیم و زر کا طالب ہوتا ہے وہ گدھا ہے۔

ہر علم را در عمل آوردہ ام
ہر دعوتش را بی عدد بشمردہ ام

ترجمہ: میں ہر علم کو اپنے عمل میں لایا ہوں اور ہر مرتبہ کی دعوت میں نے بے شمار بار پڑھی ہے۔

کاملان را این بود عالی مقام
در عمل او می در آید خاص و عام

ترجمہ: کاملوں کا مقام اس قدر بلند ہے کہ ہر خاص و عام چیز ان کے تصرف میں ہوتی ہے۔

جان لے کہ بعض فقیر جب تصورِ خاک کرتے ہیں تو سر سے لیکر قدموں تک ان کا وجود خاک بن کر خاک سے مل جاتا ہے اور خاک نظر آتا ہے۔ پھر جب تصور ختم ہوتا ہے تو دوبارہ اپنی حالت میں واپس آجاتے ہیں۔

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سواری باشد

ترجمہ: خاکسارانِ جہاں کو حقارت کی نگاہ سے مت دیکھ۔ تو کیا جانے کہ اس گرد میں کوئی شہسوار چھپا ہو۔

خاکسار فقیر اگر بظاہر مر بھی جائے تو باطن میں وہ زندہ جان، ہوشیار، دیدارِ الٰہی سے مشرف اور اس کی جانب متوجہ رہتا ہے کیونکہ اسے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (ترجمہ: مرنے سے پہلے مرجاؤ) کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں۔

بعض فقیر جب تصورِ آتش کرتے ہیں تو وہ آگ بن کر آسانی سے آگ میں جا اور آسکتے ہیں۔ بعض فقیر جب تصورِ آب کرتے ہیں تو پانی میں غوطہ زن ہو کر پانی بن جاتے ہیں۔ بعض فقیر تصورِ باد کرتے ہیں تو ہوا سے مل کر ہوا بن جاتے ہیں۔ یہ چاروں تصوراتِ اربع عناصر فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، معرفتِ الٰہی اور مرتبۂ توحید سے بہت دور ہیں۔ اللہ بس ما سوی اللہ ہوس۔ بیت:

قدم بر قدمی برد حاضر نبیؐ
مرد آن باشد بود بر دین قوی

ترجمہ: مرد وہی ہے جو دین پر استقامت اختیار کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کی پیروی کرتے ہوئے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کو پالے۔

دعوت کلہاڑی کی مثل ہے، دعوت مثلِ تیغ برہنہ ہے، دعوت مثلِ نیزہ ہے، دعوت مثلِ تپ لرزہ ہے، دعوت مثلِ آتش ہے، دعوت مثلِ بندوق وسخت سنگ ہے، دعوت مثلِ مرگِ مفاجات ہے، دعوت مثلِ حاکم امیر ہے۔ دعوت روشن ضمیر فقیر کو تصرف کا فیض بخشتی ہے۔ ابیات:

دعوتی خواند چنین حکم از خدا
کل و جز در یکدمی گردد فنا

ترجمہ: فقیر عامل وکامل حکمِ خدا سے ایسی دعوت پڑھتا ہے جس سے کل وجز کی ہر شے ایک ہی لمحے میں فنا ہوسکتی ہے۔

دعوتی خواند چنین حکم از خدا
کل و جز در یکدمی گردد بقا

ترجمہ: حکمِ خدا سے وہ ایسی دعوت بھی پڑھ سکتا ہے جس سے کل وجز کی ہر شے کو دائمی بقا حاصل ہو جائے۔

دعوتی خواند چنین حکم از خدا
کل و جز عارف شود باطن صفا

ترجمہ: انہیں حکمِ الٰہی سے ایسی دعوت پڑھنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے کہ اگر چاہیں تو ہر شخص کو باطن صفا عارفِ خدا بنادیں۔

دعوتی خواند چنین حکم از خدا
کل و جز گردد مشرف با لقا

ترجمہ: حکمِ خدا سے ان کی دعوت ایسی پُراثر ہوتی ہے کہ کل وجز لقائے الٰہی سے مشرف ہو جائیں۔

دعوت کے چار حروف ہیں 'د، ع، و، ت'۔ حرف 'دٗ' سے مراد صاحبِ دعوت دائمی مشاہدۂ الٰہی میں

غرق اور صاحبِ حضور شہسوار اہل القبور ہوتا ہے۔ حرف 'ع' سے مراد عیان بین، عیان بخش اور عالم عین العلم ہوتا ہے۔ حرف 'ذ' سے مراد اس پر ہر آیتِ قرآنی سے الہام کی صورت میں جواب باصواب وارد ہوتے ہیں۔ حرف 'ت' سے مراد دعوت کا حقیقی عامل صاحبِ تصور، صاحبِ توجہ، صاحبِ تصرف، صاحبِ تفکر، صاحبِ تہاون[1]، صاحبِ تمثل، صاحبِ ترک، صاحبِ توکل، صاحبِ توحید، صاحبِ تجرید، صاحبِ تفرید، صاحبِ تفحص محاسبۂ نفس اور صاحبِ توفیق ہوتا ہے جو ان تمام 'ت' پر عمل کر کے دعوت کے ذریعے ان کا پھل کھاتا ہے۔ علمِ دعوت کے خواص کو بیان کرنے کے لیے کئی دفاتر درکار ہیں لیکن یہاں چند کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے کو کوئی ملال نہ ہو۔ دعوت لانہایت، جسے دعوتِ نور اور دعوتِ قبور، دعوت بمد نظر اللہ منظور کہا جاتا ہے، کے ذریعہ طالب ایک ہی لمحہ میں اپنے تمام مطالب کو پالیتا ہے اور یہ دعوت انتہائی کامل ہے۔

جان لے کہ کامل مرشد ہونا آسان کام نہیں ہے۔ مراتبِ کل و جز پر کامل تصرف اور جمعیت حاصل کرنا اور ہر علم کو اپنے عمل میں لانا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ مرشد کامل وہ ہے جو اپنے طالبوں اور شاگردوں کو بلا رنج پانچ خزائن، پانچ علوم اور پانچ درسِ تعلیم بے حساب عطا کر دیتا ہے اور فیض و فضلِ الٰہی سے علومِ رسم رسوم اور علومِ حیّ و قیوم کی مکمل تعلیم عطا کر کے ہر درس اور ہر علم کی تحقیق عملی تجربے اور امتحان سے کروا دیتا ہے۔ یعنی طالب کو ہر طریقے سے دیدہ ور بنا دیتا ہے۔ مرشد کو چاہیے کہ سب سے پہلے طالب کو غنایتِ لاشکایت اور ہدایت کے علم و درس کا سبق پڑھائے اور اسے ہر حکمت و حکم پر غالب کر کے کیمیا اکسیر کا خزانہ بخش دے۔ لیکن اس عطا کے لائق صرف صادق اور جان فدا طالب ہوتا ہے۔ ناقص طالب کو ان سے نوازنا سراسر خطا ہے۔ دوسرا مرشد کو چاہیے کہ طالب صادق کو ذکر حامل کا سبق پڑھائے تاکہ وہ مرتبۂ کامل پر پہنچ جائے۔ پھر ذکرِ لازوال و فکر فنائے نفس سے مراقبہ کرتا رہے تاکہ اسے مشاہدۂ حضوری اور قرب و وصالِ الٰہی حاصل ہو۔ تیسرا اسے دعوتِ تکثیر کے علم کا خزانہ عطا کرے تاکہ وہ تمام اہلِ ممات و حیات اور بادشاہ و امرا

---

[1] حقیر و ذلیل۔ یعنی اس کی نظر میں دنیا حقیر و ذلیل ہوتی ہے۔

کو مسخر کرنے، تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرنے اور تمام مؤکلات کو دعوتِ قبور کی برکت سے خاص اخلاص کے ساتھ اپنی مدد کے لیے حاضر کرنے کی قوت حاصل کر لے۔ چوتھا اسے آیاتِ قرآن اور ورد و وظائف سے اسمِ اعظم تلاش کرنے کا علم اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تبرکات کا خزانہ عطا کرے تاکہ طالب جمعیت حاصل کر کے باوصال اور لایحتاج ہو جائے۔ پانچواں خزانہ یہ کہ اسے علمِ توجہ، علمِ تصور، علمِ تصرف، علمِ معرفت، علمِ تفکر، علمِ تجلیٔ انوار، علمِ غرق جو نفس کو فنا اور روح کو بقا عطا کر کے مشرفِ دیدار کرتا ہے، علمِ توفیق اور علمِ تحقیق کا سبق پڑھا کر ان تمام علوم میں کامل بنائے۔ جان لے کہ پہلے موت ہے پھر معرفت، پہلے فنا ہے پھر بقا، پہلے بقا ہے پھر لقا، پہلے انوار ہیں پھر دیدار۔ یہ مراتبِ یقین و اعتبار ہیں۔ کامل مرشد یہ تمام علوم اور تمام مراتبِ ذات و صفات اسم اَللّٰہُ ذات اور شریعت و قرآن کی برکت سے طالب پر کھول دیتا ہے اور ان کا مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ تمام علوم و مراتب قرآن سے ہی نکلتے ہیں اور پھر قرآن کریم میں ہی لوٹ جاتے ہیں۔ یہ سب برحق ہے کیونکہ یہ منجانب حق اور باحق ہے۔ ان مراتب کو مطلق توحید کہتے ہیں جن سے باطل بہت دور رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانا ہے۔

نیز مرشد کامل وہ ہے جو تصور اسم اَللّٰہُ ذات، توجہ باطنی اور اپنی نظر کی برکت سے طالب کے قلب کو بیدار کر دیتا ہے۔ پس طالب دیدارِ الٰہی میں غرق ہو کر خلافِ شرع ہر عمل سے استغفار کر لیتا ہے۔ یہ مراتب یقین واعتبار کے ہیں۔ ابیات:

درمیان دیدار سد دیوار نیست
این کہ نہ بیند مردہ دل ہشیار نیست

ترجمہ: جان لے کہ دیدارِ الٰہی اور بندے کے درمیان کوئی پہاڑ یا دیوار نہیں ہے۔ جو اسے دیکھ نہیں سکتے وہ اصل میں مردہ دل اور بے خبر ہیں۔

ہر کہ می بیند بچشمی شد عیان
خاک بوسی او کند جملہ جہان

ترجمہ: دیدارِ الٰہی کی عظیم نعمت کو وہی پا سکتا ہے جس کی (باطنی) آنکھ روشن ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص کی خاک بوسی کے لیے سارا جہاں جھک جاتا ہے۔

ہر کہ بیند آن بپوشد خویش را
این مراتب ابتدا درویش را

ترجمہ: جو دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے وہ خود کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ درویش کو ابتدا میں ہی یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

طالبا ہمت بکن توفیق تر
سہ طلاق دہ آں سیم و زر

ترجمہ: اے طالب! توفیقِ الٰہی سے ہمت کر اور سیم و زر کو تین طلاق دے دے۔

مرشد کو چاہیے کہ سب سے پہلے طالب سے پوچھے کہ اے طالب! ان پانچ خزانوں، پانچ درسوں اور پانچ علوم میں سے کونسا خزانہ تجھے پسند ہے؟ تو جو بھی چاہے گا میں تجھے اس سے نواز دوں گا۔ طالب کو چاہیے کہ اپنے ہر مطلوب کو مرشد سے طلب کرے اور پا لے تا کہ اس کے وجود میں کوئی افسوس باقی نہ رہے اور وہ باجمعیت اور لایحتاج بن جائے۔

جان لے کہ مرشد نام، مرشد نان، مرشد زبان، مرشد قصہ خوان، مرشد لاف زن اہل زیان، مرشد پریشان، مرشد حیوان بے شمار ہیں اور احمق طالب بھی بہت ہیں۔ اگر مرشد کامل ہو تو دونوں جہان میں طالب صادق کی ذمہ داری اٹھا لیتا ہے۔ بے اعتقاد طالب جان کا دشمن اور ہزار شیطانوں سے بھی بدتر ہوتا ہے کہ شیطان ایمان کا غیبی دشمن ہے۔ نافرمان بے حیا طالب سے ایک روز کا آشنا کتا بہتر ہے۔ میں ایک ہی نظر سے کاذب و صادق مرشد اور کاذب و صادق طالب کو پہچان لیتا ہوں۔ مرشدی و طالبی کا اوّل مرتبہ یہ ہے کہ مرشد طالب کو اپنی نگاہ سے صاحبِ نظر بنا دیتا ہے چاہے

طالب دور ہو یا پاس۔ تو نہیں جانتا کہ مرشد مرتبۂ ابتدا[1] پر ہوتا ہے لیکن طالب کی نظر معرفت ولقا کی انتہا پر ہوتی ہے۔ کامل مرشد طالب کو اپنی نگاہ اور توجہ سے معرفت اور لقائے الٰہی کی انتہا پر پہنچا کر تمام مطالب عطا کر دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو طالب ہمیشہ شوق اور اشتیاق کی آگ میں سوختہ رہتا ہے۔ فرمایا گیا ہے:

☆ اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ

ترجمہ: انتظار موت سے زیادہ سخت ہے۔

انتظار کرنے والا طالب دو حکمتوں اور احوال سے خالی نہیں ہوتا، یا وہ مرتبۂ مجذوب و مجبوب پر ہوتا ہے یا مرتبۂ محبوب پر۔ جو طالب مرتبۂ مجبوب و مجذوب پر ہوتا ہے اس کی عاقبت مردود ہوتی ہے کیونکہ وہ کسی مقصد کو نہیں پا سکتا۔ دانا اور آگاہ ہو جا کہ جو مرشد مرتبۂ ابتدا پر ہوتا ہے وہ شروع میں طالب صادق کو اسم اللہ ذات سے لازوال قال کا ابتدائی سبق پڑھاتا ہے لیکن طالب علم معرفت، قربِ حضوری اور وصالِ الٰہی کا متمنی ہوتا ہے۔ مرشد طالب کو ابتدا میں تجلیات و انوار کا سبق پڑھاتا ہے لیکن طالب دیدارِ الٰہی کی انتہا تک پہنچنا چاہتا ہے۔ مرشد طالب کو ابتدا میں علمِ طریق کا سبق دیتا ہے لیکن طالب چاہتا ہے کہ قربِ حق تعالیٰ کی انتہا تک توفیق و تحقیق سے پہنچ جائے۔ جب مرشد طالب کو اسم اللہ ذات سے انتہا تک پہنچا کر انتہائی مشاہدہ عطا کر دیتا ہے تو حقِ مرشدی و طالبی ساقط ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مرشد ابتدا میں ہی طالب کو اسم اللہ ذات کا سبق پڑھا کر اسم اللہ ذات کے حروف میں سے دیدارِ الٰہی عطا کر دے۔ بیت:

طالبا مطلب طلب و از ہر طریق
طلب کن دیدار وحدت باغریق

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے ہر طریق سے دیدار اور وحدت طلب کر اور ان کو حاصل کر لینے پر ان میں غرق ہو جا۔

---

[1] مرتبۂ ابتدا سے مراد مقامِ ھاھویت ہے جہاں ھو کے سوا کچھ موجود نہیں۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

طالب ہونا آسان کام نہیں۔ مرتبۂ طالبی میں عظیم اسرارِ الٰہی پائے جاتے ہیں جیسے کہ فنائے نفس اور بقائے روح۔ صحیح طالب وہی ہے جو باادب، باحیا اور باخدا فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ با دیدار دائم شد وصال
آنچہ داند میخورد بروی حلال

ترجمہ: جو دائمی دیدار و وصالِ الٰہی میں غرق ہو جاتا ہے وہ جو چاہے کھائے پیئے اس پر حلال ہے۔

مالک الملکی بود عارف فقیر
حق شود بر کل و جز حاکم امیر

ترجمہ: فقیر عارف مالک الملک ہوتا ہے۔ کل و جز کی ہر شے پر اسے حق حاصل ہے کیونکہ وہ ان پر حاکم امیر ہے۔

کی رود در حلق او لقمہ حرام
شد حلالش لقمہ از ہر طعام

ترجمہ: اس کے حلق سے حرام لقمہ کیسے گزر سکتا ہے؟ اس کے حلق سے گزرنے والے طعام کا ہر لقمہ حلال ہو جاتا ہے۔

نظر بر احوال کن عارف خدا
این مراتب یافتہ از مصطفیؐ

ترجمہ: عارفِ خدا کی نگاہ احوالِ کُن پر ہوتی ہے۔ اسے یہ مرتبہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔

گاہ جذب و غضب باشد با جلال
گاہ در آید غرق فی اللہ با جمال

ترجمہ: کبھی تجلیاتِ جلال سے حالتِ جذب و غضب میں ہوتا ہے اور کبھی جمالِ الٰہی میں غرق فی اللہ ہوتا ہے۔

گاہ ممات و گاہ حیات شد نجات
مردہ را زندہ کند با اسم ذات

ترجمہ: چاہے موت ہو یا حیات ہر حال میں نجات یافتہ ہوتا ہے اور اسم اَللّٰہُ ذات سے مردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

سن اے طالب اللہ! سن اے عالم باللہ! سن اے عارف ولی اللہ! سن اے واصل ہدایت اللہ! سن اے باتوفیق صاحبِ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات! جب تک طالب تصرفِ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور توجۂ اسمِ مُحَمَّدْ کے خاص طریق سے سر سے قدم تک تجلیاتِ انوار میں غرق ہو کر مرتبۂ فنافی اللہ، مرتبۂ فنافی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مرتبۂ فنافی الشیخ پر پہنچ کر دیدار و قربِ الٰہی سے مشرف نہیں ہو جاتا تب تک وہ جو بھی دیکھتا ہے اس کا تعلق مراتبِ شعبدہ بازی سے ہے۔ اسے چاہیے کہ ان پر اعتبار نہ کرے کیونکہ یہ مراتبِ تقلید ہیں جو معرفتِ الٰہی و توحید سے دور ہوتے ہیں۔ معرفت کا یہ علم فقیر اہلِ اللہ عالم ہی جانتا اور پڑھتا ہے کہ وہ عالم توحید سیرانی لاہوت لامکانی فی اللہ اور بے سر عالم عارف اللہ ہوتا ہے۔

سرّ بسرّ راہبر است در خاص راز
از وجودش سرِّ ھو آید آواز

ترجمہ: ایسا فقیر طالبِ مولیٰ کی خاص راز تک راہبری کرتا ہے۔ اس کے وجود سے سرِّ ھو کی آواز آتی ہے۔

بعد مردن گم شود آواز ز او
آواز رازش از قبر وی بجو

ترجمہ: اگر وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائے اور تجھے سرِّ ھُو کی آواز نہ آئے تو اس کی قبر سے آوازِ راز کو تلاش کر۔

این جہان تا آن جہان یکدم تمام

اولیا را جاودان یک نیم گام

ترجمہ: اولیا اللہ دنیا سے عقبیٰ کا سفر ایک ہی قدم میں طے کر لیتے ہیں۔ پھر (وصالِ الٰہی کی طرف) آدھا قدم اٹھانے پر انہیں حیاتِ جاودانی نصیب ہو جاتی ہے۔

از ماہ تا ماہی بود در یک نظر

ظاہر نگر باطن نگر اہل از بصر

ترجمہ: اہلِ بصیرت ایک ہی نظر میں ماہ سے ماہی تک ہر شے کا ظاہر و باطن دیکھ لیتے ہیں۔

اگر کوئی تمام عمر ریاضت، چلہ کشی، مجاہدے اور خلوت نشینی میں گزارے، ذکر و فکر و ورد و وظائف کی مشقتوں میں مشغول رہے، ساری رات قیام کرے، دن کو روزے رکھے، رزقِ حلال کھائے، راست گوئی اختیار کرے اور دیگر ریاضتوں کی تکلیفیں اٹھانے میں سینکڑوں سال گزار دے تو ان سب کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ ان سب سے نفس کو لذت اور جمعیت ملتی ہے، لوگوں کی نظر میں اس کی پرہیزگاری، شہرت، نام و ناموس کا خوب ڈنکا بجتا ہے جس کی وجہ سے نفس کا حجاب مزید موٹا ہو جاتا ہے۔ اس مرتبے کو اپنے عمل و تصرف میں لانا آسان کام ہے لیکن آتشِ توحید میں سوختہ رہنا، مشاہدۂ معراج اور معرفتِ نور میں غرق ہو کر مرتبۂ فنا فی اللہ پر پہنچنا، ایک ہی لمحہ میں قرب و دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا نفس کے لیے انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ شوقِ محبت، معرفت اور مشاہدۂ حضوری سے ہفت اندام اس طرح پاک ہو جاتے ہیں کہ وجود میں خطراتِ شیطانی، وسوسوں، وہماتِ نفسانی، حوادث و آفاتِ دنیا کی پریشانی کا ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہتا۔ بخششِ و کرمِ الٰہی کے یہ مراتب روزِ اول کی آوازِ الست سے ہی طالب کے نصیب میں ہوتے ہیں جو اسے مرشد کامل عطا کرتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوْا بَلٰى (7:172)

ترجمہ: کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں؟ (ارواح نے) عرض کی: ہاں! تو ہی ہمارا ربّ ہے۔

ابیات:

تماشا کونین بین ناظر عیان
ہر کہ می بیند نگوید با زبان

ترجمہ: جو دونوں جہانوں کا عیاں مشاہدہ کرتا ہے وہ اپنی زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتا۔

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفانی کی بوند این خود فروش

ترجمہ: جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو مخلوق سے پوشیدہ رکھ۔ یہ خود فروش لوگ بھلا عارف کیسے ہو سکتے ہیں۔

اہلِ دکان مرشد ہمیشہ معاملاتِ طالبی و مریدی میں پریشان رہتا ہے جبکہ صاحبِ عیان فقیر مشاہدۂ لاھوت لامکان میں غرق رہتا ہے۔ یہ کتاب ''اسرار الوحی'' ہے۔ اگر کوئی ناقص اس کو پڑھتا ہے تو وہ مرتبۂ کامل پر پہنچ جاتا ہے، اگر کامل پڑھتا ہے تو عاملِ کُل بن جاتا ہے، اگر کوئی عاملِ کُل پڑھتا ہے تو وہ مکمل ہو جاتا ہے، اگر کوئی فقیر مکمل پڑھتا ہے تو وہ اکمل بن جاتا ہے۔ اگر کوئی اکمل پڑھتا ہے تو صاحبِ جمعیت جامع مرشد بن جاتا ہے۔ اگر کوئی جامع مرشد پڑھتا ہے تو مرتبۂ نورالہدیٰ پر پہنچ کر سلطان الوھم فقیر اور دونوں جہان کا حاکم امیر بن جاتا ہے۔ اس کے مراتب وہم و فہم و شمار سے باہر ہوتے ہیں۔ ان مراتب تک اہلِ بدعت مردود کہاں پہنچ سکتے ہیں!

یہ کتاب مجموع الجمعیت اور کل الکلید ہے۔ طالبِ مولیٰ اس کلید کو جس قفل میں بھی ڈالتا ہے اسے کھول لیتا ہے اور اپنا ہر مطلب اور ہر طرح کی دولت و نعمت پالیتا ہے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ صاحبِ قلبِ سلیم بحق تسلیم سے قدیم صراط المستقیم کی سنتِ عظیم کی توفیق طلب کر کے مراتبِ فنا و بقا و لقا تک رسائی حاصل کر لے اور حضوری سے مشرف ہو کر اللہ کی نظر میں منظور ہو جائے۔ طالب پر لازم ہے کہ سب سے پہلے اپنے نفس کو قتل کرے تا کہ اس کے وجود میں انانیت اور فرعونی وخدائی کا دعویٰ باقی نہ رہے اور نفسانی خواہشات کو اپنے پاؤں تلے کچل ڈالے تا کہ نفس کا مکمل

خاتمہ ہو جائے۔ جب طالب اپنے وجود میں موجود خود پرستی اور ہوائے مستی کے دو خداؤں کو تیغِ اسم اللہ ذات سے قتل کر دیتا ہے پھر ہی وہ فقر اور معرفت میں اپنا قدم رکھ سکتا ہے۔ مبارک ہو صاحبِ باطن آباد کو جو تلقین و ارشاد کے ذریعہ نفس لعین کو قتل کر دیتا ہے۔

بیت:

قَالُوْا ثَلٰثَةٍ راز خود فہمیدہ
دو خدا را کش خدا گر دیدہ

ترجمہ: اگر تو دیدارِ الٰہی چاہتا ہے تو قَالُوْا ثَلٰثَةٍ[1] کی حقیقت تک رسائی حاصل کر اور اللہ کے علاوہ اپنے وجود میں موجود دونوں خداؤں (نفس اور شیطان) کو قتل کر دے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (45:23)

ترجمہ: کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے؟

بیت:

خود پرستان را نہ حاصل شد خدا
خود پرستان را خداوند شد ہوا
ہر کہ کردہ جان و از جان تن جدا
آن باز دارد نفس را بہر از خدا

ترجمہ: خود پرستوں کو کبھی خدا نہیں ملتا کیونکہ انہوں نے نفسانی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ خدا ان کو ملتا ہے جو اللہ کی خاطر اپنی جان پر بھی کھیل جاتے ہیں اور نفس کو اس کی خواہشات سے باز رکھتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] سورۃ المائدہ۔73، ترجمہ: انہوں نے کہا کہ اللہ تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے۔

☆ وَ اَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَہَی النَّفۡسَ عَنِ الۡہَوٰی ۙ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی ﴿۴۱﴾ (79:40-41)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے ربّ کے سامنے (جوابدہی کے لیے) کھڑا ہونے سے ڈرا اور خود کو خواہشاتِ نفسانی سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

شرح عین العلم

ہر علم اور ہر مطالعہ کا مقصود محبت، معرفت حق تعالیٰ، قربِ الٰہی، مشاہدہ حضوری، مرتبۂ فنا فی اللہ اور اللہ کی نظر میں منظور ہونا چاہیے۔ عالم عین العلم اللہ کی نظر میں دائمی منظور ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ ظاہری دنیا میں گمنام ہو لیکن باطن میں مقربین اور ملائکہ میں نامور و مشہور ہوتا ہے۔ ہر علم و مطالعہ تجلیات و انوار، استغراقِ فنا فی اللہ اور شرفِ دیدارِ الٰہی کے حصول کے لیے ہے۔ جو علم کی اس حقیقت پر اعتبار نہیں کرتا وہ کافر اور اہلِ زنار میں سے ہے۔ علم کا مقصد انبیا و اولیا اللہ کی مجالس میں ان سے ملاقات کرنا ہے۔ یہ علم ان علما کو نصیب ہوتا ہے جو انبیا کے وارث ہیں۔ جن علما کا نفس ریا اور ہوا و ہوس میں مبتلا ہو وہ ہرگز انبیا کے وارث نہیں ہو سکتے کیونکہ نفسانی خواہشات معرفتِ الٰہی اور مجلسِ انبیا سے باز رکھتی ہیں۔ علم کا مقصد رضائے الٰہی کو جان کر اس کے موافق اور مخالفِ شیطان ہو جانا ہے۔ ایسا علم اور علما رفیقِ خدا، وسیلہ النجات اور نبی الحیات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کی حضوری پانے کا وسیلہ ہوتے ہیں۔ جان لے کہ قرآن اور احادیثِ نبوی و قدسی کا مجموعی اور مجمل علم علمِ عین سے حاصل ہوتا ہے جس کا حصول فرضِ عین ہے۔ عالمِ عین، عین کہتا ہے، عین سنتا ہے، عین دیکھتا ہے، عین جانتا ہے، عین ہی لیتا ہے اور سوائے عین (ذاتِ الٰہی) کے باقی ہر چیز کو بھلا دیتا ہے۔ عین (ع) ایک حرف ہے جس سے علمِ عین کا آغاز ہوتا ہے۔ اس علمِ عین کا عین شرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حاصل ہے اور اسی علم کے ذریعہ عین مشاہدہ، قربِ الٰہی اور حضوریٔ معراج نصیب ہوتی ہے۔ اس علم کو پڑھنے والا لایحتاج عالم بن جاتا ہے۔ حضرت علی کرم

اللہ وجہہ کا قول ہے:

☆ مَنْ تَعَلَّمَنِیْ حَرْفًا فَھُوَ مَوْلَائِیْ

ترجمہ: جس نے مجھے ایک حرف سکھایا وہ میرا استاد ہے۔

وہ حرف ''عین'' ہے جو عین عبادت، عین ارادت، عین اجازت اور عین عنایت ہے۔ مرتبۂ عفو لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ (ترجمہ: نہ خوفزدہ ہوں اور نہ غمزدہ) کا مرتبہ ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لے کہ عارف فقیرِ کامل پانچ طرح کے ہوتے ہیں۔ کامل عارفِ ازل جو لازوال و باوصال اور لاخلل مراتب سے مشرف ہوتا ہے۔ کامل عارفِ ابد جو مہد تا لحد غرق فنا فی اللہ اور بے نیاز ہوتا ہے۔ کمینی دنیا کا کامل عارف جو اہلِ دکان ہوتا ہے اور نام و ناموس کا طالب، چون و چرا سے پریشان اور نفس کے ہاتھوں خراب ہوتا ہے۔ کامل عارفِ عقبیٰ جس کی نظر حور و قصور اور نعمت ہائے بہشت پر رہتی ہے، وہ طلبِ بہشت میں تقویٰ کو خود پر لازم کر لیتا ہے لیکن ایسی عبادت صرف نفس کی خوشی کے لیے ہوتی ہے۔ کامل عارف جس کا نفس فنا اور روح بقا یافتہ ہوتی ہے، ایسے عارف کامل مشرف با دیدارِ الٰہی ہوتے ہیں، نہ خدا ہوتے ہیں اور نہ ہی خدا سے جدا۔ قربِ الٰہی کی بدولت ایک ہی لمحے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ یہ مراتب کامل عارف حکیم، کامل عارف قدیم، کامل عارف صراط المستقیم کے ہیں۔ مردہ دل جاہل سے اللہ کی پناہ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ ''میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے دل میں انوارِ الٰہی پیدا ہوتے ہیں جن سے سرتاقدم سارا وجود نور سے منور ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب اہلِ تصور مشرفِ دیدار کے ہیں۔ ذکر و فکر اور ورد و وظائف سے رجوعاتِ خلق ہوتی ہے جس سے نفس کا حجاب موٹا ہوتا ہے اور وسوسے اور وہمات متشکل ہو کر تجلیات برساتے ہیں جس سے ایک مجلس دکھائی دیتی ہے اور احمق لوگ اسے حضوری و وصال سمجھ بیٹھتے ہیں۔ باخبر ہو جا کہ حدیث شریف میں بیان ہوا ہے:

☆ كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ

ترجمہ: برتن سے وہی کچھ باہر آتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

پس اس حدیث کی روشنی میں خود کو پہچان لے۔ جان لے کہ اہلِ ہدایت وغنایت، صاحبِ ولایت ولی اللہ لایحتاج کے دفتر میں ازل سے فیض وفضل وعنایت وغنایت کے مراتب درج ہوتے ہیں، وہ دونوں جہان کا حاکم امیر اولی الامر مالک الملکی روشن ضمیر فقیر ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ فقیر کی نظر میں دنیاوی بادشاہ کی اہمیت مفلس، بے جمعیت مستحق، پریشان وحقیر گدا کی سی ہوتی ہے۔ کیونکہ فقیر تمام تر توفیق رکھتا ہے اور اپنی نظر سے ظاہری وباطنی خزانوں کی تحقیق کر کے ان پر تصرف حاصل کر لیتا ہے۔ ایسے فقیر ولی اللہ کو اولیا میں مرتبۂ کُل حاصل ہوتا ہے اور وہ سوائے اللہ کے کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ پس جز محتاج ہے کُل کا۔ نیز اولیا اللہ انہیں کہتے ہیں جو خلقِ خدا کو نفع پہنچاتے ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ

ترجمہ: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے۔

فقیر لایحتاج باشد با خدا
و از برائی زان خطابش اولیا

ترجمہ: فقیر لایحتاج اور باخدا ہوتا ہے اسی لیے اسے اولیا اللہ کا خطاب دیا گیا ہے۔

نیز فقیر اولیا اللہ صاحبِ توفیق وہ ہے جو دونوں جہان کو اپنی نظر کی طے میں رکھتا ہے اور ان کا وجود اس کی نظر میں اسپند کے دانے کے برابر ہوتا ہے۔ ایسے صاحبِ توفیق فقیر ولی اللہ کو ''حق پسند'' بھی کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (11:88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

نیز فقیر اولیا اللہ اسے کہتے ہیں جو اللہ کی نظر میں منظور وحضور ہو اور تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات سے دو جہان

کے تمام درجات کو توجہ کی قوت سے اپنی جانب کھینچ کر تصرف وتصور سے اپنے سامنے حاضر کر لیتا ہے۔ حاضرات وتفکر کے ذریعہ اٹھارہ ہزار عالم کی تمام مخلوقات کا نظارہ اپنے سامنے دیکھتا ہے اور ہر عالم کو اپنے فیض وفضل سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ نیز فقیر اولیا اللہ اسے کہتے ہیں جو تصورِ اسم اللہ ذات، با توجہ تحقیقات اور تصرفِ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے سب انبیا و اولیا اللہ کی ارواح کو حاضر کر لیتا ہے یا خود ان کی مجلس میں حاضر ہو کر ہر نبی وولی کی روح سے اپنا مرتبہ و نصیب حاصل کر لیتا ہے۔ نیز فقیر اولیا اللہ اسے کہتے ہیں جو صاحبِ قوت العلم اور صاحبِ طی حیُّ القیوم ہو اور تفکر و تصرف وتصور حاضرات اسم اللہ ذات سے جملہ فرشتگان کو حاضر کر کے انہیں اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور ان سے اپنی قسمت ونصیب لے لیتا ہے۔ بعض مؤکل فرشتے حاضر ہو کر علمِ کیمیا اکسیر کا باترتیب علم اور خاصیت اس پر منکشف کر دیتے ہیں اور وہ تجربہ اور آزمائش کر کے اسے اپنے عمل میں لے آتا ہے۔ بعض مؤکل فرشتے اسم اعظم کی تعلیم دیتے ہیں، بعض فرشتے نجس پتھروں میں پڑے ہوئے سنگ پارس کا پتہ بتا دیتے ہیں۔ جیسے ہی وہ حکم دیتا ہے اسی لمحے سنگِ پارس کو اٹھا کر اس کے سامنے حاضر کر دیتے ہیں اور جب وہ سنگ پارس کو لوہے کے ساتھ رگڑتا ہے تو لوہا فوراً خالص سونا بن جاتا ہے۔ بعض مؤکل فرشتے حاضر ہو کر ابتدا سے لیکر انتہا تک تمام آیاتِ قرآن اور احادیث کی تفسیر، شانِ نزول، وقت، مقام ومجلس کے متعلق تعلیم دیتے ہیں جیسے حضرت جبرائیلؑ وحی کے ذریعہ ابتدا سے لیکر انتہا تک کا تمام علم پیغمبروں تک پہنچایا کرتے تھے۔ ایسے فقیر اولیا اللہ کو لایحتاج کہتے ہیں۔ فقیر اولیا اللہ کی تلقین اور توجہ سے طالب پہلے ہی روز کامل فقیر لایحتاج اولیا اللہ کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے جس کے بعد اسے ریاضت ومجاہدات کا رنج اٹھانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ پانچ دنوں یا ایک ہفتے میں کل وجز کے تمام خزانے اسے حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں مراتب کامل قادری کے جو چاہے لذیذ کھانے کھاتا ہو، تن پر اطلس وزر کا لباس پہنتا ہو، شیریں مشروبات پیتا ہو لیکن طالبوں کو ایک ہی نگاہ سے حضوری میں پہنچا دیتا ہے تا کہ انہیں کسی کی حاجت نہ رہے۔ یہ کامل فقیر کے ابتدائی مراتب ہیں۔

راحتِ روح و ریح، باطن صحیح اور ذبح چہار مرغ کی شرح یہ ہے کہ ذکرِ الٰہی کے فیض و برکت سے وجود کے ہر بال میں ذکرِ سبحانی رواں ہو جاتا ہے۔ بعض طالب مراقبے میں معراج سے مشرف ہو جاتے ہیں، بعض کو مراقبے میں طبقات و درجات کی سیر نصیب ہوتی ہے، بعض پر دورانِ مراقبہ قرآنی آیات کے حقیقی معنی الہام ہوتے ہیں، بعض مراقبے کے ذریعہ حضوری سے مشرف ہو کر مرتبۂ فنا فی اللہ پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو نہیں جانتا کہ جس طالب پر بھی باعیان حضوری منکشف ہو جاتی ہے وہ ہرگز زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتا اور اسے مطالعۂ علم بیان سے شرم آتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا گیا:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جو شخص اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے بے شک اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

وہ دائمی حضوری اور مشاہدۂ دیدار میں غرق رہتا ہے۔ مرشد پر فرضِ عین ہے کہ وہ طالبِ صادق کو روزِ اوّل ہی ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔ باطنی تحقیق کی قوت و توفیق مرشد کامل قادری سے نصیب ہوتی ہے جو طالب کے نفس کا تزکیہ کر کے اسے قید میں لے آتا ہے، قلب کا تصفیہ کر کے اسے منور کر دیتا ہے، تجلیۂ روح کے بعد معرفتِ توحید عطا کر دیتا ہے اور تجلیۂ سِرّ کے بعد طالب کو مرتبۂ فنا فی اللہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جس طالب کا وجود انوارِ الٰہی اور قربِ حضوری سے پختہ ہو جاتا ہے وہی دعوتِ قبور پڑھنے کے لائق ہے۔ جس وقت عامل و کامل و اکمل صاحبِ حضور، صاحبِ دعوت قبور بمدِ نظر اللہ منظور دعوت پڑھنے یا زیارتِ قبر کی نیت سے گھر سے روانہ ہوتا ہے تو اس سے پہلے کہ وہ گھر سے قدم نکالے روحانی اس کے استقبال کے لیے حاضر ہو کر اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور قبر پر پہنچنے تک الہام، دلیل، وہم یا خیال کے ذریعہ اس کے مضغۂ قلب یا جثۂ نورِ ایمان یا جثۂ شہادتِ جان کو ماضی، حال و مستقبل کی حقیقت سے آگاہ کر دیتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ قبر پر پہنچے، اس کے دینی و دنیوی معاملات حل ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص دعوت پڑھنے کی نیت سے گھر سے باہر قدم رکھتا ہے اور قبر پر پہنچنے تک روحانی استقبال کے لیے حاضر نہیں ہوتا تو سمجھ لینا چاہیے کہ

روحانی غصے، غضب وجلالیت کے ساتھ قبر پر سوار ہے، قبر اس کی سواری کی مانند ہے اور وہ خلوت خانۂ قبر میں جنگ وجدل کے لیے تیار اور ہوشیار بیٹھا ہے۔ اگر دعوت پڑھنے والا عامل کامل صاحبِ حضور و دعوتِ قبور ہو تو وہ قبر پر حاضر ہو کر سب سے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھے، پھر تفکرِ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور توفیق ورفاقتِ حق سے نوری جثہ کی صورت میں قبر میں داخل ہو کر توجہ و تحقیق و تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے روحانی کے درجات کو اپنے تصرف میں لے آئے۔ غلباتِ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے روحانی اس سے ہمکلام ہو جائے گا اور اس کی تمام دینی و دنیاوی مہمات سرانجام دے دے گا۔

اگر صاحبِ دعوت عامل قبور دیکھے کہ روحانی قہر اور غضب کی حالت میں ہے اور اسے قبر کے نزدیک آنے نہیں دے رہا تو عامل کامل صاحبِ دعوت کو چاہیے کہ آبِ نجاست یا عملِ نجاست کے ذریعہ روحانی کو مرتبے سے بے مرتبہ، منصب سے بے منصب اور ولایت سے بے ولایت کر دے اور اس کے درجاتِ غوثی و قطبی و مرتبۂ شہادت سلب کر لے۔ اس عمل سے روحانی تائب ہو کر فرمانبردار ہو جائے گا اور اللہ کا نام لے کر عاجزی کے ساتھ اس سے ہمکلام ہو جائے گا۔ پھر جب صاحبِ دعوت کو اس کے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے تو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے روحانی کا مرتبۂ ولایت اور درجات بحال کر دے۔ ایسی دعوت کو تیغ برہنہ کہتے ہیں جسے صرف وہ بہادر شہسوار اہلِ ذوالفقار قاتل الکفار پڑھتا ہے جو دین پر قوی، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں دائمی حاضر اور مردانِ خدا میں سے ہو۔ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حضوری سے مقاماتِ کشف القبور و کشف القلوب منکشف ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس علمِ کشف القلوب اور کشف القبور سے ہرگز مرتبۂ حضوری حاصل نہیں ہوتا۔ علمِ الف (اسمِ اَللّٰہُ ذات) سے ہزار مقامات، ہزار الہامات اور ہزار علوم مکمل طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ جو طالب ان تمام علوم کو حاصل کر کے ایک ہی لمحے میں کشف القلوب، کشف القبور اور حضوری کے مراتب طے نہیں کر لیتا وہ ہرگز مرتبۂ فقر و معرفت پر نہیں پہنچ سکتا چاہے وہ ساری عمر اپنا سر دیوار سے کیوں نہ ٹکراتا رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ (شرح مسند امام اعظم حضرت ملا علی قاریؒ، 38:114)

ترجمہ: جب تم اپنے معاملات میں حیران ہو جایا کرو تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

کوئی مردہ دل بے باطن شخص چاہے ساری عمر دعوتِ قبور پڑھتا رہے اسے ہرگز جواب باصواب نہیں ملتا بلکہ رجعت کھا کر عبرت اور حیرت میں مبتلا رہ جاتا ہے۔ جان لے کہ گنجِ کیمیا، گنجِ سنگِ پارس، گنجِ اسمِ عظیم، گنجِ نظرِ عظیم کی باطنی قوت و توفیق اہلِ دعوتِ قبور و حضور کے پاس ہوتی ہے۔ وہ اپنے تصرف سے ہر مؤکل اور روحانی کو اپنے سامنے حاضر کر سکتا ہے کہ ہر مؤکل اور روحانی اہلِ دعوتِ قبور کا محتاج ہوتا ہے لیکن اہلِ دعوت لایحتاج اور دائمی باحضور ہوتا ہے۔ مرشد پر فرضِ عین ہے کہ وہ طالب کو روزِ اوّل ہی ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔ ابیات:

اول از مرشد طلب دنیا درم
تا شوی عارف خدا اہل از کرم

ترجمہ: سب سے پہلے مرشد سے دنیاوی مال و زر کو طلب کرتا کہ تو (اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) اہلِ کرم عارفِ خدا بن جائے۔

اول از مرشد طلب اعظم عظم
در وجود تو نماند ہیچ غم

ترجمہ: سب سے پہلے مرشد سے اسمِ اعظم طلب کرتا کہ تیرے وجود میں کوئی غم باقی نہ رہے۔

اول از مرشد طلب قدر از قدر
با نظر تو خاک گردد سیم و زر

ترجمہ: سب سے پہلے مرشد سے قدرت و قوت طلب کرتا کہ تو اپنی نظر سے خاک کو سیم و زر بنا لے۔

اول از مرشد طلب دیدار کن
بعد ازان راہی طلب زان راز کن

ترجمہ: سب سے پہلے مرشد سے دیدارِ الٰہی طلب کر اس کے بعد اس راہ کا سوال کر جو تجھے رازِ کن تک پہنچا دے۔

دیدہ آن باشد بود دیدار بین

ہر کہ بی دیدار باشد آن لعین

ترجمہ: وہ آنکھیں طلب کر جو لائقِ دیدارِ الٰہی ہوں کیونکہ جسے دیدارِ الٰہی کی نعمت حاصل نہیں وہ لعنتی ہے۔

شرح وجودیہ

جان لے کہ انسان کا وجود مختلف اجسام پر مشتمل ہے، ہر جسم کی مختلف قسمیں ہیں اور ہر قسم کا اپنا مخصوص نام ہے۔ یعنی انسان کا وجود طلسمات کا خزانہ ہے۔ اسم و جسم کے اس طلسمات اور معمے کو صاحبِ معمہ و صاحبِ طلسم و صاحبِ اسم و صاحبِ جسم ہی حکمتِ معما سے کھول کر عین بعین مشاہدہ بخش سکتا ہے۔ جان لے کہ بعض جسم روحانی ہیں، بعض زندہ قلب اور حیاتِ جاودانی کے مالک ہیں۔ بعض جسم اولیا اللہ کے ہیں جو قربِ سبحانی سے مشرف اور غرق فنافی اللہ ہوتے ہیں۔ بعض جسم اپنے دل کے اوراق پر لکھی معرفت کی کتابِ حیّ و قیوم کا انوارِ دیدار و رحمت کی تجلی میں دائم مطالعہ کرنے میں مشغول ہوتے ہیں۔ بعض جسم عقل، حکمت اور شعور کے مالک ہیں۔ بعض جسم ناسوت میں قید مطلق مردہ دل اور نفسانی ہیں۔ بعض جسم خناس، خرطوم اور شرِ شیطانی کی وجہ سے خطرات، وسوسوں اور وہمات سے پُر ہیں۔ بعض جسم صرف کھانے پینے اور شہوات میں مشغول احمق، حیوان بلکہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ بعض جسم شرک و کفر سے بیزار، شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم مرتبہ بردار اور مشرفِ دیدار عارف عیاں ہیں۔ بعض جسم بد خصلت اور بچوں کی طرح نادان ہیں جو تا دمِ آخر اپنی عادات کو تبدیل نہیں کرتے۔ ہر نیک و بد جسم و جثہ اور اس کے ہفت اندام کی شرح یہاں ہر طریق، ہر عمل اور ہر حساب کے مطابق مکمل طور پر تحقیقاً بیان کر دی گئی ہے۔

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ بے حساب و بے حجاب دیدار سے مشرف ہو جائے، جملہ ثواب ایک ہی ثواب میں حاصل کر لے، اس کا وجود ایمان کے نور سے روشن ہو جائے اور بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائے اسے چاہیے کہ کلمہ طیب کی کنہ تک پہنچ کر اسے پڑھے۔ بعض جسم تجلیاتِ جلال و جمال سے دونوں جہان میں باشعور رہتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

سن اے عارف و عاقل حکیم عالم! سن اے احمق جاہل عالم! فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ لَا تُكَلِّمُوْا كَلَامَ الْحِكْمَةِ عَنِ الْجُهَّالِ

ترجمہ: حکمت کی باتیں جاہلوں کے سامنے نہ کیا کرو۔

ابیات:

بی سر دیدن خدا باشد روا
کس نمی بیند بچشم سر خدا

ترجمہ: خدا کو صرف بے سر عارف ہی دیکھ سکتا ہے۔ کسی نے بھی خدا کو سَر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔

کی بود این چشم مخلوقی صفت
آن چشم توحید قرب از معرفت

ترجمہ: مخلوقی صفات رکھنے والی یہ ظاہری آنکھیں کہاں دیدارِ الٰہی کر سکتی ہیں! صرف چشمِ توحید ہے جو قرب و معرفت کے ذریعہ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو سکتی ہیں۔

ہر کہ بیند آن بداند راز را
این مراتب عارفان جانباز را

ترجمہ: جو اللہ کا دیدار کر لیتا ہے وہی اس کے راز تک پہنچتا ہے۔ یہ مراتب صرف جانباز عارفوں کو ہی حاصل ہیں۔

از جثہ نہ جثہ برآید باد وار

زان ہر یکی جثہ برآید بی شمار

ترجمہ: ان کے ایک جثہ سے ہوا کی تیزی کی طرح نو جثے برآمد ہوتے ہیں۔ پھر ہر ایک جثہ سے مزید بے شمار جثہ نکلتے ہیں۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا یعنی ''مرنے سے پہلے مر جاؤ'' کے مراتبِ ارادت جو شرف وسعادت کی بنیاد ہیں، عبادتِ دیدار کے علم اور کامل اکمل کی اجازت سے حاصل ہوتے ہیں۔ موت کے ان مراتب کو انتقال بھی کہتے ہیں۔ اسی موت سے معرفت اور وِصالِ الٰہی حاصل ہوتا ہے جو اصل حیات ہے۔ یہی وہ موت ہے جو مشاہدۂ انوار سے مشرفِ دیدار کرتی ہے اور قربِ الٰہی سے دائمی حیات عطا کرتی ہے۔ اہلِ ناسوت کا وجود موت کے بعد عذابِ قبر سے خاک و خاکستر اور نیست و نابود ہو جاتا ہے لیکن اہلِ لاہوت لامکان کا جسم قبر میں درست اور پاک حالت میں رہتا ہے کیونکہ تصورِ اسمِ اللہ ذات سے ان کا وجود نور بن چکا ہوتا ہے، قلب زندہ اور روح مقدس ہوتی ہے اور وہ مجلسِ اولیا وانبیا میں دائمی حاضر رہتے ہیں۔ ایسی موت کو قرب المعبود کہتے ہیں۔ دونوں جہان کا نظارہ اولیا اللہ نظار کی نگاہ میں رہتا ہے۔ حکمِ الٰہی سے ان کے لیے زندگی اور موت برابر ہوتی ہے۔ بلکہ عالمِ حیات کی نسبت عالمِ ممات میں ان کے قربِ الٰہی کے درجات اعلیٰ تر ہو جاتے ہیں اور قوت وتوفیق میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ (کتاب برزخ عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملا علی قاریؒ، شرح الصدور از علامہ سیوطیؒ، کتاب الروح از ابن قیم)

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

اس فرمان پر یقین اور اعتبار کے ساتھ زندگی میں ہی موت کے مراتب طے کرنے والا واصل باللہ فقیر درویش کے مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

دیدارِ الٰہی سے مشرف عارف باللہ اشرف الانسان ہوتا ہے۔ فرمایا گیا ہے:

☆ شَرْفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ

ترجمہ: مکان کا شرف مکین سے ہے۔

اے جانِ عزیز اگر تو عاقل و دانشمند ہے تو جان لے کہ جس طرح پستہ کا مغز اس میں پوشیدہ ہے اسی طرح ہر شے کے ظاہر و باطن میں ذاتِ حق پوشیدہ ہے یعنی ہمہ اوست در مغز و پوست۔ اس ذات سے وصال ان مقبول اعمال کے ذریعے ممکن ہے: تصور اسم اَللّٰہُ ذات کی انتہائی تاثیر سے جو باتوفیق قربِ حضوری عطا کرتی ہے، شہسواریٔ دعوتِ قبور کے عمل کے تصرف سے، اعتقاد، توجہ اور اخلاص کے ساتھ تلاوتِ قرآن سے جو باطن کو معمور کرتا ہے، ایسے سجدۂ نماز سے جس سے وجود مغفور ہو جاتا ہے، کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو شوق و مسروری کے ساتھ اس کی کنہ تک پہنچ کر پڑھنے سے اور اللہ کے ننانوے اسمائے حسنہ کی مشق مرقومِ وجودیہ تفکر کے ساتھ کرنے سے جو دو جہان کے تمام امور پر امیر بنا دیتی ہے۔ جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے باہر نکلتا ہے اسی طرح عارف باللہ کے وجود سے بیک وقت نو جثے نکلتے ہیں۔ ان نو جثوں میں چار جثے نفس کے ہیں یعنی نفس امارہ، نفس ملہمہ، نفس لوامہ، نفس مطمئنہ، تین جثے قلب کے ہیں یعنی جثہ قلبِ سلیم، جثہ قلبِ منیب، جثہ قلبِ شہید اور دو جثے روح کے ہیں یعنی جثہ روح جمادی اور جثہ روح نباتی۔ جب یہ تمام جثے اہلِ جثہ عارف باللہ سے ہم صحبت ہوتے ہیں تو غیب الغیب سے برقِ نور کی مثل تجلیٔ انوار کا ایک جثہ ظاہر ہوتا ہے جس کا نام توفیقِ الٰہی ہے۔ یہ جثہ جسم ہائے نفس کو جثہ قلب کے ساتھ بغل گیر ہونے کا حکم دیتا ہے جس سے قلب زندہ ہو جاتا ہے اور نفس بالکل مردہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جسم ہائے قلب کو روح کے ساتھ بغل گیر ہونے کا حکم دیتا ہے جس سے قلب مردہ اور روح زندہ ہو جاتی ہے۔ جب جسم ہائے روح کو جثہ سلطان الفقر جو توفیقِ الٰہی ہے، کے ساتھ بغل گیر ہونے کا حکم دیتا ہے تو روح مردہ اور جثہ سرّ زندہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح طالبِ مولیٰ کا سارا وجود سر سے لیکر قدموں تک مکمل نور میں ڈھل کر دائمی حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے۔ مرشد پر فرضِ عین

ہے کہ وہ طالب کو پہلے ہی روز ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔

بیت:

رفت نفس و قلب و روح شد جدا

جثہ شد نور وحدت از خدا

ترجمہ: جب وجود سے نفس، قلب اور روح جدا ہو گئے تو جثہ وحدتِ خدا سے نور بن گیا۔

جو طالب ان مراتب کو پالیتا ہے اس کے لیے موت وحیات برابر ہو جاتے ہیں اور وہ مرتبۂ فقر پر پہنچ جاتا ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

اہلِ نور کا نفس نور، قلب نور، روح نور، سِر نور غرض ہر عمل نور ہوتا ہے اور وہ اپنے تمام وجود کے ساتھ صاحبِ حضور ہوتے ہیں۔ جان لے کہ اس راہ کا تعلق گواہی سے ہے نہ کہ لاف زنی سے۔ کامل مکمل عاشق اور اکمل جامع معشوق اولیا اللہ فقیر کے نَحْنُ کن کے مراتب کی شرح یہ ہے کہ عاشق فقیر کا ابتدائی مرتبہ دیدارِ الٰہی ہے، متوسط مرتبہ بھی دیدارِ الٰہی ہے اور انتہائی مرتبہ بھی دیدارِ الٰہی ہی ہے۔

ابیات:

ز نَحْنُ اَقْرَبُ یافتم نزدیک تر

ز شہ رگی نزدیک بینم با نظر

ترجمہ: میں نے خدا کو اپنی شہ رگ سے زیادہ نزدیک پایا ہے اور اپنی آنکھوں سے اس کا دیدار کیا ہے۔

نیست آنجائی مکان و نی نشان

بیرون از کون و مکان دیگر جہان

ترجمہ: وہ جہان مکان ونشان سے ماورا ہے۔ کون ومکان سے باہر وہ کوئی اور ہی جہان ہے۔

گر کسی از من پرسد می نما

گر بیائی میبرم حاضر خدا

ترجمہ: اگر کوئی مجھ سے دیدارِ الٰہی کا سوال کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر تو میرے پاس آئے گا تو میں ضرور تجھے بارگاہِ الٰہی میں پہنچا دوں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (50:16)

ترجمہ: اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اللہ کو اپنی شہ رگ سے بھی نزدیک پانے کا یہ مرتبہ فقر کے ابتدائی مراتب میں سے ہے۔ طالبِ فقر ابتدا میں ہی حضرت بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا اور حضرت سلطان بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے منصب و مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔ جو فقیر عاشقِ خدا ہے وہ معشوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا ہے۔ فقیر کا یہ کہنا اس آیت کے مطابق ہے نہ کہ خواہشاتِ نفس کی بنا پر۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ (18:28)

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ ان لوگوں کی معیت میں رہا کریں جو رات دن اپنے ربّ کو پکارتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں دیدارِ الٰہی کی خاطر ملتجی رہتے ہیں، ان کو چھوڑ کر آپ کی آنکھیں زینتِ دنیا کی تلاش میں نہ پھرا کریں اور اس کا کہنا نہ مانیں جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے، وہ تو خواہشِ نفس کا غلام ہے اور اس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

عاشق، معشوق، محبوبِ ربانی و عاشق جانی کا قلب مراتبِ قرب و دیدارِ الٰہی کی بدولت زندہ ہوتا ہے۔ یہ آیت اہلِ زندہ قلب کے بارے میں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (2:260)

ترجمہ: اور جب ابراہیم علیہ السلام نے التجا کی کہ اے الٰہی! مجھے مشاہدہ کرا دے کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ فرمایا! کیا تیرا اس پر ایمان نہیں؟ عرض کی! کیوں نہیں؟ لیکن میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔ فرمایا! چار پرندے پکڑو، انہیں اپنے ساتھ مانوس کرو، پھر انہیں ذبح کر کے ان کے ٹکڑے پہاڑ پر بکھیر دو، پھر انہیں اپنے پاس بلاؤ، وہ تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے، جان لے کہ بیشک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

یہ حدیثِ قدسی بھی عاشق و معشوق کے بارے میں بیان کی گئی ہے:

☆ اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ مُضْغَةٌ فِیْهِ قَلْبٌ وَ فِیْهِ رُوْحٌ وَ فِیْهِ سِرٌّ وَ فِیْهِ خَفِیٌّ وَ فِیْهِ یَخْفٰی وَ فِیْهِ اَخْفٰی وَ فِیْهِ اَنَا

ترجمہ: بے شک اولادِ آدم کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے جس میں قلب ہے، قلب میں روح ہے، روح میں سرّ ہے، سرّ میں خفی ہے، خفی میں یخفیٰ ہے، یخفیٰ میں اخفیٰ ہے اور اخفیٰ میں انا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (51:21)

ترجمہ: اور میں تمہارے اندر موجود ہوں، کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا؟

ابیات:

نفس را بگذار تا بینی خدا
شد حجاب نفس دیگر شد ہوا

ترجمہ: تیرا نفس اور اس کی خواہشات تیرے اور اللہ کے درمیان حجاب ہیں۔ ان خواہشاتِ نفس کو چھوڑ دے تا کہ یہ حجاب ہٹ جائے اور تو اللہ کا دیدار حاصل کر لے۔

نفس را بگذاشتن عمل از کدام
غرق فی التوحید شو ہر صبح و شام

ترجمہ: نفس سے نجات کس عمل کے ذریعہ ممکن ہے؟ اس کے لیے تو صبح شام توحید میں غرق رہ۔

عاشق کے متعلق اس حدیثِ قدسی میں اللہ پاک بیان فرماتا ہے:

☆ مَنْ طَلَبَنِیْ فَقَدْ وَجَدَنِیْ وَ مَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ مَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ عَشَقَنِیْ وَ مَنْ عَشَقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَ مَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَّتُہٗ وَ اَنَا دِیَّتُہٗ

ترجمہ: جو مجھے طلب کرتا ہے بے شک وہ مجھے پالیتا ہے، جو مجھے پالیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے، جو مجھے پہچان لیتا ہے وہ مجھ سے محبت کرنے لگتا ہے، جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرا عاشق بن جاتا ہے، جو مجھ سے عشق کرتا ہے میں اسے مار دیتا ہوں، جسے میں مار دیتا ہوں اس کی دیت میرے ذمے ہے اور اس کی دیت میں خود ہوں۔

عاشق کی چند صفات یہ ہیں۔ عاشق نظارِ مشرف دیدار ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں دنیا و عقبیٰ بے وقعت و خوار ہوتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی (53:17)

ترجمہ: نگاہ نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

دوم یہ کہ عاشق ہشیار رہتا ہے۔ سوم، عاشق کی آنکھیں بیدار اور اس کی توجہ پردہ بردار ہوتی ہے۔ چہارم، عاشقِ فدا اپنے تمام اختیارات اللہ کے حوالے کر دیتا ہے۔ پنجم عاشق ہمیشہ انتظار میں رہتا ہے۔ عاشق کی خوبی یہ ہے کہ وہ نفس و ہوا سے مکمل طور پر خلاصی پالیتا ہے۔

ابیات:

خون بہائی شد مرا دیدن خدا
دیتی من خود یافتم اللہ لقا

ترجمہ: میرا خون بہا دیدارِ الٰہی ہے لہٰذا میں نے لقائے الٰہی اپنی دیت میں پایا ہے۔

بی چشم بینم سخن شد بیزبان

عاشقانرا حال این است در جہان

ترجمہ: میں اللہ کو بغیر چشم کے دیکھتا ہوں اور بغیر زبان کے ہمکلام ہوتا ہوں۔ عاشق اس دنیا میں اسی حال میں رہتے ہیں۔

گر تو خواہی عشقِ حق بی سر بیا

تا بیابی معرفت وحدت لقا

ترجمہ: اگر تو حق تعالیٰ کے عشق کی خواہش رکھتا ہے تو بے سر ہو کر آگے بڑھ تا کہ تجھے معرفتِ توحید اور دیدارِ الٰہی کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔

سخن با سخن است با حق ہم کلام

معرفت توحید این است شد تمام

ترجمہ: معرفت و توحید کی انتہا یہ ہے کہ صاحبِ معرفت اللہ کے ساتھ ہمہ وقت ہم کلام رہتا ہے۔

زین مراتب عاشقان مذکور شد

ابتدا ہم نور آخر نور شد

ترجمہ: عاشقوں کے مراتب یہ بیان کیے گئے ہیں کہ ان کی ابتدا بھی نور ہوتی ہے اور انتہا بھی نور ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (24:35)

ترجمہ: نور پر نور چڑھا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔

ابیات:

ہر کہ خواہد یافتن دیدن خدا

غرق فی التوحید شو فی اللہ فنا

ترجمہ: جو طالب دیدارِ الٰہی کی خواہش رکھتا ہے اسے چاہیے کہ غرق فی التوحید ہو کر فنا فی اللہ ہو جائے۔

غرق ہم غلط است شو روشن ضمیر
با عیان دیدار بین کامل فقیر

ترجمہ: غرق ہو جانا بھی غلط ہے۔ طالب کو روشن ضمیر ہونا چاہیے کہ کامل فقیر اللہ کا عیاں دیدار کرتا ہے۔

قاضیٔ عشق دیدارِ الٰہی سے مشرف عاشقِ حقیقی سے دو گواہوں کو طلب کرتا ہے۔ پہلا یہ کہ وہ دنیا جیفۂ مردار سے بیزار ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ بدعت، شرک اور کفر سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ اگر اس کے پاس یہ دو گواہ موجود ہوں تو اس پر دو مراتب کھلتے ہیں۔ پہلا ذوقِ لازوال اور دوسرا شوقِ باوصال۔

ابیات:

عاشق من لا یزالی با کرم
کی بوند این عاشقان اہل از صنم

ترجمہ: میں صاحبِ کرم لایزال عاشقِ خدا ہوں۔ عاشقوں کا یہ مرتبہ اہلِ صنم کہاں پا سکتے ہیں۔

حسن را بگذار حسن راز بین
تا محرم اسرار گردی بالیقین

ترجمہ: ظاہری حسن کو چھوڑ اور اللہ کے پوشیدہ حسن کا مشاہدہ کرتا کہ تو صاحبِ یقین اور محرمِ اسرار بن جائے۔

یہ ثابت قدمی اور اعتقاد کی راہ ہے۔ اس راہ کا تعلق ذکر و مذکور سے نہیں بلکہ تالبِ گور با جمعیت اور باحضور رہنے سے ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاعۡبُدۡ رَبَّکَ حَتّٰی یَاۡتِیَکَ الۡیَقِیۡنُ (15:99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہیں کامل یقین نصیب ہو جائے۔

نیز شرح طی و غرق

عالمان با طلب طالب کیمیا
عارفان را نظر باشد با خدا

ترجمہ: عالم کیمیا کی طلب میں کوشاں رہتا ہے جبکہ عارف کی نظر ہمیشہ اللہ کی طرف رہتی ہے۔

کیمیا گر دو جہان عالم خراب
عارفان را غرق فی اللہ بی حجاب

ترجمہ: کیمیا گر عالم دونوں جہان میں خراب ہوتا ہے اس کے برعکس عارف بے حجاب دیدارِ الٰہی میں غرق ہوتے ہیں۔

زاہدان با تقویٰ باشند در ثواب
ہر یکی را با مطالب این جواب

ترجمہ: زاہدوں کے تقویٰ اور عبادات کا مقصد صرف حصولِ ثواب ہوتا ہے۔ جان لے کہ اللہ ہر ایک کو اس کی طلب کے مطابق ہی عطا کرتا ہے۔

عاشقان را قوت و قوت جان کباب
فقیر فی اللہ ہمچو عنقا بی حساب

ترجمہ: عاشقوں کی قوت اور غذا عشقِ الٰہی میں سوختہ ہونا ہے۔ ایسے عاشق فقیر فی اللہ حساب سے بری ہوتے ہیں لیکن عنقا کی طرح انتہائی نایاب ہیں۔

نیز شرح طی و طاعت یہ ہے کہ اگر عشق کے تشنہ طالب کو معرفت کا دریائے عمیق بھی عطا کر دیا جائے تو وہ اسے ایک ہی گھونٹ میں پی جاتا ہے۔ مرشد کامل طالب کو ایک روز میں، ایک ہفتے میں، ایک

مہینے، ایک سال میں یا ایک ہی لمحے میں یا پلک جھپکنے میں دائمی دیدارِ الٰہی سے مشرف کر دیتا ہے لیکن طالبِ دیدار کو دن یا سال شمار کرنے سے کیا کام؟ اس کا کام تو موت تک اپنے اعتبار اور یقین کو قائم رکھنا ہے۔ اے طالب دنیا کی یہ چند روزہ زندگی تجھے بندگیٔ خدا کے لیے دی گئی ہے۔ دائمی بندگی سے مراد معرفت کی انتہا کو حاصل کرنا ہے۔ جب طالب جثۂ نفس سے نکل کر جثۂ قلب و روح میں آتا ہے تو اس کے لیے موت و حیات ایک ہو جاتی ہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ: موت ایک پل ہے جو محبّ کو محبوب سے ملا دیتی ہے۔

فقیر کی موت دلہن کی نیند کی مانند ہوتی ہے جس میں اللہ سے وصال حاصل ہوتا ہے اور مشاہدۂ حضوری سے اس کا وجود نور بن جاتا ہے۔ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ

ترجمہ: نیند موت کی بہن ہے۔

مرشد کامل طالب صادق کو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ہر طریق کی توفیق و تحقیق سے نواز دیتا ہے، اسے دائمی مشاہدۂ دیدار اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر کے صاحبِ اعتبار بنا دیتا ہے۔ مرشد کامل سے طالب صادق کو ظاہر و باطن میں ایک خاص مرتبہ کی توفیق اور قوت حاصل ہوتی ہے جسے جمعیتِ کل کہتے ہیں۔ جمعیتِ کل کا مرتبہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا ہے جب تک مرشد کامل طالبِ مولیٰ کو سات روز میں سات علوم سے بہرہ ور نہ کر دے۔ پہلا علم کیمیا اکسیر کا ہے جس سے تمام دنیا اس کے دستِ تصرف میں آجاتی ہے، کیمیا اکسیر کا علم سنگِ پارس کے علم کی تاثیر میں ہے۔ سنگِ پارس کے علم کی تاثیر علمِ تفسیر میں ہے۔ علمِ تفسیر علمِ لوحِ محفوظ میں ہے جس سے روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔ علمِ روشن ضمیر علمِ عین العیان میں ہے جو عالم صاحبِ نظر ناظر کو حاصل ہوتا ہے۔ ایسا صاحبِ نظر عالم فنا فی اللہ فقیر دونوں جہان کا حاکم ہوتا ہے۔ جو مرشد پہلے ہی روز طالب کو ان تمام علوم کا مطالعہ عطا نہیں کر دیتا اور اسے بار بار پڑھا

نہیں دیتا اسے مرشد کیسے کہا جا سکتا ہے؟ وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہے جو کہ راہِ مرشدی سے واقف ہی نہیں۔ ہر علم کا عالم، تمام احوال سے واقف، صاحبِ قرب و وصال عارفِ لازوال صرف سلسلۂ فقر قادری میں پایا جاتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا اس کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور لاف زن ہے۔ ابیات:

طالب صادق شدہ عنقائی گم

کی شود عیسیٰؑ صفت مرشد بہ قُم

ترجمہ: اس دور میں سچے طالب ہی نہیں ملتے تو قُم بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر مردوں کو زندہ کرنے والا عیسیٰ صفت مرشد بھلا کہاں پایا جا سکتا ہے؟

مرد را رہبر بود مردِ خدا

کی بود این مرشدان از سر ہوا

ترجمہ: مرد طالب کا راہبر کوئی مردِ خدا ہی ہو سکتا ہے۔ ہوا ہوس کے پجاری بھلا مرشد کہاں ہو سکتے ہیں؟

شرح مستی

مستی کی کئی قسمیں ہیں۔ مستیٔ نفس، مستیٔ قلب جو خدا پرستی سے حاصل ہوتی ہے، مستیٔ روح جو دیدارِ الٰہی میں غرق رہنے سے حاصل ہوتی ہے اور مستیٔ الست جو اللہ کے ازلی فیض و فضل سے حاصل ہوتی ہے۔ بیت:

مست را چشم بین است بیند لقا

عالم در علم دانستن روا

ترجمہ: مست فقیر کو چشمِ بینا حاصل ہوتی ہے جس سے وہ دیدارِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے جبکہ عالم صرف علم کو ہی اپنے لیے کافی سمجھتا ہے۔

مست فقیر اس کو پا چکے ہوتے ہیں جس کو پانا مقصود ہے۔ بیت:

دریافتم بشناختم بینم دوام

این بود دیدار بینا با تمام

ترجمہ: میں نے اسے پا لیا ہے، پہچان لیا ہے اور اب میں ہر دم اس کا دیدار کرتا رہتا ہوں۔ اس طرح اللہ کو دیکھنا ہی کامل دیدار ہے۔

اللہ کو نہ پہچاننے والے بے عقل ہیں۔ جس نے اللہ کو پہچان لیا اسے حضوری حاصل ہوگئی اور جسے حضوری حاصل ہوگئی وہ باشعور ہو کر عقلِ کل کے مرتبہ پر پہنچ گیا۔ ابیات:

فقر را در فقر بردم قدم آوردم تمام

در یکدمی من طی کردم آنچہ عالم خاص و عام

ترجمہ: راہِ فقر کو مکمل طور پر طے کر کے میں نے فقر کو پا لیا ہے۔ مَیں ہر خاص و عام مقام سے ایک ہی لمحے میں گزر گیا ہوں۔

ہر کہ خود را کرد پنہان جسم خود در اسم حق

حق ز حق حق یافتہ شد غالب بر جملہ خلق

ترجمہ: جو طالب خود کو اسمِ حق میں چھپا لیتا ہے وہ حق سے حق کو پا کر تمام مخلوق پر غالب ہو جاتا ہے۔

احتیاجی کس ندارم التجائی نیست کس

غرق فی التوحید گشتم شد فنا فی اللہ بس

ترجمہ: نہ مجھے کسی کی احتیاج ہے نہ ہی میں کسی سے کوئی التجا کرتا ہوں۔ میرے لیے اللہ ہی کافی ہے کیونکہ میں غرق فی التوحید ہو کر فنا فی اللہ ہو چکا ہوں۔

یہ عطائے الٰہی اور فیض و فضلِ الٰہی کا مرتبہ ہے جو محبوب مرشد کامل سے حاصل ہوتا ہے۔ مجذوب طالب شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہے اس لیے اس کی عاقبت مردود ہوتی ہے۔ جو کوئی خلافِ شرع راہ اپناتا ہے وہ کبھی کسی مقام و منزل تک نہیں پہنچ پاتا۔ وہ جو کچھ بھی کہتا ہے سراسر جھوٹ اور

لاف زنی ہی ہوتی ہے۔

نیز شرح طی

طالب کا مردہ قلب و قالب اور ہفت وجود اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے سے حیاتِ جاوداں پا کر نجات یافتہ ہو جاتے ہیں۔ بیت:

ہر کہ داند طی طاقت او تمام
میشود دیدار آنرا ہر دوام

ترجمہ: جو طی اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طاقت کو جان لیتا ہے وہ کامل ہو جاتا ہے اور دائمی دیدار سے مشرف رہتا ہے۔

جان لے کہ چاروں کتابیں توریت، زبور، انجیل، قرآنِ مجید اور تمام مخلوقات جن و انس، مقاماتِ ذات وصفات اور تمام طبقات اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے اور کلید کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں موجود ہیں۔ بیت:

طرفہ زد این طی را بکشائی تو
ہر مطالب طالبا از طی بجو

ترجمہ: اے طالب تو اپنے تمام مطالب طیٔ اسمِ اَللّٰہُ ذات میں تلاش کر۔ یہ طے ایک ہی لمحے میں تجھ پر سب کچھ کھول دے گی۔

جان لے کہ طی توحید میں استغراق کی چند قسمیں، چند اسم اور چند رسمیں ہیں۔ جان لے کہ توفیق کا استغراق، تحقیق کا استغراق، طریق کا استغراق، دریائے عمیق کا استغراق، استغراقِ نفسانی، استغراقِ شیطانی، خطرات کا استغراق، دنیا کی پریشانیوں کا استغراق، جنونیت و زندیقیت کا استغراق، فرشتوں کی طرح طیر سیر کا استغراق بالکل مختلف ہے لاھوت لامکان میں پہنچ کر انبیا و اولیا کی مجلس کے روحانی استغراق سے۔ بعض کو ظاہری توفیق و باطنی تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ بعض کا

استغراق ظاہری تحقیق و باطنی توفیق سے ہوتا ہے لیکن بعض کا استغراق صرف ظاہری ہوتا ہے جبکہ ان کا باطن وہم وخیال میں گم ہوتا ہے۔ ایسے لوگ راہزن اور بدطریق ہوتے ہیں۔ کونین پر حاکم امیر فقیر کامل وہ ہے جو حروف اسم اللہ ذات کی راہ جانتا ہے اور طالب کو اس راہ سے ایک ہی لمحہ میں قربِ الٰہی اور حضوری سے نواز کر غرق فنافی اللہ نور کر دیتا ہے۔ طے اسم اللہ ذات سے طالب کو فنا فی اللہ کا ایسا استغراق حاصل ہوتا ہے کہ ایک ہی لمحے اور ایک ہی قدم میں (اس کا تمام عرصۂ حیات گزر جاتا ہے) صورِ اسرافیل کی آواز اس کے کانوں میں پہنچتی ہے اور قیامت قائم ہو جاتی ہے اور وہ مراقبے سے باہر آجاتا ہے۔ بلکہ جو طالب تصورِ اسم اللہ ذات کی طے سے سبق پڑھتا ہے وہ ایک ہی لمحے اور ایک ہی قدم میں یوں غرق فنافی اللہ ہو جاتا ہے کہ اسے روزِ حشر اور حساب گاہ یاد ہی نہیں رہتے۔ اس کا وجود اسم اللہ ذات میں لپٹ جاتا ہے جس سے اسے دنیا و آخرت میں حیاتِ جاودانی نصیب ہو جاتی ہے۔ بیت:

اول فنا بعدش بقا آخر لقا

روزِ اول این مراتب اولیا

ترجمہ: پہلے مرتبہ فنا ہے، پھر بقا اور آخر میں لقائے الٰہی۔ اولیا اللہ کو یہ مراتب پہلے ہی روز حاصل ہو جاتے ہیں۔

فقیر کو یہ قوت قربِ الٰہی کی توفیق اور تحقیق کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے میں ہر وقت ہشیار اور خبردار رہتا ہوں کہ کہیں فرض و سنت نماز قضا نہ ہو جائے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضامندی پانچ وقت نماز کی ادائیگی میں ہے۔ جو شخص دائمی نماز[1] اور مقررہ اوقات پر ادا کی جانے والی نماز کا خیال رکھتا ہے وہ اللہ کی نظر میں منظور اور مرتبہ لازوال کا حامل ہو جاتا ہے۔ راز نماز میں ہے اور نماز راز میں۔ نماز اور راز فقیر عارف باللہ کے بال و پر ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

---

[1] ذکر و تصور اسم اللہ ذات

شرح مراقبہ واستغراق

اگر طالب کا قربِ الٰہی کا قلبی مرتبہ قہر وجذب کی وجہ سے سلب ہو جائے یا وہ رجعت کا شکار ہو جائے یا فقر وفاقہ اور بھوک ومفلسی سے ہر وقت شکایت کرتا رہتا ہو، معرفتِ الٰہی اور ہدایت سے محروم ہو، یا کسی مردود طالب کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نکال دیا جائے، معرفتِ الٰہی کا منکر ہونے پر عاق کر دیا جائے یا اپنے مرشد سے منافقت اور دشمنی پر اتر آئے یا شب وروز بے قرار و بے جمعیت رہتا ہو اور دائمی حیرت وعبرت کا شکار ہو کر دیوانگی وجہالت میں مبتلا ہو جائے یا علمِ دعوتِ تکثیر اس پر نہ منکشف ہوتا ہو اور علم سے ذہن وفہم کی صلاحیتیں اجاگر نہ ہوتی ہوں یا چاہتا ہو کہ تصور اسم اللہ ذات کی توفیق اور قوت سے کل وجز کی مخلوقات وارواح اور ذات وصفات کے تمام مقامات ودرجات پر تحقیق کے ساتھ تصرف حاصل ہو جائے یا چاہے کہ ظاہر میں خواہ خاص وعام لوگوں سے ہمسخن رہے لیکن باطن میں انبیا واولیا اللہ کی مجالس میں حاضر رہے، ان سے ذکر مذکور کے ذریعے ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت حاصل کر لے اور مکمل طور پر اللہ سے واصل ہو جائے تو ان سب کا علاج کیا ہے؟ مرشد کامل طالب مرید کو سب سے پہلے علمِ کیمیا اکسیر علمِ دعوتِ تکثیر عطا کرتا ہے تاکہ وہ ان علوم سے غنایت حاصل کر کے لایحتاج ہو جائے اور پھر غرق فنا فی اللہ ہو کر مشاہدۂ معراج میں اپنا قدم رکھے۔ اس کے بعد مرشد پر لازم ہے کہ وہ طالبِ مولیٰ کو تلقین وارشاد سے نوازے۔

ابیات:

طالبی در طلب مرشد راز سخت
طالبی میرود در قبر باشد شاہ تخت

ترجمہ: جو طالب صاحبِ راز مرشد کی طلب میں صعوبتیں برداشت کرتا ہے وہی طالب قبر میں تختِ بادشاہی پاتا ہے۔

در عمل من تخت قبر اختیار
مرشدی و طالبی دشوار کار

ترجمہ: اگرچہ مرشدی اور طالبی دشوار کام ہے لیکن طالب کو قبر میں تختِ بادشاہی سے نوازنا میرے اختیار میں ہے۔

طالب از توفیق یابد ہر طریق
مرشدی تحقیق باشد در غریق

ترجمہ: اگر مرشد با تحقیق اور غرق توحید ہو تو طالب اس سے ہر طریق کی توفیق پا سکتا ہے۔

اگر طالب طلبِ مولیٰ میں جان فدا کر سکتا ہو اور با اخلاص طیار ہو تو مرشد باھُو قادری کے لیے اسے توجہ اسم اللہ ذات سے ایک ہی لمحے میں منزلِ مقصود تک پہنچانا کچھ مشکل نہیں۔

خوش بیا ای طالبا حق! حق پسند
دنیا را بگذار باشد روز چند

ترجمہ: اے طالبِ حق پسند! اس چند روزہ زندگی کی فکر چھوڑ اور خوشی کے ساتھ حق کی جانب اپنا قدم بڑھا۔

من حقیقت یافتم این دنیا را
دنیا را بگذار بہر از خدا

ترجمہ: اس دنیا کی حقیقت مجھے معلوم ہو گئی ہے اس لیے رضائے الٰہی کی خاطر میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔

جان لے کہ تصور اور تصرفِ تحقیق کی توفیق ایسے ہے جیسے کہ عصائے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا جامِ جہان نما یا آئینہ سکندری یا گلزارِ آتشِ ابراہیم علیہ السلام یا دمِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا قربانیٔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یا خاتمِ سلیمانی علیہ السلام یا جیسے معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

ابیات:

گنج بخشد مرشدی کامل عطا
سبق خواند طالب از کیمیا

ترجمہ: مرشد کامل گنج بخش ہوتا ہے۔ وہ طالب کو علمِ کیمیا عطا کر کے خزانوں کا تصرف بخش دیتا ہے۔

سیماب را کشتہ کند کامل نظر
نظر کامل بہ بود نظر از خضرؑ

ترجمہ: کامل اپنی نظر سے سیماب کو کشتہ کر سکتا ہے کیونکہ کامل کی نظر حضرت خضر علیہ السلام کی نظر سے بہتر ہوتی ہے۔

این کیمیا گر کی بود اہل از ہوس
ہر کہ داند لب بلب بستہ بہ بس

ترجمہ: یہ ہوا و ہوس کے غلام کیمیا گری کے متعلق کیا جانیں؟ جو اس علم کو جان لیتا ہے وہ ہمیشہ خاموش رہتا ہے۔

گر ترا شد آرزوئی کیمیا
طالب طلب کن از مرشدی عارف خدا

ترجمہ: اے طالب اگر تو کیمیا اکسیر کی خواہش رکھتا ہے تو اسے مرشد عارفِ خدا سے طلب کر۔

از خود دہد یا میدہاند این نصیب
طالب نالائق از اہل رقیب
کم حوصلان را گفتنش باشد خطا
حوصلہ باشد وسیع لائق عطا

ترجمہ: اگر طالب وسیع حوصلہ اور لائقِ عطا ہو تو مرشد کامل اسے کیمیا اکسیر کے خزانے سے یا تو خود

نواز دیتا ہے یا بارگاہِ الٰہی سے دلوا دیتا ہے۔ کم حوصلہ اور نالائق طالب مرشد کا رقیب ہوتا ہے۔ اسے اس علم سے آگاہ کرنا سراسر خطا ہے۔

شرح طریقہ قادری

سن! اگر تو عاقل ہوشیار ہے، اگر غافل ہے تو اپنے کانوں سے غفلت کی روئی باہر نکال دے، اگر عامل ہے تو اعتبار کر، اگر کامل ہے تو مشاہدہ کر اور یہ نصیحت جو تجھے بیان کی ہے اسے ہمیشہ یاد رکھ۔ جان لے کہ طریقہ قادری وہ راہ ہے جس میں حضرت شیخ محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز اسرارِ الٰہی کے خزانے عطا کرتے ہیں اور ناقصوں کے وجود سے ریاضت کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں۔ قادری طریقہ تیز دھار ننگی تلوار کی مانند ہے۔ جو شخص حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے طالب یا مرید سے دشمنی رکھتا ہے اس کا سر گردن سے جدا کر دیا جاتا ہے۔ اگر حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا طالب مرید فرزندِ صالح ہو تو وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی آستین میں رہتا ہے اور اگر طالح ہو تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اس کی آستین میں رہتے ہیں۔ جو بھی حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے طالب مرید فرزندوں کو تکلیف پہنچاتا ہے تو آپ آستین جھاڑ کر آزار دہندہ کی سات پشتوں کو برباد کر دیتے ہیں۔

جان لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب شبِ معراج اللہ کے حضور حاضر ہونے کے لیے تیار ہوئے تو حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنی گردن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کے نیچے رکھ دی جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کا قدم تمام اولیا اللہ کی گردن پر ہوگا۔ ہر طریقہ خرقہ پوش ہے لیکن طریقہ قادری محبت و معرفت و توحیدِ الٰہی کا دریا نوش ہے۔ دیگر ہر طریقہ میں سجادگی ہے لیکن طریقہ قادری میں مقام فنا فی اللہ اور نفس سے آزادی ہے۔ دیگر ہر طریقہ میں قائم مقام اور جانشین بنایا جاتا ہے لیکن طریقہ قادری میں معرفت و ہدایت سے فقر کی انتہا تک پہنچایا جاتا ہے۔ ہر طریقہ میں جبہ و دستار ہے لیکن طریقہ

قادری میں جمالِ یار کا مشاہدہ، حضوری اور شرفِ دیدار ہے۔ دیگر ہر طریقہ میں ورد و وظائف کی مشقتوں میں الجھایا جاتا ہے لیکن طریقہ قادری میں نفس کو ذبح کر کے طالب کو وحدت میں غرق کر دیا جاتا ہے۔ ہر طریقے میں تقلیدی طور پر حجام کی طرح قینچی سے طالب مرید کے بال کاٹے جاتے ہیں لیکن قادری طریقہ میں توجہ کے ذریعہ طالب کو عین بعین مشاہدہ عطا کر کے مطلق توحید تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ بیت:

ہر طریقہ مفلس و بر در سوال
قادری صاحب غنایت با وصال

ترجمہ: دیگر ہر طریقہ کا پیروکار (باطنی طور پر) مفلس اور در در کا سوالی ہے لیکن قادری طالب صاحبِ غنایت اور باوصال ہوتا ہے۔

من قادریم حاضریم باخدا
طالبان را میناییم مصطفیٰؐ

ترجمہ: میں حضوریٔ خدا سے مشرف قادری فقیر ہوں اور طالبوں کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی راہ دکھاتا ہوں۔

فقیر نے جو کچھ کہا ہے حساب سے کہا ہے نہ کہ حسد سے۔ حضرت شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا قول ہے:

☆ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ اَوْلِيَآءِ اللّٰهِ

ترجمہ: میرا قدم تمام اولیا اللہ کی گردن پر ہے۔

شبِ معراج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم براق پر سوار ہو کر روانہ ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام بطور جلودار[1] آپ کے آگے آگے پاپیادہ چلے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کونین کی شش جہات سے نکل کر عرش سے بھی اوپر لامکان میں قربِ حق تعالیٰ کے اعلیٰ ترین مقامِ فنافی اللہ

[1] گھوڑا تھامنے والا

ذات ''قاب قوسین'' پر پہنچے تو آپ نے اللہ کے حضور انتہائی حسین و جمیل نور الہدیٰ صورتِ فقر کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پوچھا ''اے اللہ! یہ حسین صورتِ فقر کس کی ہے جسے بارگاہِ الٰہی میں معشوق کا مرتبہ حاصل ہے؟'' فرمایا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! آپ کے لیے خوش خبری ہے کہ یہ حسین صورتِ فقر محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی کی ہے جو آپ کی اور علی المرتضیٰ کی حسنی و حسینی اولاد ہیں۔ فقرا کا خطاب ''فقیر'' انہی کے فقر کی وجہ سے ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ 'فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے' کیونکہ شاہ محی الدین میرے فقر سے ہیں اور مجھے ان پر فخر ہے۔''

کیا تو جانتا ہے محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کی حیاتِ مبارکہ کے دوران اگر کوئی بغیر وضو کے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا اسمِ مبارک اپنی زبان پر لاتا تو اس کا سر گردن سے جدا ہو جاتا تھا۔ درحقیقت یہ بھی ایک آزمائش تھی کیونکہ آپ رضی اللہ عنہٗ قربِ الٰہی کے انتہائی مرتبہ پر تھے، سر تا قدم فقر میں ڈوبے ہوئے تھے اور فقر کے بارِ گرانی کو ابتدا سے انتہا تک اٹھائے ہوئے تھے۔

دانا بن اور آگاہ ہو جا کیونکہ زن مرید پیر اور مرشد اہلِ تقلید جو مثل حجام مریدوں کے بال کاٹتے ہیں بے شمار ہیں۔ مرشد کو قادری فقیر کی طرح ہونا چاہیے جو ایک ہی نظر میں طالب کو حضوری بخش کر عارف نظار بنا دیتا ہے اور اس کے دل سے دنیا جیفہ مردار کی محبت کی نجاست کو نکال دیتا ہے۔

معراج کی شب ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت پیرِ دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی روحِ مبارک کو دورانِ حضوری دست بیعت فرما کر تعلیم و تلقین، حلم و معرفت، ارشاد و سربلندی سے نوازا اور اپنا قائم مقام مقرر کر کے شاہ عبدالقادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ حضرت پیرِ دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مادر زاد ولی تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو خود دستِ بیعت فرمایا۔ جب ظاہری دستِ بیعت کرنے کے لیے کسی مرشد کی تلاش میں نکلتے اور مرشدوں کو طلبِ ناقص میں مبتلا پاتے تو اپنی باطنی توجہ سے انہیں مقامِ طلب سے نکال کر مرشدی کے انتہائی مرتبہ پر پہنچا دیتے۔ دیگر مرشد طالبوں کو مرید بناتے ہیں لیکن حضرت پیر دستگیرؓ طالبوں کو

منصب ومرتبۂ مرشدی سے سرفراز فرما دیتے۔ تمام پیر ومرشد حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے طالب ومرید ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے کسی کو بھی اپنے مرتبہ کے برابر نہ پایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ مبارک ہے:

☆ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

ترجمہ: جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب ہے۔

جان لے کہ طریقہ قادری بادشاہ ہے اور دیگر تمام طریقے اس کی رعیت ہیں یا مثل فرمانبردار اس کے حکم کے تحت ہیں۔ طریقت اور سلوک کی ہر راہ کی پیشوا ریاضت ہے لیکن کامل قادری راہ میں روزِ اول ہی دیدار وحضوریٔ انوار اور قربِ الٰہی کا شرف ہے۔ ابیات:

سہروردی زان فقر آگاہ نیست
نقشبندی را ز فقرش راہ نیست
خواجہ چشتی ریاضت راہبر
بہر دنیا عز و جاہ و سیم و زر

ترجمہ: سہروردی اور نقشبندی راہِ فقر سے بالکل آگاہ نہیں اور چشتی سلسلہ میں راہبر ریاضت ہے جس کا مقصد محض دنیاوی سیم وزر اور عزت وجاہ کو پانا ہے۔

ابتدائے قادری را شد لقا
انتہائے قادری با مصطفیؐ

ترجمہ: قادری سلسلہ کی ابتدا دیدارِ الٰہی ہے اور انتہا مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ مَنْ سَکَتَ عَنِ الْکَلِمَۃِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطٰنٌ اَخْرَسٌ

ترجمہ: جو شخص حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

فقیر نے جو کچھ بھی کہا وہ حساب سے کہا نہ کہ حسد سے۔ قادری فقیر کا مرتبہ وہم وفہم اور حد وحساب

سے بالاتر ہوتا ہے۔ طریقہ قادری کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہو سکتا۔ اوّل یہ کہ وہ رافضی و خارجی ہوتا ہے، دوسرا وہ ناقص، کاذب اور حاسد ہوتا ہے، تیسرا وہ مردود اور منافق ہوتا ہے۔ اے جانِ عزیز عقل و حکمت سے کام لے۔ راہِ فقر و معرفت میں وہ قدم رکھے جو طریقت کی ابتدا و انتہا سے واقف ہو اور سچے جھوٹے مرشد کی پرکھ کرنے کی توفیق رکھتا ہو۔ توفیق بھی چار قسم کی ہے: اوّل توفیقِ علم ہے جس کا تعلق انسانی شعور سے ہے۔ دوم توفیق تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات ہے جس سے اہلِ حضور اولیا اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ سوم توفیقِ تصدیق جو ذکرِ قلبی کے انوار و تجلیات میں غرق ہو کر مشرفِ دیدار ہونے سے حاصل ہوتی ہے اور باطن کو معمور کر دیتی ہے۔ چہارم توفیقِ تصور با تصرف ہے جس سے نفس فنا اور روح کو بقا حاصل ہو جاتی ہے اور طالب عارفِ خدا بن کر اللہ کی نظر میں منظور ہو جاتا ہے۔ طریقہ قادری کے مرشد کامل کے لیے فرضِ عین ہے کہ وہ بذریعہ تلقین طالب کو توفیق کے ان چاروں مراتب سے ضرور نوازے۔ جان لے کہ دیگر ہر طریقے میں رنج کشی کی آفات ہیں لیکن طریقہ قادری میں طالب کو پہلے ہی روز[1] تصورِ ذات کے ذریعہ فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ قادری سلسلہ آفتاب کی مانند ہے اور دیگر تمام سلاسل اس کے مقابل چراغ کی مثل ہیں۔ اکثر وساوس اور نفسانی خطرات میں گھرے ہوئے جاسوس شیطانی طالب کسی حیلے وسیلے سے قادری طریقے کی خلافت حاصل کر لیتے ہیں۔ اگرچہ ظاہر میں انہیں ان کا مقصود مل جاتا ہے لیکن باطن میں وہ مردود ہی رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جھوٹے دعوے کرتے ہیں کہ ہمیں ہر طریقے کی خلافت حاصل ہے۔ لیکن قادری طالب کو کسی اور طریقے کی طرف رجوع کرتے ہوئے صد ہزار بار حیا آتی ہے۔ نہ وہ کسی دوسرے طریقے سے کوئی التجا کرتا ہے نہ واسطہ رکھتا ہے۔ طالب

---

[1] سلسلہ سروری قادری کا شیخِ کامل فنافی اللہ بقاباللہ کے مقام پر ہوتا ہے۔ وہ طالب صادق کو اسی مقام پر بیعت کرتا ہے اور دورانِ بیعت ہی اسے اُس مقام پر پہنچا دیتا ہے بشرطیکہ طالب اللہ کی طلب میں سچا ہو نہ کہ دنیا و عقبیٰ کا طالب ہو۔ مرشد طالبِ صادق پر اس کا مقامِ فنافی اللہ آہستہ آہستہ کھولتا ہے۔ جیسے جیسے صادق طالب آزمائشوں سے گزرتا ہے اور ہر حال میں استقامت اختیار کرتا ہے اس پر اس کا مقام کھلتا جاتا ہے۔ جبکہ منافق طالب کو رجعت ہو جاتی ہے۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

مرید قادری کی مثال نر شیر کی ہے، وہ ہرگز لومڑیوں کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ طالب مرید قادری بلند پرواز شہبازِ قدس کی مثل ہوتا ہے جو ہرگز چیلوں کا ہمنشین نہیں ہوتا۔ وہ مست اونٹ کی مثل ہوتا ہے جو خار کھاتا ہے اور بھاری بوجھ اٹھائے رکھتا ہے۔

جان لے کہ جو شخص خاص اخلاص، اعتقاد اور اختصاص کے ساتھ پکارتا ہے: یَا شیخ عبد القادر جیلانیؓ شَیْئًا لِلّٰهِ اُمْدُدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ترجمہ: ''یا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ! خدا کے لیے اللہ کے راستے میں میری مدد فرمائیں'' تو صرف ان کا مبارک نام لینے سے اس پر ابتدا وانتہا روشن ہو جاتی ہے اور وہ معرفت، ہدایت، ولایت اور فقر کی تمامیت پر پہنچ جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے معظم و مکرم نام کی تاثیر سے مشاہدۂ حضوری اور معراج حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا نامِ مبارک لینے سے ہی مشاہدۂ حضوری، معرفت و معراج نصیب ہو جائے اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ ریاضت و چلہ کشی میں مشغول ہو؟ جان لے کہ دیگر ہر طریقے میں طالب مرید کو ذکر فکر اور مراقبوں کے ذریعے کوشش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور مرشد کو توجۂ باطنی کے لیے کشش کی حاجت ہوتی ہے لیکن طریقہ قادری میں نہ کوشش کی احتیاج ہے نہ کشش کی۔ مرشد طالب کو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ایک ہی توجہ کے ساتھ حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ ابیات:

نیست کشش و نی کوشش ثواب
غرق فی التوحید فی اللہ بی حجاب

ترجمہ: قادری سلسلے میں نہ کشش کی ضرورت ہے نہ ثواب کے لیے کوشش کی۔ طالب بس غرق فی التوحید ہو کر اللہ کا بے حجاب دیدار کرتا ہے۔

رفت نفس و قلب و روح و ہم ہوا
غرق فی التوحید بینم رو خدا

ترجمہ: نفس و قلب و روح اور تمام خواہشات سے نجات حاصل کر کے میں غرق فی التوحید ہو گیا ہوں اور ہر وقت دیدارِ الٰہی میں محو رہتا ہوں۔

غرق کسے کہتے ہیں اور توحید سے کیا مراد ہے؟ مرتبہ غرق اور توحید غیر مخلوق ہیں، یہ دونوں مراتب اسمِ اَللّٰہُ ذات سے منکشف ہوتے ہیں اور تجلیاتِ حروفِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ان کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ مراتب برحق ہیں، حق کی طرف سے ہیں اور حق کے ساتھ ہیں۔ جب تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ہفت اندام پاک ہو کر مطلق نور بن جاتے ہیں تو بے شک صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات حضوری سے مشرف ہو جاتا ہے، اس کا باطن معمور اور وجود مغفور ہو جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (48:2)

ترجمہ: تاکہ اللہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے۔

اس کے مغفور وجود کو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصرف سے اللہ کا لازوال وصال حاصل ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے باوصال ہونے والے طالب کے مراتب کبھی گناہِ کبیرہ و صغیرہ سے سلب نہیں ہوتے کیونکہ اسے اسمِ اَللّٰہُ ذات سے لازوال تقویت حاصل ہوتی ہے۔ جس طالب کے وجود کو اسمِ اَللّٰہُ ذات اپنے تصرف میں لے لیتا ہے وہ سر سے قدم تک نور بن جاتا ہے۔ پھر وہ علمِ نور کا سبق پڑھتا ہے جس سے اس کا نفس نور، قلب نور، روح نور، سِرّ نور، بینائی نور، شنوائی نور، گویائی نور، قال نور، افعال نور، اعمال نور، احوال نور، وصال نور، جمال نور، کھانا نور، پینا نور، خواب نور، مشرف دیدارِ نور، تصور و تصرف نور، تفکر و توجہ نور، معرفت و قرب نور، جمعیت با ایمان نور اور تمام اعضا بھی نور بن جاتے ہیں۔ یہ طالب مرید قادری کے ابتدائی مراتب ہیں جس کا باطن ایمان سے معمور ہو۔ حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

☆ لَا يَمُوْتُ مُرِيْدِيْ اِلَّا عَلَى الْاِيْمَانِ

ترجمہ: میرا مرید نہیں مرے گا مگر کامل ایمان پر۔

کیونکہ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضرت شاہ محی الدین قدس سرہٗ العزیز کی رفاقت سے بے شک آپؒ کے طالب مرید کی زبان پر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ رواں ہوجاتا ہے۔

شرح نور

پس نور کسے کہتے ہیں اور نور کیا ہے؟ جو انوار حروفِ اسمِ اللہ ذات سے پیدا ہوتے ہیں وہ دیدارِ الٰہی کا وسیلہ ہیں اور ہشیار ولی اللہ کو نصیب ہوتے ہیں جبکہ دنیا سراسر ظلمت اور مطلق جیفۂ مردار ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (2:257)

ترجمہ: (اسم) اللہ مومنوں کا ایسا دوست ہے جو انہیں ظلمت سے نکال کر نور میں لے آتا ہے۔

اہلِ نور اولیا اللہ قادری سلسلے کے طالب مرید ہوتے ہیں جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف اور اللہ کی نظر میں منظور ہوتے ہیں۔ جس کسی کو یہ مراتب حاصل ہوجاتے ہیں اسے قربِ الٰہی کی دولت میسر آجاتی ہے۔ پس وہ خود کو مکمل طور پر اللہ کے سپرد کردیتا ہے اور خود درمیان میں نہیں آتا۔ جو شخص قربِ الٰہی عطا کرنے والے علمِ معرفت، علمِ تصوف اور علمِ حیّ و قیوم کو نظرانداز کرتا ہے وہ سیاہ دل، شرمندہ اور اللہ سے وصال کے احوال سے بے خبر رہتا ہے۔ تصوف حضوری کی توفیق سے حاصل ہونے والے اللہ کے کلام اور سخن کو، جو کہ نور کی صورت میں ہوتا ہے، حروف کی شکل دینے کا نام ہے۔ یہ اللہ کی عطا ہے اور اس میں وہ تمام اسرارِ الٰہی شامل ہوتے ہیں جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحلت کی وجہ سے ظاہر نہیں ہو پائے تھے۔ یہ تصنیف بھی انہی باقی ماندہ معجزات اور اسرارِ الٰہی میں سے ہے۔ فقیر باھُوؒ کو یہ تمام علمِ معجزات باطن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے حاصل ہوا ہے۔ یہ تصنیف علمِ معجزات سے منور اور اسرارِ

الٰہی کا پُر یقین اور با اعتبار اظہار ہے۔ اکثر بزرگوں اور مصنفین کی تصانیف الہامی ہوتی ہیں لیکن اس فقیر کی تصانیف قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہو کر لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کم بخت اور بد قسمت کو نیک بخت اور خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جو طالب شب و روز اس کا مطالعہ کرتا ہے وہ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔

اس تصنیف کا تعلق نہ علمِ واردات سے ہے اور نہ ابتدائے نفی اثبات سے بلکہ ذات سے ہے۔ ذات سے تعلق ہونے کی وجہ سے یہ کتاب باحیات ہے اور باحیات ہونے کی بنا پر یہ حیات بخش اور وسیلۂ نجات ہے کہ اس میں آیاتِ قرآنی کا تمام علم ہے۔ قرآن کی آیات کے اس علم سے ابتدا میں ہی قربِ حق تعالیٰ کے اعلیٰ مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ یہ نعمت و سعادت فنا فی اللہ عاشقوں اور واصلوں کو نصیب ہوتی ہے، اللہ انہیں جزا عطا فرمائے۔ ابیات:

گر کسی از من بپرسد قربِ حق
ترک دہ جملہ خلق و از ہر طبق

ترجمہ: اگر کوئی مجھ سے قربِ الٰہی کا سوال کرتا ہے تو میں یہی کہتا ہوں کہ پہلے اپنے دل کو جملہ مخلوقات و طبقات کے خیال سے پاک کر۔

با نظر دیگر مبین گر بینہ ای
گر نہ بینی حاسد اہل از کینہ ای

ترجمہ: اگر تو اہلِ نظر ہے تو اللہ کے سوا کسی کی جانب مت دیکھ۔ اگر تو نے اللہ کا دیدار حاصل نہیں کیا تو تُو حاسد و کینہ پرور لوگوں میں سے ہے۔

میں نے جو کچھ کہا ہے وہ حساب سے کہا ہے نہ کہ حسد سے۔ بعض سلاسل میں ریاضت سے دنیا جیفہ مردار اور سیم و زر کثرت سے حاصل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جن کا مقصود ریاضت و تقویٰ سے نعمت ہائے بہشت کو حاصل کرنا ہوتا ہے، لیکن طریقہ قادری میں طالب معرفت و دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

☆ مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ

ترجمہ: جسے اللہ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا۔

☆ مَنْ سَكَتَ عَنِ الْكَلِمَةِ الْحَقِّ فَهُوَ شَيْطٰنٌ اَخْرَسٌ

ترجمہ: جو شخص حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

طالبِ دنیا مخنث ہے، طالبِ عقبیٰ مؤنث اور طالبِ مولیٰ مرد مذکر ہے۔ ہر طریقے کا طالب دنیا کے لیے متفکر رہتا ہے لیکن قادری سلسلے کا طالب دنیا سے تارک فارغ مرد مذکر ہوتا ہے۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ کل مخلوقات کے ہر خاص و عام مقام و منزل اور دو جہان کو توجہ سے طے کر کے معرفت کی انتہا کو پہنچ جانا ایک حرفِ توحید سے ممکن ہے۔ مقامِ تجرید وتفرید[1] اور راہِ معرفت وتوحید کی انتہا یہ ہے کہ مرشد کامل طالب کو ابتدا میں ہی بغیر محنت کے محبت بخش دیتا ہے، طلب بخش دیتا ہے بے اطاعت، راز بخش دیتا ہے بے ریاضت، مشاہدہ بخش دیتا ہے بے مجاہدہ، معرفت بخش دیتا ہے بے مراقبہ، گنج بخش دیتا ہے بے رنج، توفیق بخش دیتا ہے بے طریق، قرب بخش دیتا ہے باقوت، آگاہی بخش دیتا ہے بانظر ونگاہ، ذکر بخش دیتا ہے بافکر، بقا بخش دیتا ہے بے فنا، لقا بخش دیتا ہے بے جفا، دیدار بخش دیتا ہے باقلبِ بیدار، معراج بخش دیتا ہے بے استدراج، حضوری بخش دیتا ہے باجسمِ نور، علم بخش دیتا ہے باحلم، حکمت بخش دیتا ہے باحکم، دم بخش دیتا ہے بے غم، جود بخش دیتا ہے باکرم، پاس بخش دیتا ہے باانفاس، صدق بخش دیتا ہے باتصدیق، اقرار بخش دیتا ہے باصدیق، ترک بخش دیتا ہے باتوکل، رحمت بخش دیتا ہے باروح، زندگی بخش دیتا ہے باقلب،

---

[1] تجرید وتفرید مقامِ توحید سے پہلے دو مقامات ہیں۔ تجرید یہ ہے کہ طالب ہر ایک مقام سے نکل کر تنہا ہو گیا، نفس و شیطان سے اس نے خلاصی پائی۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مدنظر رہتا ہے۔ منظور ہو کر اس نے نفسِ مطمئنہ حاصل کر لیا اب اس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا۔ تفرید یہ ہے کہ طالب فرد ہو اور بظاہر شب و روز عام لوگوں کی طرح رہتا بستا ہو اور ان سے تعلقات رکھتا ہو یعنی عام انسانوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہو لیکن درحقیقت وہ مقامِ فردیت اور ربوبیت میں غرق ہو۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں ”تجرید میں اغیار کی نفی ہے اور تفرید میں اپنے نفس کی نفی ہے“۔ (شمس الفقرا۔ تصنیف سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس)

قوتِ بینائی وتصفیہ قلب بخش دیتا ہے باچشمِ عیان، تزکیہ بخش دیتا ہے بانفسِ امارہ، سرّ بخش دیتا ہے با اسرار، مجلس بخش دیتا ہے بااعتبار، یقین بخش دیتا ہے بادیدار، جمعیت بخش دیتا ہے باجمال، وحدت بخش دیتا ہے باوصال، وصال بخش دیتا ہے لازوال، قال بخش دیتا ہے باحال، حال بخش دیتا ہے بااحوال، تصرف بخش دیتا ہے باتصور، توجہ بخش دیتا ہے باتفکر، غرق بخش دیتا ہے بامشاہدۂ حضوری، کشف وکرامات بخش دیتا ہے بااہلِ قبور، حیات بخش دیتا ہے باممات، سیری بخش دیتا ہے باگرسنگی، غنایت بخش دیتا ہے باعنایت، ہدایت بخش دیتا ہے باالنہایت، ادب بخش دیتا ہے باحیا، رضا بخش دیتا ہے باقضا، وصل بخش دیتا ہے بااصل اور توفیق بخش دیتا ہے باعلمِ دقیق۔ طریقہ قادری میں یہ جملہ مراتب قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے ابتدائی مراتب ہیں اس لیے ان پر غرور نہ کر کیونکہ مرتبۂ فقر اس سے بہت آگے ہے۔ چنانچہ میں اس فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مراتب بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فیض وفضل سے قادری طالب کو عطا کیے جاتے ہیں۔

سن اے جان فدا کرنے والے طالب! سن اے فقر کا فیض عطا کرنے والے مرشد! ایک فرمان کے مطابق فقر کے دو انتہائی مراتب ہیں اول صبر اور دوم رضا۔ ان مراتب پر غرور نہ کر اور اس سے آگے قدم بڑھا۔ آخر فقر کی انتہا کیا ہے؟ فقر کے چار مراتب ہیں۔ پہلا مرتبہ تصور اسمِ اللہ ذات میں دائمی استغراق ہے جس سے دونوں جہان اور جملہ فرشتے طالب کے حکم کے تابع ہو کر فرمانبردار غلام بن جاتے ہیں۔ کیا یہ فقر کی انتہا ہے؟ نہیں یہ بھی خام مرتبہ ہے، اس کے حصول پر مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس سے آگے بڑھنا لازمی اور فرضِ عین ہے۔ کیا عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک تمام مقامات کو ایک ہی نظر میں طے کر لینا، نگاہ سے مُردوں کو زندہ کر دینا، لوحِ محفوظ کا مطالعہ کر کے لوگوں کو ان کی اچھی بری قسمت کے بارے میں آگاہ کرنا، پانچ وقت نماز ادا کرنے کے لیے کعبہ شریف میں حاضر ہو جانا، ہمیشہ حلال کھانا اور حرام کو ترک کر دینا فقر کی انتہا ہے؟ ہرگز نہیں یہ بھی فقر کے خام مراتب ہیں۔ ان کے حاصل ہو جانے پر غرور نہ کر اور آگے بڑھ کیونکہ

یہاں سے آگے بڑھنا ضروری اور فرضِ عین ہے۔ یہ تمام مراتب اہلِ ناسوت محتاج کے ہیں لیکن فقیر لایحتاج ہوتا ہے۔ لایحتاج اسے کہتے ہیں جسے سات خزانوں پر تصرف اور معراج کے سات مراتب کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ (عین العلم از حضرت ملا علی قاریؒ)

ترجمہ: فقر سوائے اللہ کے کسی کا محتاج نہیں۔

وہ سات خزانے معراج کے ان سات مراتب سے تعلق رکھتے ہیں: اوّل معراجِ علم، دوم معراجِ حلم، سوم معراجِ محبت، چہارم معراجِ معرفت، پنجم معراج مشاہدۂ قربِ حضوری، ششم معراج مجلسِ انبیا واولیا اللہ میں ان کی صحبت اختیار کرنا، ہفتم معراج لاہوت لامکان میں پہنچ کر فنا فی اللہ بقا باللہ ہو جانا۔ یہ ہیں مراتبِ فقر جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

فقیر کی پہچان یہ ہے کہ وہ فقر کی انتہا تک پہنچ چکا ہوتا ہے اور اپنے سچے طالب کو بھی تلقین کے ذریعہ پہلے ہی روز تمامیتِ فقر پر پہنچا کر کونین پر امیر بنا دیتا ہے۔ ایسا فقر اور ایسے فقیر صرف طریقہ قادری میں پائے جاتے ہیں۔ قادری طالب مرید کے مراتب کسی دوسرے سلسلے والے ہرگز سلب نہیں کر سکتے کیونکہ قادری طالب مرید دیگر ہر طریقے پر غالب ہوتا ہے اور طریقہ قادری اور فقرِ قادری امر ہائے خداوندی میں سے ایک امر ہے اور اللہ تعالیٰ کا امر ہر چیز پر غالب ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ (12:21)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے۔

سن! جس قادری طالب کو ہفت گنجِ پارس کا تصرف اور ہفت پارسائی حاصل ہو جائے وہ مرتبۂ فقر پر پہنچ جاتا ہے۔ اسے غنی فقیر کہتے ہیں اور وہ ہی لایحتاج فقیر ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں ہمیشہ حاضر رہتا ہے۔ جو فقیر ان صفات سے متصف نہیں وہ ہر وقت اپنی قسمت ونصیب کی شکایت کرتا رہتا ہے، رزق کی خاطر پریشان رہتا ہے اور اپنے نام کو روٹی کمانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ ایسے نام نہاد فقیر کو شقی کہتے ہیں۔

شرح کامل

کامل عامل مکمل اکمل نورالہدیٰ فقیر معشوقِ خدا اور جامع فقیر عاشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے۔ ان تمام مراتب کا جامع مرتبہ ''کاملِ کُل'' ہے جس میں کامل مکمل اکمل جامع نورالہدیٰ عاشق ومعشوق کے تمام مراتب شامل ہیں۔ مرتبۂ کامل کل کے حامل فقیر کو اہلِ توحید کہتے ہیں اور اس کی نظر وتوجہ مثلِ کلید ہوتی ہے۔ جس بھی مشکل معاملے کے قفل میں کاملِ کُل اہلِ توحید کی کلیدِ توجہ کو ڈالا جائے، کھل جاتا ہے۔ کامل کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض اہلِ تقلید ہوتے ہیں، بعض اہلِ توحید ہوتے ہیں، بعض کامل زندیق ہوتے ہیں جنہیں مخلوق پسند کرتی ہے اور بعض کامل خالق کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔ ایسے بہت سے کامل ہیں جنہیں لوگ ناقص سمجھتے ہیں اور بہت سے ناقص ایسے ہیں جنہیں لوگ کامل سمجھ بیٹھتے ہیں۔ کامل کی تین اقسام ہیں۔ کامل حیات اہلِ نفسانی، کامل ممات اہل روحانی اور کامل ذات صاحب قربِ ربانی جیسے کہ سیّدنا غوث الاعظم حضرت شاہ محی الدین سلطان عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز۔ پس کامل حیات سے کیا مراد ہے اور کامل ممات کسے کہتے ہیں؟ اور کامل ذات کا حامل کون ہوتا ہے؟ کامل حیات کا حامل وہ مرشد ہے جو اپنی زندگی میں ہی طالبوں اور مریدوں کو تلقین سے فیض یاب کر دیتا ہے اور فضلِ الٰہی سے انہیں تمام مطالب عطا کر دیتا ہے ایسے مرشد کو صاحبِ کامل توجہ وتوفیق کہتے ہیں۔ کامل ممات کا حامل وہ مرشد ہے جو اپنی زندگی کے دوران کسی کو طالب مرید نہیں کرتا لیکن مرنے کے بعد خواب میں لوگوں کو طالب مرید کر کے اپنے فیض سے بہرہ ور کرتا ہے اور باطن میں طالبوں اور مریدوں کو جو بھی تلقین کرتا ہے ظاہر میں ان تمام مطالب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسے مرشد کو صاحبِ کامل تصدیق کہتے ہیں۔ کامل

ذات اسے کہتے ہیں جس کے لیے زندگی اور موت برابر ہوتی ہے اور ظاہر و باطن ایک ہوتے ہیں۔ وہ باطن وظاہر میں طالبوں کو تمام درجات عطا کر دیتا ہے اور انہیں ان کے سب مطلوب عطا کر کے مرتبہ مُرغوب القلوب پر پہنچا دیتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (2:154)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (ان کی زندگی کا) شعور نہیں۔

ایسا کامل قاتل النفس ہوتا ہے۔ اس کا قلب شہید، نفس شہید، روح شہیدِ اکبر اور سرّ شہیدِ اکبر کبائر ہوتا ہے۔ فقیر صاحبِ اسرار ہوتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ مشاہدۂ دیدار میں غرق رہتا ہے۔ ایسے کامل فقیر کو اگر کوئی طالب مرید، دوست یا آشنا اعتقاد اور اخلاص کے ساتھ یاد کرتا ہے تو وہ روحانی توفیق سے اسی لمحے جثۂ نفس یا جثۂ قلب یا جثۂ روح یا جثۂ سرّ یا جثۂ نور کے ساتھ حاضر ہو جاتا ہے۔ جو بھی فقیر کامل کا نام لیتا ہے تو بے شک وہ نہ صرف حاضر ہو جاتا ہے بلکہ طالب سے وہم، دلیل، الہام، خیال یا آواز کے ذریعہ ہم کلام بھی ہوتا ہے یا ہوا میں خوشبو بکھیر کر اپنی موجودگی کی خبر دیتا ہے یا حمد وثنا کرتا ہے یا واضح طور پر اپنا جمال دکھا دیتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ طالب صاحبِ نظر اور صاحبِ معرفت ہو اور قربِ وصال کے مرتبہ پر ہو۔ اگر مرشد ظاہر و باطن اور باطن وظاہر میں ان صفات کا حامل نہیں، نہ اس کا وجود اتنا عظیم وطاہر ہے کہ ظاہری طور پر حاضر ہو کر طالب سے ہمکلام ہو سکے تو ایسا زن سیرت مخنث کیسے مرشد ہو سکتا ہے؟ ایسا شخص تو مردہ دل، جانوروں سے بھی بدتر، ظالم اور نفس کا غلام ہوتا ہے۔ پیری ومرشدی اور طالبی ومریدی آسان مرتبہ نہیں ہے بلکہ یہ مشاہدۂ اسرارِ الٰہی کا نام ہے۔ یہ انتہائی مرتبہ صرف فقیر کامل کو نصیب ہوتا ہے جس کے لیے زندگی اور موت برابر ہوتی ہے اور وہ نورِ معرفتِ الٰہی سے آبِ حیات کا جام پیتا ہے۔ ایسا ہی کامل فقیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فخر ''فقر'' کی تمامیت پر پہنچتا ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

تمامیتِ فقر وہ لازوال مرتبہ ہے جو کسی گناہ سے سلب نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ اللہ کی نگاہ میں رہتا ہے۔ یہ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ترجمہ: ''نہ خوفزدہ ہو نہ غمزدہ'' کا مرتبہ ہے۔ تمامیتِ فقر، کاملیتِ فقر، معرفتِ فقر، قربِ حضوریٔ فقر اور مشاہدۂ انوارِ دیدارِ فقر صرف طریقہ قادری میں پائے جاتے ہیں۔ اگر کسی اور سلسلہ کا طالب ان مراتب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ لاف زن، کذاب، مردہ دل اور اہلِ حجاب میں سے ہے۔ اگرچہ کامل قادری فقیر دنیا میں کمیاب ہے لیکن وہ تمام جہان کو آفتاب کی طرح اپنے فیض سے روشن کرتا ہے۔ کامل قادری کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے طالبوں کو ظاہری تلقین وارشاد نہیں کرتا بلکہ توجہ باطنی، حاضراتِ اسمِ اَللّٰهُ ذات اور کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل کر دیتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلیم وتلقین دلوا کر منصبِ ہدایت وولایت اور حکم واجازت سے سرفراز فرما دیتا ہے۔ خود کو درمیان میں لائے بغیر طالب کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سپرد کر دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ (40:44)

ترجمہ: میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے بیشک اللہ اپنے بندوں کی نگہبانی فرماتا ہے۔

جو نام نہاد قادری مرشد باطنی طریق سے اپنے مریدوں کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچانے کی توفیق سے واقف نہیں ہوتا، نہ ہی طالب کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیض دلواتا ہے وہ کامل قادری طریقہ کی راہ سے بے خبر ہے۔ اسے حقیقی قادری طریقہ کے مراتبِ قربِ الٰہی سے کوئی آگاہی نہیں۔ ایسے ناقص مرشد سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے۔ صرف کامل قادری سے تلقین حاصل کرنے پر ہی تمام مطالب پائے جا سکتے ہیں۔ بیت:

من قادریم کاملم قرب از کرم

قادری را دشمن است دنیا درم

ترجمہ: میں اللہ کے فضل وکرم سے صاحبِ قرب کامل قادری فقیر ہوں۔ دنیاوی مال ودولت قادری کے دشمن ہیں۔

غرض یہ کہ طریقہ قادری کو قدرت، قرب، توفیق اور جمعیت بارگاہِ رحمٰن سے، برکت شریعت اور نص وحدیث کی تفسیر باتاثیر سے اور روشن ضمیری قرآن سے حاصل ہوتی ہے۔ جان لے کہ دنیاوی مال ودولت متاعِ شیطان ہے اور اسے جمع کرنا خصلتِ فرعون ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ مجھے دین ودنیا دونوں عطا کیے گئے ہیں تو جان لے کہ یہ شیطانی حیلہ ہے اور نفسانی خواہشات کا نتیجہ ہے۔ قادری کے لیے لازم ہے کہ سب سے پہلے دنیا پر مکمل تصرف حاصل کرے اور پھر اسے ترک کردے۔ دنیا پر تصرف حاصل کرنا اس لیے ضروری ہے تاکہ طالب کا دل دنیا سے مکمل طور پر سرد ہوجائے اور وہ کبھی دوبارہ دنیا کو یاد نہ کرے۔ مصرعہ

؎ از دستِ نارسا است کہ مکارہ پارسا است

ترجمہ: مکار اس لیے پارسائی کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی بدی تک رسائی ہی نہیں۔

نیز شرح دعوت

دعوتِ منتہی وہ ہے جس کو پڑھنے سے عرش وکرسی، لوح وقلم، خانہ کعبہ، حضرتِ مدینہ منورہ اور ماہ سے لیکر ماہی تک ہر شے جنبش میں آجاتی ہے گویا کہ نیست ونابود ہوجائے گی اور ایسا لگتا ہے کہ قیامت قائم ہوگئی ہے۔ اٹھارہ ہزار عالم کی ہر مخلوق حیرت وعبرت کا شکار ہوجاتی ہے اور یہ حالت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک دعوت پڑھنے والا دعوت پڑھ کر فارغ نہیں ہوجاتا۔ اس دعوت کی شرائط یہ ہیں کہ پڑھنے والا صاحبِ قرب ہو، اس کی روح اس کے جسم پر حاوی ہو اور قبر پر قرآن کی تلاوت کے ذریعے دعوت پڑھے۔ یہ مراتب دائرہ دل بادم کے ہیں۔

شرح ذکر

ذاکر کے جان وتن ہمیشہ بافرحت اور روح بے غم ہوتی ہے لیکن ایسے ذاکر دنیا میں بہت کمیاب ہیں۔ بیت:

عالمی یکدم کہ دم در دم فنا
زندہ ماند آنچہ ذاکر با خدا

ترجمہ: تمام عالم ایک دم پر مشتمل ہے اور ایک دم میں ہی فنا ہو جائے گا۔ صرف وہی زندہ رہے گا جو ذاکر با خدا ہوگا۔

حدیث مبارکہ ہے:

☆ ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ترجمہ: تمام فرائض میں سب سے پہلا فرض ذکر اللہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ز ہر حرف کلمہ بود ذکرش ہزار
ز ہر حرف حاصل شود وحدت نگار

ترجمہ: کلمہ طیب کا ہر حرف ہزار اذکار کے برابر ہے اور ہر حرف سے وحدتِ حق کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔

ذکر برساند بدیدار خدا
جز بدیدارش ذکر باشد کی روا

ترجمہ: ذکر دیدارِ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ جس ذکر سے دیدارِ الٰہی حاصل نہ ہو ایسے ذکر کا کیا فائدہ!

ذکر حق نور است باشد بی آواز
ذکر را بردار عاشق جانباز

ترجمہ: حقیقی ذکر نور ہے جو بغیر آواز کے کیا جاتا ہے۔ ایسے ذکر کی توفیق صرف عاشق جانباز کو ہی

نصیب ہوتی ہے۔

غرق فی اللہ غرق با دیدار بر
ذاکران را شد بدیدارش نظر

ترجمہ: ذاکروں کی نظر دیدارِ الٰہی پر رہتی ہے کیونکہ وہ دیدار میں ہی غرق فنا فی اللہ ہوتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (18:24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر کرو جب تم (خود کو بھی) بھول جاؤ۔

ذکر پہلے ذاکر کو حضوری میں لے جا کر مشاہدہ عطا کرتا ہے بعد ازاں ذاکر اپنے وجود کو فراموش کر کے مشاہدے میں غرق ہو جاتا ہے۔

ابیات:

ذکر با نور است برد با حضور
کی بوند این ذاکران اہل الغرور

ترجمہ: ذکر نور ہے جو بارگاہِ الٰہی کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ یہ اہل غرور بھلا ذاکر کیسے ہو سکتے ہیں!

ذکر یک ذوق است باشد لازوال
ذاکران را برد ذکرش با وصال

ترجمہ: ذکر ایک لازوال ذوق ہے جس سے ذاکروں کو وصالِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔

ذکر با موت است موت از معرفت
مردہ را زندہ کند عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: ذکر سے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا "مرنے سے پہلے مر جاؤ" کا مقام حاصل ہوتا ہے جس کے بعد معرفت تک رسائی ہوتی ہے اور ذاکر حضرت عیسیٰؑ کی مردوں کو زندہ کرنے کی صفت سے

متصف ہو جاتا ہے۔

ذکر حبس و دم بہ بستن سر ہوا
ذکران کی بوند این بی حیا

ترجمہ: ذکرِ حبسِ دم نفسانی خواہشات سے پُر ہوتا ہے۔ ایسے بے حیا بھلا ذاکر کہاں ہو سکتے ہیں؟

ذکر با عین است ذاکر با عیان
ذاکران را موت باشند لامکان

ترجمہ: ذکرِ عین ذاکروں کو باعیان بنا دیتا ہے اور وہ مرنے سے پہلے مر کر لامکان میں پہنچ جاتے ہیں۔

ذکر با فکر است فیض و با فضل
شد نصیب ذاکران را زان ازل

ترجمہ: ذکر بافکر فیض و فضل ہے جو ذاکروں کو روزِ ازل سے حاصل ہے۔

نیست ذکرش زانکہ تو فہمیدہ ای
ذاکران دیدار اللہ دیدہ ای

ترجمہ: جسے تو ذکر سمجھتا ہے وہ اصل ذکر نہیں ہے۔ حقیقی ذاکر اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کرتے ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (17:72)

ترجمہ: اور جو یہاں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

ذاکران را رو بود محبوب تر
کی بوند این ذاکرانش گاؤ خر

ترجمہ: ذاکروں کا چہرہ ہمیشہ محبوب کی طرف رہتا ہے۔ یہ جانور صفت لوگ بھلا کہاں ذاکر ہو سکتے ہیں؟

چشم پوشیدن برسم کور را

روئی بنماید مرا وحدت لقا

ترجمہ: آنکھیں بند کر کے ذکر و مراقبہ کرنا باطنی اندھوں کا طریقہ ہے۔ میں تو مقامِ وحدت پر کھلی آنکھوں سے دیدارِ الٰہی کرتا ہوں۔

ہر کہ می بیند بود آن قادری

کامل و عامل بود حاضر نبیؐ

ترجمہ: قادری فقیر ہی ہے جسے دیدارِ الٰہی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ وہ عامل و کامل اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔

ہر کرا شد ذکر با توفیق حق

خاکبوسی او کند جملہ خلق

ترجمہ: جو ذکرِ باتوفیق سے حق کو پالیتا ہے سارا جہان اس کی خاکبوسی کے لیے حاضر ہو جاتا ہے۔

باحضوری ذکر ذاکر خاص دین

خوش ببین ذاکر خدا اہل از یقین

ترجمہ: حقیقی ذکر سے ذاکر کو حضوری اور خاصانِ خاص کا دین حاصل ہوتا ہے اور وہ اہلِ یقین بن کر خوشی سے دیدارِ الٰہی میں محو رہتا ہے۔

ذاکران بیسر بود اسرار دار

بین اولش دیدار بعد از اعتبار

ترجمہ: بے سر ذاکر صاحبِ اسرار ہوتا ہے، وہ پہلے دیدار کرتا ہے پھر اعتبار۔

پیر من محی الدینؒ بود آن نیک نام

بر عرب ہم عجم ہندی شد غلام

ترجمہ: میرے پیرو مرشد نیک نام محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز ہیں۔ عرب و

عجم و ہند سب ان کے غلام ہیں۔

جان لے کہ مرشد بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے طالب کے لیے پیغام لاتا ہے، اسے لازوال ذکر کی توفیق بخشتا ہے اور مرتبۂ معرفت و وصال پر پہنچا دیتا ہے۔ ابیات:

ذکر توفیق است تحقیق از خدا
ذکر تلقین است بود از مصطفیؐ

ترجمہ: ذکر اللہ سے حاصل ہونے والی توفیق و تحقیق کا نام ہے۔ ذکر تلقین ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتی ہے۔

بی پیر بی مرشد بود شیطان صفت
راہزن شد طالبان و از معرفت

ترجمہ: جس کا کوئی پیر و مرشد نہیں وہ شیطان صفت ہے۔ ایسے لوگ راہزن ہوتے ہیں جو طالبوں کو راہِ معرفت سے روکتے ہیں۔

ہر کہ باشد با ذکر ثانی خضرؑ
ہر کہ او بی ذکر شد مردود تر

ترجمہ: جس کو ذکرِ الٰہی کی توفیق حاصل ہوتی ہے وہ ثانیٔ خضرؑ بن جاتا ہے اور جو اس نعمت سے محروم رہتا ہے وہ مردود تر ہے۔

احوالاتِ حاضرات نقش دائرہ وجودیہ

مشق معبود مرقومِ وجودیہ سے تمام مقصود حاصل اور کل و جز کے تمام احوالات معلوم ہو جاتے ہیں۔

انسانی وجود طلسمات کا ایک خزانہ ہے جسے صاحبِ معما مرشد کامل محبت اور معرفت کی چابی سے کھول کر طالب کو دکھا دیتا ہے اور اسے معرفتِ اِلَّا اللّٰہُ عطا کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیتا ہے۔ صرف ایسا مرشد کامل ہی با توفیق اور طالب حق و باطل کی تحقیق

کرنے والا ہوتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ ذیل میں دیئے گئے سی حرفی کے نقش با حاضرات کا ہر دائرہ یقینی طور پر معرفت وقربِ الٰہی عطا کرنے والا روشن آئینہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

تصرف ا حاضرات	تصرف ب حاضرات	تصرف ت حاضرات	تصرف ث حاضرات	تصرف ج حاضرات	تصرف ح حاضرات
تصرف خ حاضرات	تصرف د حاضرات	تصرف ذ حاضرات	تصرف ر حاضرات	تصرف ز حاضرات	تصرف س حاضرات
تصرف ش حاضرات	تصرف ص حاضرات	تصرف ض حاضرات	تصرف ط حاضرات	تصرف ظ حاضرات	تصرف ع حاضرات
تصرف غ حاضرات	تصرف ف حاضرات	تصرف ق حاضرات	تصرف ك حاضرات	تصرف ل حاضرات	تصرف م حاضرات
تصرف ن حاضرات	تصرف و حاضرات	تصرف ه حاضرات	تصرف لا حاضرات	تصرف ء حاضرات	تصرف ی حاضرات

اس نقش کے ہر حرف سے طالب کو علمِ بیان وعیان حاصل ہوتا ہے جس سے وہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور معرفت اس پر منکشف ہو جاتی ہے۔ ہر ایک دائرے میں خزائنِ الٰہی کی دائمی دولت، علمِ کیمیا اکسیر کا مکمل عمل موجود ہے جس سے ہر مؤکل قید میں آ کر غلام بن جاتا ہے۔ یہ طالبوں کے لیے خوشخبری کا مقام ہے۔ اسمِ اعظم کو تصرف میں لانے اور مرتبہ نِعم البدل کی پہچان بخشنے والے ننانوے اسمائے باری تعالیٰ کا نقش یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یااللہ	یارحمٰن	یارحیم	یامالک
یاقدوس	یاصبوح	یاسلام	یامومن
یامہیمن	یاعزیز	یاجبار	یامتکبر
یاخالق	یاباری	یامصور	یاغفار
یاقہار	یاوہاب	یارزاق	یاشکور
یاعلی	یاکبیر	یاحفیظ	یامقیت
یاحسیب	یاجلیل	یاکریم	یارقیب

یا مجیب	یا واسع	یا ودود	یا مجید
یا باعث	یا شھید	یا حق	یا وکیل
یا قوی	یا فتاح	یا علیم	یا قابض
یا باسط	یا خافض	یا رب	یا رافع
یا معز	یا مذل	یا سمیع	یا بصیر
یا حکیم	یا عادل	یا لطیف	یا خبیر
یا حلیم	یا عظیم	یا غفور	محمد

فقر	ھو	جمعیت	کل
یامتین	یاولی	یاحمید	یاخفی
یابدیع	یامحی	یاممیت	یاحیؔ
یاقیوم	یاواحد	یااحد	یاصمد
یاقادر	یامقتدر	یامقدم	یامؤخر
یااوّل	یاآخر	یاظاھر	یاباطن
یاوالی	یامتعالی	یابرّ	یاتواب

یامنعم	یامنتقم	یاعفو	یارؤف
یامٰلک الملک	یاذوالجلال والاکرام	یامقسط	یاجامع
یاغنی	یامغنی	یامعطی	یامانع
یانور	یاھادی	یاباقی	یاوارث
یارشید	یاصبور	یاصادق	یاستار
یاضار	یاصابر	یانافع	فنا فی اللہ بقاباللہ

لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَىۡءٌ	وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ[1]

[1] سورۃ الشوریٰ آیت 11

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس

سن! انسان پر لازم ہے کہ ہر حال میں علم حاصل کرے خواہ اللہ سے دور ناسوت میں ہو یا لاھوت لامکان میں حضوریٔ حق سے مشرف ہو اور ہر ذکر مذکور سے حق و باطل کی تحقیق کرے چاہے اللہ کی نظر میں منظور ہو کر مقام فنافی اللہ میں غرق ہو یا مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں جثۂ نور کے ساتھ سرورِ کائنات وفخرِ موجودات افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے عین قرب سے مشرف ہو۔ مبتدی طالب وصاحبِ حاضرات اہلِ مراقبہ واہلِ عیان واہلِ خواب کو چاہیے کہ جب بھی تصرف وتوجہ وتفکر اور تصور سے مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں داخل ہو تو درود شریف یا لاحول یا کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یا کلمہ شہادت کو کنہ سے پڑھ لیا کرے یا ذکر مذکور کر لیا کرے۔ ایسا کرنے پر اگر تو وہ مجلس حقیقی ہو گی تو اپنے حال پر قائم رہے گی اور اگر احوالاتِ شیطانی، نفسانی یا جنوں کی پیدا کردہ ہو گی تو غائب ہو جائے گی۔ وہ کون سی راہ ہے جو طالب کو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور تصورِ متبرکات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتی ہے؟ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاثیر اہلِ تصور پر غالب آکر اس طرح اثر انداز ہوتی ہے کہ وہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی گرمی اور مجلسِ محمدیؐ کی عظمت سے گویا بے جان مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ اگر دیکھے تو جان جاتی ہے اور نہ دیکھے تو حیرانی و پریشانی میں مبتلا رہتا ہے۔ جس طالب کے یہ احوال ہوتے ہیں اس کے ہفت اندام اور تمام جثہ نور بن جاتا ہے اور وہ حضوری کے لائق ہو جاتا ہے۔ ان مراتب سے مشرف کرنے والا نقش یہ ہے:

---

۱ سورۃ روم آیت 60 ۲ سورۃ آلِ عمران آیت 194

مثنوی:

جثہ با تصور اسم اَللّٰہ نور شد

باطنش معمور جان مغفور شد

ترجمہ: تصور اسم اَللّٰہ ذات سے جسم نور، باطن معمور اور جان مغفور ہو گئی۔

این مراتب قادری را از خدا

عزّ و شرف یافتہ از مصطفیٰؐ

ترجمہ: قادری کو یہ تمام مراتب بارگاہِ الٰہی سے اور عزت وشرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے حاصل ہوئے ہیں۔

حقیقی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانی یہ ہے کہ اس مجلس میں ذکر مذکور، نص وحدیث، تیغِ قاتل کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور درود شریف کا ورد جاری رہتا ہے۔ پیشوائے امت شفیع المذنبین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پُرانوار سے مشرف ہونے کی خواہش بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری سے ہی پوری ہوتی ہے جہاں عارف باللہ کو چشمِ اعتبار اور دیدۂ یقین سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عین جمال کا دیدار، آپ سے وصال اور مشروحاً جواب باصواب کی سعادت حاصل ہوتی ہے جو ہرگز خام خیال نہیں ہوتا۔ ایک حدیث شریف کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک یوں ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بیاض اللون

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ گندمی تھا۔

راحۃ الجبھۃ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی کشادہ تھی۔

افلج الاسنان

دندان مبارک حسین وکشادہ تھے۔

اقنی الانف

بینی مبارک بلند تھی۔

پشت مبارک پر مہر نبوت موجود تھی۔

اسود العین

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشم مبارک سرگین سیاہ تھی۔

ملیح

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہائی حسین وجمیل اور پُرکشش تھے۔

مجمع الحیۃ

تمام خوبصورت محاسن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات میں جمع تھے۔

طویل الیدین

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک دراز تھے۔

لَیْسَ فِیْ بَدَنِہٖ شَعْرٌ اِلَّا کَالْخَطِّ مِنْ صَدْرِہٖ اِلٰی سُرَّتِہٖ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک پر کہیں بال موجود نہیں تھے ماسوائے سینے سے لیکر ناف تک باریک خط کے۔

بیت:

ہر کہ بیند روئے نبوی مصطفیؐ
عالم و عارف شود قرب از الٰہ

ترجمہ: جس کو دیدارِ جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نصیب ہو جاتا ہے وہ قربِ الٰہی پا کر عالم و عارف بن جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَ لَا بِالْکَعْبَۃِ وَ لَا بِالْقُرْاٰنِ اَیْ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ تَحْقِیْقًا لِاَنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَقْدِرُ عَلٰی صُوْرَۃِ النَّبِیِّ وَ اَنْ تَصَوَّرَ وَ لَا عَلٰی ھَیْئَۃِ شَیْخِ الْکَامِلِ وَ لَا یَصِیْرُ عَلٰی صُوْرَۃِ الْکَعْبَۃِ اللّٰہِ۔

فَمَنْ اَنْکَرَ عَنْ رُؤْیَۃِ النَّبِیِّ بِمُوَافِقِ الْحُلْیَۃِ فَقَدْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثَ النَّبِیِّ وَ مَنْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثَ النَّبِیِّ فَقَدْ اَنْکَرَ النَّبِیَّ وَ مَنْ اَنْکَرَ النَّبِیَّ فَقَدْ اَنْکَرَ اللّٰہَ وَ مَنْ اَنْکَرَ اللّٰہَ فَقَدْ کَفَرَ۔

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا اس نے بے شک مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری، کعبہ اور قرآن کی مثل نہیں بن سکتا۔ یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا۔ شیطان کو قدرت نہیں ہے کہ وہ نبی یا شیخ کامل یا کعبہ کی صورت اختیار کر سکے۔

جس نے حدیث میں بیان کردہ حلیہ کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار کا انکار کیا، اس نے گویا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کا انکار کیا۔ جس نے حدیث النبیؐ کا انکار کیا اس نے گویا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کیا۔ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا، اس نے کفر کیا۔

ابیات:

من دیدہ ام دیدار بینم ہر دوام
وِرد من دیدار شد ہر صبح و شام

ترجمہ: میں نے اللہ کا دیدار کیا ہے اور ہر وقت دیدارِ الٰہی میں غرق رہتا ہوں گویا دیدار کو ہی میں نے صبح و شام کا ورد بنا لیا ہے۔

ہر کہ منکر میشود از مصطفیٰؐ
کاذب و مردود گردد رو سیاہ

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا منکر کاذب، مردود اور روسیاہ ہے۔

حدیثِ قدسی:

☆ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ قُلُوْبُهُمْ عَرْشِيَةٌ وَ اَبْدَانُهُمْ وَحْشِيَةٌ وَ هِمَّتُهُمْ سَمْوِيَةٌ وَ ثَمَرَةُ الْمَحَبَّةِ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَقْدُوْسَةٌ وَ خَوَاطِرُهُمْ جَاسُوْسَةٌ وَ السَّمَآءُ سَقْفُهُمْ وَ الْاَرْضُ بَسَاطُهُمْ وَالذِّكْرُ اَنِيْسُهُمْ وَرَبُّ جَلِيْسُهُمْ۔

ترجمہ: میرے ایسے بندے بھی ہیں جن کے قلوب عرش کی مثل اور جن کے بدن (دنیا سے) وحشت کھاتے ہیں اور جن کی ہمتیں آسمان کی مثل (بلند) ہیں اور ان کے قلوب میں (اللہ کی) پاک محبت کا پھل ہے اور ان کے خیالات جاسوس کی مثل ہیں (یعنی وہ مخلوق کے حالات سے آگاہ ہیں)۔ آسمان ان کی چھت اور زمین ان کا بچھونا ہے۔ ذکر ان کا دوست اور اللہ ان کا ہم نشین ہوتا ہے۔

ایک اور حدیثِ قدسی میں فرمانِ الٰہی ہے:

☆ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اِیْجَادُهُمْ فِی الدُّنْیَا کَمَثَلِ الْمَطَرِ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَرِّ یُنْبِتُ الْبَرَّ وَ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرَّ

ترجمہ: میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ جن کا وجود دنیا میں بارانِ رحمت کی طرح ہے جو خشکی پر برستی ہے تو خشکی سے سبزہ اگاتی ہے اور جب سمندر پر برستی ہے تو موتی نکالتی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (25:63)

ترجمہ: رحمٰن کے بندے وہ ہیں کہ جب زمین پر چلتے ہیں تو عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے (ناپسندیدہ) گفتگو کرتے ہیں تو سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔

☆ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ o (28:24)

ترجمہ: (اے اللہ) تو جو نعمت بھی میری طرف بھیجے میں اس کا حاجت مند ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَهَلَكَ الْاَغْنِيَآءُ

ترجمہ: اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا ہلاک ہو جاتے۔

☆ لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَبَرِصَ الْاَغْنِيَآءُ

ترجمہ: اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا کوڑھی ہو جاتے۔

اگر فقرا نہ ہوتے تو اہلِ دنیا زحمتوں کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتے۔ فقیر اسے کہتے ہیں جو انوارِ دیدارِ الٰہی میں غرق فی التوحید رہتا ہے۔

بیت:

گر بنگرم جان میرود گر جان رود چون بہ نگرم
حیران درین کاری شدم یا بہ نگرم یا جان دہم

ترجمہ: اگر میں اسے دیکھتا ہوں تو جان جاتی ہے اور اگر جان چلی جائے گی تو میں اسے کیسے دیکھ سکوں گا؟ حیران ہوں کہ اسے دیکھوں یا اس پر جان دے دوں۔

قطعہ:

ہر کہ می بیند بود کامل تمام
دنیا و عقبیٰ نزد او مثل غلام

ترجمہ: جو دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے وہ کامل و مکمل ہو جاتا ہے۔ دنیا و عقبیٰ غلام کی طرح اس کی فرمانبردار بن جاتی ہیں۔

از هر مراتب لذت دیدار به

مرتبۂ دیدار دادی طاقت بردار ده

ترجمہ: لذتِ دیدار تمام مراتب سے بہتر ہے۔ الٰہی! جب تو نے مرتبۂ دیدار تک پہنچایا ہے تو تُو ہی تجلیاتِ دیدار کو برداشت کرنے کی طاقت بھی عطا فرما۔

اگر تو اس راہ کی طرف آئے تو در کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو ذاتِ حق بے نیاز ہے۔

شرح دعوت روضۂ مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو طالب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک پر دعوت پڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہیے کہ کسی بیابان کی زمین پر پاک ریت کو آراستہ کرے اور اس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ مبارک کا نقش بنا کر اس پر اپنی انگلی سے محمد ابن عبد اللہ خوشخط لکھے اور قبر کے اردگرد اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لکھے اور تین بار اس کا ورد کرے۔ اس کے بعد دعوت پڑھے اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعہ مراقبے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب متوجہ ہو جائے۔ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع اصحابِ کبارؓ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت شاہ محی الدین قدس سرہٗ العزیز کے ساتھ دعوت خوان کو اپنی حاضری سے نوازتے ہیں۔ اس پر مہربانی فرما کر اسے اس کے مقصود سے متفخر و سرفراز کر دیتے ہیں، اور اس سے پہلے کہ دعوت کا عمل ختم ہو طالب کا ہر کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد طالب کو چاہیے کہ دوگانہ نفل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح کے ساتھ پڑھے اور سورۃ ملک اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے تمام اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جملہ مسلمانوں کی ارواح کو بخش دے۔ ایسی دعوت کا عمل روز

بروز ترقی کرتا رہتا ہے اور قیامت تک نہیں رکتا اور دعوت پڑھنے والے کو ایسی قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ چاہے تو کسی کو نواز دے چاہے محروم کر دے، خواہ کسی ملک کو آباد کر دے خواہ کسی ولایت کو ویران و برباد کر دے۔ البتہ دعوت خوان کو صاحبِ عمل عامل کامل، پاکباز، بااعتبار اور بایقین ہونا چاہیے۔ روضہ مبارک وحرم کی ترتیب یہ ہے۔

افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یا اللّٰہ للّٰہ ھو

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ. ھُوَ الْحَقُّ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

عبد اللہ

عبد الرحمن

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

احضروا بحق ملك الارواح المقدس معظم امدنی

یارسول اللہ یا حیات النبی اللہ فریاد رس و یا خاتم النبیین

و یا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ

یاھو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

یارب الروضۃ المبارك محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ اکبر

اللہ اکبر باب الحرم مبارك محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ کون سی راہ ہے جس کو اختیار کرنے سے طالب جب چاہے حضوری اور قربِ دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو سکتا ہے اور جب چاہے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کر سکتا ہے؟ وہ راہِ راست علم کی راہ ہے اور اس علم سے مراد معرفت، قربِ الٰہی اور انوارِ دیدار کا علم ہے۔ یہی علم پیشوائی کا گواہ اور وسیلہ ہے اور یہی وہ راہِ سلک سلوک ہے جو

صحیح اور لازوال طریق ہے جس میں کسی قسم کی غلطی، سلب اور رجعت کا خطرہ نہیں۔ اس راہ میں حضوری کئی طرح سے حاصل ہوتی ہے۔ اوّل خواب میں، ایسے خواب غفلت کی نیند والے خواب یا خیال نہیں ہوتے بلکہ خلوت خانہ کی مثل ہوتے ہیں جن میں تحقیقاً حضوری کا شرف اور معرفت و وِصال حاصل ہوتا ہے۔ دوم حضوریٔ الہام جس میں ذکر اَللّٰہُ تسبیح باتوفیق اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی توفیق سے صحیح معرفت وقربِ الٰہی نصیب ہوتے ہیں۔ یہ خاص الہام ہے جو قرب و وصالِ الٰہی کے ذریعہ طالب تک پہنچتا ہے اسے خام خیال نہیں سمجھنا چاہیے۔ تیسرے مراقبے میں حاصل ہونے والی حضوری۔ یہ مراقبہ باتوفیق تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے کیا جاتا ہے جس میں صاحبِ حضور کو معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے جس سے وہ روشن ضمیر اور نفس پر امیر بن جاتا ہے۔ ایسے حضوری مراقبے کا تعلق تحقیق اور عین جمالِ الٰہی سے ہے نہ کہ خام خیالی سے۔ چہارم باعیان حضوری جس سے قلب زندہ، روح مشاہدۂ حضوری میں غرق اور نفس پریشان ہو جاتا ہے۔ یہ حضوری تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی توفیق سے نصیب ہوتی ہے۔ اس کا تعلق مراتب فنا فی اللہ بقا باللہ اور وصالِ الٰہی سے ہے اس لیے یہ تحقیق ہے نہ کہ خام خیال۔ پانچویں حضوری با تصدیق ہے جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے مرتبہ پر پہنچ کر حاصل ہوتی ہے۔ موت کا یہ مرتبہ معرفت اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی توفیق سے حاصل ہوتا ہے اور حاضرات سے اس کی تحقیق ہوتی ہے۔ یہ حضوری باجمعیت وصال ہے نہ کہ خام خیال۔

مثنوی:

طالب از باھُوؒ چہ میخواہی طلب
دین و دنیا بر تو بخشم بہر رب

ترجمہ: اے طالب! تو جو چاہتا ہے باھُوؒ سے طلب کر لے۔ دین ہو یا دنیا، میں تجھے اللہ کی خاطر عطا کر دوں گا۔

دین در توحید یٖنم با لقا

دنیا را بگذاشتم بہر از خدا

ترجمہ: میں نے دین کی حقیقت کو توحید اور دیدارِ الٰہی میں پایا ہے اس لیے اللہ کو پانے کی خاطر دنیا کو ترک کر دیا ہے۔

ذکرِ اللہ کی مزید شرح یہ ہے کہ جب ذاکر ذکرِ الٰہی سے انبیا و اولیا اللہ کی مجلس میں پہنچ جاتا ہے تو اس کے جسم کا ہر بال اور ہفت اندام اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا ورد کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ مرتبہ مبتدی ذاکر کا ہے۔ متوسط ذاکر کا مرتبہ فنافی اللہ ہے اور انتہائی ذاکر کا مرتبہ بقاباللہ، حضوریٔ قرب اور دیدارِ الٰہی ہے۔ وجود کے ہر بال یا مضغۂ دل و زبان کا جنبش کرنا ذکر اللہ نہیں بلکہ یہ ناسوتی جسم و دل کی حرکتِ حیات ہے جو خواہشاتِ نفس کی تکمیل کے لیے کیے جانے والے ذکر کا نتیجہ ہے۔ اصل ذکر تصور اسمِ اللہ ذات سے کیا جاتا ہے جس سے آدمی کے وجود پر قربِ حضوری سے تجلّیٔ نور حضور اور دیدار کے چودہ غیر مخلوق انوار و لطائف کا نزول ہوتا ہے۔ یہ پروردگار کی عنایت ہے جس سے اشرف الانسان ذاکر کو ہدایت، ولایت اور لطفِ الٰہی نصیب ہوتے ہیں اور سر سے لیکر قدموں تک اس کا سارا وجود ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے اور خطراتِ نفسانی، وسوسوں اور وہمات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مشاہدۂ حضوری اور قربِ الٰہی عطا کرنے والا ذکر راز ہے۔ آواز سے کیا جانے والا ذکر اصل ذکر نہیں کیونکہ اگر ذکر کا تعلق آواز سے ہوتا تو ذکرِ یَاھُوْ تو کبوتر و فاختہ و دیگر چرند پرند بھی کرتے ہیں۔

بیت:

بدل ذکر حق باش ورنہ طوطی ہم

بصوت و حرف خدا را کریم میگوید

ترجمہ: ذکرِ قلب حاصل کر کیونکہ حرف و آواز کے ساتھ تو پرندے بھی اللہ کو کریم کہہ کر پکارتے ہیں۔

حقیقی ذاکر کو ایسا ذکر نصیب ہوتا ہے جس سے مراقبہ میں اس کا جسم اس دنیا سے فنا ہو جاتا ہے گویا

کہ مردہ اور وہ لاھوت لامکان میں ساکن ہو جاتا ہے۔ روح کا ذکر جمعیتِ جان کا باعث ہے۔ ذکرِ حضوری کا تعلق مشاہدۂ احوال اور معرفت و وصال سے ہے نہ کہ گفتگو اور قیل و قال سے۔ ایسا خاص ذکر اور مرتبۂ فنا فی اللہ اور شرفِ دیدار کے حامل با اخلاص ذاکر صرف کامل سروری قادری و قادری سروری سلسلہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر کسی اور طریقہ کا پیروکار اس کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ کذاب اور اہلِ حجاب ہے جو نام و ناموس کی طلب میں نفس لعین کے ہاتھوں خراب ہوتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (7:55)

ترجمہ: اپنے رب کا ذکر کرو عاجزی اور خفیہ طریقے سے۔

بیت:

ابتدائی ذکر مجلس انبیا

انتہائی ذکر بہ برد با خدا

ترجمہ: ابتدائے ذکر میں مجلسِ انبیا کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور انتہائے ذکر میں قربِ الٰہی۔

اے جانِ عزیز! اے عالم باللہ باتمیز! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمام عالمِ جن و انس اور دونوں جہان کی تمام مخلوقات اہلِ عبودیت ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ؁ (51:56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔

ای لِيَعْرِفُوْنِ[1]۔ یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

اہلِ عبادت اور اہلِ معرفت کو کاملیت تفکر سے حاصل ہوتی ہے، ایسا تفکر جو ہر لحہ مشاہدۂ انوارِ دیدار سے کیا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

---

[1] قرآن کے پہلے مفسر حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لِيَعْبُدُوْنِ (عبادت کے لیے) کی شرح لِيَعْرِفُوْنِ (معرفت کے لیے) بیان فرمائی۔

☆ تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

نیز تفکر کی تین قسمیں ہیں۔ مبتدی کا تفکرِ عام جو ایک سال کی عبادت کے برابر ہے، متوسط کا تفکرِ خاص جو ستر سال کی عبادت کے برابر ہے۔ منتہی کا خاص الخاص تفکر جو مشاہدۂ وصال ہے اور جن و انس کی تمام تر عبادت سے بہتر ہے۔ جان لے کہ منتہی تفکر کا تعلق ذکر و فکر و الہام سے نہیں ہے بلکہ خود کو فنا کر کے اللہ کے ساتھ بقا پانے اور مشرف لقا ہونے سے ہے۔ بیت:

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا
در حقیقت معرفت بیند لقا

ترجمہ: جو خود کو فنا کر لیتا ہے وہ اللہ کو پا لیتا ہے اور لقائے الٰہی سے حقیقتِ معرفت حاصل کر لیتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ منتہی صاحبِ تصور کی تلقین سے ایسا تفکر حاصل ہوتا ہے جو قربِ تصرف سے ہوتا ہے، ایسا تصرف حاصل ہوتا ہے جو قربِ توجہ سے ہوتا ہے اور ایسی توجہ حاصل ہوتی ہے جو قربِ توحید سے ہوتی ہے۔ سات دن کے تصور باتوحید سے سر سے قدم تک وجود نورِ پارسائی بن جاتا ہے اور طالب اہلِ قرب ہو جاتا ہے۔ ایسے فقیر پارسا کی زبان پارس، قلب پارس، روح پارس، نظر و توجہ پارس، تصور پارس اور تصرف بھی پارس ہوتا ہے۔ ایسا فقیر یک رنگ سنگِ پارس سے بہتر ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ نقشِ اسم اَللّٰہُ ذات ان دائروں میں مندرج ہے، ان حاضرات کے تصور و توفیق سے تمام مقامات و درجات تک رسائی ہو جاتی ہے۔ یہ ہے ان اسما کا نقش جو ذات و صفات تک پہنچاتے ہیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

تا ابد ۹ اللہ ناظرات	تا ابد ۹ للہ ناظرات	تا ابد ۹ لہٗ ناظرات	تا ابد ۹ ھُو ناظرات	تا ابد ۹ محمد ناظرات	تا ابد ۹ فقر ناظرات
تا ابد ۹ ازل ناظرات	تا ابد ۹ ابد ناظرات	تا ابد ۹ دنیا ناظرات	تا ابد ۹ عقبیٰ ناظرات	تا ابد ۹ معرفت ناظرات	تا ابد ۹ انوار ناظرات
تا ابد ۹ دیدار ناظرات	تا ابد ۹ قرب ناظرات	تا ابد ۹ حضور ناظرات	تا ابد ۹ نور ناظرات	تا ابد ۹ جمعیت ناظرات	تا ابد ۹ ایمان ناظرات
تا ابد ۹ رجا ناظرات	تا ابد ۹ خوف ناظرات	تا ابد ۹ توحید ناظرات	تا ابد ۹ سودا ناظرات	تا ابد ۹ سویدا ناظرات	تا ابد ۹ ھویدا ناظرات
تا ابد ۹ نفس ناظرات	تا ابد ۹ قلب ناظرات	تا ابد ۹ روح ناظرات	تا ابد ۹ سرّ ناظرات	تا ابد ۹ لاھوت ناظرات	تا ابد ۹ لامکان ناظرات
تا ابد ۹ عیان ناظرات	تا ابد ۹ غرق ناظرات	تا ابد ۹ کلید ناظرات	تا ابد ۹ قفل ناظرات	تا ابد ۹ کل ناظرات	تا ابد ۹ جز ناظرات

ذیل میں ایک نقشِ وجودیہ دیا گیا ہے جو مراتبِ غوث وقطب تک رسائی عطا کرنے والے ذکرِ قربانی کے متعلق ہے۔ ذکرِ قربانی سے وجود کا جوڑ جوڑ جدا ہو جاتا ہے اور جان فنا ہو جاتی ہے۔ جسم کے ہر بند سے ایک الگ جسم نمودار ہوتا ہے اور جب ذاکر ذکرِ قربانی سے فارغ ہوتا ہے تو یہ تمام جسم واپس اپنے اصل جسم میں سما جاتے ہیں۔ ان مراتب کو قربِ وجدانی کہا جاتا ہے۔ فقیر کے لیے یہ مراتب بچوں کے ابتدائی سبق کی طرح ہیں۔ جسے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے وہ بالائے عرش

تمیس ہزار مقامات کی سیر کرتا ہے جہاں سے تمام الہامِ حق آتے ہیں اور لوحِ محفوظ کا دائمی مطالعہ نصیب ہوتا ہے۔ لیکن یہ تمام مقامات و درجات مطلق نفسانی ہیں۔ ہر عذاب نفس کے لیے ہے، ہر انعام روح کے لیے ہے اور بے حجاب دیدار کا ثواب قلب کے لیے ہے۔ قرآن سے ان کی حقیقت حاصل کر۔ نقشِ وجودیہ سے بند بند جدا کر دینے والا ذکر حاصل ہوتا ہے۔ اس کا نقش بالیقین یہ ہے:

ھُو
ذکرِ قربانی

ھُو
ذکرِ قربانی

اسرار الوہی
جلال
ھُو
قرب
ھُو
قرب

قوت العلوم اسم فقر
قوت العلوم اسم اعظم

قوت العلوم اسم ذات
قوت العلوم عیان

قرب
قرب

قوت العلوم اسم محمدؐ
قوت العلوم ذکر حامل

اللہ

قوت العلوم
نور ہدایت

ھُو
ذکرِ قربانی

ھُو
ذکرِ قربانی

قوت العلوم راحت روح

بطیر سیر پران

ذکرِ قربانی سے جسم کے تمام اعضا اور جوڑ جوڑ جدا ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب ناسوتی و نفسانی، غوث و قطب دہقانی کے ہیں جو عارفِ خدا فقرا کے نزدیک محض بازی گری ہے اور توحید و معرفتِ الٰہی

سے بہت دور ہیں۔ اگر کوئی لوحِ محفوظ سے حالاتِ نیک و بد کا مطالعہ کر سکتا ہے تو فقرا کے نزدیک وہ شخص صرف ایک نجومی ہے جو مراتبِ توحید اور معرفتِ الٰہی سے دور ہے۔ اگر کوئی شخص ہوا میں اڑے، طبقاتِ فلک اور ستاروں پر پہنچ جائے یا عرش سے بھی آگے نکل جائے تو فقرا کے نزدیک اس کا مرتبہ مکھی اور پروانے کے برابر ہے۔ اگر کوئی جوتوں سمیت قعرِ دریا میں اتر جائے اور دریا پر چلتے ہوئے اس کے پاؤں خشک رہیں تو فقرا کے نزدیک یہ مراتب تنکے کے برابر ہیں اور توحید و معرفتِ الٰہی سے بہت دور ہیں۔ اگر کوئی شخص کشف و کرامات دکھائے اور انائے نفس سے مغلوب ہو کر قُمْ بِاِذْنِیْ (اُٹھ میرے حکم سے) کہہ کر مردوں کو زندہ کر دے تو فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے اور معرفت و توحید سے انتہائی دور ہے۔ اگر کوئی دلوں پر اختیار حاصل کر لے تو فقرا کے نزدیک وہ خام ہے۔ اگر کوئی ذکر عطا کر کے نظر کے ساتھ دلوں کو زندہ کر سکتا ہو تو فقرا کے نزدیک وہ ناقص و ناتمام ہے۔ پس فقر کیا ہے اور کسے کہتے ہیں؟ فقر سے کیا حاصل ہوتا ہے اور کس عمل کے ذریعے فقر سے واصل ہوا جا سکتا ہے؟ فقر کے تمام مراتب ابتدا سے انتہا تک کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے طے ہوتے ہیں۔ بیت:

گر بگویم شرح فقرش را تمام
احتیاجی نیست فقرش را مقام

ترجمہ: اگر میں فقر کی مکمل شرح بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ فقر کو کسی مقام و مرتبہ کی احتیاج نہیں۔ کسی ایک منزل، درجے و مقام پر مطمئن ہو کر رک جانا فقرا پر حرام ہے۔ مثنوی:

بی قراری و عشق نی تمکین
جز بمردن نباشدش تسکین
عاشقانی کہ مست زین جام اند
چون بمیرند هم نیآرام اند

ترجمہ: عشق بے قراری ہے جس میں نہ کہیں ٹھہراؤ ہے اور نہ موت سے پہلے سکون۔ بلکہ جو عاشق

جامِ عشق سے مست ہو جائے اسے تو مر کر بھی سکون نہیں ملتا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ اَلسُّكُوْنُ حَرَامٌ عَلٰى قُلُوْبِ الْاَوْلِيَآءِ

ترجمہ: اولیا اللہ کے دلوں پر سکون حرام ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (53:17)

ترجمہ: نظر نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

مراتبِ فقر حاصل کرنے والے اولیا ابتدا میں بلند ہمت، حق پسند اور صاحبِ توفیقِ الٰہی ہوتے ہیں اور انتہا پر صاحبِ تحقیق اور صاحبِ اسرارِ الٰہی نامتناہی ہوتے ہیں۔ فقر حاصل کرنے سے مراد دونوں جہان کی بادشاہی حاصل کرنا ہے۔ فقیر کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ کونین پر حاکم، غالب اور امیر ہوتا ہے۔ جان لے کہ فقیر کے تین مراتب ہیں۔ پہلا اَطِيْعُوا اللّٰهَ ہے یعنی فقیر ہر حال میں اطاعتِ الٰہی کو بجا لاتا ہے اور غیر اللہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ فقیر کے اس مرتبے کو فنا فی اللہ کہتے ہیں۔ دوسرا مرتبہ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ہے یعنی فقیر ہمیشہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرتا ہے اور دیدارِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں صبح و شام غرق رہتا ہے۔ فقیر کے اس مرتبے کو فنا فی محمدؐ کہتے ہیں۔ فقیر کا تیسرا مرتبہ وَاُولِی الْاَمْرِ ہٖ[1] ہے۔ مراتبِ اولی الامر فنا فی الشیخ طالب کو حاصل ہوتے ہیں جس کی نظر اور حکم سب پر غالب ہوتے ہیں یعنی تمام مراتبِ حیات و ممات کلمہ طیب کی برکت سے اس کی توجہ و نظر میں ہوتے ہیں۔ پس اصل علما جن کے متعلق فرمایا گیا: اَلْعُلَمَآءُ وَارِثُ الْاَنْبِيَآءِ ترجمہ: ''علما وارث الانبیا ہوتے ہیں'' فقرا ہیں جو اپنے نفس کو حرص و ہوا، طمع، عجب اور کبر سے باز رکھتے ہیں۔ پس معلوم ہوا جو ابتدا میں سچا عالم ہو گا وہ انتہا پر ولی اللہ بن جائے گا۔ جو ابتدا میں عامل ہو گا وہ انتہا پر فقیرِ کامل ہو جائے گا۔ پس جو صحیح عالم ہے اسے چاہیے کہ اللہ کی سچی طلب کے ساتھ

---

[1] یہ تینوں مراتب سورۃ النساء کی آیت 59 اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ترجمہ: ''اطاعت کرو اللہ کی، رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور اس کی جو تم میں اولی الامر ہو'' کے مطابق ہیں۔

فقیر کامرید ہو جائے اور اس کا فرمانبردار غلام بن کر رہے کیونکہ علمِ روایت نفس کو قتل کرنے کے لیے ہے اور یہی سرِّ ہدایت ہے۔ یہ مرتبہ عالم صاحبِ روایت کو مقامِ ابتدا[1] پر پہنچ کر حاصل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

☆ اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانا ہے۔

علم مرتبۂ انتہا ہے اور معرفت وفقر وہدایت مقامِ ابتدا میں ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (20:47)

ترجمہ: اور سلامتی ہے اس کے لیے جو ہدایت کی راہ پر چلا۔

اگر کوئی طالبِ مولیٰ چاہتا ہو کہ اسے پہلے ہی روز مرتبۂ فقر کے فیض و فضل سے نواز دیا جائے تو یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کے لیے ضروری ہے کہ طالبِ مولیٰ صحیح معنوں میں انسان ہو نہ کہ حیوان صفت انسان۔ مرشد کامل طالب کو اپنی توجہ سے حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات، حاضراتِ اسمِ مُحَمَّدٌ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حاضراتِ کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات کے ذریعہ باطن میں لے جاتا ہے جہاں اسے ہاتفِ غیبی سے الہامی آواز آتی ہے ''اے طالب! اگر تو طلبِ مولیٰ رکھتا ہے تو موت کو اختیار کر''۔ پھر اسے موت کا پیالہ دکھا کر حکم دیا جاتا ہے کہ اسے پی جا۔ ساغرِ موت کا نقش یہ ہے:

[1] مقامِ ابتدا سے مراد وہ مقام ہے جب تمام مومنوں کی ارواح نورِ محمدؐ سے تخلیق ہوئیں۔ یعنی نورِ محمد مقامِ ابتدا ہے۔

جب طالبِ مولیٰ موت کا پیالہ پی لیتا ہے تو اس کا نفس مردہ، قلب زندہ اور روح کو نفس سے خلاصی نصیب ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

ترجمہ: مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

اس کے بعد جب طالب اس مرتبہ سے گزر کر آگے قدم بڑھاتا ہے تو اسے ایک دروازہ دکھائی دیتا ہے جس کے دائیں اور بائیں دو شیر کھڑے ہوتے ہیں۔ اسے ہاتفِ غیبی سے الہامی آواز آتی ہے ''اے طالب! اگر تو ان دو معکوس شیروں کے درمیان سے گزر جائے گا تو مرتبۂ فقر کو پا لے گا۔'' معکوس شیروں کا نقش یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

بَابُ الْفَقْر

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

شیر صورت ھُو شیر الشرف

شیر صورت ھُو

یا اللہ

یا اللہ

عظمت

قرب ربانی

لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ

سِرّ ھُو

سِرّ ھُو

کل

مجمل

اگر تو قرب ربانی چاہتا ہے تو درگاہِ میراں کا کتا بن جا کیونکہ سگِ درگاہِ جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیروں سے بڑھ کر شرف حاصل ہوتا ہے۔

جب طالبِ مولیٰ ان معکوس شیروں کے درمیان سے سلامتی کے ساتھ گزر جاتا ہے تو اسے ایک اور دروازہ دکھائی دیتا ہے جس کے دائیں اور بائیں جانب دو مؤکل تیز دھار ننگی تلوار لیے طالبِ مولیٰ کا سر اڑانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ طالبِ مولیٰ کو ہاتفِ غیبی سے الہامی آواز آتی ہے ''اگر تو فقر چاہتا ہے تو سر کا طمع نہ کر، سر کو گردن سے جدا کر دے اور بے سر ہو کر آ۔ جب تک تو بے سر نہیں ہو گا نہ فقر کو پا سکے گا نہ اللہ کا دیدار کر سکے گا۔'' یہ ہے اس دروازے کا نقش جس کے دائیں اور بائیں جانب دو مؤکل ننگی تلواریں لیے کھڑے ہیں۔
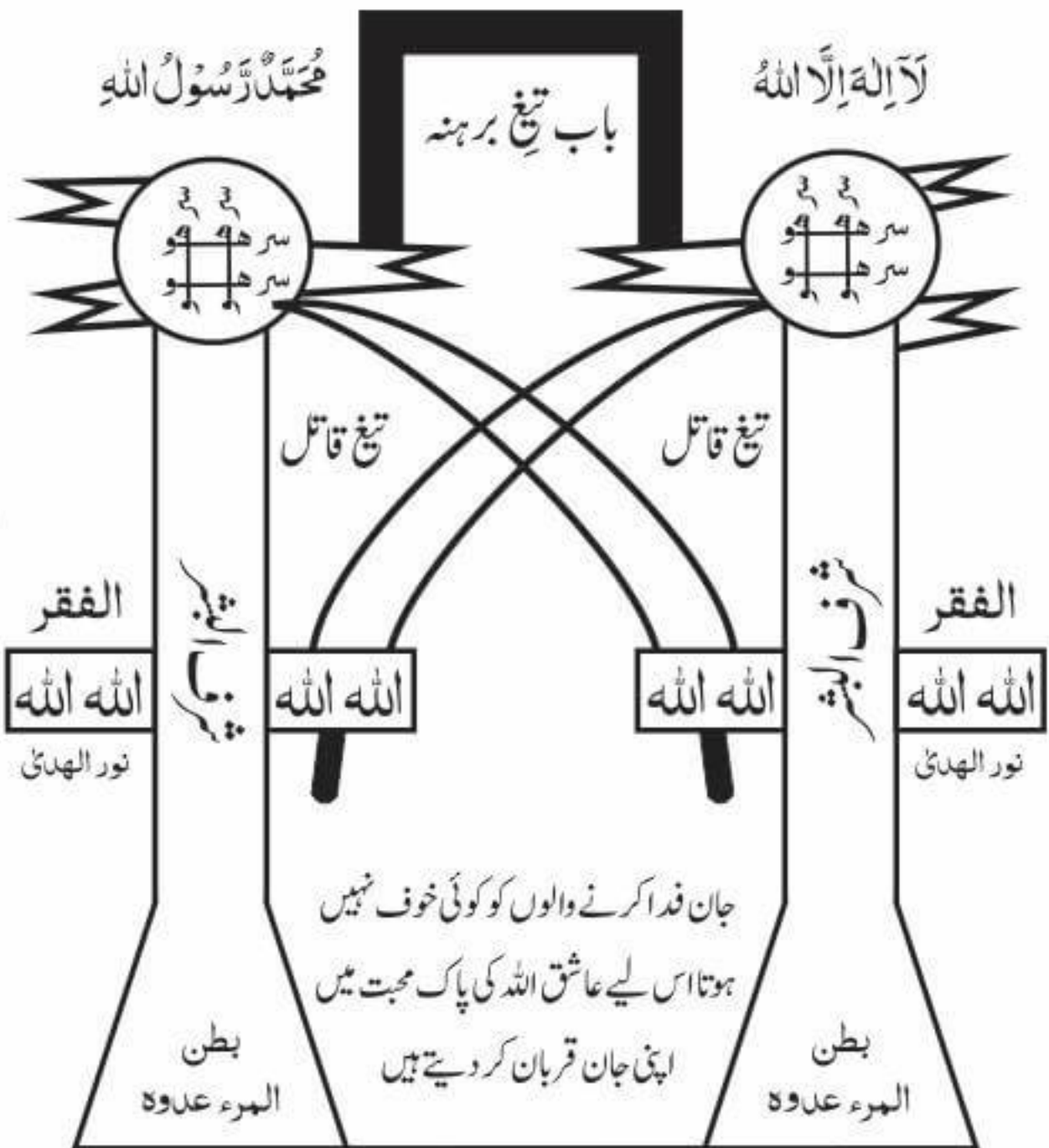
جب طالب اس مقام پر پہنچ کر اپنا سر دے دیتا ہے تو سِرّ حاصل کر لیتا ہے اور اللہ سے واصل ہو جاتا ہے۔ ہزاروں طالب اس مقام پر پہنچتے ہیں لیکن جان صرف عاشق ہی فدا کرتا ہے۔ جب عاشق اس سے آگے بڑھتا ہے تو نوری آنکھوں سے چار چشمے دیکھتا ہے: پہلا چشمۂ ذوق، دوسرا چشمۂ شوق، تیسرا چشمۂ صبر اور چوتھا چشمۂ شکر۔ وہ ان چاروں چشموں سے آبِ رحمت، آبِ جمعیت، آبِ آبرو اور آبِ کرم کا جام پیتا ہے۔ یہ ہیں وہ چار چشمے جن سے طالب صاحبِ یقین بن جاتا ہے۔

جب طالب نور کے ان چشموں سے آبِ رحمت پی لیتا ہے تو اس کے وجود سے تمام ناشائستہ اوصافِ ذمیمہ، بیماریوں اور زحمتوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ان چاروں مقامات سے گزر کر وہ اللہ کے کرم سے دو چشمۂ انوار تک پہنچتا ہے۔ ان چشموں کا نام چشمۂ رضا اور چشمۂ قضا ہے۔ ان کے نقش یہ ہیں:

اَلرِّضَآءُ فَوْقَ الْقَضَآءِ

جب طالب ان مراتبِ رضا و قضا سے گزر کر وحدتِ لقا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو قربِ حضور سے ایک صورتِ نور پیدا ہوتی ہے جو انور سے روشن تر اور بہشت و بہار کی ہر نعمت سے زیادہ حسین ہوتی ہے۔ معرفت و مشاہدۂ دیدار میں محو اور محبتِ الٰہی میں سوختہ اس صورت کا نام ''سلطان الفقر'' ہے۔ یہ صورت عاشقِ ہوشیار کے سامنے ظاہر ہوتی ہے اور اس سے بغل گیر ہو جاتی ہے جس سے وہ سر سے قدم تک لایحتاج ہو جاتا ہے اور اس کے وجود میں دنیا و عقبیٰ کا کوئی غم باقی نہیں رہتا۔ یہ ہے صورتِ سلطان الفقر جو طالب کو مرتبۂ یقین پر پہنچا دیتی ہے۔
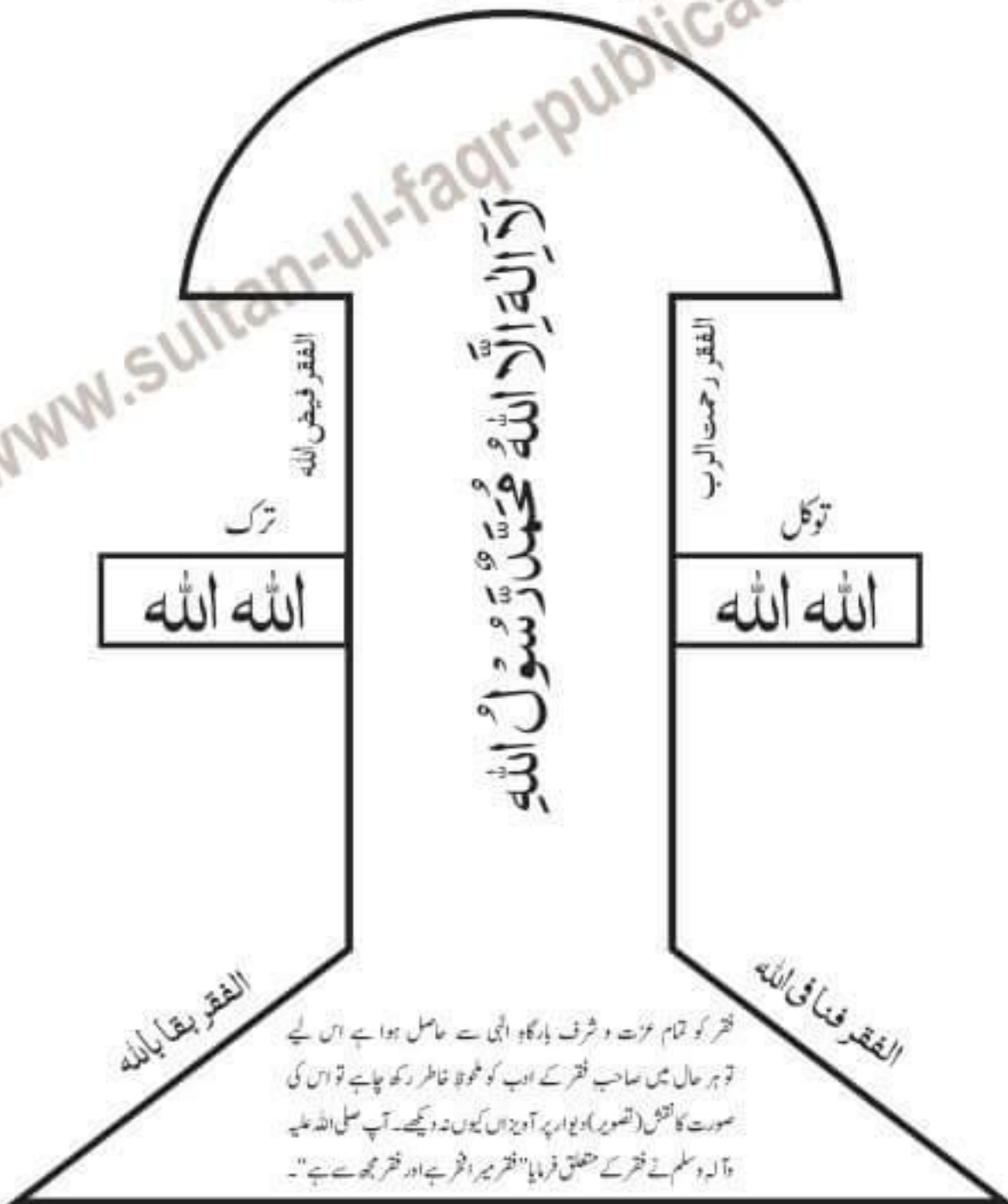
طالب نوازشِ سلطان الفقر سے سیراب ہو کر جب آگے بڑھتا ہے تو اسے بحرِ الژرف دکھائی دیتا ہے جسے انوارِ توحید کہتے ہیں۔ بحرِ الژرف میں توحید کے غیر مخلوق نور کی لہریں یوں موجزن ہوتی ہیں کہ انہیں مثال کے ذریعہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس مقام پر جس طالب کا ہاتھ تھام لیتے ہیں اور دوسرے ہاتھ سے اسے گردن سے پکڑ کر دریائے توحید میں غوطہ زن کر دیتے ہیں وہ مرتبۂ ترک و توکل، تجرید و تفرید اور تمامیتِ فقر پر پہنچ جاتا ہے۔ یہ ہے دریائے ژرف کا نقش جس سے طالب کو یقین و اعتبار حاصل ہوتا ہے۔

دریائے ژرف جمعیت

وحدہٗ ھوالحق سِرّہٗ

فقر لازوال جوہر ہے

بیت:

این مراتب شد نصیب عاشقان
ابتدا لاھوت آخر لامکان

ترجمہ: یہ مراتب عاشقوں کو نصیب ہوتے ہیں جن کی ابتدا لاھوت اور انتہا لامکان ہے۔

جو طالب دریائے ژرف میں غوطہ زن ہو جاتا ہے اس کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور وہ تمامیت فقر کے لاحد و لاعد مراتب پر پہنچ جاتا ہے جو وہم و فہم سے بالاتر ہیں۔ ان مراتب کی ابتدا برکتِ علم و تعلیم سے حاصل ہوتی ہے اور انتہا علمِ لدنی کی تلقین سے۔ علمِ لدنی کی تختی کا نقش یہ ہے جس سے طالب صاحبِ یقین بن جاتا ہے۔

لوحِ قدرت

مِن لَّدُنَّا عِلْمًا

از علم حضور

جب عارف فقیر ان مراتب پر پہنچتا ہے تو علمِ توحید و تفسیر ایک دن میں یا ایک ہی لمحے میں حاصل کر کے تمامیت فقر پر پہنچ جاتا ہے اور طالب صادق سے مرشد کامل بن جاتا ہے۔ اس مرتبے کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ ''جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے''۔ اس مقام سے جب وہ آگے بڑھتا ہے تو اسے سیاہی کا ایک چشمہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ قدرتِ الٰہی کی وہ باقی ماندہ سیاہی ہے جو کن فیکون کے احکام لکھنے کے بعد قلم کی نوک پر بچ گئی تھی۔ طالب کو ہاتفِ غیبی سے آواز آتی ہے ''اے طالب! سیاہیٔ ازل کے اس پارے کو اپنی زبان پر لگا لے''۔ جب طالب سیاہیٔ ازل کو زبان پر لگا لیتا ہے تو اس کی زبان سیاہ ہو جاتی ہے اور وہ صاحبِ لفظ و صاحبِ سخن بن جاتا ہے۔ پس اس کی زبان سیف اللہ بن جاتی ہے اور وہ فقیر قاتل القتال کا خطاب پا لیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

بشرطیکہ اس کا ہر کلام شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور قرآن کے موافق ہو اور نفس و شیطان و دنیا کے مخالف ہو۔ جب طالب ان مقامات سے آگے بڑھتا ہے تو اسے خون کا ایک چشمہ دکھائی دیتا ہے۔ ہاتفِ غیبی سے اسے آواز آتی ہے ''اے طالب اللہ! یہ چشمہ عاشقوں کے خونِ جگر سے

پر ہے کیونکہ ان کی طاقت و خوراک اور زندگی کا دارومدار خونِ جگر پینے پر ہے۔ پس تجھے بھی چاہیے کہ ہمیشہ اپنا خونِ جگر پیتا رہ کیونکہ فقیر عاشق وہی ہوتا ہے جو اپنے جگر کا خون پیتا ہے۔'' پس اسے خلوت نشینی، چلہ کشی اور ریاضت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

مندرجہ بالا بیان کردہ تمام ادنیٰ و اعلیٰ مراتبِ قرب ناقص و ناتمام ہیں کیونکہ ان کا تعلق محض فقرِ بیان سے ہے یعنی اسے لفظوں میں بیان کیا جا سکتا ہے جبکہ تمامیتِ فقر، کمالیتِ فقر، جمعیتِ فقر اور انتہائے فقر باعیان مشاہدۂ حضوری اور قربِ وصال میں ہے۔ عیان کسے کہتے ہیں؟ مراتبِ عیان سے مراد قیل وقال اور بیان سے گزر جانا ہے۔ عیان ایک توفیق ہے اور جو کچھ چشمِ عیان سے دیکھا جاتا ہے وہ بے شک تحقیق ہوتا ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ جس وقت اللہ پاک نے فرمایا کُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا ''میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا'' اس وقت کوئی مخلوق نہیں تھی۔ اس وقت اللہ کہاں تھا اور میں کہاں تھا؟ اس آیت کے مطابق میں اللہ کے ساتھ تھا اور اللہ میرے ساتھ تھا:

☆ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (57:4)

ترجمہ: تم جہاں بھی ہوتے ہو میں تمہارے ساتھ ہوتا ہوں۔

جب کوئی مخلوق نہیں تھی اس مقام کا کیا نام ہے؟ اس مقام کا نام ''نور حضور قربِ توحید اللہ تمام'' ہے۔ جب اللہ پاک نے خود کو ظاہر فرمانا چاہا تو اپنی زبانِ قدرت سے ''کن'' فرمایا۔ اس ایک سخنِ کن سے موجودات کی تمام مخلوقات پیدا ہو گئیں۔ اللہ پاک نے دائیں جانب رحمت و جمالیت کی نظر فرما کر جنت کو اس سے متعلقہ ہر زیب و زینت سے آراستہ فرمایا اور بائیں جانب قہر و جلالیت کی نظر فرما کر دنیا کو اس سے متعلقہ چیزوں یعنی نفس و شیطان سے آراستہ فرمایا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ندا کی:

☆ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (7:172)

ترجمہ: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں۔

اس کو سنتے ہی تمام ارواح نے کہا:

☆ قَالُوْا بَلٰی (7:172)

ترجمہ: وہ پکار اُٹھے "بیشک تو ہی ہمارا پروردگار ہے۔"

یہ کہتے ہی تمام ارواح دوڑیں اور کچھ ارواح دائیں جانب جنت میں داخل ہوگئیں۔ یہ ارواح صاحبِ تقویٰ اور علما صاحبِ فتویٰ کی تھیں۔ باقی ارواح بائیں جانب دنیا میں داخل ہوگئیں، یہ ارواح اہلِ دنیا، کاذب، کافر اور منافقوں کی تھیں۔ کچھ ارواح اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑی رہیں۔ یہ ارواح اللہ کی نظر میں منظور ہوئیں اور حضوری سے مشرف ہو کر فقیر کا خطاب پایا کیونکہ انہوں نے فقر و حضوری کو اپنا رفیق بنالیا۔ ان ارواحِ فقرا نے نہ ہی بہشت کی التجا کی نہ دنیا کی خواہش۔ دنیا و عقبیٰ سے بے خبر بس شوق و اشتیاق کے ساتھ اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا ورد کرتی رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقرا خاموشی سے خونِ جگر پیتے رہتے ہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے رب کو پہچان لیا بے شک اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

☆ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

ترجمہ: جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب ہے۔

☆ اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَ الْعُقْبٰی لَکُمْ وَ الْمَوْلٰی لِیْ

ترجمہ: دنیا تمہارے لیے ہے، عقبیٰ بھی تمہارے لیے ہے، میرے لیے تو صرف مولیٰ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا:

☆ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَلَہُ الْعُقْبٰی وَ مَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: جس نے دنیا کی طلب کی اس کے لیے دنیا ہے اور جس نے عقبیٰ کی طلب کی اس کے لیے عقبیٰ ہے اور جس نے مولیٰ کی طلب کی اس کے لیے سب کچھ ہے۔

بیت:

ہر مقامی عارفان را باعیان

عارفان کم بود اندر جہان

ترجمہ: ایسے عارف دنیا میں بہت ہی کم پائے جاتے ہیں جو ہر مقام کا باعیان نظارہ کرتے ہوں۔

سن! چشمِ ظاہر تو کتے، ریچھ اور خنزیر بھی رکھتے ہیں لیکن ایک کامل انسان کے پاس باطنی آنکھ بھی ہونی چاہیے جس سے وہ باعیان دیدارِ الٰہی کر کے صاحبِ نظر عالم باللہ بن جائے۔ بیت:

نفس و شہوت بزیر پائی در آر

آدمی تا تو میشوی یکبار

ترجمہ: تو صحیح انسان تب ہی بنے گا جب تو ایک ہی دفعہ میں نفس و شہوت کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل دے گا۔

فقیر عارف صاحبِ عیان اسے کہتے ہیں جو حقیقتِ احوالِ کن فیکون، حقیقتِ احوالِ ازل، حقیقتِ احوالِ ابد، حقیقتِ احوالِ دنیا، حقیقتِ احوالِ حیات و ممات، حقیقتِ احوالِ ارواح اہلِ قبور، حقیقتِ احوالِ حشر حساب گاہ، حقیقت احوالِ پل صراط، حقیقت احوالِ دوزخ و بہشت، حقیقتِ احوالِ شراباً طہوراً جس کا جام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دستِ مبارک سے پیا جائے، حقیقتِ احوالِ حضوری و ملازمتِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، باعیان شرفِ دیدارِ ربّ العالمین اور ابتدا سے لیکر انتہا تک تمام احوالِ حقیقت پر نگاہ رکھتا ہے اور توفیق سے ان کی تحقیق بھی کرتا ہے۔ وہ ان سب کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر ان سب احوال کو بھلا دیتا ہے۔ صاحبِ عیان مرشد اپنے طالبوں کو توجہ باطنی سے حضوری میں پہنچا کر کل و جز کے تمام احوالات دکھا دیتا ہے جس سے کوئی بھی چیز ان سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ ہے تمامیتِ فقر کا مرتبہ جو اللہ کا فیض و عطا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قرب کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

صاحبِ عیان مرشد اور طالب مرید کو لا یحتاج مرتبہ حاصل ہوتا ہے کہ وہ تمام خزائنِ الٰہی اپنی چشمِ عیاں سے دیکھتے ہیں لیکن اہلِ بیان مرشد و طالب ہمیشہ رنج و ریاضت کی سر دردی میں مبتلا رہتے ہیں۔ مرتبۂ عیان کس علم سے نصیب ہوتا ہے؟ تصور، توجہ، تفکر اور حاضرات یہ چاروں اسمِ اَللّٰہُ ذات، مجلسِ محمدی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان تصورات سے ابتدا و انتہا صاحبِ عیان پر منکشف ہو جاتی ہے اور اسے عین عیان مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے۔ بیت:

گر تو خواہی دید دیدن باعیان
غرق فی التوحید شو در لامکان

ترجمہ: اگر تو باعیان دیدار چاہتا ہے تو لامکان میں غرق فی التوحید ہو جا۔

صاحبِ عیان کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔ اس نقش دائرہ کی برکت سے وہ جس طرف بھی متوجہ ہوتا ہے اٹھارہ ہزار عالم کی تمام مخلوقات اس کے سامنے حاضر ہو جاتی ہیں۔ یہ ہے وہ نقش دائرہ بالیقین و باعتبار جو روشن ضمیر اور کونین پر امیر بناتا ہے:

اللہ (بقا باللہ، فنا فی اللہ)	للہ (بقا باللہ، فنا فی اللہ)	لَہٗ (بقا باللہ، فنا فی اللہ)
ھو (بقا باللہ، فنا فی اللہ)	محمد (بقا باللہ، فنا فی اللہ)	فقر (بقا باللہ، فنا فی اللہ)
فیض (بقا باللہ، فنا فی اللہ)	فضل (بقا باللہ، فنا فی اللہ)	جامع (بقا باللہ، فنا فی اللہ)

مرشد کامل پر فرضِ عین ہے کہ طالب کو سب سے پہلے مقامِ رجاوخوف، مقامِ کشف القبور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کا مشاہدہ کروائے، اس کے بعد علمِ معرفت کی تلقین فرمائے۔ جو مرشد صرف قال و بیان سے کام لیتا ہے اور مشاہدہ نہیں کرواتا وہ خام اور ناتمام ہے۔

مرشد کامل طالب صادق کو ہرگز ذکر اذکار میں مشغول نہیں کرتا نہ ہی مراقبہ، محاسبہ اور ورد ووظائف کی راہ دکھاتا ہے بلکہ تصور وتصرف اسمِ اَللّٰہُ ذات سے قربِ الٰہی کی حضوری میں پہنچا کر اللہ کا منظورِ نظر بنا دیتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی توجہ، ذکر مذکور اور تفکر سے اس کے باطن کو معمور کر دیتا ہے۔

مرشد کامل طالب کو خوشخط لکھا ہوا اسم اَللّٰہُ عطا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے طالب! اس اسم اَللّٰہُ کو اپنے دل پر لکھ۔ جب اسم اَللّٰہُ دل پر لکھنے سے طالب کے قلب میں قرار پکڑ لیتا ہے تو مرشد کہتا ہے کہ اے طالب! دیکھ اسم اَللّٰہُ ذات میں سے تجلیات آفتاب کی روشنی کی مثل طلوع ہو رہی ہیں۔ ان تجلیات میں طالب کو دل کے ارد گرد ایک لازوال مملکت اور چودہ طبق سے وسیع تر میدان دکھائی دیتا ہے جس میں دونوں جہان اسپند کے دانے کی مانند نظر آتے ہیں۔ اس میدان میں طالب کو ایک روضے کا گنبد دکھائی دیتا ہے جس کے دروازے پر کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا قفل لگا ہوتا ہے۔ قفل کی چابی اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے۔ جب طالب اسمِ اَللّٰہُ ذات پڑھتا ہے تو قفلِ کلمہ طیب کھل جاتا ہے اور طالب روضہ مبارک میں داخل ہو جاتا ہے جہاں اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلسِ عظیم دکھائی دیتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام اصحابِ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ طالب اللہ صراطِ مستقیم پر چل کر اس مجلسِ اعلیٰ میں داخل ہو جاتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت اختیار کر لیتا ہے۔ طالب صادق صدیق کو قربِ حبیب کے یہ تمام مراتب اللہ کے حکم اور مرشد کامل کی توفیق اور رفاقت سے حاصل ہوتے ہیں۔ باشعور اور قلب صفا طالبِ مولیٰ کو حق و باطل کی تحقیق کے لیے حضورِ حق سے عقلِ کل عطا ہوتی ہے جس کی مدد سے وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مجلسِ شیطانی کو اطمینان سے پرکھ کر پہچان لیتا ہے اور پھر پریشان نہیں ہوتا۔ اس کے لیے چاہیے کہ جب وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہو تو لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ، درود شریف اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کر لیا کرے۔ اگر وہ خاص مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا مجلسِ انبیا و اولیا اللہ ہوگی تو وہ مجلس لازوال اپنے حال پر قائم و برقرار رہے گی اور اگر مجلس باطل ہوگی تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے سے غائب ہو جائے گی۔ جب طالبِ مولیٰ باطنی طریق و توفیق سے مجلسِ حقیقی میں داخل ہوتا ہے تو حق کو پا لیتا ہے کیونکہ اس مجلس میں باطل کا ذکر مذکور ہرگز نہیں ہوتا۔ پس طالب حق و باطل کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔ پھر اسے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اس کا باطن حق رسیدہ ہو چکا ہوتا ہے اور وہ جو کچھ باطن میں دیکھتا ہے وہ ظاہر میں بھی رونما ہو جاتا ہے۔ فرمایا گیا ہے:

☆ کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاھِرِ فَھُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر باطن جو ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

ظاہر و باطن یکساں ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وجود پاک و طاہر ہو۔ بعد ازاں طالب جب چاہتا ہے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں باادب طریقے سے حاضر ہو سکتا ہے۔ یہ مراتب صاحبِ ذکر مذکور باعیان ولی اللہ کے ہیں جو ہمیشہ حاضر و ناظر ہوتا ہے۔ اس کا ظاہر با توفیق اور باطن برحق تحقیق ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ آرد شک آن مشرک شود
ہر کہ منکر از نبیؐ کافر بود

ترجمہ: جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں شک کرتا ہے وہ مشرک ہو جاتا ہے اور جو نبیؐ (کی کامل حیات) کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

شرح حضوری مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر تمام انبیا و اولیا علیہم السلام سے ملاقات

کرنا اوران سے علمِ تصوف حاصل کرنا حاضرات اسمِ اَللّٰہُ ذات کی راہِ راست سے ممکن ہے۔ اس راہ کا گواہ حضوری سے مشرف ہونا ہے اور حضوری کی گواہ مرشد کی توجہ، نگاہ اور رفاقت ہے۔ اس راہ کو یہ زندہ نفس وسیاہ دل لوگ کیا جانیں؟ جس طالب کا نفس علمِ تصوف اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر سے پاک ہو جاتا ہے اور تمام بد خصائل اور ہوا و ہوس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اس کا قلب زندہ ہو جاتا ہے جس سے اسے قربِ اللہ حضور سے الہام و پیغام اور جواب باصواب حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی باطنی توفیق رکھنے والا ہر بات کو تحقیق سے جانتا ہے، پس اسے کیا فکر اور ضرورت کہ وہ دعوت پڑھے۔ فقیر صاحبِ توجہ، فیض بخش اہلِ معرفت کامل اور اہلِ دعوت عامل وہ ہوتا ہے جو کل و جز کو اپنے تصرف میں رکھتا ہے۔ عامل کی صفت یہ ہے کہ وہ حضوری کی حالت میں باتصور دعوت پڑھتا ہے اور قربِ الٰہی کے طریقِ تصور و تفکر کو جانتا ہے جس سے وہ بے نصیبوں کو بارگاہِ الٰہی سے یا حبیبِ خدا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں التماس کر کے اچھا نصیب دلوا دیتا ہے۔ ایسی دعوت پڑھنے والا جسے چاہتا ہے مشرق سے لیکر مغرب تک ہر ملک اور ہر ولایت کی بادشاہی سے نواز سکتا ہے۔ ایسے ہی گنج بخش فقیر خزانچیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتے ہیں۔ اہلِ دعوت شہسوارِ قبور، اہلِ تصور نرشیر اہلِ حضور فقرا اور درویشوں کے مراتب یہ ہیں کہ ان کے کلام کی تاثیر اور حکم لحد سے لیکر مہد تک بلکہ قیامت تک رواں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ صاحبِ نفسِ مطمئنہ کو قیامت سے پیشتر ہی جنت میں داخل کر دیتے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ۝ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۝ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۝ (89:27-30)

ترجمہ: اے صاحبِ نفسِ مطمئنہ! اپنے ربّ کے پاس اس شان سے آ کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی، پس میرے خاص بندوں میں شامل ہو کر میری جنتِ قرب میں داخل ہو جا۔

صاحبِ نفسِ مطمئنہ بار بردار، اطاعت شعار، باتوفیق، معرفت و انوارِ دیدار سے مشرف، باطن میں مست اور ظاہر میں ہشیار ہوتا ہے۔ فقیر کبھی حالتِ رجا میں ہوتا ہے اور کبھی حالتِ خوف میں

بلکہ خوف ورجا دونوں فقرا کے اپنے تصرف واختیار میں ہیں۔ ان کا کلام کُنہ کُن اور قربِ الٰہی سے ہوتا ہے یعنی فقیر وہ ہوتا ہے جو اگر کسی کام کا حکم دے دے تو وہ امرِ الٰہی سے جلد یا بدیر ہو کر ہی رہتا ہے چاہے آج ہو یا روزِ قیامت، ایک لمحے کے لیے ہو یا ہمیشہ کے لیے، ایک ساعت میں ہو جائے یا سالہا سال میں، لیکن اس کا کہا کبھی ردّ نہیں ہوتا۔ ایسا فقیر قربِ الٰہی اور کنہٗ فنافی اللہ کے لاحد و لاعد مراتب تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

ایسے فقیر صرف طریقہ قادری میں پائے جاتے ہیں جن کا ظاہر محبوب اور ہشیار ہوتا ہے اور باطن دیدارِ الٰہی میں مست مجذوب ہوتا ہے۔ بیت:

قادری را دیدہ با دیدن دوام
غرق فی دیدار با ہر صبح و شام

ترجمہ: قادری طالب دیدہ ور ہوتا ہے اور صبح وشام دائمی دیدارِ الٰہی میں غرق رہتا ہے۔

فقیر صاحبِ سخن ہونا آسان کام نہیں، اس کے لائق وہی ہے جسے معرفتِ اسرارِ الٰہی کا مرتبہ حاصل ہو۔

سخن مردان جان ز جانش زندگی
ناقصان دائم بہ در شرمندگی

ترجمہ: مردانِ خدا کا کلام زندہ ہوتا ہے جس سے دلوں کو حیات نصیب ہوتی ہے لیکن ناقص ہمیشہ شرمندگی میں مبتلا رہتے ہیں۔

ہر کرا خواہد کند با دم حضور
غرق فی التوحید سازد ذات نور

ترجمہ: جو طالب یہ چاہتا ہے کہ وہ ہر دم حضوری سے مشرف رہے اسے چاہیے کہ وہ نورِ ذات میں

غرق فی التوحید ہو جائے۔

ہر کرا باشد حضوری ہر دوام
احتیاجی نیست آنرا خاص و عام

ترجمہ: جسے دائمی حضوری نصیب ہو جائے اسے کسی بھی خاص و عام کی احتیاج نہیں رہتی۔

دعوتش دو روز پس آخر بدم
ہر کہ این راہی نداند اہل غم

ترجمہ: کامل کی دو روز کی دعوت آخری دم تک کے لیے کافی ہوتی ہے۔ جو اس راہ کو نہیں جانتا وہ غم و خوف میں مبتلا رہتا ہے۔

گر بخوانم دعوتی جذبش قہر
با ہر طبق جنبش شود زیر و زبر

ترجمہ: اگر میں جذب و قہر سے دعوت پڑھ دوں تو تمام طبقات جنبش میں آ کر زیر و زبر ہو جائیں۔

این مراتب قادری قرب از خدا
قادری کامل مشرف با لقا

ترجمہ: کامل قادری مشرف بادیدار رہتا ہے۔ اسے تمام مراتب قربِ الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

قادریم سروریم سرمدی
ہم صحبتم با مصطفیٰؐ حاضر نبیؐ

ترجمہ: میں سروری قادری سرمدی فقیر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس و صحبت میں حاضر رہتا ہوں۔

جثہ با جثہ مقام از با مقام
این مراتب فیض فقرش شد تمام

ترجمہ: فقر کے فیض کا انتہائی مقام یہ ہے کہ مرشد طالب کو اپنا ہم مرتبہ اور ہم وجود بنا لیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

فقر با فقرش ز یکدم شد تمام
ہر مقامی طی نمودن ہر دوام

ترجمہ: مرشد کے فقر کی بدولت طالب ایک ہی لمحے میں تمام مقامات طے کر کے فقر کی تمامیت تک پہنچ جاتا ہے۔

این قوت و توفیق از کامل طلب
کاملی کمیاب کامل راز رب

ترجمہ: ان مراتب کی قوت اور توفیق فقیرِ کامل سے طلب کر لیکن ایسے کامل دنیا میں انتہائی کم پائے جاتے ہیں جو رازِ ربّ سے واقف ہوں۔

کاملی بسیار دنیا سیم و زر
وز ہزاران کس بود کامل نظر

ترجمہ: دنیاوی سیم و زر بنانے والے کامل تو بہت ملتے ہیں لیکن کامل صاحبِ نظر ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے۔

کامل عارف نظر عامل بہ زر
این چنین کامل ز قربش سر بسر

ترجمہ: کامل عارف کی نظر عامل زر سے بہتر ہوتی ہے کیونکہ وہ سر بسر قربِ الٰہی میں غرق ہوتا ہے۔

خاک و زر باشد برابر در نظر
عارف و عامل بود ثانی خضرؑ

ترجمہ: عامل عارف ثانیٔ خضرؑ ہوتا ہے اور اس کی نظر میں خاک و زر برابر ہوتے ہیں۔

من غلام قادریم جان سپار
قادری قاتل لسان شہسوار

ترجمہ: میں جانثار غلام قادری فقیر ہوں اور قادری قاتل اللسان شہسوار ہوتا ہے۔

نقشبندی را چہ قدرت دم زند
سہروردی را چہ یارای پا کشد

ترجمہ: نقشبندی کی کیا مجال کہ وہ قادری فقیر کے سامنے دم مارے اور سہروردی کی کیا جرأت کہ وہ قادری سے آگے قدم بڑھا سکے۔

ہر یکی بہر از گدائی در طلب
قادری غالب بود با قرب رب

ترجمہ: دیگر ہر طریقہ قادری سلسلے کے در کا گدا ہے اور قادری سلسلہ قربِ ربّ کے انتہائی مقام کی بدولت سب پر غالب ہے۔

ہر طریقہ می بود مثل چراغ
وز آفتابش قادری صد طُور داغ

ترجمہ: ہر طریقہ چراغ کی مثل ہے اور قادری طریقہ ایسا آفتاب ہے جس کے سامنے سینکڑوں طُور بھی شرمندہ ہیں۔

جان لے کہ عالم فاضل، شیخ ومشائخ، غوث وقطب اور فقیر و درویش کا مرتبہ حاصل کرنا آسان کام ہے لیکن حقیقی مومن و مسلمان ہونا انتہائی دشوار ہے۔ طریقہ قادری کا طالب حقیقی مومن و مسلمان، صاحبِ سنت و جماعت، چاروں اصحابِ کبار رضی اللہ عنہم اور پاک حنفی مذہب کا پیروکار، باطن میں مست اور شریعت میں ہوشیار ہوتا ہے۔ بیت:

یک قدم لاھوت بر نہ و آن دگر بر لامکان
خویش ببین دیدار اللہ عارف صاحب عیان

ترجمہ: ایک قدم لاھوت میں رکھ اور دوسرا لامکان میں اور عارف صاحبِ عیاں بن کر اللہ کا دیدار کر۔

جان لے کہ نفس انسان کے وجود میں ہمیشہ فتنہ و فساد برپا کیے رکھتا ہے اس لیے مسلسل جہاد بالنفس میں مصروف رہنا چاہیے۔ نفس دن رات چون و چرا میں مبتلا رہتا ہے کیونکہ اس کی بنیاد ہی چون و چرا پر ہے، چون و چرا کی بنیاد انا پر ہے اور انا کی بنیاد شرک و کفر ہے۔ جیسا کہ شیطان نے کہا تھا:

☆ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (7:12)

ترجمہ: میں اس (آدم علیہ السلام) سے بہتر ہوں کہ تو نے مجھے آگ سے اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

پس معلوم ہوا کہ بشر کے وجود میں شرکِ شیطانی کی وجہ سے تیس ہزار زنّار خطراتِ شیطانی کے ہیں، تیس ہزار زنّار واہمات کے، تیس ہزار زنّار وسوسوں کے، تیس ہزار زنّار خناس کے، تیس ہزار زنّار خرطوم کے اور تیس ہزار زنّار طمع و حرصِ دنیا دون کے موجود ہیں جو اسے اہلِ شر بناتے ہیں۔ ان کی کل تعداد ایک لاکھ اسی ہزار ہے۔ یہ زنّار یہود و نصاریٰ کے زنّاروں اور میدانِ جنگ میں کفار کی زنجیروں سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ نہ ورد و وظائف سے ٹوٹتے ہیں نہ صوم و صلوٰۃ، حج و زکوٰۃ، مراقبہ و مکاشفہ، مجادلہ و محاربہ، علمِ فقہ کی تفسیر و علمی مسائل، ذکر و فکر، چلہ و ریاضت اور خلوت نشینی، تلاوتِ آیاتِ قرآن، شب بیداری سے اور نہ ہی زندگیٔ دل، حبسِ دم یا جنبشِ دل کے ذریعہ ان سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ پس ان باطنی زنّاروں سے خلاصی کیسے ممکن ہے؟ ان کا علاج مرشد کامل تصور اسم اَللّٰهُ ذات، تصرف حاضرات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی کنہ سے کرتا ہے۔ مرشد کامل تفکر و توجہ کے ذریعہ طالب کے دل کے اردگرد کلمہ طیب اور اسم اَللّٰهُ ذات کے حروف رقم کر دیتا ہے۔ ان حروف کے لکھنے سے طالب کے وجود میں قرب و معرفت اور دیدارِ الٰہی سے انوارِ توحید کی ایسی آگ بھڑکتی ہے کہ یہ تمام زنّار ایک ہی لمحے میں جل جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالبِ مولیٰ صفات القلب رکھنے والا حقیقی مسلمان صاحبِ تصدیق باعیان اور باطن صفا بن جاتا ہے اور دیدارِ پروردگار میں غرق فی التوحید ہو کر شرک و کفر سے بیزار ہو جاتا ہے۔ جو

مرشد طالب کو پہلے ہی روز شرک و کفر سے نجات نہیں دلاتا، تصدیق بالقلب کے مرتبے پر پہنچا کر حقیقی مسلمان نہیں بناتا، منزلِ مقصود سے ہمکنار نہیں کرتا اور شرفِ دیدارِ ربّ العالمین نہیں عطا کرتا تو جان لے کہ ایسا طالب مردود اور ایسا مرشد دنیا جیفہ مردار کا طالب ہوتا ہے۔ حقیقی طالبِ مولیٰ وہ ہے جو عین دیدارِ الٰہی میں غرق ہو۔ ایسے ہی مرید کے متعلق کہا گیا ہے:

☆ اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ

ترجمہ: مرید وہ ہے جس کی اپنی کوئی خواہش نہیں۔

وہ کونسا علم، حکمت، امر غالب، قربِ حضور، دعوتِ قبور، ذکر فکر معمور، وجودِ مغفور کی زبان، اسمِ اعظم اور آیاتِ قرآن کی تفسیر ہے جس کا ورد کرنے یا جسے توجہ و تصرف میں لانے سے طالبِ مولیٰ کو ایسا گنجِ غنایت حاصل ہو جاتا ہے جو اس کے اور اس کی اولاد کے لیے قیامت تک کافی ہوتا ہے اور وہ ہوا و ہوس اور نفس کی لڑائی سے نجات پا کر ابدالآباد تک لایحتاج ہو جاتا ہے اور باجمعیت ہو کر عین بعین دیکھتا ہے۔ جان لے کہ آدمی کے وجود میں نفس زناروں کے ایک درخت کی مانند ہے جس کی ہر شاخ زیان کار، ہر پتہ بدبودار اور ہر بال گویا ایک کانٹا ہے۔ پس اس بدآثار شجرِ نفس کا کیا علاج کرنا چاہیے؟ مرشد کامل کو چاہیے کہ اسمِ اللہ ذات کی قوت اور توجہ کی کلہاڑی سے اس درخت کو جڑ سے کاٹ ڈالے۔ اس سے طالب کا وجود پاک ہو جاتا ہے اور اس کی رسائی توحید و معرفتِ الٰہی تک ہو جاتی ہے۔ جو مرشد یہ طریقہ نہیں جانتا وہ راہِ حضوری سے بھی آگاہ نہیں ہوتا۔ قادری طالب مرید کے لیے کسی دوسرے سلسلے سے تلقین حاصل کرنا گناہ ہے کیونکہ کسی بھی طریقے کا کامل طالب مرید سلسلہ قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتا اگرچہ وہ تمام عمر ریاضت و مجاہدے کے پتھر سے اپنا سر کیوں نہ ٹکراتا رہے کیونکہ مجاہدہ مرتبہ مُزدور ہے جبکہ قادری کا ابتدائی مرتبہ ہی مشاہدہ و قربِ حضوری ہے۔

شرح الہام

جان لے کہ الہام کی مختلف قسمیں ہیں جن کی توفیق کے مختلف مراتب ہیں۔ ہر الہام کی تحقیق کرنا ضروری ہے کہ وہ حق ہے یا باطل۔ بعض الہام دوری سے آنے والے پیغام ہوتے ہیں اور بعض قربِ الٰہی سے آنے والے حضوری الہام ہوتے ہیں۔ جو الہام اللہ کی طرف سے بلاواسطہ وارد ہوتے ہیں وہ تصور اسم اللہ ذات سے آتے ہیں اور غیر مخلوق ہوتے ہیں یعنی ان کی آواز نہیں ہوتی۔ یہ غیر مخلوق اور بے آواز الہام مضغہ قلب کے ساتھ چپک جاتا ہے اور بعد ازاں الفاظ کی صورت اختیار کر کے زبان پر آ جاتا ہے۔ پیغام و الہام کی تحقیق با توفیق عارف عالم باللہ کو حاصل ہوتی ہے کیونکہ اسے علمِ آگاہی مقامِ لِیْ مَعَ اللّٰہِ سے حاصل ہوتا ہے جہاں اس کے اور اللہ کے درمیان نہ کوئی فرشتہ سما سکتا ہے نہ کسی پیغامبر کا پیغام۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (50:16)

ترجمہ: اور میں بندے کی شہ رگ سے زیادہ نزدیک ہوں۔

☆ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (2:152)

ترجمہ: پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

ہمراہیٔ حق تعالیٰ میں ذکر اللہ کے دور بدور اور حفظ بحفظ کرنے سے الہام کے ذریعے طالب کو اس کے سوالوں کے جواب ملتے ہیں اور تمامیتِ فقر تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

الہام فنا فی اللہ بقا باللہ، عاشق و معشوق، محبوب و مرغوب، انتہائی روشن ضمیر کامل فقیر کا مرتبہ ہے۔

فرمایا گیا ہے:

☆ اَلۡاِلۡهَامُ اِلۡقَآءُ الۡخَيۡرِ فِيۡ قَلۡبِ الۡغَيۡرِ بِلَا كَسۡبٍ

ترجمہ: الہام قلبِ غیر میں بلاکسب خیر کے القا ہونے کو کہتے ہیں۔

جو الہام انبیا و اولیا اللہ و شہدا کی جانب سے آتا ہے وہ خوشبو سے معطر اور مخلوق آواز کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس کا نزول دائیں طرف یا سامنے سے ہوتا ہے، فرشتوں کی جانب سے آنے والا الہام بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ جو الہام گندگی اور بدبو کے ساتھ بائیں جانب یا پیچھے سے آئے وہ جنات اور شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جس الہام سے وجود میں طمع و حرص پیدا ہو جائے اس کا مرکز دنیا ہوتی ہے۔ ایسا الہام جس سے وجود میں نفسانی خواہشات کی وجہ سے شہوت، بے جمعیتی اور بے قراری پیدا ہو جائے وہ نفس کی جانب سے ہوتا ہے۔ الہام جس سے وجود میں فرحت، ترک وتوکل، تجرید و تفرید اور معرفت و توحید پیدا ہو جائے وہ الہام روحِ مقدسہ کی جانب سے آتا ہے۔ الہام جس سے وجود پاک و مطہر اور قلب نور سے منور ہو جائے وہ الہام قلب کی طرف سے ہوتا ہے۔ جس الہام سے طالبِ اللہ کے وجود میں انوار روشن ہو جائیں اور وہ دیدارِ پروردگار سے مشرف ہو کر صاحبِ عنایت و ہدایت کے مرتبے پر پہنچ جائے، دونوں جہان اور جو کچھ ان میں ہے، پر تصرف حاصل ہو جائے اور مشرق سے لیکر مغرب تک ہر ملک و ہر ولایت پر حکمرانی نصیب ہو جائے وہ الہام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ہوتا ہے۔

سن! صاحبِ الہام کامل جو بھی کہتا ہے مقامِ قربِ الٰہی سے کہتا ہے اس لیے اس کا ہر سخن لازوال ہوتا ہے لیکن ناقص کی کہی ہر بات لاف زنی اور جھوٹ پر مبنی ہوتی ہے۔ پس ناقص و کامل کا کلام کس عمل، عقل اور علم کے ذریعہ پہچانا جا سکتا ہے؟ ناقص کا کلام تقلید کا نتیجہ ہوتا ہے اس لیے نہ ہی لذت دیتا ہے اور نہ اس پر اعتقاد قائم ہوتا ہے لیکن کامل کا کلام لذت بخش ہوتا ہے، ہر امتحان و آزمائش پر پورا اترتا ہے اور اپنے وقت پر عقدہ کشا ثابت ہوتا ہے۔ جہاں سب کچھ عیاں ہو وہاں بیان کی کیا حاجت؟ صاحبِ عیان باجمعیت ہوتا ہے اور صاحب بیان ہمیشہ محتاج و پریشان رہتا ہے۔

شرح ذکرِ اَللّٰہُ

فرمانِ الٰہی ہے:

☆ ذِكْرُ اللهِ تَعَالٰى عَلَمُ الْاِيْمَانِ وَ حِصَارٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَ حِفْظٌ مِّنَ النِّيْرَانِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ذکر ایمان کا عَلم، شیطان کے خلاف حصار اور نارِ جہنم سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

بیت:

ذاکر اگر ذکر خواہی لازوال

طلب کن و از قادری قربش وصال

ترجمہ: اے ذاکر! اگر تو ذکرِ لازوال چاہتا ہے تو اسے قادری صاحبِ قرب ووصال سے طلب کر۔

مرتبۂ ذکر حاصل کرنا اور ذکر سے حضوری ووصال پانا آسان نہیں بلکہ انتہائی مشکل ودشوار ہے۔ جو ذکر تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ساتھ کیا جاتا ہے وہ عبادت کی اصل، وصل کی بنیاد، معرفت کا مغز اور مشاہدۂ معراج ہے۔ اس سے جو انوار ظاہر ہوتے ہیں ان میں جملہ اذکار کے مجمل انوار شامل ہوتے ہیں جو ذاکر کو معرفت، مشاہدۂ حضوری اور دیدارِ پروردگار بخشتے ہیں۔ ذکرِ دم بستن اور حبسِ دم کرنا احمق وبے شعور اور حماقت شعار حیوانوں کا مرتبہ ہے۔ ذکرِ حیوانی اور ذکر ناسوت نفسانی سے تو سب ہی واقف ہوتے ہیں اور تمام جن وانس اور چرند پرند بھی یہی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

☆ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (59:1)

ترجمہ: جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

ریاضت اور کوشش کے طور پر کیا جانے والا ذکر فکر اہلِ تقلید عوام کا مرتبہ ہے جو ذکرِ خاص سے بے خبر اور دور ہوتے ہیں۔ ذکرِ خاص با جذب وکشش ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ذاکروں کو اپنی

جانب کھینچ لیتا ہے اور انہیں خود ہدایت دیتا ہے جس سے وہ بصر با بصر، سمع با سمع، عین با عین، ہدایت با ہدایت، غنایت با غنایت، فیض با فیض، فضل با فضل، نعم البدل با نعم البدل کے مراتب پا لیتے ہیں۔ ذکر کی مختلف اقسام ہیں جیسے کہ ذکرِ جانی، ذکرِ سلطانی، ذکرِ قربانی، ذکرِ عیانی، ذکرِ لاھوت لامکانی، ذکر زندگی ٔ قلب جس سے ذاکر کا وجود حیات و ممات میں اللہ کی امان میں رہتا ہے اور تا قیامت قبر میں ایسے رہتا ہے گویا کہ سو رہا ہو، ذکرِ مشاہدۂ قرب با دیدارِ ربانی، ذکرِ وحدت وجدانی، ذکر با توجہ جس سے نفس مطلق فانی ہو جاتا ہے، ذکرِ بقا، ذکرِ لقا، ذکرِ دوام صحبت با حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، ذکرِ محموداً، ذکرِ سلطاناً نصیراً، ذکرِ عبہر، ذکرِ حامل، ذکرِ ورود، ذکرِ معرفت، ذکرِ مقصود، ذکرِ وصول، ذکرِ منطق، ذکرِ معانی، ذکرِ جلال، ذکرِ جمال، ذکرِ کمال، ذکرِ حال، ذکرِ احوال، ذکرِ حیؔ اور ذکرِ قیوم۔ الغرض جب کامل فقیر تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعہ غرق فنا فی اللہ ہو کر انوارِ دیدار و مشاہدہ سے مشرف ہو جاتا ہے اور توجہ و تفکر سے اپنی جان فدا کر کے واصلِ خدا ہو جاتا ہے تو اس کے وجود کا ہر بال ذکر اسمِ اَللّٰہُ ذات کا ورد کرنے لگتا ہے۔ ایسا ذاکر ایک لمحے میں تین کروڑ ستر ہزار پچھتر مرتبہ اللہ کا نام پکارتا ہے، اس کا قلب زندہ اور نفس مکمل طور پر مر جاتا ہے۔ قادری سروری و سروری قادری فقیر کا یہ پہلے روز کا مرتبہ اور ابتدائی سبق ہے۔ ایسے ذاکر کو اسرار العظمت، کرامت المعظم، تعظیم المکرّم، سلطان الذاکرین اور فیض بخش کہتے ہیں اور وہ سلطان الفقر کا ہم صحبت، شکر گذار شاکر اور مشرفِ دیدار ہوتا ہے۔ بیت:

ذکر کوشش سر بسر وہم از خیال
ذکر با کشش برد حاضر لازوال

ترجمہ: ذکرِ کوشش سراسر وہم و خیال ہے۔ ذکر با کشش ہی ذاکر کو لازوال حضوری کے مراتب پر پہنچاتا ہے۔

ہر کہ دعویٰ کرد من ذاکر خدا
در ذکر باشد حضوری شد لقا

ترجمہ: ذاکرِ خدا ہونے کا دعویٰ وہی کرے جسے دورانِ ذکر حضوری اور لقائے الٰہی حاصل ہو۔

ذکر دریائیست موجش ہر بدم
ملاح باخبر است کشتی را چہ غم

ترجمہ: ذکر ایسا دریا ہے جو ہر لمحہ موجزن رہتا ہے لیکن اگر ملاح باخبر ہو تو پھر کشتی کے ڈوبنے کی کیا فکر!

منم ملاح بر کشتی سوارم
کشتی را ز موجش نگہدارم

ترجمہ: میں کشتی پر سوار ایک ملاح ہوں اور کشتی کو طوفانی موجوں سے محفوظ رکھتا ہوں۔

منم دریائی من درّی صفاتم
کہ درّی یافتم زان عین ذاتم

ترجمہ: میں وہ دریا ہوں جس کی تہہ میں بیش بہا موتی موجود ہیں۔ یہ موتی میں نے عین ذات سے حاصل کیے ہیں۔

حضوری طلب کن ذکر حضوری
کسی این راہ نداند اہل از غروری

ترجمہ: تو وہ ذکر طلب کر جس سے تجھے حضوری نصیب ہو۔ جو اس راہ سے واقف نہیں وہ اہلِ غرور میں سے ہے۔

حقیقی ذاکر کا وہم قبول، فہم قبول، نگاہ قبول، نظر قبول، منظوری قبول، حضوری قبول، دلیل قبول، قال قبول، افعال قبول، اعمال قبول، احوال قبول، مستیٔ حال قبول، سکر و صحو قبول، قبض و بسط قبول، تصرف حضوری قبول، جلالیت و جمالیت قبول، علمیت و معرفت قبول، کھانا پینا قبول اور لباسِ خاص بھی قبول ہوتا ہے۔ فنا فی اللہ ہو جانے پر طالب کے ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں اور بقا باللہ پر باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ ایسے ذاکر کا خطاب ''سوختۂ محبت و جان کباب'' ہے۔ اس کا کھانا

مجاہدہ اور خواب حضوری مشاہدہ ہوتا ہے جس میں وہ ہر مقام کو علیحدہ علیحدہ دیکھتا ہے۔ ایسا مقبول ذاکر اہلِ وصال اور ختم الذاکرین ہوتا ہے۔ سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا قول ہے:

☆ وَمَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةِ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى (رسالہ غوثیہ)

ترجمہ: جس نے وصال حاصل ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا بے شک اس نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔

شرح حاجی

حاجی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ حاجی صاحب کرم اہلِ باطن اور حاجی صاحب حرم اہلِ بطن۔ جب حاجی ولی اللہ حرمِ کعبہ میں اعتقاد کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو تمام حرمِ کعبہ اس پر قربِ حضور کے انوار کی تجلی کرتا ہے اور جب وہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر اس کا طواف کرتا ہے تو مشرفِ دیدار ہو جاتا ہے۔ حاجیٔ باطن دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے بغیر ہرگز خانہ کعبہ سے باہر نہیں آتا۔ کعبہ میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونے والا دنیائے مردار کی طلب سے بیزار ہو کر اس سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ لیکن حاجی صاحب بطن ہر وقت روٹی کے لیے پریشان اور اس کی طلب میں رہتا ہے۔ حاجی ولی اللہ جب میدانِ عرفات میں لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ پکارتا ہے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس وقت اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب باقی نہیں رہتا۔ جب وہ مدینہ منورہ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بے شک قبر مبارک سے باہر تشریف لا کر اس سے دست مصافحہ فرماتے ہیں اور دست گیری کرتے ہیں، اسے منصب و مراتب اور تعلیم و تلقین سے نوازتے ہیں اور سرفراز و ممتاز فرما کر رخصت کرتے ہیں۔ ایسا حاجی فرمانبردار، دنیا سے تارک فارغ، باطن میں مست اور ظاہر میں ہوشیار رہتا ہے اور کبھی دنیائے جیفہ مردار کی طرف نظر نہیں کرتا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

ابیات:

با تصور کعبہ را بینم دوام
در مدینہ با نبیؐ باشم مدام

ترجمہ: میں ہر وقت کعبۃ اللہ کو تصور میں دیکھتا رہتا ہوں اور مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں ہمیشہ حاضر رہتا ہوں۔

احتیاجی نیست بکشایم چو گام
روز و شب باشم حضوری با کلام

ترجمہ: مجھے وہاں تک چل کر جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ شب و روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے ہمکلام رہتا ہوں۔

گر بگویم شرح این احوال را
واقف احوال ما است مصطفیؐ

ترجمہ: میں ان احوال کی کیا شرح بیان کروں کہ میرے احوال سے صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی واقف ہیں۔

باھُوؒ را این بس بود دیدن بنور
دائمی با مصطفیؐ باشم حضور

ترجمہ: باھُوؒ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف دیدارِ نور کرتا رہتا ہے۔

شرح دعوت

عامل عالم جو دعوت پڑھنے میں بھی کامل ہو ایسی دعوت پڑھتا ہے جس سے ہرگز رجعت نہیں ہوتی اور وہ ہر حال میں سلامت رہتا ہے۔ اس کی دعوت سے ایک ہفتے کے اندر خارجیوں، رافضیوں،

فرنگیوں، یہود و نصاریٰ اور کفار کے تمام ممالک یکبارگی نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ یہ کس دعوت، کس نقش اور کس علم سے ممکن ہے؟ یہ دعوتِ قبور سے ممکن ہے جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور پڑھنے والا صاحبِ قرب، قوی القلب اور مقربِ سبحان ہوتا ہے۔ ایسا عامل اہلِ دعوت قبور و اہلِ حضور اگر کسی پتھر یا لوہے کے قلعے پر دعوت پڑھے تو بے شک وہ قلعہ موم ہو جاتا ہے اور اسے تسخیر کرنے کے لیے کسی لشکر کی یا خزانہ خرچ کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ بیت:

ہر کہ در دعوت بود یکدم تمام
کار مشکل شد بآسان ہر دوام

ترجمہ: جو دعوتِ دم پڑھنے میں کامل ہو اس کا ہر مشکل کام آسان ہو جاتا ہے۔

ایسے عامل صاحبِ دعوت کو امرا و بادشاہ کی جانب رجوع کرنے کی کیا ضرورت؟ وہ صرف اللہ کی خاطر دعوت پڑھتا ہے یا اس کے لیے جس کے لیے دعوت پڑھنے کا حکم و اجازت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے ہو۔ ابیات:

خلق داند در قبر شد زیر خاک
با حضوری برد جثہ روح پاک

ترجمہ: مخلوق کو یہ گمان ہوتا ہے کہ اولیا اللہ زیرِ زمین قبر میں دفن ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنی پاک روح کو جسم سمیت عالمِ حضوری میں منتقل کر چکے ہوتے ہیں۔

گم قبر گمنام بی نام و نشان
وز قبر جثہ برد در لامکان

ترجمہ: ان کی قبر گمنام اور بے نام و نشان ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنے جثے کو قبر سے نکال کر لامکان میں لے جا چکے ہوتے ہیں۔

ہر کہ گیرد نام با نامش حضور
ہمسخن با عارفان ذکرش ضرور

ترجمہ: جوکوئی عارفانِ خدا کا نام لیکر پکارتا ہے بے شک وہ حاضر ہو کر ہمکلام ہو جاتے ہیں۔

این مراتب موت را گویند حیات
و از قید دنیا شد خلاصی با نجات

ترجمہ: ان کی موت اصل میں حیات ہے جو انہیں دنیا کے قید خانے سے رہائی دلاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ (صحیح مسلم۔7417)

ترجمہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

بیت:

ہر کہ در زندان بود عاجز تمام
بعد از مردن شود واصل مدام

ترجمہ: جوکوئی اس قید خانے (دنیا) میں عاجزوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے بے شک وہ مرنے کے بعد دائمی وصال سے مشرف ہو جاتا ہے۔

مردہ قلب رکھنے والے جسے موت کہتے ہیں وہ مردہ نفس والوں کے لیے حیات ہے۔

ہر کہ محرم موت شد محروم نیست
ہر کہ بی خبر از موت شد مخدوم نیست

ترجمہ: جو شخص موت کا محرم ہو جاتا ہے وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔ اور جو حقیقتِ موت سے بے خبر رہتا ہے وہ کبھی مخدوم نہیں بنتا۔

عارف کی موت کے سات مراتب ہیں جن کے مطابق اسے سات مراتبِ وصال، سات مراتبِ احوال اور سات مراتبِ مشاہدۂ جمال حاصل ہوتے ہیں۔ یہ باتوفیق موت ہے جو اسے قربِ حضوری اور دیدارِ الٰہی کے انوار سے تحقیقاً مشرف کر دیتی ہے۔ جسے بھی اللہ یہ مراتب بخشتا ہے مشقِ وجودیہ کے توسط سے بخشتا ہے۔ جو اس میں شک کرتا ہے وہ مردہ دل قوم اور اہلِ زندیق میں سے

ہے۔ بعض عارفوں کے متعلق فرمایا گیا ہے:

☆ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں۔

ان کی موت انہیں خوابِ غفلت سے بیدار کر کے مشرفِ دیدار کر دیتی ہے اور ازل سے لیکر ابد تک ہر بات سے باخبر کر دیتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ کَمَا تُحْشَرُوْنَ تُبْعَثُوْنَ o

ترجمہ: جیسے مریں گے ویسے ہی جمع کیے جائیں گے، جیسے جمع ہوں گے ویسے ہی اٹھائے جائیں گے۔

☆ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَھُوَ مِنْہُ

ترجمہ: جو آدمی جن لوگوں کو پسند کرتا ہے وہ انہی میں سے ہوگا۔

بیت:

ہفت اندامی مرا گویند اللہ
بعد مردن یافتم زان وصل راہ

ترجمہ: موت کے بعد بھی میرے ہفت اندام اللہ اللہ کا ورد کرتے ہیں کہ میں نے موت کے ذریعے کامل وصالِ الٰہی پا لیا ہے۔

اور جس شخص کی اصل وصالِ الٰہی پر قائم ہو جاتی ہے اسے موت کی کٹار سے جوانی کی کھیتی موسم بہار میں کٹ جانے کا کیا خوف؟ جس طالب کا وجود مشق تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے پاک ہو جائے اسے جان کنی کی تلخی، عذابِ قبر اور حسابِ قیامت کا کیا خطرہ؟ اس کا تو سارا وجود پہلے ہی تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے چاک چاک ہو چکا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس نے اپنے جسم پر اربع عناصر کا لباس پہنا ہوتا ہے لیکن مٹی کا یہ پیراہن باطنی پاکیزگی کے مراتب سے بے خبر ہوتا ہے۔

موت کے سات مراتب یہ ہیں: اوّل موت محبت، دوم موت معرفت، سوم موت شرفِ مشاہدہ

مولی، چوتھی موت موذی نفس کو قتل کرنا اور دونوں جہان کا تماشا اپنے ناخن کی پشت پر دیکھنا۔ جسے یہ مراتب حاصل ہوں اسے پڑھنے لکھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت؟ موت کے پانچویں مرتبہ پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ چھٹے مرتبۂ موت پر تمام انبیا و اولیا اللہ سے دست مصافحہ کرنے کی سعادت ملتی ہے، ساتویں مرتبہ موت پر تمام پردے ہٹ جاتے ہیں اور عارف محرمِ اسرار بن کر ہمیشہ کے لیے بیدار ہو جاتا ہے۔ جان لے کہ مراتب دو طرح کے ہیں: مرتبۂ جمعیت اور مرتبۂ پریشانی۔ مرشد کامل اسم اَللّٰہُ ذات ''حیّ'' کی طے سے تمام مراتبِ موت و مراد طالب پر کھول دیتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ''قیوم'' کی طے سے دکھا دیتا ہے۔ اس کے بعد تجھے ماضی، حال و مستقبل کے تمام احوال اور حق و باطل کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ ایسے روشن ضمیر کو کتابوں کے مطالعہ کی کیا ضرورت کہ اس پر تو ہر چیز کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ سن اے صاحبِ ظاہر آباد! تو نے اپنی ساری زندگی نام و ناموس اور خطابات حاصل کرنے کی خاطر برباد کر ڈالی جبکہ تمام دروازے کھولنے والا علم 'توحید' ہے جس کو حاصل کرنا دو جہانوں کی کلید ہے۔ اس علم کو چھوڑ کر محض حصولِ روزگارِ دنیا کے لیے علم حاصل کرنا ناقص نفس پرستوں کی نادانستگی ہے۔ مطلق علم جو کلیدِ کل ہے علمِ دعوت ہے جسے دعائے استجاب الدعوات کہتے ہیں۔ وہ علم کونسا ہے اور اس علمِ معرفت و حکمت کا کیا نام ہے جس سے کل و جز کے تمام علوم پر دسترس حاصل ہو جاتی ہے؟ یہ تمام علوم صرف ایک علمِ دعوت میں سما جاتے ہیں جو کامل اور مکمل ہے۔ اس کو پڑھنے والا قربِ سبحانی کے کس مقام کا حامل ہوتا ہے؟ ارشادِ خداوندی ہے:

☆ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (36:58)

ترجمہ: (تم پر) سلام ہو۔ (یہ) ربّ رحیم کی طرف سے فرمایا جائے گا۔

اس علم کا اہتمام جمعیت میں ہے۔

کل و جز در طی میباشد تمام
طی را بکشائی ہر یک از مقام

طی توفیق است تحقیق از خدا
طی حاصل میشود از مصطفیؐ

ترجمہ: کل وجز اسم اَللّٰهُ کی طے میں ہیں۔اسی کی طے سے ہر مقام کھلتا ہے۔ طے توفیقِ خدا ہے، طے تحقیق ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتی ہے۔

وہ کونسا علمِ دعوت ہے جس کا ایک وظیفہ پڑھنے سے ہی اس کا عمل قیامت تک کے لیے رواں ہو جاتا ہے اور ہرگز نہیں رُکتا اور تمام مشکل مہمات جن کا حل ہونا وہم وفہم سے باہر ہوتا ہے ایک روز میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاتی ہیں۔ جو ایسی دعوت کے عمل سے واقف نہیں وہ بے عقل اور احمق ہے کہ دعوت پڑھتا ہے۔ دعوت مشکل کشا ہے جو آغاز میں ہی تمام مطالب عطا کر دیتی ہے۔ یہ دعوت عاملِ کُل شہسوار مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اجازت کے بعد قبر پر زبانِ قلب، زبانِ روح، زبانِ سرّ اور زبانِ نور سے قرآنی آیات کی تلاوت سے پڑھتا ہے اور اس کی دعوت اس کے دائمی تصور وتصرف وتفکر اور کامل توجہ کی بدولت ہمیشہ رواں رہتی ہے۔ وہ کونسا علمِ دعوت ہے جس کو پڑھنے سے دشمن کا تمام اسلحہ وبارود بے کار ہو جاتا ہے اور فرشتے ان کے بہادر جوانوں کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں اندھا کر دیتے ہیں، ان کے منہ اور کانوں پر ہاتھ رکھ کر گونگا بہرہ بنا دیتے ہیں یا دعوت کے اثر سے وہ سب دیوانے اور مجذوب ہو جاتے ہیں یا اس ملک کے ادنیٰ واعلیٰ تمام لوگ صاحبِ دعوت کے سامنے حاضر ہو جاتے ہیں یا دعوت کے اثر سے ان کے دلیروں کے دل قابو میں نہیں رہتے۔ حضوری سے مشرف فقیر اہلِ دعوت جس کا باطن تحقیق ہو، ہر طرح کی توفیق رکھتا ہے۔ علمِ دعوت کامل کو اعتبار ویقین سے پڑھنے والے اس فقیر کی زبان ذوالفقار کی طرح کفار کو قتل کرنے والی اللہ کی تلوار ہوتی ہے۔ وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قوی وجان نثار سپاہی ہوتا ہے اور شرک وبدعت سے بیزار ہو کر ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ یہ مراتب اس طالب کو نصیب ہوتے ہیں جو تن پر لباسِ شریعت پہنتا ہے اور شب وروز شریعت میں کوشاں رہتا ہے۔ باطن میں اللہ کی محبت میں غرق رہ کر خونِ جگر پیتا رہتا ہے اور تقلید کی تکلیف سے گزر کر مقامِ معرفت و

توحید پر پہنچ جاتا ہے۔ایسے طالب مرید قادری کو پہلے ہی روز حضرت بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا اور حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ سے بہتر مراتب حاصل ہو جاتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

شرح ظاہر و باطن

جان لے کہ ظاہر درحقیقت باطن کا اظہار ہے۔ظاہری جہان فانی ہے اور نفسانی خواب وخیال کی مثل ہے جبکہ باطنی روحانی دنیا لازوال ہے اور اسے بقائے جاودانی حاصل ہے۔ان دونوں کے درمیان تعلق قائم کرنے والا علم حق شناس اور منصف قرآن ہے جس کے مطابق اعمال کی حقیقت اور ان کا ثواب احوال کے موافق ہوتا ہے۔ باطن اصل ہے کہ اس میں معرفت اور وصالِ الٰہی ہے۔اس کے برعکس ظاہری دنیا سردی گرمی بہار وخزاں کے موسموں کی طرح بدلتی رہتی ہے۔ پس غیب (باطن) پر ایمان لانا ضروری ہے جو بے شک لاریب ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (2:1-3)

ترجمہ: الٓمّٓ۔ (قرآن) وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، یہ کتاب متقین کو ہدایت بخشتی ہے جو غیب (باطن) پر ایمان رکھتے ہیں۔

جو شخص غیب اور صاحبِ باطن اولیا اللہ اہل غیب کی غیبت وگلہ کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے حقیقی بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ایسا شخص مومن ومسلمان کیسے ہوسکتا ہے؟ باطن کئی قسم کا ہے اور ظاہر میں اعلیٰ مراتب حاصل کرنا انتہائی مشکل اور بلند ہمتی وتوفیق کا کام ہے۔بعض کا باطن باطل وزندیق جبکہ ظاہر برحق تحقیق ہوتا ہے،بعض کا ظاہر باطل وزندیق اور باطن برحق تحقیق ہوتا ہے،بعض کا ظاہر و باطن باطل وزندیق ہوتا ہے اور بعض کا ظاہر وباطن برحق تحقیق ہوتا ہے۔تمام مومن ومسلمان وکافر وکاذب ومشرک ومنافق وظالم کے مراتب کی بنیاد انہی اقسام پر ہے۔

ظاہر کسے کہتے ہیں اور باطن کیا ہے؟ ظاہر و باطن کا مکمل علم بلکہ کل مخلوقات کا تمام علم تفسیرِ قرآن کی طے میں ہے۔ اس طے کو صرف عالم باللہ صاحب تاثیر عارف ولی اللہ روشن ضمیر کھول سکتا ہے کیونکہ وہ اہلِ نظیر اور دونوں جہاں پر امیر ہوتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ پوشد چشم باشد چشم کور
ہر کہ بیند ہر طرف گوئی ستور

ترجمہ: جو حقیقت سے اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے وہ اندھا ہے اور جو ذاتِ حق کی بجائے ادھر ادھر دیکھتا رہتا ہے وہ حیوان ہے۔

با عیان بینا بود انسان صفت
با عیان دیدن طریقت معرفت

ترجمہ: حقیقت کو عیاں دیکھنے والا ہی اصل انسان ہے اور یہ صرف راہِ طریقت و معرفت سے ممکن ہے۔

گر تو خواہی میشوی عارف خدا
آن دیدہ دیگر بود لائق لقا

ترجمہ: اگر تو عارفِ خدا بننے کی خواہش رکھتا ہے تو جان لے کہ دیدار کے لائق آنکھ ان ظاہری آنکھوں سے مختلف ہوتی ہے۔

آن دیدہ نور است بیند با حضور
ہر کہ بیند غیر حق آن بی شعور

ترجمہ: وہ چشمِ نور ہے جو حضوری سے مشرف ہو کر محوِ دیدار رہتی ہے۔ غیر حق کو دیکھنے والا بے شعور ہے۔

باھُو را ھو بردہ است در لامکان
شد حضور دیدنش قرب از عیان

ترجمہ: باھُوؒ کو ھُو لامکان میں لے گیا ہے جہاں وہ قرب وحضوری پا کر عیاں دیدارِ الٰہی کرتا ہے۔

جان لے جس طالب مرید قادری کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے اسے رفاقتِ حق حاصل ہو جاتی ہے اور پھر وہ ظاہر و باطن میں کسی سے کوئی التجا نہیں کرتا۔ پس معلوم ہوا کہ کامل قادری عارف باللہ ہمیشہ دیدار سے مشرف رہنے والا نظارہ بین اور صاحبِ حق الیقین ہوتا ہے، وہ انوارِ توحید میں غرق ہو کر عین باعین دیدار میں مستغرق رہتا ہے۔ پس ایسے کامل قادری کو ذکر فکر، وردو وظائف، مراقبہ ومکاشفہ سے کیا سروکار کہ وہ تو مکمل یقین اور اعتبار کے ساتھ لاھوت لامکان میں ساکن ہو کر باعیان دیدار کرتا ہے۔

باطن کئی قسم کا ہوتا ہے۔ بعض باطن بہت باتوفیق ہوتے ہیں اور بعض باطن بہت باتحقیق ہوتے ہیں۔ ظاہری طریقِ شریعت کے دو گواہ ہیں، ایک دیکھنا اور دوسرا دیکھنے کے ساتھ ساتھ سننا بھی۔ باطن کے بھی دو گواہ ہیں، پہلا علمِ تصوف جو مطالعہ اور ایک دوسرے سے گفتگو کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا گواہ باعیاں دیدار ہے جس کی راہ مرشد رفیق دکھاتا ہے۔ بعض کا باطن دلیل باتوفیق کے طریق سے دیدار کرتا ہے جس سے ان کا ظاہر باطن کے موافق ہو جاتا ہے۔ بعض کے باطن کو دلیل کے طریق سے آگاہی اور نظر ونگاہ حاصل ہوتی ہے جس سے ان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔ بعض کو طریقِ وہم وخیال کی توفیق سے معرفت ووصالِ الٰہی حاصل ہوتا ہے جس سے ان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔ بعض کا باطن طریقِ الہام کی توفیق سے ظاہر کے موافق ہو جاتا ہے۔ بعض کا باطن طریقِ توجہ کی توفیق سے ظاہر کے مطابق ہو جاتا ہے۔ بعض کا ظاہر و باطن تصور اسم اللہ ذات کے طریق و توفیق سے ایک ہو جاتا ہے اور بعض کا حاضراتِ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے تصرف و تفکر کی توفیق سے۔ بعض کو اہلِ قبور سے پیغام حاصل ہوتے ہیں اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بمعہ اصحابِ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، جملہ انبیا ورسل و جملہ اولیا واصفیا ومجتہدین اور جملہ غوث وقطب کی مجلس کی حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے جہاں تلقین وارشاد کے ذریعہ ان کا باطن باتوفیق ہو کر ظاہر کے موافق ہو جاتا ہے۔ بعض کا باطن باعیاں

ہوتا ہے اور صاحبِ عیاں کی نظر سے دونوں جہان اور جو کچھ ان میں ہے، مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا، پس ان کا ظاہر و باطن یکساں اور باتوفیق ہو جاتا ہے۔ بعض قربِ الٰہی کی حضوری میں غرق فی اللہ ہوتے ہیں اور الہام کے ذریعے سے جواب باصواب حاصل کرتے ہیں، وصالِ الٰہی کے ان بے مثل و بے مثال مراتب کی توفیق سے ان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔ کونین پر امیر فنافی اللہ فقیر کا باطن روشن ضمیر ہوتا ہے اور اس کے ظاہر و باطن میں مکمل موافقت ہوتی ہے۔ ہر طرح کے باطن و ظاہر کا اس طرح باتوفیق موافقت اختیار کرنا صرف مرشد قادری کی بخشش و عطا کے ذریعہ ممکن ہے کہ وہ حق کی طرف سے رفیق برحق اور باحق ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص باطن میں ہر چیز تحقیقاً دیکھے لیکن ظاہر میں اسے حاصل نہ کر سکے تو اس بے توفیق شخص کا کیا علاج ہے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ وہ علمِ نعم البدل کا مطالعہ کرے کیونکہ علم نعم البدل سے ظاہر و باطن یکساں ہو جاتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ باطن تین قسم کا ہوتا ہے جس میں تین طرح کی توفیق اور تین طرح کی تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ اوّل: بعض کو باطن میں طبقات کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ طبق پر طبق یعنی سات طبقاتِ زمین، نو طبقاتِ افلاک اور بالائے عرش ستر ہزار مراتب جن میں ہر ایک مرتبہ دوسرے مرتبے سے ستر سالہ مسافت پر واقع ہے، پلک جھپکنے میں طے کر لیتے ہیں۔ یہ راہ اہلِ طبقات غوث وقطب کا درجہ ہے۔ فقراان کمتر و حقیر مراتب کی جانب نظر تک نہیں کرتے کیونکہ ان کی بنیاد ہوا و ہوس پر ہے اور یہ نفسانی خواہشات سے پُر اور قربِ الٰہی سے دور ہوتے ہیں۔ دوم: بعض کا باطن مقامِ محمود اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے جہاں وہ تمام ارواح سے ملاقات کرتے ہیں۔ سوم: بعض باطن غرق فی التوحید، نورِ حضور اور عین دیدار سے مشرف، فنافی اللہ ذات ہوتے ہیں۔ یہی فقر کا انتہائی مرتبہ ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

☆ لَوْ عَرَفْتُمُ اللّٰہَ بِحَقِّ مَعْرِفَتِہٖ لَزَالَتِ الْجِبَالُ بِدُعَائِکُمْ

ترجمہ: اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے تو تمہاری دعا سے پہاڑ بھی لرز جائیں گے۔

☆ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا ظَھَرَتْ لَہٗ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ فِیْ لِسَانِہٖ وَ قَلْبِہٖ وَجَوَارِحِہٖ

ترجمہ: جو شخص چالیس روز تک روزانہ صبح کے وقت اخلاص کے ساتھ اللہ کو یاد کرے گا اس کی زبان، اس کے دل اور ہر عضو سے علم و حکمت کے چشمے پھوٹ پڑیں گے۔

بیت:

عالمم علم از حضوری فاضلم فضل از خدا
طالبان را سبق بدہم مینمایم مصطفیؐ

ترجمہ: میں اللہ کے فضل سے علمِ حضوری کا عالم و فاضل ہوں اس لیے طالبوں کو تعلیم و تلقین فرما کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیتا ہوں۔

شرح ذکر

جان لے کہ باتوفیق ذکر کی آٹھ قسمیں ہیں۔ ہر ذکر کا اپنا نام ہے اور اس سے الگ پیغام و آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ جب کوئی ذاکر ذکرِ جنونیت کرتا ہے تو جن و انس اس کے ہم مجلس ہو جاتے ہیں جس سے ذاکر بد خصائل، جنونیت، جہالت اور جلالیت کا شکار ہو کر بد فطرت ہو جاتا ہے۔ بعض ذاکر جب بھی ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں انہیں پیغمبروں کی صحبت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ قدم بہ قدم پیغمبروں کی سنت پر عمل کر کے ان کے اوصاف سے متصف ہوتے ہیں یعنی فقر،

معرفت، توحید، علم، کرامت، التفات اور احوال کی تحقیق۔ بعض کو اولیا اللہ سے ذکر حاصل ہوتا ہے، جب وہ ذکر اللہ میں مشغول ہوتے ہیں تو اولیا ان کے ہم صحبت ہوتے ہیں اور ان کے باطن پر توحید منکشف کرتے ہیں۔ بعض کا ذکر ملکی صفات کا حامل ہوتا ہے، جب وہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے ہم مجلس ہوتے ہیں اور انہیں باتوجہ الہام کرنے کے ساتھ ساتھ مشروحاً مشاہدہ بھی کرواتے ہیں۔ بعض کو ذکرِ الٰہی سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بے حجاب حضوری اور اصحاب کی صحبت حاصل ہوتی ہے۔ بعض قربِ حضوری سے ذکر کرتے ہیں جس کے نور سے ان کے ہفت اندام نور بن جاتے ہیں۔

عارفان با اہل دنیا کار نیست
با نظر گر زر کند دشوار نیست

ترجمہ: عارفین اہلِ دنیا سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ ان کے لیے اپنی نظر سے سونا بنانا کچھ مشکل نہیں ہوتا۔

نظر ناظر بانظر و از سیم و زر اہل از عیان
عارف چنین کمیاب باشد در جہان

ترجمہ: ایسے عارف اہلِ عیان ناظر دنیا میں بہت کم ہیں جو اپنی نظر سے سیم و زر بنا لیتے ہیں۔

احتیاجی کس ندارم جز خدا
من ہدایت یافتم از مصطفیؐ

ترجمہ: مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود تلقین و ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اس لیے میں اللہ کے سوائے کسی سے کچھ طلب نہیں رکھتا۔

باھُوؒ ہر مقام و منزل از دل یافتہ
دل کبوتر قمری ذکر فاختہ

ترجمہ: باھُوؒ نے ہر مقام و منزل کو دل سے پایا ہے۔ کبوتر، قمری اور فاختہ کا دل بھی ذکرِ اللہ کرتا ہے۔

جان لے کہ دنیاوی سیم وزر کے کیمیا دان عالم راہزن کی طرح ہیں اور یہ راہ خطرات سے پُر ہے۔ اگر ساری دنیا کو سیم وزر سے بھر دیا جائے تب بھی عارف باللہ ولی اللہ اس کی طرف نظر نہیں کرتا کیونکہ سونا اور چاندی کا بھاری بوجھ تو اہلِ دنیا کی پشت پر لادا گیا ہے جو بیل گدھوں کی مانند ہیں۔ اسی کے متعلق فرمایا گیا ہے:

☆ تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ (ابنِ ماجہ، عین العلم)

ترجمہ: ترکِ دنیا تمام عبادات کی جڑ ہے اور حبِ دنیا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

لہٰذا اہلِ عبادت اور اہلِ خطرات کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔ جان لے کہ ذکر و مراقبہ بہت سے لوگ کرتے ہیں لیکن حقیقی ذکر و مراقبے کا مرتبہ حاصل کرنا انتہائی مشکل و دشوار ہے۔ ذکر و مراقبہ حضوری، معرفت و دیدار اور قلب کی بیداری کا ذریعہ ہے۔ ذکر نام ہے توفیقِ الٰہی کا اور مراقبہ تحقیق ہے حضوری کی۔ جان لے کہ تصور اسم اللہ ذات اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کے نور اور تجلیاتِ حیّ و قیوم سے سارا وجود اور ہر مقام روشن ہو جاتا ہے، طالب کے تمام باطنی حواس کھل جاتے ہیں اور وہ عین نور دیکھتا ہے۔ اس کا قلب زندہ اور نفس فنا ہو جاتا ہے، اسے شیطان بے حیا، خناس و خرطوم سے نجات حاصل ہو جاتی ہے اور روح بقا پا لیتی ہے۔ جو ان مراتب تک پہنچ جاتا ہے وہ بے واسطہ مشرفِ دیدار ہو کر مستغرق رہتا ہے۔ مشقِ مرقومِ وجودیہ کی راہ جاننے والا کامل مخدوم ہوتا ہے اور جو اس راہ سے واقف نہیں اس کا باطن حضوری سے محروم رہتا ہے۔ کل و جز حاضرات اسم اللہ ذات کی طے میں ہیں۔ جو حاضرات کی راہ کو نہیں جانتا اور اپنے طالبوں مریدوں کو حاضرات کے ذریعہ حضوری تک نہیں پہنچاتا وہ احمق ہے کہ خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ بیت:

ہر کرا شد راہبر حق پیشوا
باز دارد حرص و طمع و از ہوا

ترجمہ: جو کوئی مرشد راہبرِ حق کو اپنا پیشوا بنا لیتا ہے وہ حرص و طمع و نفسانی خواہشات سے پاک ہو جاتا ہے۔

جو مراقبہ وذکر حضوری بخشتا ہے وہ مشاہدۂ معراج ہے اور جس ذکر و مراقبہ سے حضوری حاصل نہ ہو وہ استدراج ہے۔ اہلِ استدارج اور اہلِ معراج کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔

شرح انسان

انسان آدم ہے۔ جو شخص حضرت آدم علیہ السلام کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے اسے ہی انسان ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ کیا فرزندِ آدم کو حضرت آدم علیہ السلام کے مرتبے پر پہنچنے کی قدرت ہے؟ تو یہ اس آیت کے عین مطابق ہے:

☆ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ (17:70)

ترجمہ: اور ہم نے اولادِ آدم کو مکرم کیا۔

یہ عزت اور شرفِ انسانی صرف امتِ محمدی کو حاصل ہے۔ لیکن امتِ محمدیؐ کے مرتبے پر پہنچنا آسان کام نہیں۔ امت کسے کہتے ہیں؟ خاص امتی اسے کہتے ہیں جو قدم بہ قدم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کر کے رفتہ رفتہ خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچائے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود اپنی زبانِ مبارک سے اسے اپنا خاص امتی قرار دیں۔ مجھے تعجب ہوتا ہے ایسے لوگوں پر جو خود تو راہِ باطن سے محروم ہونے کی وجہ سے اس مرتبے پر پہنچ نہیں سکتے لیکن اگر کوئی مجلسِ محمدیؐ کی حضوری میں پہنچ جائے تو یہ بدخصلت لوگ حسد کے مارے اسے برداشت نہیں کر پاتے۔

شرح مرتبہ فنافی الشیخ

جان لے کہ فنافی الشیخ ایک عظیم الشان مرتبہ ہے۔ بعض ایسے احمق ہوتے ہیں جو فنافی الشیطان کے مرتبے پر ہوتے ہیں (لیکن خود کو فنافی الشیخ سمجھتے ہیں) اور ہمیشہ پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ مرتبہ فنافی الشیخ یہ ہے کہ طالب کا جسم شیخ کا جسم، طالب کی گفتگو شیخ کی گفتگو، طالب کے احوال شیخ کے احوال

بن جاتے ہیں۔ عادات وخصائل میں، صورت میں، سیرت میں طالب اپنے شیخ جیسا ہو جاتا ہے اور سر سے لیکر قدموں تک طالب کا وجود شیخ کے وجود میں ڈھل جاتا ہے۔ فرمایا گیا ہے:

☆ اَلشَّیْخُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ

ترجمہ: شیخ زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہوتا ہے۔

☆ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُحْیِ الرُّوْحَ وَیُحْیِ الشَّرِیْعَۃَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ وَیُمِیْتُ الشَّھْوَۃَ وَ ھَوٰۃَ وَطَمَعَ وَحِرْصَ وَیُمِیْتُ الْبِدْعَۃَ

ترجمہ: شیخ قلب وروح وشریعت کو زندہ کرتا ہے، نفس وشہوت وہوا وطمع وحرص اور بدعت کو مار دیتا ہے۔

ظاہر و باطن میں طالب جس لمحے مرشد سے بدظن ہوتا ہے، اسی لمحے مردود ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں اسے فوراً استغفار کرنا چاہیے۔ بیت:

شیخ یک شرط است با طالب تمام
شیخ و طالب یک شود در ہر مقام

ترجمہ: شیخ اور طالب کے کامل ہونے کی شرط یہ ہے کہ شیخ وطالب ہر مرتبہ ومقام پر ایک ہو جائیں۔

جان لے کہ شیخ وطالب پر فرضِ عین ہے اور یہی سنتِ عظیم بھی ہے کہ وہ پورے اخلاص وارادت کے ساتھ آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں سرنگوں رہ کر ان کی خدمت کریں۔ جو شخص سادات کو راضی نہیں کرتا اس کا باطن ہرگز پاک نہیں ہوتا اور نہ ہی کبھی معرفتِ الٰہی کو پا سکتا ہے اگرچہ تمام عمر ریاضت کرتا رہے اور اپنا سر پتھر سے ٹکراتا رہے۔ سادات کی خدمت مخدوموں کا نصیبہ ہے۔ جو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اولاد حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا منکر ہے وہ (قربِ الٰہی سے) محروم رہتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ط (42:23)

ترجمہ: آپ فرما دیجیے کہ میں اس (تبلیغ دین) کی تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت داروں کی

محبت۔

ابیات:

دوستدارم سیّدان نورِ نبیؐ

نور دیدۂ حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ

ترجمہ: میں سادات سے دوستی رکھتا ہوں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور ہیں اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے نورِ نظر ہیں۔

دشمنِ سادات دشمنِ مصطفیؐ

ہر کہ دشمنِ مصطفیؐ دشمنِ خدا

ترجمہ: سادات کا دشمن مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمن ہے اور دشمنِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا کا دشمن ہے۔

لیکن سیّدوں کی پہچان کن احوال، کن اعمال، کن افعال و اقوال کے ذریعہ ممکن ہے؟ ان کا ہر قدم شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہوتا ہے اور ہر حال میں خلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپناتے ہیں۔ انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہٗ سے صدق، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے عدل، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے حیا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے شجاعت، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سخاوت وغزا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ترکِ دنیا اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے شہادت وسعادت و رضائے ارادت حاصل ہوتی ہے۔ سن آدمی کے وجود میں روح بایزید ہے، نفس یزید ہے اور قلب شہیدِ کامل حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی صفات کا حامل ہے۔ اے حق شناس! تو خود منصف بن جا اور تیغِ توحید سے نفس یزید کا خاتمہ کردے۔ جو تیغِ توحید ہاتھ میں لے کر نفس یزید کو قتل نہیں کرتا اس کا تعلق قومِ یزید سے ہے۔

ابیات:

گر تو خواہی سیّدا مجلس رسولؐ
طلب کن اللہ وحدت حق وصول

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری چاہتا ہے تو اللہ سے وحدتِ حق کا وصال طلب کر۔

گر تو خواہی سیّدا مجلس نبیؐ
طلب کن اللہ بر دین شو قوی

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو مجلسِ محمدیؐ میں شرفِ حضوری چاہتا ہے تو طلبِ مولیٰ کر اور دین پر استقامت اختیار کر۔

گر تو خواہی سیّدا فی اللہ فنا
غرق فی التوحید شو با مصطفیٰؐ

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو مرتبۂ فنا فی اللہ چاہتا ہے تو غرق فی التوحید ہو کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفاقت اختیار کر۔

گر تو خواہی سیّدا وحدت کرم
سیدان را نیست ہرگز ہیچ غم

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو وحدت وکرم کی خواہش رکھتا ہے تو جان لے کہ سیّدوں کو اس کے لیے کوئی غم و تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔

گر تو خواہی سیّدا فقرش عظیم
طلب کن از مرشدی قلبش سلیم

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو فقرِ عظیم کی نعمت چاہتا ہے تو مرشد سے قلبِ سلیم طلب کر۔

گر تو خواہی سیّدا قربش حضور
طلب کن از مرشدی توحید نور

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو قربِ حضوری کی خواہش رکھتا ہے تو مرشد کی بارگاہ سے نورِ توحید حاصل کر۔

گر تو خواہی سیّدا حاکم امیر
طلب کن تو بادشاہی از فقیر

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو دنیا پر حاکم امیر بننا چاہتا ہے تو یہ بادشاہی کسی فقیر سے طلب کر۔

گر تو خواہی سیّدا گنج ز پنج
عاجزان را دستگیری دل مرنج

ترجمہ: اے سیّد! اگر تو پانچ خزانوں کا تصرف چاہتا ہے تو کسی عاجز کا دل نہ دکھا بلکہ ان کی دستگیری کر۔

من فقیرم غالبم بر ہر امیر
اہل قربم معرفت صاحب نظیر

ترجمہ: میں صاحبِ نظر، اہلِ معرفت واہلِ قرب فقیر ہوں اس لیے ہر امیر پر غالب ہوں۔

فقیر خود لشکرِ سادات کے برابر ہے۔ جو سیّد فقیر کی حقیقت کو پہچان لیتا ہے وہ ابدالآباد تک کے لیے دنیا وآخرت میں بے نیاز ولایحتاج ہو جاتا ہے۔ فقیر کی پہچان کون سے علم و عمل و معرفت و جمعیت سے ہوتی ہے؟ فقیر ہرگز راہِ سلوک کا سالک ہونے تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ تمام سالکوں پر غالب اور مالک ہوتا ہے کہ ہر دو جہان اس کی نظر میں عیاں ہوتے ہیں، پس وہ صاحبِ کل وجز ہوتا ہے۔ یہ ہیں مراتب اس فقیر کے جو تصورِ حضور اور دعوتِ قبور کا عامل ہوتا ہے۔ اگر اس کا سر تن سے جدا کر دیا جائے تب بھی وہ ہرگز ذکر و فکر میں مشغول نہیں ہوتا کیونکہ فقیر کو دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ فقرا کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا، یا تو سیاہ دل ہوتا ہے یا معرفت وقربِ الٰہی سے بے خبر منافق ہوتا ہے یا دشمنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقر ہی فخرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ جان لے کہ مرتبۂ مرشدی ایک بارِ گراں ہے۔ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود کسی کو طالبوں کو تعلیم و تلقین کرنے اور مرشدی کی اجازت باطن میں نہیں فرما دیتے ہر وہ شخص احمق ہے جو از خود لوگوں کو تعلیم و تلقین کرتا ہے اور طالب مرید بناتا ہے۔ بالآخر وہ خراب اور شرمندہ ہوگا۔ مرشد وہ ہے جو اپنے طالبِ صادق کو قسم دے کر کہے کہ اے طالب! تو جو بھی چاہتا ہے مجھ سے طلب کر۔ پھر طالب جو بھی طلب کرے مرشد اسے اس کا مطلوب عطا کرے۔ اس کا فیض بارانِ رحمت یا موجِ دریا یا نظرِ کرم کی مثل ہوتا ہے۔ مرشد توفیقِ الٰہی کا نام ہے جو طالب کے وجود سے نفسانی و شیطانی وظلماتی حجابات کو اُٹھا دیتا ہے۔ لیکن مرشد ناقص و خام اپنے طالبوں کو ہمیشہ آج اور کل کے وعدوں اور تسلیوں پر ٹالتا رہتا ہے۔ بے اعتقاد و بے اعتبار طالب کی علامت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی خدمت کے ماہ و ایام و سال کو شمار کرتا رہتا ہے جبکہ طالبِ صادق وہ ہے جو خود کو درمیان میں لائے بغیر اپنا تمام اختیار مرشد کے حوالے کر دے اور پھر دم نہ مارے۔ شیوۂ طالب یہ ہے کہ ہمیشہ بندگی اور اطاعت کرے اور پیشۂ مرشدی یہ ہے کہ طالب کو حضوری میں غرق کر کے شرف دیدار بخش دے۔

طالبا گر سر دہی سرّی طلب
ہر کہ سر را نگہدارد از کلب

ترجمہ: اے طالب! اگر تجھے سرِّ الٰہی کی طلب ہے تو پہلے اپنا سر دے کیونکہ جو اپنے سر کو بچائے رکھتا ہے وہ کلب کی مانند ہے۔

معرفت اہلِ مراد کا نصیبہ ہے جو مادرزاد ولی ہوتے ہیں۔ ابیات:

گر بگویم شرح و شرط از طالبی
طالب آن باشد بود طلب از نبیؐ

ترجمہ: اگر میں مرتبۂ طالبی کی شرط اور شرح بیان کروں تو وہ یہ ہے کہ طالب وہ ہے جسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طلب ہو۔

جز حضوری کی بود مرشد تمام
مرشد آن باشد نماید ہر مقام

ترجمہ: جو مرشد حضوری سے مشرف نہیں وہ کامل مرشد کیسے ہوسکتا ہے؟ مرشد تو وہ ہے جو ہر مقام کا مشاہدہ عطا کردیتا ہے۔

من مرشدان را خوب دانم باخبر
من طالبان را نیک دانم بانظر

ترجمہ: میں مرشدوں کو خوب جانتا ہوں اور ان سے باخبر رہتا ہوں اور طالبوں کو بھی ایک ہی نظر میں پہچان لیتا ہوں۔

من مثل صرافیم ہر کس را شناس
میشناسم ہر یکی را با قیاس

ترجمہ: میں صراف کی طرح ہر کسی کو پرکھ لیتا ہوں اور قیاس کے ساتھ ہر ایک کو پہچان لیتا ہوں۔

ہر کہ دعویٰ کرد مرشد طالبی
ہر یکی را یافتم قرب از نبیؐ

ترجمہ: جو کوئی مرشدی اور طالبی کا دعویٰ کرتا ہے میں اس کی تحقیق قربِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کرلیتا ہوں۔

نقد و جنس و ہر چہ داری پیش آر
تا شوی عارف خدا با اعتبار

ترجمہ: تو اپنا تمام مال و متاع مرشد کی خدمت میں پیش کردے تاکہ با اعتبار عارفِ خدا بن جائے۔

ہر متاعی مشتری باید خرید
ہر متاعی با متاعی میرسید

ترجمہ: جب ایک خریدار کوئی شے خریدتا ہے تو ہر متاع اپنے مقررہ مقام پر پہنچ جاتی ہے۔

پوچھتا وہ ہے جو منزل پر نہیں پہنچا ہوتا کیونکہ جو پہنچ جاتا ہے اسے پوچھنے کی حاجت نہیں رہتی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (65:3)

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

طالبِ صادق کا مرشد کامل سے تعلق اس قول کے مطابق ہوتا ہے لَحْمُکَ لَحْمِیْ وَ دَمُکَ دَمِیْ ترجمہ: ''میرا گوشت تیرا گوشت، میرا خون تیرا خون''۔ وہ مرشد کامل کے عشق میں سوختہ رہتا ہے، اپنی جان کو مرشد پر قربان کر دیتا ہے، سوزشِ عشق سے اس کا دل چاک چاک ہو جاتا ہے لیکن عاجزی سے مٹی کے پیراہن میں خود کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ اگر بے اخلاص اور بداعتقاد طالب مرشد سے منہ پھیر لیتا ہے تو اس کی مثال ''خس کم جہان پاک'' جیسی ہے۔ ایسا طالب دنیا و آخرت میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ شرطِ مرشدی یہ ہے کہ اس کا طالب بارہ سال کے عرصے کے اندر اندر دنیا مردار، بیوی اور اولاد کی محبت سے نجات حاصل کر کے انوارِ الٰہی میں غرق ہو جائے اور دیدارِ الٰہی کا مرتبہ پالے اور اس کے وجود سے عجب و ہوا جیسے تمام ناشائستہ خصائل کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر بارہ سال کے عرصے میں طالب اس مقام تک نہیں پہنچ پاتا تو بالآخر ایسے طالب کو مرشد خود سے بے اعتقاد کر دیتا ہے۔ طالبی کا عظیم مرتبہ اور طالب کی سلامتی اسی میں ہے کہ وہ مرشد سے صرف اعتقاد طلب کرے، ایسا اعتقاد جس میں نفس و شیطان کے شر سے فساد پیدا نہ ہو۔ جان لے کہ اعتقاد کے چھ حروف ہیں 'ا ع ت ق ا د'۔ حرف 'ا' سے مراد آئینہ دل ہے، حرف 'ع' سے مراد عین دیکھنا اور عین بخشنا ہے، حرف 'ت' سے مراد دو جہان کو طے کرنے کی توفیق ہے، حرف 'ق' سے مراد قوت اور قربِ حضوری بخشنا، حرف 'ا' سے مراد صادق ارادہ ہے اور حرف 'د' سے مراد مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلم کی دائمی حضوری ہے۔ اگر مرشد سے طالب کو یہ جملہ مراتب حاصل ہوتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ مرشد نے اسے 'اعتقاد' عطا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرشد خود حبِ دنیا کے باعث فتنہ و فساد میں مبتلا اور نفس کی قید میں جکڑا ہوا ہے۔ بیت:

مرشدی عنقا بود شہباز پر
مگس مرشد کی برد کوہ سر بسر

ترجمہ: مرشد کامل عنقا صفت شہباز ہوتا ہے اور مرشد ناقص مکھی کی طرح ہوتا ہے، بھلا ایسا ناقص مرشد روحانی بلندیوں پر کیسے پہنچا سکتا ہے!

جان لے کہ اصل مرتبۂ وصل اور کل و جز کے تمام ظاہری و باطنی مراتب طالب پر اس کی نیت کے موافق اسم اللہ ذات سے کھلتے ہیں۔ ابتدائی تلقین و ارشاد کے بعد بعض طالبوں کو علم سے گفتگو کا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے، بعض کو معرفت و وصال کا اور بعض پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لازوال حضوری کا مشاہدہ کھل جاتا ہے جس سے ان کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے۔ ابیات:

در تصرف کیمیا عامل منم
در تصور معرفت کامل ترم

ترجمہ: میں کیمیا پر تصرف رکھنے والا عامل اور معرفت و تصور میں کامل ترین فقیر ہوں۔

من در ہدایت فقر عارف قادری
من جان فدا ہم صحبتم حاضر نبیؐ

ترجمہ: میں ہدایت و فقر کا حامل جان فدا عارف قادری فقیر ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں رہتا ہوں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیؐ
واقف اسرار گشتم از اللہ

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے خود دستِ بیعت فرمایا ہے اور اللہ نے خود مجھے اپنے

اسرار سے آگاہ کیا ہے۔

طالبان را می برم وحدت لقا
آنکہ باشد طالبی لائق خدا

ترجمہ: اگر طالبِ مولیٰ قربِ خدا کے لائق ہو تو میں اسے مقامِ وحدت تک پہنچا کر لقائے الٰہی سے مشرف کر دیتا ہوں۔

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا!
تا ترا بیرون کنم کبر از ہوا

ترجمہ: اے طالب آ! اے طالب آ! اے طالب آ! تا کہ میں تجھے کبر و ہوا سے نجات دلا دوں۔

مرشدی از طالب طلب کن دو گواہ
در نظر طالب بود دنیا گناہ

ترجمہ: مرشد طالب سے دو گواہ طلب کرتا ہے جن میں سے اہم ترین یہ ہے کہ طالب کی نظر میں دنیا گناہ ہو۔

طالب سالہائی ماہ و ایام شمار
این چنین طالب بود جاسوس وار

ترجمہ: جو طالب مرشد کی خدمت کے ماہ و ایام و سال کو شمار کرتا رہتا ہے ایسا طالب جاسوس کی مانند ہوتا ہے۔

طالبی بر دم قدم اثبات تر
طالبی موسیٰ بود مرشد خضرؑ

ترجمہ: طالبِ صادق کی ثابت قدمی ہر دم بڑھتی رہتی ہے۔ ایسا طالب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مرشد حضرت خضر علیہ السلام کی مانند ہوتا ہے۔

طالب شدن بسیار مشکل کار سخت
در مطالعۂ موت طالب نیک بخت

ترجمہ: طالب بننا بہت مشکل کام ہے کہ نیک بخت طالب تو ہر دم موت کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے۔

ازل ابد و دنیا در یکدم نما
در یکدمی حاصل کند وحدت خدا

ترجمہ: مرشد کامل طالب صادق کو ایک ہی لمحے میں ازل، ابد اور دنیا کے ہر مقام کا مشاہدہ کروا دیتا ہے جس سے طالب ایک ہی لمحے میں وحدتِ حق پا لیتا ہے۔

طالب آن مال تصرف جان و تن
طالب نانی زبانی لاف زن

ترجمہ: طالبِ صادق وہ ہے جو اپنا مال اور جان و تن راہِ خدا میں صرف کر دے۔ روٹی کا طالب صرف زبانی دعوے اور لاف زنی کرتا ہے۔

باھُوؒ طالبان را میشناسد با نظر
ہمچو صرافی شناسد سیم و زر

ترجمہ: باھُوؒ طالبوں کو ایک ہی نظر میں پہچان لیتا ہے جیسے صراف سونے و چاندی کو پہچان لیتا ہے۔

جان لے کہ بااخلاص طالب کو جب مرشد صاحبِ تصدیق کی خاص الخاص صحبت حاصل ہو جاتی ہے تو مرشد ابتدا سے لیکر انتہا تک ہر مقام کو اس پر ایک لمحے میں منکشف کر دیتا ہے۔ مرشد کامل ایسا راہبر ہے جو ہر طلب کو پورا کر دیتا ہے لیکن مرشد ناقص طالبوں سے خدمت اور سیم و زر طلب کرنے کے علاوہ اور کوئی راہ نہیں جانتا۔ مرشد کامل طالب کو لاھوت لامکان تک پہنچا دیتا ہے اور مرشد ناقص بس روٹی اور کپڑوں کی خاطر پریشان رہتا ہے۔ مرشد کامل طالب کو اسم اَللّٰہُ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہے اور باطن میں اپنی توجہ سے اسے مراتبِ عین عیان پر پہنچا دیتا ہے۔ اگر مرشد خود تجلی

کے بیل کی طرح باطنی طور پر اندھا ہو تو بھلا ایسے اندھے مرشد سے تلقین وہدایت لینے کا کیا فائدہ؟ اگر تو عالم فاضل اور عاقل ہے تو میری بات دھیان سے سن اور معرفت، فقر، رحمت، جمعیت، مشاہدۂ قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کا مرتبہ حاصل کر۔ یہ راہ محض تقویٰ سے نہیں بلکہ تقویت وتوفیقِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل یہ مرتبہ جسے بھی عطا کرتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت سے ہی بخشتا ہے جس سے طالب کے وجود میں کوئی غلطی و غلاظت باقی نہیں رہتی اور اسے ایسے لاحد ولاعد مراتبِ استغراق حاصل ہوتے ہیں جو عقل وفہم میں نہیں سما سکتے۔ ابیات:

ہر کہ غرقش میشود در ذات نور
با عقلِ کلی بود علم از حضور

ترجمہ: جو طالب نورِ ذات میں غرق ہو جاتا ہے اسے علمِ حضوری اور عقلِ کلی حاصل ہو جاتے ہیں۔

مراقبہ موت است ببرد با ممات
باطنش اثبات شد با اہل ذات

ترجمہ: مراقبہ موت کی مثل ہوتا ہے جو ''مرنے سے پہلے مرجاؤ'' کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے جس سے طالب کا باطن اثبات اختیار کر کے اہل ذات میں سے ہو جاتا ہے۔

آنچہ می بیند بہ بیند از لقا
آنچہ می یابد بیابد از خدا

ترجمہ: پھر وہ جو بھی دیکھتا ہے لقائے الٰہی سے ہی دیکھتا ہے اور جو بھی پاتا ہے اللہ سے ہی پاتا ہے۔

نیست آنجا نفس و نی شیطان رقیب
مجلسی خاصہ محمدؐ با حبیب

ترجمہ: اس مقام پر نہ نفس رہتا ہے اور نہ شیطان رقیب کہ یہ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلسِ

خاص ہے۔

این مراتب قادری را ابتدا

عز و شرف یافتہ قرب از خدا

ترجمہ: یہ مراتب قادری فقیر کو ابتدا میں ہی حاصل ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں تمام عزت و شرف قربِ الٰہی سے حاصل ہوا ہے۔

جان لے کہ طالب پر فرضِ عین ہے کہ حصولِ تلقین سے پہلے مرشد کے ساتھ ظاہری علوم پر تبادلۂ خیال کرے اور علمِ معرفت و تصوف کے منطق و معانی اور مشکل و دقیق نکات کو علمِ زبانی کے ذریعے سمجھے۔ اس کے بعد توحید، معرفت اور وصالِ الٰہی جیسے علومِ باطنی کو زیرِ بحث لائے۔ جب مرشد طالب کے تمام سوالات سے عہدہ برآ ہو جائے پھر اسے تعلیم و تلقین سے نوازے۔ طالب کو عالم فاضل اور صاحبِ شعور ہونا چاہیے ورنہ ہزاروں جاہلوں کو دیوانہ و مجنون بنانا کچھ مشکل کام نہیں۔ شرطِ کامل مرشد یہ ہے کہ وہ طالب کو تصور اسم اللہ ذات اور غلباتِ ذکر سے اس کے وجود میں نفس، قلب، روح اور سِرّ کی صورت علیحدہ علیحدہ دکھا دے۔ رفاقتِ حق کی توفیق اور مرشد کی عطا سے صادق طالب کو ابتدا میں ہی ان صورتوں کو عیاں دیکھنے اور ان سے ہمکلام ہونے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ باجمعیت بن جاتا ہے۔ یہ مراتب بھی شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (3:31)

ترجمہ: (محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کے طالب ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

فقیر ابتدا میں علم و مطالعہ کے باعث عالم ہوتا ہے اور انتہا پر ولی اللہ۔ چنانچہ ابتدا مرتبۂ عامل ہے اور

انتہا مرتبہ کامل ہے۔ جان لے کہ قرآن، احادیثِ نبوی و قدسی، اقوالِ اصحاب و مشائخ میں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ نفس دشمنِ جان ہے، شیطان دشمنِ ایمان ہے اور دنیا فتنہ پرور ہے جس کا کام بے جمعیتی و پریشانی میں مبتلا رکھنا ہے۔ جو شخص ان تینوں کو عزت دیتا ہے اور فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور معرفتِ الٰہی حاصل کرنے سے شرماتا ہے وہ مومن و مسلمان، عالم، فاضل یا غوث وقطب، فقیر و درویش کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ بیت:

باھُوا کمیاب شد طالب خدا

کس ندانم طالبی جان تن فدا

ترجمہ: اے باھُوؒ! طالب مولیٰ دنیا میں نایاب ہے۔ میں کسی ایسے طالب کو نہیں جانتا جو اللہ کے لیے جان وتن فدا کر سکے۔

الغرض! علمِ ظاہر کی چودہ اقسام ہیں اور علمِ باطن ایک ہی ہے اور وہ علمِ معرفت و توحید ہے۔ جب توحید و معرفت کا علم اولیا عارف باللہ کے باطن پر منکشف ہو جاتا ہے تو جملہ علومِ ظاہر علمِ باطن میں اس طرح سما جاتے ہیں جیسے پانی دودھ میں، نمک طعام میں یا شکر دودھ میں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ شیطان عالم تھا یا جاہل اور حضرت آدم علیہ السلام عالم تھے یا جاہل؟ پس اہل وصل کی نظر اصل پر رہنی چاہیے نہ کہ روزی و معاش کے نفع پر یا ربیع وخریف کی فصلوں پر۔ سن! اسمِ اَللّٰہُ ذات سے دیدارِ الٰہی و معرفت و توحید و قربِ حضوری حاصل کرنا علم ہے نہ کہ جہالت۔ فرمانِ رسولؐ ہے:

☆ مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلِیًّا جَاہِلًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی جاہل کو دوست نہیں بنایا۔

بیت:

علم را آموز اول آخر اینجا بیا

جاہلان را پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا

ترجمہ: پہلے علم حاصل کر، پھر بارگاہِ الٰہی کا رُخ کر! کیونکہ جاہلوں کی حضورِ حق تعالیٰ میں کوئی جگہ

نہیں۔

تا توانی خویش را از خلق پوش

عارفانی کی بوند این خود فروش

ترجمہ: جہاں تک ہو سکے خود کو مخلوق سے پوشیدہ رکھ۔ یہ خود فروش لوگ عارف کیسے ہو سکتے ہیں۔

دانا بن اور آگاہ ہو جا! علمِ معرفت، توحید، محبت، مشاہدہ، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، قربِ حضوری، معراج، فقرِ لایحتاج، دائمی نماز، مراقبہ سے روشن ضمیری، کونین کی حاکمیت اور تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے دست مصافحہ کرنے کی سعادت ہرگز علمِ ظاہری، ورد وظائف، ذکر وفکر یا مراقبہ ومکاشفہ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ کوئی اپنی ساری عمر علم حاصل کرنے میں کیوں نہ گزار دے، معرفتِ حق سے بے خبر ہی رہے گا۔ یہ باطنی مراتب ہیں جنہیں کوئی صاحبِ باطن مرشد ہی عطا کر سکتا ہے۔ یعنی وہ طالبِ مولیٰ کو دونوں جہان کا عین عیان مشاہدہ اس کے آئینۂ دل میں ہی کروا دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا وآخرت میں جو کچھ بھی ہے وہ وجودِ انسان سے باہر نہیں ہے۔ بیت:

زمین و آسمان و عرش و کرسی

ہمہ در تست تو از کی پرسی

ترجمہ: زمین وآسمان وعرش وکرسی سب تیرے اندر موجود ہیں، تو ان کے متعلق دوسروں سے کیوں پوچھتا ہے؟

تمام ظاہری علوم اور جسمانی اعمال جو تیرے نزدیک باعثِ ثواب ہیں، یقین جان کہ وہ بندے اور ربّ کے درمیان مطلق حجاب ہیں۔ آخر اصل اور کامل راہ کونسی ہے جو ایک ہی لمحے میں لازوال مراتبِ حضوری تک پہنچا کر وصالِ الٰہی سے بہرہ ور کر دیتی ہے اور جس میں کوئی رجعت لاحق نہیں ہوتی۔ ذکر وفکر، مراقبہ ومکاشفہ، صوم وصلوٰۃ، ورد و وظائف، حج وزکوٰۃ، تلاوت وعلم سب میں رجعت کا خطرہ ہے۔ ہر وہ عمل جو ماسویٰ اللہ کسی اور نیت سے کیا جائے طالب کے لیے باعثِ رجعت ہے۔ لیکن تصور وتوفیقِ حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والے مراتب رجعت

سے ہمیشہ کے لیے نجات دلا دیتے ہیں اور طالب تصورِ اسم اَللّٰہ، تفکر فنا فی اللہ، تصرف بقا باللہ اور مرشد کامل کی توجہ سے حضوری کے لازوال مراتب کو پالیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ بعض کامل صاحبِ تحقیق وتوفیق اور صاحبِ معرفت ومعراج ہوتے ہیں جبکہ بعض کامل طالبِ دنیا اور نفس وشیطان کی قید میں جکڑے ہوئے اہلِ استدراج اور زندیق ہوتے ہیں۔ اہلِ تحقیق اور اہلِ زندیق کی مجلس ایک نہیں ہوسکتی۔ ابیات:

پیشوائی شد محمدؐ ہر کرا
در نظر نبویؐ بہ بیند حق لقا

ترجمہ: جس کے پیشوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں وہ نظر نبویؐ سے دیدارِ حق تعالیٰ کرتا ہے۔

ہر کہ می بیند نمیگوید خدا
از میان خود رفت حاضر مصطفیؐ

ترجمہ: جو اللہ کا دیدار کر لیتا ہے وہ اس کا ذکر کسی سے نہیں کرتا۔ اپنی ذات کو درمیان سے نکال کر وہ ہمیشہ بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔

شد وجودی نور راز و گشت نور
شد مرا دیدار با وحدت حضور

ترجمہ: نورِ راز سے میرا وجود مکمل نور بن گیا ہے اور میں ہر وقت وحدتِ حق کی حضوری میں محوِ دیدار رہتا ہوں۔

جز خدا دیگر نہ بینم ہیچ کس
اولیا را معرفت اللہ بس

ترجمہ: میں خدا کے سوا کسی اور کو نہیں دیکھتا کیونکہ اولیا اللہ کے لیے صرف معرفتِ الٰہی ہی کافی ہوتی ہے۔

عاقل وہ ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں جاتے اور آتے وقت حق و باطل کی تحقیق کے لیے درود شریف اور لاحول پڑھ لیتا ہے کیونکہ نفس، شیطان اور نجس دنیا کی جرأت نہیں کہ اس مجلسِ خاص میں اپنے حال پر قائم رہ سکیں۔ دیدارِ الٰہی کے لیے چار شرائط ہیں: وہاں نہ جسم و جان باقی رہتے ہیں، نہ رزق و نام کی فکر باقی رہتی ہے، نہ رسم و رسوم رہتے ہیں، صرف نور نور میں فنا فی اللہ ہوتا ہے۔ یہ حیّ القیوم لامکان کا مقام ہے کہ اللہ کو کسی مکان سے تشبیہ دینا شرک و کفر ہے۔ بعض اہلِ بدعت و مخالفِ اہلِ سنت و جماعت، جھوٹے، لاف زن، بے انصاف، حماقت شعار، بد آثار اور کور چشم ایسے ہوتے ہیں جو آسیب شیطانی کی وجہ سے تالبِ گور رجعت کا شکار رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جب تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات کے بغیر مراقبہ کرتے ہیں تو انہیں نارِ جنونیت دکھائی دیتی ہے اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کا دیدار کیا ہے۔ ایسے اہلِ بدعت دنیا و آخرت میں خوار ہوتے ہیں۔ ان کی باتوں پر ہرگز اعتبار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان سے ہزار بار استغفار کرنا چاہیے۔ جو طالب مرتبۂ حیات سے گزر کر مرتبۂ ممات پر پہنچ جاتا ہے اسے ہی باطن میں دیدارِ الٰہی کی توفیق و تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ اہلِ اللہ کو ہمیشہ اسی طریق سے باطن میں دیدارِ الٰہی کا مرتبہ نصیب ہوتا ہے کیونکہ ظاہری آنکھوں کو قدرت حاصل نہیں کہ وہ اللہ کا دیدار کر سکیں۔ لیکن جس کا وجود تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے پاک ہو کر غرق فی اللہ ہو جائے اور وہ دائمی نمازِ راز پڑھتا ہو اس کے لیے ہر لمحے عیان دیدار کرنا کیا مشکل ہے؟ مرشد کامل فنا فی اللہ فقیر طالب کو پہلے ہی روز علمِ دیدار کا سبق پڑھا دیتا ہے اور تاثیرِ علمِ دیدار سے اس کا دل زندہ کر دیتا ہے پھر وہ تا قیامت بیدار رہتا ہے اور ہرگز نہیں سوتا، زندگی ہو یا موت وہ باشعور، ہوشیار اور باحضور رہتا ہے۔ جو طالب ہر وقت دیدارِ الٰہی سے مشرف رہتا ہو اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ ذکر فکر مراقبہ اور ورد و وظائف میں مشغول ہو؟ ایسے دائمی حاضر ناظر صاحبِ نظارہ کو مراقبہ و استخارہ کرنے کی کیا حاجت!

دیدار و از دیدار من گردد یقین
ہر کرا باور نشد اہل از لعین

ترجمہ: دیدارِ الٰہی ہی ہے جس نے مجھے مرتبہ یقین پر پہنچایا ہے۔ جسے یقین حاصل نہیں وہ لعین ہے۔

جان لے کہ انسان کے وجود میں قربِ حق کے چودہ لطائف پائے جاتے ہیں جن کی لطافت سے طالبِ مولیٰ کے تمام ظاہری و باطنی حواس نور ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے بے مثل و بے مثال نور کا ہی مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کے ہر عضو سے نور پھوٹتا ہے اور سر سے قدم تک تیز آتش کی مثل تجلیات اٹھتی ہیں جو تمام وجود کو ہر لمحہ یوں جلاتی رہتی ہیں جیسے کہ آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے۔ حاضراتِ اسمِ اللہ ذات سے طالب روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اس پر اسرارِ الٰہی کھلتے ہیں۔ جس طرف بھی وہ نظر کرتا ہے اس پر غیب سے لاریب فتوحات وارد ہوتی ہیں جن کا تعلق معرفت، توحید، قرب و حضور سے ہوتا ہے، پھر وہ مرتے دم تک اپنے باصفا دل کے آئینے میں انوارِ دیدار دیکھتا رہتا ہے۔ ان مراتبِ حق الیقین کو دائمی عبودیت بار بوبیت کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (15:99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہو حتیٰ کہ تمہیں کامل یقین نصیب ہو جائے۔

تمام وجود کی بالیقین شرح یہ ہے کہ ہر عضو میں ایک لطیفہ ہے جو اس عضو کا قفل کھولنے اور حجاب ہٹانے کے لیے نوری کلید ہے۔ صاحبِ تصدیق مرشد کامل صدیق جو راہِ طریقت پر طالب کا رفیق ہوتا ہے، توفیق و تحقیق کے ساتھ پانچ دقیق علوم کہ جنہیں پنج گنج اور لطائف انوارِ رحمت کہتے ہیں، طالب کے دماغ پر کھولتا ہے جن سے اس کی روح اور سرّ پر اسرارِ ربانی کھلتے ہیں جنہیں طالب اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اگر فقیر ایک لمحے کے لیے بھی اس مقام پر ٹھہر جائے تو قیامت تک اس حالت سے باہر نہیں آتا اور صورِ اسرافیلؑ سن کر ہی ہوش میں آتا ہے البتہ نماز فرض و سنت و واجب و مستحب اور آدابِ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ادائیگی کے لیے اس حالت سے باہر آتا جاتا رہتا ہے۔ سات لطائف قلب میں، قلب کے قریب اور ارد گرد موجود ہوتے ہیں اور

ایک لطیفہ سینے میں واقع ہوتا ہے ایسے جیسے نگینہ انگوٹھی میں پیوست ہوتا ہے۔ اگر یہ لطیفہ روشن ہو جائے تو وجود سے تمام نفاق و کینہ نکل جاتا ہے اور خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ ان مراتب کو اہلِ مشق عارف بینا ہی پہچانتا ہے۔ ایک لطیفہ ناف پر ہوتا ہے جو نفس کے خلاف کرتا ہے، چار لطیفے ناف کے گرد ہوتے ہیں جو تحقیق و انصاف کرنے والے حق شناس منصف ہوتے ہیں۔ دو لطائف دونوں پہلوؤں میں ہوتے ہیں جن سے اسقدر نورِ الٰہی نکلتا ہے کہ طالب سو نہیں پاتا۔ جو شخص اس مرتبے کو پالیتا ہے وہ ولی اللہ اور روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ بن جاتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

☆ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (2:30)

ترجمہ: بے شک میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

جب ہر لطیفہ وجود میں آفتاب کی مثل طلوع ہوجاتا ہے تو تمام خصائلِ بد کا خاتمہ ہوجاتا ہے، روح کو فرحت نصیب ہوتی ہے اور طالب مرتبۂ لاحد و لاعد پر پہنچ جاتا ہے جو کسی کی وہم و فہم میں سما نہیں سکتا۔

جو شخص شریعت سے بے اخلاص ہو اور ظاہر و باطن میں شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار نہ ہو وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ ایسے شخص کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ جو کچھ بھی کہتا ہے لافزنی پر مبنی ہوتا ہے۔ مرشد کامل تصورِ حضور و تصرفِ قبور سے طالب کا نفس فنا کر کے ایک ہی لمحے میں اس پر مقامِ شریعت، مقامِ طریقت، مقامِ حقیقت، مقامِ معرفت، مقامِ قرب نور الہدیٰ اور دیدارِ الٰہی منکشف کر دیتا ہے۔ عالم ولی اللہ طالبِ حق کو پہلے ہی روز گفی بِاللّٰہِ[1] کا ایسا سبق پڑھاتا ہے کہ اسے مراتبِ حیات و ممات، رجا و خوف، بہشت و دوزخ ہرگز یاد نہیں رہتے اور وہ ہر غیر اللہ کو بھلا دیتا ہے۔ یہ مراتب بھی برکتِ شریعت، بخششِ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عطائے مرشد ولی اللہ کامل سے حاصل ہوتے ہیں۔ بیت:

---

[1] ترجمہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

ہر کہ می بیند بآن گوید چرا
خدا خود گواہی میدہد بینندہ را

ترجمہ: جسے دیدار کی نعمت حاصل ہو جائے اسے کچھ کہنے کی حاجت نہیں رہتی کیونکہ خدا خود اس کی گواہی دیتا ہے۔

اے احمق و بے حیا! یہ مراتب عارفانِ خدا کے ہیں۔ جو طالب دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے وہ ہر کلام مقامِ دیدار سے کرتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ می بیند زبان گردد سکوت
بینندہ را دیدار حیّ لایموت

ترجمہ: ذاتِ حیّ لایموت کے دیدار سے مشرف ہو جانے والے کی زبان پر سکوت طاری ہو جاتا ہے۔

ہر کہ می بیند بخود پنہام کرد
از چشم او خون برآید رنگ زرد

ترجمہ: جسے دیدارِ الٰہی نصیب ہو جاتا ہے وہ خود کو لوگوں سے چھپا لیتا ہے، اس کی آنکھوں سے خون نکلتا ہے اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود از خود ز گم
مردہ را زندہ کند با سخن قُمْ

ترجمہ: دیدارِ الٰہی کرنے والا خود کو بھی بھول جاتا ہے اور اسے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ کہہ کر مردوں کو زندہ کرنے کی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

ہر کہ می بیند بود آن ہشیار
حق راہبر ورنہ بروی اعتبار

ترجمہ: صاحبِ دیدار ہمیشہ ہشیار رہتا ہے اور راہِ حق کا با اعتبار راہبر بن جاتا ہے۔

یکدمی صد بار می بینم لقا
این مراتب یافتم از مصطفیٰؐ

ترجمہ: میں ایک لمحے میں سو بار اللہ کا دیدار کرتا ہوں۔ یہ مراتب مجھے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوئے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ

ترجمہ: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے۔

تین چیزیں خلقِ خدا کو نفع وفیض پہنچاتی ہیں اوّل بارانِ رحمت، دوم آبِ دریا، سوم زراعت اور تین طرح کے لوگ سخی ہوتے ہیں عالم، فقیر اور اللہ کا خوف رکھنے والا خدا پرست حاکم۔

شرح دعوت

مرشد کامل پر اوّل فرض یہ ہے کہ طالب صادق کو جمعیتِ نفس کے لیے علمِ دعوت کا خزانہ بخشے اور اسے وہ دعوت پڑھنے کی اجازت و رخصت عطا کرے جس کی تاثیر اسے مسلسل نفع دیتی رہے اور جس کو پڑھنے سے وہ کبھی ملال، حیرت وعبرت کا شکار نہ ہو۔ بیت:

بعلم دعوت کاملم عامل فقیر
در تصور با عیان روشن ضمیر

ترجمہ: میں علمِ دعوت میں عامل و کامل اور تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے باعیان روشن ضمیر فقیر ہوں۔

علمِ دعوت ہر علم کی بنیاد اور مغز، ہر قفل کو کھولنے والی کلید، مشکل کشا اور مطلب نما ہے۔ اہلِ دعوت کو چاہیے کہ سب سے پہلے حاضراتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے اپنے دشمن نفس پر غالب آئے اور کل و جز کی ہر شے پر تصرف حاصل کرے۔ صاحبِ دعوت عالم باللہ و کامل ولی اللہ ایسی دعوت پڑھتا ہے جس سے دونوں جہان پر لرزہ طاری ہو جاتا

ہے اور لوگوں کو گمان ہوتا ہے کہ تمام طبقات زیروزبر ہو رہے ہیں حتیٰ کہ مدینہ منورہ اور خانہ کعبہ بھی جنبش میں آجاتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبر مبارک سے باہر تشریف لا کر صاحبِ دعوت کی دستگیری فرماتے ہیں اور اسی لمحے اس کا کام ہو جاتا ہے۔ ایسا صاحبِ دعوت عرش کو فرش بنا کر کرسی پر سکونت اختیار کرتا ہے اور لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے۔ اوّلاً ایسی دعوت پڑھنے کا اہل وہی ہے جو دعوت پڑھنے کے دوران تمام آفات، رجعات، بلاؤں اور چودہ ہزار عالم کے جن وانس کی دشمنی سے خود کو بچا کر رکھتا ہے اور ان سب سے سلامتی کے ساتھ گزر جاتا ہے۔ دعوت کی چند نشانیاں یہ ہیں؛ ق قرب، ق قبر، ق قرآن، ق قوت، ق قدرت، ق قہر، ق قوی۔ دعوت صرف وہ شخص پڑھ سکتا ہے جسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زیرِ پا دونوں جہان ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دایاں قدم مبارک جمالیت اور بایاں قدم مبارک جلالیت ہے۔ یہ دعوت اسم بامسمّٰی ہے اور اس میں ہر معمے کا حل ہے۔ اس دعوت سے زیادہ سخت اور کوئی دعوت نہیں ہے۔ کامل اگر یہ دعوت پڑھے تو اسے ایک روز میں ہی خزائنِ الٰہی حاصل ہو جاتے ہیں اور اگر ناقص پڑھے تو دیوانہ یا مجذوب ہو جاتا ہے یا جان سے جاتا ہے۔ جان لے کہ حیاتِ انسانی کا مرتبۂ کمال یہ ہے کہ:

☆ اَجۡسَامُھُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَ قُلُوۡبُھُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ

ترجمہ: ان کے جسم دنیا میں لیکن قلب آخرت میں ہیں۔

اور وہ خود باطن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہم مجلس ہو۔ کیا تو جانتا ہے کہ انسان کی حیات کے ماہ وایام وسال کا کیا مقصد ہے اور موت کے بعد اس کے کیا احوال ہوں گے؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ یُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ (30:19)

ترجمہ: وہی مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے۔

☆ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ (62:6)

ترجمہ: اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔

جسے دورانِ حیات وحدت حاصل ہو جائے اس کی موت اللہ سے وصال ہوتی ہے اور جو زندگی میں ثابت قدم رہتا ہے اور استقامت اختیار کرتا ہے اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے اور وہ مرنے کے بعد بھی صاحبِ ایمان رہتا ہے۔ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

☆ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَّبِلَا عَذَابٍ

ترجمہ: جس نے (پورے اخلاص سے) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا وہ بلا حساب و بلا عذاب جنت میں داخل ہوگا۔

ابیات:

ہر کرا چشمی بود قرب از کرم
عین بینان را نباشد ہیچ غم

ترجمہ: قربِ الٰہی کے کرم سے جس کی چشمِ باطن کو عین دیدار نصیب ہو گیا وہ ہر غم سے آزاد ہو گیا۔

چشم آن پوشد کہ باشد بی عیان
با نگاہم زان آگاہم عین دان

ترجمہ: آنکھیں بند کر کے تصور وہ کرتا ہے جو دیدار سے محروم اور بے عیاں ہوتا ہے۔ میں تو اپنی آنکھوں سے عین ذات کو دیکھتا ہوں اور اسے جانتا ہوں۔

راہ عارف این بود توفیق تر
ظاہر و باطن بہ بیند با نظر

ترجمہ: راہِ عارفین میں توفیقِ الٰہی ہر لحہ بڑھتی رہتی ہے کیونکہ وہ ظاہر و باطن میں اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

کور مادر زاد کی بیند لقا
کور را باور نباشد بر نما

ترجمہ: مادرزاد باطنی اندھے کو لقائے الٰہی کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ اور اگر اسے عطا کر بھی دیا جائے تو بھی وہ اس پر یقین نہیں کرتا۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

مرشد کو چاہیے کہ سب سے پہلے طالب کے مرتبۂ طالبی کو پرکھے اور طالب کو چاہیے کہ مرشد سے اس کے مرتبۂ مرشدی کے بارے میں دریافت کرے اور اس کے طالبوں سے اس کی تصدیق کرے۔ مرتبۂ طالبی یہ ہے کہ طالب کا نفس مردہ ہو اور وہ زندگی میں ہی موت کا طالب ہو اور مرتبۂ مرشدی یہ ہے کہ وہ فنا فی اللہ ذات ہو۔ بیت:

من کہ گشتم بذات حق فانی
طیر سیر صفات کے دانی

ترجمہ: میں معرفتِ صفات کی طیر سیر کو کیا جانوں کہ میں تو ذاتِ حق میں فنا ہو چکا ہوں۔

راہِ فقر و معرفت و توحید ہرگز تقلید کے ذریعے طے نہیں ہو سکتی۔ صرف گفت و شنید میں مشغول رہنا سراسر تقلید ہے۔ راہِ توحید یہ ہے کہ جو بتایا جائے وہ دکھایا بھی جائے۔ چنانچہ فرمایا گیا ہے:

دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ اور (اللہ کی طرف) آ جا۔

اہلِ قال و اہلِ تعال کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔ مرشد کامل پر فرضِ عین ہے کہ طالبِ مولیٰ کو مشقِ وجودیہ اور حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات سے ایک ہی لمحے میں حضوری سے مشرف کر دے اور اسے راہِ سلک سلوک کی ہر بلا اور آفت سے محفوظ رکھے۔ ہاں! مرشد بھی دو قسم کے ہیں۔ مرشدِ حبیب جو طالبِ غریب[1] کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر کے مرتبہ محبوبیت تک پہنچا دیتا ہے اور دوسرا مرشد رقیب جو طالب کو ہر مقام پر خلوت نشینی و چلہ کشی و رنج و ریاضت

---

[1] ''غریب'' فقر کی ایک اصطلاح ہے۔ حضرت سخی سلطان باھُوؒ غریب طالب کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ''غریب وہ ہے جس کے وجود میں غلطی، غیبت، غضب و غصہ کی غلاظت نہ ہو۔'' (قربِ دیدار)

میں مبتلا رکھتا ہے اور رجوعاتِ خلق سے خراب کرتا ہے۔ یقیناً اسم اَللّٰہُ ذات دونوں جہان سے زیادہ بھاری امانت ہے، اس کی جباری وقہاری کو برداشت کرنا ضعیف وناتواں وجودِ انسان کے لیے انتہائی مشکل ودشوار ہے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لطف وعطا سے یہ توفیق بخش دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (33:72)

ترجمہ: بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کی تو سب نے اسے اٹھانے سے عاجزی کا اظہار کر دیا لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا بیشک وہ (اپنی جان کے لیے) ظالم و نادان ہے۔

بیت:

آنچہ من برداشتم بار گران
کی تواند برد بارش آن چنان

ترجمہ: کس کی مجال تھی کہ وہ اس (امانتِ الٰہیہ کے) بوجھ کو برداشت کر سکتا جسے میں نے اٹھا رکھا ہے!

جب تک مرشد کامل طالب صادق پر غیب الغیب سے اور توجہ وتفکر وتصور وتصرف کے ذریعہ چودہ لطائف منکشف نہیں کر دیتا اور وہ اس کے وجود پر غالب نہیں آجاتے تب تک اس کا نفس ہرگز قید نہیں ہوتا۔ اور جب تک اس کے ظاہری حواس بند نہیں ہوتے اور وجود سے اوصافِ ذمیمہ کا خاتمہ ہو کر خناس خرطوم پژمردہ نہیں ہو جاتے ناممکن ہے کہ طالب معرفتِ مولیٰ حاصل کر پائے۔ تعجب ہوتا ہے ان احمق وحماقت شعار لوگوں پر جو غیر مخلوق اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دیتے ہیں اور مخلوق کے خط وخال، زلف وحسن، سرود ونغمہ ومطرب وساقی وبادہ کو اللہ کا عکس معکوس قرار دیتے ہیں۔ یہ سراسر کفر وشرک اور بدعت ہے اور ایسے ناقص وخام لوگوں کی نفسانی خواہشات اور شیطانی راہزنی کا نتیجہ ہے۔ ان کے تمام حیلوں کا مقصد لذتِ دنیا کو پانا ہوتا ہے۔

جان لے کہ ہر شے کا ایک قفل اور ایک چابی ہوتی ہے اور انسانی وجود کی کلید اسم اللہ توحید ہے۔ جو طالبِ مولیٰ یہ چاہتا ہے کہ طلسماتِ وجود کا قفل کھل جائے اور اسے تمام خزائن حاصل ہو جائیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ پہلے قلبِ سلیم حاصل کرے جس کی کلید تصور اسمِ اللہ ذات ہے۔ جب مرشد اپنی توجہ سے طالب کے وجود کو اسم اللہ کے حروف میں لپیٹ کر طے وجود کو زندہ کرتا ہے تو طالب کے ہفت اندام نور بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب کو دائمی حضوری کا مرتبہ نصیب ہو جاتا ہے۔ ایسی توجہ کو توفیق اور مرشد کو صاحبِ تحقیق رفیق کہتے ہیں۔ جب مرشد طالبِ مولیٰ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچانا چاہتا ہے تو طالب کے وجود کو اسم اللہ کے حروف میں پنہاں کر دیتا ہے یعنی طے جسم کو طے اسم میں چھپا دیتا ہے۔ بے شک اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طالبِ مولیٰ کو جسم کے ساتھ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اس راہِ حضوری کو طی توجہ کہتے ہیں۔ مرتبۂ فنا فی الشیخ یہ ہے کہ اسی طریقے سے طالب کا جسم اور مرشد کا جسم ایک ہو جائیں۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ مرشد اشرف الانسان ہو نہ کہ شیطان صفت اور یہ اس کی توجہ کے اثر کے ذریعہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

جان لے کہ توجہ کی پانچ اقسام ہیں۔ توجۂ تصدیق جس سے طالب مرتبۂ تصدیق پر پہنچ جاتا ہے۔ توجۂ نور جس سے طالب مرتبۂ حضوری کو پالیتا ہے۔ اس راہ کی بنیاد جمعیت ہے۔ جمعیت کی بھی کئی اقسام ہیں۔ مجمل جمعیت مشاہدۂ جمال ہے، ایسا مشاہدۂ جمال جو عین وصال ہو اور ایسا وصال جو لازوال ہو۔ ان مراتب کو پانا انتہائی مشکل ومحال ہے۔ ایک مرتبۂ جمعیت یہ بھی ہے کہ طالب دونوں جہان میں ہر دل عزیز بن جائے اور تمام دفاترِ نیک و بد اس کے اختیار میں آجائیں لیکن وہ خود اللہ کے اختیار میں رہے۔ جمعیت کا ایک مرتبہ یہ بھی ہے کہ طالب اپنا ہر کام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اجازت اور نظرِ کیمیا سے کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ کیمیا سے معرفت و دیدار کے لازوال خزائن الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ کیمیا کے ہنر سے سونا چاندی جمع کرنا اہلِ دنیا جیفہ مردار کا کام ہے۔ پس اہلِ مردار کے دل میں ہرگز معرفت و دیدارِ الٰہی کی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔

ابیات:

ہر کہ می بیند نمیگوید منم
آن ناظر و حاضر بود با فقر تم

ترجمہ: جو اللہ کو دیکھ لیتا ہے وہ پھر نہیں کہہ سکتا کہ 'میں ہوں' بلکہ انتہائے فقر پر پہنچ کر حاضر و ناظر رہتا ہے۔

ہر کہ می بیند بآن گوید چرا
دیدہ با دیدار می بیند خدا

ترجمہ: جو اللہ کو دیکھ لیتا ہے وہ کہے تو کیا کہے کہ اس کی آنکھیں تو ہر دم دیدارِ الٰہی میں محو رہتی ہیں۔

ہر کہ می بیند بود دائم خموش
غرق فی التوحید خون از جگر نوش

ترجمہ: اللہ کا دیدار کرنے والا دائمی خاموشی اختیار کر لیتا ہے اور غرق فی التوحید ہو کر خونِ جگر پیتا رہتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود با خود فنا
با فنا فی اللہ می بیند لقا

ترجمہ: جو اللہ کو دیکھ لیتا ہے وہ خود کو اللہ میں فنا کر کے ہر دم اس کا دیدار کرتا رہتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود روحی کرم
عارف باللہ بود آنرا چہ غم

ترجمہ: اللہ کا دیدار کرنے والا عارف باللہ کے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور اس کی روح مکرم ہو جاتی ہے۔ پس اسے کیا غم!

ہر کہ می بیند بود با حق جواب
با عیان دیدار بین شد بی حجاب

ترجمہ: اللہ کا دیدار کرنے والا اس سے جواب باصواب بھی پاتا ہے۔ وہ بے حجاب اور باعیاں دیدارِ الٰہی کرتا ہے۔

ہر کہ می بیند مراتب اوست فقر
اولیا واصل بود صاحبِ نظر

ترجمہ: جو اللہ کا دیدار کر لیتا ہے وہ صاحبِ نظر واصل باللہ ولی اللہ بن کر مراتبِ فقر کو پالیتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود دائم خروش
مستی غالب ز مستی خود بجوش

ترجمہ: اللہ کا دیدار کرنے والے پر عشق کی مستی غالب آجاتی ہے اور وہ جوشِ مستی میں ہر دم (مزید دیدار اور قرب کے لیے) فریاد کرتا رہتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود دائم حضور
ہر طعامی در شکم او گشت نور

ترجمہ: جو اللہ کا دیدار کر لیتا ہے وہ ہمیشہ حضوری کی حالت میں رہتا ہے اور اس کے حلق سے گزرنے والا طعام نور بن جاتا ہے۔

ہر کہ می بیند نماید مر ترا
غرق فی التوحید سازد با خدا

ترجمہ: جو خود اللہ کا دیدار کرتا ہے وہی تجھے بھی دیدار کروا سکتا ہے اور غرق فی التوحید کر کے اللہ تک پہنچا سکتا ہے۔

اگر کسی از من پرسد دہ نشان
کیتواند بست مثلی لامکان

ترجمہ: اگر کوئی مجھ سے کہے کہ دیدارِ الٰہی کی کوئی نشانی دو تو بھلا لامکان کی کوئی نشانی یا مثال کیسے دی جا سکتی ہے!

راہ دیدارش نگر گمراہ تر
چشم از برا دیدار دیدارش نگر

ترجمہ: جو راہِ دیدار کو اختیار نہیں کرتا وہ گمراہ تر ہے۔ اللہ نے آنکھیں دی ہی اپنے دیدار کے لیے ہیں پس تُو اس کا دیدار کر۔

چشم می بیند بود چشمی گواہ
شد گواہی چشم دیدارش نگاہ

ترجمہ: جو آنکھ دیکھتی ہے وہی گواہی دے سکتی ہے۔ اللہ کا دیدار کرنے والا ہی اس کے دیدار کا چشم دید گواہ ہوتا ہے۔

گر کور را صد بار می نمایم لقا
کور مادر زاد کی بیند خدا

ترجمہ: اگر باطنی اندھے کو میں سو بار بھی دیدار کروا دوں تو بھلا ایک مادر زاد اندھا اللہ کو کیسے دیکھ سکتا ہے!

ہر کہ در دنیا نہ بیند بی نصیب
مردہ دل آن مدعی اہل از رقیب

ترجمہ: جو دنیا میں دیدارِ الٰہی سے محروم رہتا ہے وہ بے نصیب ہے اور اگر کوئی مردہ دل دیدارِ الٰہی کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اہلِ رقیب میں سے ہے۔

نیست آنجا علم نی دانش شعور
غرق فی التوحید اللہ باحضور

ترجمہ: جہاں طالب غرق فی التوحید ہو کر باحضور ہو جاتا ہے وہاں نہ علم ہے نہ دانش و شعور۔

آن علم دیگر بود عالم دیگر
زین علم حاصل کند عارف خضرؑ

ترجمہ: وہ عالم بھی مختلف ہے اور وہاں کا علم بھی۔ وہ علم خضر صفت عارف سے حاصل ہوتا ہے۔

نیست آنجا منزل و نی جا مقام
لامکان و لانشان وحدت تمام

ترجمہ: لامکان سراسر وحدت ہے جہاں نہ کوئی منزل ہے نہ مقام اور نہ ہی اس کا کوئی نشان ہے۔

ہر کہ می بیند نیاید زو آواز
گویا کہ از جان مردہ آن بردہ راز

ترجمہ: جو دیدارِ الٰہی کے راز کو پا لیتا ہے وہ اس طرح خاموش ہو جاتا ہے گویا کہ مردہ ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے پس اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

مرشد کامل تصور اسمِ اللہ ذات اور علمِ حق سے طالب کو معرفت و دیدار کا سبق پڑھاتا ہے اور باطل دنیا جیفہ مردار سے بیزار کر دیتا ہے حتیٰ کہ طالب دنیا سے ہزار بار استغفار کرتا ہے۔ کامل مرشد وہ ہے جو تصور اسمِ اللہ ذات سے معرفت و دیدار کو منکشف کرتا ہے اور پھر اسمِ اللہ ذات میں ہی لوٹ آتا ہے کہ ابتدا و انتہا کا کوئی مرتبہ اسمِ اللہ ذات سے باہر نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی جانب لوٹ جانا ہے۔

ہماری ابتدا بھی خاک ہے اور انتہا بھی قبر کی خاک میں لوٹ جانا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی نظر ہمیشہ شکستہ دل پر رہتی ہے اور ایک حدیث شریف کے مطابق شکستہ قبر پر ہمیشہ انوارِ رحمت کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ شکستہ دل کسے کہتے ہیں؟ وہ دل جو رحمت و فضلِ الٰہی سے پُر نور رہو اور جہاں غلباتِ نور اور نورِ حضور سے شگوفۂ دل پارہ پارہ اور مضغۂ قلب ریزہ ریزہ ہو اور دل کے پھول کی ہر پتی گلاب کی

طرح سرخ و معطر و معنبر و خوشبودار ہو۔ بیت:

تا گلو پر مشو کہ دیگ نہ ای
آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

ترجمہ: گلے تک بھر کر کھانا نہ کھا کہ تو دیگ نہیں ہے اور اتنا زیادہ پانی نہ پی کہ تو ریت نہیں ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَّنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

ابیات:

نظر مشاہدہ معنی بچشم دل کردم
حجاب عینک چشم است مردِ بینا را

ترجمہ: میں دل کی آنکھوں سے مشاہدۂ معنی کرتا ہوں کہ مردِ بینا کی آنکھوں کے لیے تو حجاب بھی عینک کی مانند ہیں۔

چشم دل باشد بود بر حق نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ترجمہ: حق کو دیکھنے کے لیے چشمِ باطن چاہیے ورنہ چشمِ ظاہر تو بیل گدھے بھی رکھتے ہیں۔

اس راہِ باطن کے علمِ غیب کا عالم غیب دان عارف ہوتا ہے جو معرفتِ غیب کا باعیاں مطالعہ کرتا ہے۔ وہ طالب کو تمام مقامات و مراتب سے باخبر کر کے لاہوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ باطنی علمِ غیب کی شرح یہ ہے کہ مرشد طالب کے باطن کو ظاہر کے موافق کر دیتا ہے اور ظاہر کو باطن پر کھول دیتا ہے۔ بعض باطنی حضوری کو دیدارِ حق سمجھ لیتے ہیں حالانکہ انہیں حق کی ہرگز پہچان نہیں

ہوتی۔ باطن میں حضوریٔ حق و باطل کی شرح یہ ہے کہ بعض کو حضوریٔ جنونیت حاصل ہوتی ہے اور بعض کی حضوری محض ان کا وہم اور خام خیال ہوتا ہے جسے وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور معرفت و وِصال سمجھ بیٹھتے ہیں اور ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ بعض کو دنیا دون کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور ہمیشہ چون و چرا میں مبتلا رہتے ہیں، بعض کو نفس کی حضوری حاصل ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ ہوا و ہوس اور انا کا شکار رہتے ہیں۔ بعض کو شیطان کی حضوری حاصل ہوتی ہے، ایسے احمق حیوان نماز ترک کر دیتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہمیں دیدارِ خداوندی حاصل ہے۔ بعض کو ارواحِ انبیا کرام علیہ السلام کی حضوری حاصل ہوتی ہے جس وہ روشن ضمیر اور باطن صفا ہو جاتے ہیں۔ بعض کو قلب کی حضوری حاصل ہوتی ہے جس سے ان کا نفس سلب ہو جاتا ہے۔ بعض کو روح کی حضوری نصیب ہوتی ہے جس سے ان کے وجود میں تجلیات کا نور رگ رگ میں طوفانِ نوح کی طرح موجزن ہو جاتا ہے۔ بعض کو مجلسِ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے جس سے وہ شریعت اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قوی ہو جاتے ہیں۔ بعض کو الہام و دیدار و قربِ الٰہی کی کامل حضوری حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو غیب سے آگاہی، بعض کو غیب کی نگاہ، بعض کو غیب سے وہم اور بعض کو غیب سے دلیل حاصل ہوتی ہے۔ یہ تمام مراتبِ حضوری شہ رگ سے نزدیک تر ہیں جن کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (50:16)

ترجمہ: اور ہم بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

نیز تجلیات و انوار اور قربِ اللہ دیدار کے یہ مراتب صاحبِ شکستہ دل و شکستہ قبر کے ہیں۔ شکستہ قبر سے مراد یہ ہے کہ اہلِ قبر وحدانیت میں غرق مع اللہ ہو اور اس کا قلب مسلسل ذکر اسمِ اللہ ذات اور تجلیات میں مستغرق ہو۔ ایسے ذاکر قلبی کا ایک لمحے کا ذکرِ قلب ستر ہزار بار قرآن ختم کرنے کے ثواب کے برابر ہے۔ ایسے ذاکر قلبی اہلِ حضور کا قلب ذکر کے دور مدور سے نور ہوتا ہے اور اسے ''حافظِ ربانی'' کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ فَاذْكُرُونِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (2:152)

ترجمہ: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

بیت:

این ذکر باشد حضوری از خدا
بی حضوری نیست ذکرش خود نما

ترجمہ: ذکر وہی ہے جس سے حضوریٔ خدا حاصل ہو جائے۔ جس ذکر سے حضوری حاصل نہ ہو وہ ذکر نہیں بلکہ خود نمائی ہے۔

ذکر نور ہے اور وسیلۂ حضوری ہے۔ اسی طرح علم بھی نور ہے اور عالم وسیلۂ حضوری ہے۔ جو مرشد طالب کو پہلے ہی روز مراتبِ نورِ حضور تک نہیں پہنچاتا وہ ارشاد و ہدایت کے لائق نہیں۔ حضوری کا ابتدائی سبق مشقِ مرقومِ وجودیہ ہے جس سے بے شک اللہ حیّ و قیوم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ مرشد کے دو مراتب ہیں۔ ظاہر میں شریعت اور دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قوی ہوتا ہے اور باطن میں ہمیشہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہے، ظاہر میں طالبوں کو ذکرِ اسمِ اَللّٰہُ ذات میں مشغول کر کے باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اسے ظاہر میں گنجِ غنایت پر تصرف حاصل ہوتا ہے اور باطن میں تمامیتِ فقر و ہدایت سے مشرف ہوتا ہے اور ایک لمحے کے لیے بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا۔

مثنوی:

ازین سایہ تو مرو صحبتی نور نہ ای
رو ماتم خود دار کزیں صور نہ ای

ترجمہ: تو مرشدِ کامل کے سایے سے دور نہ ہو کہ اس کے سوا کوئی اور صحبتِ نور موجود نہیں۔ تو خود پر ماتم کر کہ تیرا چہرہ ان میں سے نہیں جنہیں شرفِ دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

چون دعویٰ وصل آفتابت نرسد
میسازد بدین ذات کز دور نہ ای

ترجمہ: جب تک تیرا دعویٰ وصل بلندیٔ آفتاب پر نہ پہنچ جائے تو اس ذات سے جڑا رہ جو تجھ سے دور نہیں۔

اگرچہ طالبِ وصال کو سالہا سال کی ریاضت کی ضرورت ہے لیکن طالبِ حق کو مرشد محض اپنی توجہ سے ریاضت سے نکال کر غرق فنافی اللہ کر دیتا ہے اور ایک ہی لمحے میں وصال کے احوالِ لازوال سے ہمکنار کر دیتا ہے یعنی طالب فنا پا لیتا ہے بقا سے اور بقا حاصل کر لیتا ہے فنا سے۔ فنا و بقا کے مراتب کو برداشت کرنا قوتِ وحدانیت ولقا سے ممکن ہے۔ فقرا کو یہ مراتب روزِ اوّل ہی حاصل ہو جاتے ہیں۔ فقیر کی ابتدا فنا ہے جو موافق رضا ہے:

☆ اَلرِّضَآءُ فَوْقَ الْقَضَآءِ

ترجمہ: رضا قضا سے افضل ہے۔

جس مقام پر فنافی اللہ فقیر عارف باللہ وحدانیت میں غرق ہوتا ہے وہ فنا اور رضا و قضا سے بھی ماورا ہے۔ یہ مراتبِ فنا "ہمہ اوست در مغز و پوست" ہیں۔ مراتبِ ہمہ اوست تک وہی پہنچتا ہے جو مقامِ وصال و حضور سے گزر کر مکمل نور ہو جاتا ہے۔ فقیر کے لیے ان مراتب تک پہنچنا فرضِ عین ہے۔ جس شخص کا قلب غضبِ الٰہی کے باعث غلیظ خون سے پُر ہو اس سے سرزد ہونے والا ہر عمل بدنیتی پر مبنی اور نفسِ زبوں کا مظہر ہو گا۔

ابیات:

زندگانی قلب دانی از کجا
دست بیعت کرد آنرا مصطفیؐ

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے حیاتِ قلب کہاں سے حاصل ہوتی ہے؟ یہ نعمت اسے نصیب ہوتی ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود دستِ بیعت فرماتے ہیں۔

زندگانی قلب دانی از کجا
در نظر منظور وحدت با خدا

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے حیاتِ قلب کیسے حاصل ہوتی ہے؟ اللہ کی نظر میں منظور ہو کر وحدت تک رسائی حاصل کرنے سے۔

زندگانی قلب دانی از کجا
باطنش معمور کلی دل صفا

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے حیاتِ قلب کیسے حاصل ہوتی ہے؟ جس کا باطن معمور اور دل باصفا ہو۔

زندگانی قلب دانی از کجا
ذاکر قلبی مشرف با لقا

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے کہ حیاتِ قلب سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ ذاکر قلبی لقائے الٰہی سے مشرف ہو جاتا ہے۔

زندہ قلبش باز دارد از ہوا
ذاکر قلبی بسی ادب و حیا

ترجمہ: ذاکرِ قلبی انتہائی باادب و باحیا ہوتا ہے اور اس کا زندہ قلب اسے نفسانی خواہشات سے باز رکھتا ہے۔

زندہ قلبش کی بود این گاؤخر
طالبی مردار جیفہ سیم و زر

ترجمہ: ان حیوان صفت انسانوں کا قلب زندہ کیسے ہوسکتا ہے کہ یہ تو مردار دنیا کی دولت کے طالب ہیں۔

اہلِ قلب ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف رہتے ہیں۔ جان لے کہ انسان کے وجود میں نفس مثلِ یزید ہے، قلب اسعد و سعید ہے، روح مثلِ

بایزیدؒ ہے اور سرّ کا کام علمِ لدّنی اور مرتبہ نعم البدل کے ذریعے توحید حاصل کرنا ہے۔ مرتبۂ نعم البدل فقیرِ کامل کی توجہ سے حاصل ہوتا ہے۔ توجہ کے کیا معنی ہیں؟ 'توجہ' کا لفظ 'وجہ' سے ماخوذ ہے اور 'وجہ' چہرے کو کہتے ہیں۔ جب مرشد کسی طالب پر توجہ فرمانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا چہرہ اپنے روبرو لا کر اسے تمام مطالب سے بہرہ ور کر دیتا ہے۔ جو مرشد اس صفت سے متصف نہیں وہ مرتبۂ نعم البدل اور توجہ کی اہمیت سے واقف نہیں۔

ابیات:

ہر کہ نعم البدل را دریافتہ
ہر مقامی قید با خود ساختہ
ہر حقیقت را شناسد از خدا
دائما ہم صحبتی با مصطفیؐ

ترجمہ: جسے مرتبۂ نعم البدل حاصل ہو جاتا ہے وہ تمام مقامات کو اپنی قید میں لے آتا ہے، ہر حقیقت کو اللہ سے جان لیتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی صحبت میں رہتا ہے۔

ان مراتب تک پہنچنے والا سر سے لیکر قدموں تک نور ہی نور ہو جاتا ہے۔ علم لوازمہ راہ ہے اور ہر حال میں حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ جاہل فقیر گمراہ ہوتا ہے۔ علم مونسِ جان ہے اور جاہل فقیر شیطان سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ علمِ ظاہر قال و بیان ہے اور علمِ باطن معرفت و عین وصال ہے۔ جہاں علم عیاں ہو وہاں قال و بیان کی کیا ضرورت؟ جو نہ تصوف کے علمِ عیان سے واقف ہو اور نہ ہی علمِ فرائض، واجب، سنت، مستحب و مسائلِ فقہ کا علمِ بیان رکھتا ہو اسے فقیر نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ نفس و شیطان کی قید میں جکڑا ہوا حیوان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

☆ لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَ الْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَ الْعَقْلِ

ترجمہ: انسان و حیوان میں تفریق کرنے والی چیز علم و عقل ہے۔

پس انسان دو طرح کے ہیں، حیوانِ ناطق اور حیوانِ سائل۔ عقل بھی دو طرح کی ہوتی ہے، عقلِ

کل وعقلِ جز۔ علمائے عامل وفقیرِ کامل کو عقلِ کل حاصل ہوتی ہے اور اہلِ دنیا کو عقلِ جز جسے وہ محض منصوبہ سازی کے لیے استعمال کرتے ہیں اور غضبِ الٰہی کا شکار رہتے ہیں۔ جان لے کہ علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ جو علم کے 'ع' کا عامل ہو جاتا ہے وہ عین حاصل کرتا ہے اور عین سے واصل ہوتا ہے۔ حرف 'ل' سے مراد لایحتاج ہے اور حرف 'م' سے مراد منعم ومحرمِ اسرار ہے۔ عقل کے بھی تین حروف ہیں ع، ق، ل۔ حرف 'ع' سے مراد عاقلِ اعلیٰ ہے، حرف 'ق' سے مراد قربِ حق اور قہر برنفس ہے اور حرف 'ل' سے مراد لقائے ربّ العالمین ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

☆ اَلْعَقْلُ یَنَامُ فِی الْاِنْسَانِ

ترجمہ: عقل انسان میں خوابیدہ ہے۔

☆ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ

ترجمہ: انسان انسان کا آئینہ ہے۔

☆ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ رَبِّہٖ

ترجمہ: انسان اپنے ربّ کا آئینہ ہے۔

تین آئینے خاص ہیں۔ آئینہ سکندری، جمشید کا جامِ جہاں نما اور خاتم سلیمانی علیہ السلام۔ ان تینوں آئینوں کو چمک، محبت اور تمام شرف وعزت آئینہ فقر، آئینہ معرفت، آئینہ مشاہدۂ حضور سے حاصل ہوا۔ پس نہایت امیدوار ہے ہدایت کی اور اہلِ ہدایت امیدوار ہے ولایت کا۔ ہر وہ شخص جو نفس امارہ کی قید میں ہے اور ہوائے نفسانی کا غلام ہے وہ اللہ کی معرفت سے محروم رہتا ہے، اس کے لیے نہ مراتب ابتدا ہیں نہ انتہا۔ جان لے کہ تین طرح کے لوگ لاعلاج ہیں اور نعمت وگنجِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے نصیب میں نہیں۔ ایک روزِ ازل کا منافق، دوسرا روزِ ازل کا کاذب اور تیسرا روزِ ازل کا کافر۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

☆ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (28:56)

ترجمہ: بے شک آپ کے چاہنے سے کوئی شخص صاحبِ ہدایت نہیں بنتا بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے۔

پس ہر مرض کا علاج ہے، ہر قفل کی کلید ہے اور ہر شے کا کوئی حیلہ و وسیلہ ہے۔ اگر مرشد یہ چاہے کہ بغیر علاج، بغیر قفل و کلید اور بغیر کسی حیلہ وسیلہ کے طالب کو حضوری میں پہنچا کر ایک ہی لمحے میں اللہ کی نظر میں منظور کروا دے اور اس کے تمام مطالب پورے کر دے تو اس کے لیے کونسا علم درکار ہے؟ وہ علمِ تصورِ حضوری اور علمِ دعوتِ قبور ہے۔ جو شخص حضوری سے جواب با صواب پاتا ہو، اس کے قلب پر قربِ الٰہی سے الہام و پیغام القا ہوتے ہوں، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دائمی حضوری کی توفیق و تحقیق حاصل ہو، جب چاہے خود کو حضوری میں پہنچا سکتا ہو اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ اسمِ اعظم مع اسم بدوح کا ورد کرے؟ جسے توجہ کے ساتھ حضوری سے مشرف ہونے کی ایسی قوت و تقویت حاصل ہو اسے خط کھینچنے، دائروں اور مثلثوں کے نقش بنا کر انہیں بیس بیس ہندسوں سے پُر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ سب بے عمل اور ناتمام لوگوں کے ناقص و خام مراتب ہیں جو معرفت و توحیدِ الٰہی سے دور بے قرب و بے حضور ہیں۔ بیت:

ورد را بگذار وحدت را طلب
با وحدتی عارف شوی با قربِ ربّ

ترجمہ: ورد و وظائف کو چھوڑ اور وحدتِ حق طلب کر کہ وحدت تجھے قربِ رب عطا کر کے عارف بنا دے گی۔

کامل وہ ہے جو اگر چاہے تو ایک ہی لمحے میں حکمِ الٰہی سے تمام عالم کو فنا کر سکتا ہو۔ ایسے کامل کو لب ہلانے اور علمِ دعوت پڑھنے کی کیا ضرورت؟ کامل کُل ایک لمحے میں تمام عالم کو اپنے فیض سے بہرہ ور کر کے تمام مطالب پورے کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم قیل و قال میں مشغول رہتا ہے، عاجز ہر دم سوالی بنا رہتا ہے، عارف مشاہدۂ احوال میں غرق رہتا ہے، خام ذکر فکر اور احوالِ سکر و مستی میں مبتلا رہتا ہے، فقیر ہمیشہ عین جمالِ الٰہی سے مشرف رہتا ہے اور جاہل ہمیشہ زوال کا شکار رہتا ہے۔

بیت:

علم را آموز تا یابی خدا
جاہل جن است شیطان سر ہوا

ترجمہ: علم حاصل کرتا کہ تجھے خدا کی قربت حاصل ہو جائے کیونکہ جاہل شخص جن شیطان کی مثل اور مجسم ہوا و ہوس ہوتا ہے۔

علم کے تین حروف ہیں اور ان تین حروف میں قرآنِ مجید کے تیس سپارے، تیس حروف ابجد، آیاتِ ناسخ، آیاتِ منسوخ، آیاتِ وعدہ، آیاتِ وعید، آیاتِ قصص الانبیا، آیاتِ امر معروف، آیاتِ نہی عن المنکر اور ان آیات سے موافق تمام احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شامل ہیں جو کائنات کے زیروزبر کی خبر دیتی ہیں۔ جو مرشد طالب کو پہلے ہی روز فیض وفضلِ الٰہی سے ان علوم کی تعلیم نہیں فرماتا اور نہ ہی تلقینِ حضوری کرتا ہے جان لینا چاہیے کہ وہ احمق ہے کیونکہ کوئی بھی جاہل مرتبہ فقر و ولایت تک نہیں پہنچ سکتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

☆ قُلْ خَيْرًا وَإِلَّا فَاسْكُتْ (البخاری: کتاب الادب)

ترجمہ: کہو تو اچھی بات کہو ورنہ چپ رہو۔

☆ مَنْ مَدَحَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي وَجْهِهِ فَكَأَنَّمَا ذَبَحَهُ بِلَا سِكِّينٍ

ترجمہ: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اس کے سامنے تعریف کی گویا اس نے چھری کے بغیر اسے ذبح کر ڈالا۔

☆ احْثُوا فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ (البخاری: کتاب الادب)

ترجمہ: جو شخص تمہارے سامنے تمہاری تعریف کرے اس کے منہ میں مٹی ڈالو۔

اگر کسی شخص کی دعوت ورد و وظائف سے رواں نہ ہوتی ہو، ذکر فکر کی تاثیر سے اس کے وجود کو نفع نہ پہنچتا ہو، توجہ با تصور سے مطالب حاصل نہ ہوتے ہوں، تصرف با تفکر سے تصرف کی قوت ہاتھ نہ آتی ہو، باطن زیرِ عمل نہ آتا ہو، ظاہر باطن کے موافق نہ ہو اور حجابات سدِ سکندری کی طرح حائل

ہوں تو ان سب کا علاج کیا ہے؟ اگر کوئی دعوت سے رجعت کا شکار ہو جائے، ذکر و فکر سے دیوانہ مجنون ہو جائے، آسیب کا شکار ہو کر تنگ دست رہتا ہو تو ان سب کا کیا علاج ہے؟ اگر کوئی مفلس وگدا چاہتا ہو کہ اسے ظلِ الٰہی بادشاہ کا مرتبہ حاصل ہو جائے یا قربِ الٰہی سے خزانوں پر تصرف حاصل ہو جائے تو اس خواہش کی تکمیل کس عمل سے ممکن ہو سکتی ہے؟ اگر کسی شخص کا نفسِ امارہ دن رات اس کے اعتقاد میں فتنہ وفساد پیدا کر کے اسے بے اعتقاد و بے دین بناتا ہو تو اس کا کیا علاج ہے؟ اگر کسی شخص کو کوئی علم بھی فیض نہ دیتا ہو اور کسی علم پر ملکہ حاصل نہ ہوتا ہو تو اس کا کیا علاج ہے؟ اگر کسی شخص کو قوی دشمنوں نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہو تو اس کا حل کیا ہے؟ اگر بیماری سے کسی شخص کی جان لبوں تک آ پہنچی ہو تو اس کا کیا علاج ہے؟ اگر انسانِ کامل وعلمائے عامل وفقیرِ مکمل واہلِ دنیا عاجز وغریب ومستحق ہر ایک اپنی خواہشات کی تکمیل چاہتا ہو تو یہ کس عمل سے ممکن ہے؟ یہ تمام ظاہری وباطنی مراتب فقیر ولی اللہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ فقیر ولی اللہ کن مراتب سے پہچانا جاتا ہے؟ وہ قرب اللہ کی حضوری سے تصور وتصرف میں کامل اور توجہ بالتفکر سے حاضراتِ روحانیتِ قبور اور علمِ دعوت کا عامل ہوتا ہے۔ ایسا فقیر عالم جملہ فرائض کو ایک فرض میں، جملہ سنتوں کو ایک سنت میں، جملہ واجب ومستحب کو ایک واجب ومستحب میں ادا کروا دیتا ہے، جملہ علوم ومسائل فقہ کو ایک مسئلے میں سمجھا دیتا ہے اور تمام رقم شدہ علم علوم کو حاصل کرنے کی فضیلت عطا کر دیتا ہے۔ یہ تمام درجاتِ عظمیٰ اور دولت وسعادتِ کبریٰ جو کہ سرمایۂ طاعت ہیں، ایک ہی لمحے میں فقیر عالم باللہ واصل سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ جان لے کہ بہت زیادہ علم حاصل کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اسلام کے متعلق ضروری معلومات سے آگاہ ہونا، گناہوں سے باز رہنا، خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، محبتِ الٰہی سے معرفت وتوحید تک پہنچنا اور نفس کی تمام خواہشات سے خود کو نجات دلانا فرضِ عین ہے۔ قدیم وعظیم صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر قلبِ سلیم حاصل کرنا اور حق کو تسلیم کرنا ہی ذریعہ نجات ہے۔

☆ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ o وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (112:1-4)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحمٰن ورحیم ہے۔ (اے نبیؐ) فرمادیجئے اللہ یکتا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔

تہہ دل سے پڑھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے:

☆ تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: ترکِ دنیا تمام عبادات کی جڑ ہے اور حبِّ دنیا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

ترکِ دنیا اور حبِّ مولیٰ سرِّ عبادت اور سرِّ ہدایت ہیں۔ جبکہ حبِّ دنیا فتنہ و فساد کی جڑ اور سراسر بدعت ہے۔ عجیب احمق ہیں وہ لوگ جو بدعت کو ہدایت سمجھتے ہیں۔ ایسے سیاہ دل اندھے آنکھیں رکھتے ہوئے بھی نابینا ہوتے ہیں۔ باعمل عالم وہ ہے جو علم پر عمل کر کے خود کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری تک پہنچائے۔ اور فقیرِ کامل وہ ہے جو قربِ اللہ حضور اور کشف القبور کی قوت سے شب و روز زندگی اور موت کے احوال کا مشاہدہ کرتا ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَ کُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ۚ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (2:28)

ترجمہ: اے لوگو! تم کس طرح اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہو؟ کہ تم مردہ تھے، پھر اللہ نے تم کو زندہ کیا، پھر تمہیں مارے گا اور پھر تمہیں زندہ کرے گا اور پھر تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔

فقیر زندہ جان، زندہ زبان، زندہ دم، ثابت قدم، زندہ دل، زندہ روح، زندہ سخن اور مردہ حرص، مردہ حسد، مردہ طمع، مردہ نفس ہوتا ہے۔ ایسا فقیر دائمی مشاہدے اور مع اللہ حضوری میں غرق رہتا ہے، اس کا حق اللہ کی ہر خاص و عام مخلوق پر ہوتا ہے۔ اس لیے اسے جس بھی ظاہری ذریعے سے روزی پہنچتی ہے اور وہ جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے خلقِ خدا کی گردن سے اس کا حق ساقط ہوتا ہے۔ واصل فقیر وہ ہے جس کی اصل اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے وصالِ الٰہی پر ہو اور تمام احوال و افعال

میں عین جمالِ الٰہی اور معرفت و وصالِ الٰہی میں غرق رہتا ہو۔ وہ جو بھی کھائے پیئے اس پر حلال ہے کہ مشرق سے مغرب تک روئے زمین کی تمام مخلوق اس کے تصرف میں ہوتی ہے اور اسی کی برکت سے تمام آفات و بلاؤں سے محفوظ رہتی ہے۔ چنانچہ عارف و عالم باللہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں:

ہر کرا لقمہ بود نور از جلال
آنچہ داند میخورد بر وی حلال

ترجمہ: جسے نورِ جلال کا رزق حاصل ہو وہ جو بھی کھائے اس پر حلال ہے۔

پس عارف باللہ کے حلق میں کبھی حرام لقمہ نہیں جاتا اگرچہ وہ اہلِ زوال لوگوں کی نظر میں حرام ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح عارف فقیر کی ہر بات سچ ہوتی ہے چاہے لوگ اسے حالتِ مستی میں بولا ہوا جھوٹ سمجھتے رہیں۔ بیت:

واصلان را ہر سخن قرب از وصال
در حلق واصل رود لقمہ حلال

ترجمہ: اہلِ وصال کی ہر بات قربِ وصال سے ہوتی ہے اور ان کے حلق سے صرف حلال لقمہ ہی گزرتا ہے۔

فقرا کا شکم تنور کی مثل ہوتا ہے، وہ جو بھی کھاتے ہیں آتشِ شوق سے سوختہ ہو جاتا ہے۔ فقرا کا کھانا نور، ان کی نیند دیدارِ حضور اور ان کی بیداری باطن معمور ہوتی ہے۔ وہ نافع المسلمین اور آفتاب کی مثل فیض بخش ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ خلقِ خدا میں مشہور ہوتے ہیں۔ طالب فقیر کے لیے فرضِ عین ہے کہ پہلے ہی روز ان مراتب تک ضرور پہنچے[1]۔

---

[1] طالب ان مراتب پر صرف اسی صورت میں پہنچ سکتا ہے کہ وہ طلبِ مولیٰ میں صادق و مخلص ہو۔ ایسے طالب کو سروری قادری مرشد بیعت کے پہلے ہی روز اعلیٰ مراتب پر پہنچا دیتا ہے۔ (عنبرین مغیث سروری قادری)

ابیات:

کاملم صاحب ہدایت اکملم اہل از کرم
ہر کہ بیند روئی من آنرا نباشد ہیچ غم

ترجمہ: میں اکمل و کامل صاحبِ ہدایت اور اہلِ کرم فقیر ہوں۔ جو میرے چہرے کی زیارت کر لیتا ہے ہر غم سے آزاد ہو جاتا ہے۔

غم ہزاران غم خورد کز روئی من
بت پرستان اہل غم اہل از صنم

ترجمہ: غم جب میرا چہرہ دیکھتا ہے تو خود ہزاروں غموں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اہلِ غم تو بت پرست ہیں جو غیر اللہ کی طرف مائل رہتے ہیں۔

فقر را غم نیست با قربش اللہ
لعنت بر فرعون و دنیا عزّ و جاہ

ترجمہ: فقرا کو قربِ الٰہی کی بدولت کوئی غم نہیں ہوتا جبکہ دنیاوی عزّ و جاہ کے طالب فرعون اور ملعون ہیں۔

غم غلط دنیا بود فتنہ درم
ہر کہ تارک فارغ است آن را چہ غم

ترجمہ: دنیاوی مال فتنہ ہے، اس کا غم کرنا غلط ہے۔ جو اس سے تارک و فارغ ہو جائے اسے کیا غم!
جو فنا فی اللہ فقیر قربِ الٰہی میں غرق ہو جاتا ہے اسے صاحبِ انتہا اہل الوصول کہتے ہیں۔ اس کی نظر قبول، تصور و تصرف قبول، تفکر و توجہ قبول، دلیل و آگاہی قبول، نظر و نگاہ قبول، وھم و خیال قبول ہوتا ہے۔ یہ ہیں مراتبِ مقبول۔ شیطان، خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے، نفس خبیث، فریب دہندہ دنیا اور ابلیس، ان سب سے بھی بدتر ایک جاہل شخص ہوتا ہے۔ اس کی ہر بات ہوا و ہوس پر مبنی، رضائے الٰہی کے خلاف اور نامقبول ہوتی ہے۔ فقیر ایک راز ہے جس کے دل و دماغ

میں دردو داغِ محبت سمایا ہوتا ہے۔ ایسے شہباز صفت عارفوں کی حقیقت کو یہ کوے کیا جانیں؟ جملہ منصب و مراتب، جملہ علم و حکمت، جملہ گنج و کیمیا اور جملہ احوالات جن کو پا لینے کے بعد طالب کے دل میں کوئی افسوس و غم باقی نہیں رہتا ایک ہی لمحے اور قدم میں حاضرات سے حاصل ہوتے ہیں۔ حاضرات کی مختلف اقسام ہیں؛ تیس حاضرات تیس حروف تہجی کی، ننانوے حاضرات ننانوے اسمائے باری تعالیٰ کی، ہر ایک حدیث نبویؐ وقدسی کی حاضرات، قرآنِ مجید کی ہر آیت کی حاضرات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی حاضرات جن سے تمام درجات و مقامات روشن ہو جاتے ہیں۔ حاضرات کی مزید اقسام یہ ہیں؛ حاضراتِ فنا فی اللہ، حاضراتِ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ (جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے)، حاضرتِ فنا فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، تمام انبیا و اصفیا اور رُسل کی ارواح سے ملاقات کی حاضرات، تمام غوث و قطب و اولیا اللہ کی حاضرات، ہر مجتہد و عالم باللہ کی حاضرات۔ جو کوئی ان حاضرات سے واقف ہو جاتا ہے وہ کل مخلوقات کی ارواح، جنوں، موکل فرشتوں، اہلِ صفات اور اٹھارہ ہزار عالموں کو اپنے سامنے حاضر کر کے ان کا نظارہ کرتا ہے۔ ہر دیدہ و نادیدہ مقام تک خود کو پہنچا لیتا ہے۔ جو اس راہ کو نہیں جانتا اور حاضرات سے آگاہ نہیں وہ نہ علمِ احوال سے واقف عالم عامل ہے، نہ ہی علمِ معرفت و توحید رکھنے والا فقیرِ کامل ہے بلکہ بارِ نفس کا حامل ہے۔

☆ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ O اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

☆ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ (57:3)

ترجمہ: وہی اوّل ہے، وہی آخر ہے، وہی ظاہر ہے، وہی باطن ہے۔

☆ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ ج وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (42:11)

ترجمہ: اس کی مثل کوئی شے نہیں اور وہ سننے دیکھنے والا ہے۔

جو باطنی تحقیق سے ان چار مراتب کنہ یعنی وحدانیت، الوہیت، معرفت اور حقیقت تک پہنچ جاتا

ہے وہ مرتبۂ تصدیق وصدیق حاصل کر لیتا ہے اور ہر غیر اللہ سے دل کو پاک کر لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ جب اسے پانچویں لذت یعنی لذتِ دیدارِ انوارِ پروردگار نصیب ہوتی ہے تو نفس کی چاروں لذات اسے بھول جاتی ہیں۔ وہ چار لذات یہ ہیں؛ اوّل لذتِ طعام، دوم عورت سے مجامعت کی لذت، سوم لذتِ حکومت و بادشاہی اور چہارم زیادہ آگاہی کے لیے مطالعۂ علم کی لذت۔ یہ چاروں لذات برابر ہیں لیکن جب پانچویں لذت یعنی لذتِ تصورِ اسم اللہ ذات وجود کو حاصل ہوتی ہے تو طالب باقی چار لذتوں سے اس طرح بیزار ہو جاتا ہے جیسے کہ بیمار شخص کھانے سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ربّ الارباب کی جانب سے اسے صادق کا خطاب عطا کیا جاتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

☆ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا (4:69)

ترجمہ: (اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کرنے والے) ان کے ساتھ ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے انعامات سے نوازا ہے یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین اور یہ کیسے اچھے ساتھی ہیں۔

طالب صادق کو سب سے پہلے ہر ظاہری اور باطنی مرتبے کی پرکھ و آزمائش کرنی چاہیے، اس کے بعد معرفت و فقر میں قدم رکھنا چاہیے تاکہ اس کا یقین پختہ رہے اور دنیا و آخرت میں شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ پہلے مشاہدۂ انوارِ دیدار حاصل کرے، بعد میں درست اعتبار کرے۔ پہلے دیکھے، پھر یقین کرے۔ پہلے اتحاد حاصل کرے، پھر اعتقاد رکھے۔ پہلے مرتبۂ خاص تک پہنچے اور پھر اخلاص کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

زین جہان جان رفت بیند آن جہان
زان جہان جان رفت بیند لامکان
این چنین توفیق دارد اولیا
اولیا را قرب قدرت از خدا

ترجمہ: روح اِس جہان سے نکلتی ہے تو اُس جہان تک پہنچتی ہے اور جب اُس جہان سے آگے نکلتی

ہے تو لامکان تک رسائی حاصل کرتی ہے۔ یہ توفیق صرف اولیا اللہ کو قربِ الٰہی کی قوت سے حاصل ہوتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (10:62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ ہی کوئی غم۔

جس کے وجود میں کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی تاثیر رواں ہو جاتی ہے وہ روشن ضمیر ولی اللہ بن جاتا ہے کیونکہ وہ کلمہ طیب کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے، کنہ کو جانتا ہے اور کنہ کلمہ کی توفیق و تحقیق سے خود کو حضوری میں پہنچا لیتا ہے۔ اگر کوئی سو سالہ آتش پرست، کافر، یہودی، عیسائی یا بت پرست ایک دفعہ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لے تو یکبارگی پاک ہو کر بہشتی بن جاتا ہے۔ ایک تُو ہے کہ جو شب و روز کلمہ طیب کا ورد کرتا رہتا ہے لیکن نہیں جانتا کہ اہلِ بہشت میں سے ہے یا اہلِ دوزخ میں سے۔ حدیثِ مبارکہ ہے:

☆ اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

تیرے ایک طرف بہشت ہے اور دوسری طرف دوزخ۔ پس تو خوف اور امید کو تکمیلِ ایمان کا وسیلہ بنا اور خدا کی جانب متوجہ ہو جا۔ جان لے کہ کلمہ طیب نیت کے مطابق فیض پہنچاتا ہے کیونکہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے''۔ کلمہ طیب کے چوبیس حروف ہیں اور شب و روز میں چوبیس گھنٹے ہیں اور اس دوران انسان چوبیس ہزار مرتبہ سانس لیتا ہے۔ جو بھی کلمہ طیب کو اس کی کنہ سے اخلاص اور معنیٰ خاص کے ساتھ پڑھتا ہے تو کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ہر حرف اس کے ہر گھنٹے کے گناہ اس طرح جلا دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو جلاتی ہے۔ جو کلمہ طیب کے ذکر کی ضرب دل پر لگاتا ہے تو اس اشتغال سے شوقِ الٰہی کے باعث اس کی باطنی آنکھ روشن ہو جاتی ہے جس سے وہ عین بعین معرفت و وصالِ الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اگر طالب

صادق کو مرشد سے پانچ ضرباتِ کلمہ طیب سے پانچ خزانے حاصل نہ ہوں تو طالب کو جان لینا چاہیے کہ مرشد ناقص اور بے واصل ہے، اسے چاہیے کہ ایسے مرشد کے ساتھ عمر برباد نہ کرے اور فوراً اس سے علیحدہ ہو جائے۔

کلمہ طیب کے قفل کو کھولنے والی کلید حاضرات اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے۔ جو عاقل ہے وہی کامل کی تصنیف کو سمجھتا ہے اور اس سے فرحت حاصل کرتا ہے لیکن احمق و ناقص کے ہاتھ اپنی نااہلی کی وجہ سے ملال اور پریشانی ہی آتی ہے۔ جان لے کہ جب ابتدا میں کسی کے وجود میں کلمہ طیب کی تاثیر رواں ہوتی ہے تو پہلے پہل وہ وحشت میں مبتلا رہتا ہے اور لوگ اسے دیوانہ سمجھتے ہیں لیکن خالق کی نظر میں وہ دانا ہوتا ہے۔ اس کا قلب زندہ ہو جاتا ہے اور نفس مر جاتا ہے یعنی ہوا و ہوس سے باز آجاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

☆ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے وہ مخلوق سے کوئی لذت نہیں پاتا۔

حضرت محی الدین شاہ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا قول مبارک ہے:

☆ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: اللہ سے انس رکھنے والا غیر اللہ سے وحشت کھاتا ہے۔

سیاہ دل، افسردہ قلب حقیقتِ حق سے غافل اور جاہل لوگ شیطان سے بھی بدتر اور گائے بیل کی مانند ہوتے ہیں۔ عارفین ان سے اس طرح دور بھاگتے ہیں جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ اوّلاً ان مراتبِ حق کی قدر وہ جانتا ہے جسے ابتدا میں معرفتِ حق و محبتِ الٰہی، مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری، مشاہدہ، محرمیت، قربِ حضوری کے انوار نصیب ہوں اور انتہا پر دیدار حاصل ہو جائے، دیگر تمام مراتب و مقامات اس کے لیے مردار ہیں۔ قربِ حق تعالیٰ کے یہ اعلیٰ مراتب فقیر کے ہیں جس کا ابتدائی مرتبہ ذکر و مذکور ہے، متوسط درجہ دائمی حضوری ہے اور انتہائی مقام غرق فنا فی اللہ نور ہے۔

شرح فقر

فقر کیا ہے اور فقر کسے کہتے ہیں، فقر کی پہچان کن احوال و افعال و اعمال و اقوال سے کی جا سکتی ہے اور فقر کس علم و عقل سے حاصل ہوتا ہے؟ فقر تمام جہانوں کے لیے روشنی اور مثلِ آفتاب فیض بخش ہے، ہر روح کے لیے جاوداں نورِ دیدہ اور جانِ عزیز ہے۔ سن! بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے محض فقر کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے لیکن اصل میں وہ خوار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ہوتا ہے جو عشق سرشت فقر کی بہشت میں محبتِ الٰہی کی گلشنِ نو بہار کے مزے لوٹتا ہے۔ فقیر مشکل کشا اور عین نما ہوتا ہے۔ یہ ہوا و ہوس کے قیدی اور خود پسند لوگ فقیر نہیں ہیں۔ یہ کمینے لوگ ہیں جنہوں نے کمینی دنیا سے دل لگایا ہوا ہے۔ آخر فقر کا مرتبہ کیا ہے؟ مجمل نعم البدل۔ نعم البدل کسے کہتے ہیں؟ نعم البدل وہ مرتبہ ہے جو صاحبِ اختیار، ہر عمل کا عالم، ہر علم میں کامل اور صاحبِ بست و کشاد بنا دیتا ہے اور فیض و فضلِ الٰہی سے نواز کر تمام احوالِ ازل کا مشاہدہ بخش دیتا ہے۔ فقیر کا مرتبۂ فقر کیا ہے؟ وہ ہر دو جہان کو توجہ کے ذریعہ طے کرتا ہے اور تصور کے ذریعے اپنے دستِ تصرف میں لے آتا ہے، دونوں جہان کا تماشا ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے، ایک ہی لمحے میں نفس کو قتل کر کے تماشائے کونین سے گزر جاتا ہے اور مرتبۂ عین پر پہنچ جاتا ہے جہاں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ[1] کے مطابق اللہ اس سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہوتا ہے۔ فقر کا انتہائی مرتبہ کیا ہے؟ فقر کی ابتدا و انتہا ایک ہے یعنی قربِ الٰہی کی دائمی حضوری سے مشرف ہو کر یکتائی حاصل کر لینا۔ آخر مرتبۂ فقر کیا ہے؟ نکلنا اور داخل ہونا۔ کہاں سے نکلنا اور کہاں داخل ہونا؟ ناسوت سے نکلنا اور لاھوت میں داخل ہونا۔ فنا سے نکل کر بقا میں داخل ہو جانا۔ جہالت، شرک، کفر، عجب، کبر جیسی تمام ناشائستہ خصلتوں اور نفسانی خواہشات سے باہر آ جانا اور معرفت، دیدارِ الٰہی اور مقامِ فنا فی اللہ سے مشرف ہو جانا۔ بے جمعیتی سے نکل آنا اور جمعیت میں داخل ہو جانا۔ جمعیت کسے کہتے ہیں؟

---

[1] سورۃ توبہ۔100

جمعیت سے مراد ہے کہ ہر مطلوبہ چیز اور مرتبہ خواہ اس کا تعلق مرتبۂ ذات سے ہو یا صفات سے ہو، دونوں درجات بغیر محنت و رنج کے پالینا اور تمام خزائنِ الٰہی پر تصرف حاصل کر لینا۔ تقلید سے نکل جانا اور توحید کو پالینا، اطاعت سے نکلنا اور عنایت میں داخل ہو جانا، شکایت و عیب گوئی سے نکلنا اور غنایت کو پالینا، غنایت سے نکلنا اور ولایت کو پالینا، ولایت سے نکلنا اور ہدایت کو پالینا، جو شخص ہدایت کے مرتبۂ لاحد تک پہنچ جاتا ہے وہ عالم باللہ بن جاتا ہے۔ عبودیت سے نکل جانا اور ربوبیت کو پالینا، طلب سے نکل جانا اور نورِ قلب کو پالینا، محنت سے نکل کر محبت میں داخل ہو جانا، مجاہدے سے نکل کر مشاہدے میں آجانا، ذکر و فکر سے نکل کر الہامِ مذکور و حضوری کو پالینا، چلہ و ریاضت سے نکل کر راز کو پالینا، باطنی آنکھ کھول کر صاحبِ عیان بے نیاز بن جانا، مرتبۂ محتاج سے نکلنا اور مرتبۂ لایحتاج میں داخل ہو جانا، نفس کی لذت کو چھوڑ دینا اور فقر و فاقہ کو اپنا لینا، وہ فاقہ جس سے لذتِ دیدارِ الٰہی حاصل ہوتی ہے جو ہر لذت سے بہتر ہے۔ فقرِ مکب سے نکل جانا اور فقرِ محبّ میں داخل ہو جانا، کشف و کرامات سے نکل جانا اور تصورِ اسمِ اللہ ذات میں داخل ہو جانا۔ آخر مرتبۂ فقر کیا ہے؟ فقر ایک ذوق ہے جو فضلِ حضوری کو پانے کا وسیلہ ہے، دوم شوق ہے جو فرحتِ نور اور وجودِ مغفور کو پانے کا وسیلہ ہے، سوم اشتیاقِ انتظار ہے جو معرفت و دیدارِ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ ذات و صفات کے یہ تمام کلی و جزوی مراتب فقیر اپنے طالب مرید کو تصور اسمِ اللہ ذات اور مشقِ مرقومِ وجودیہ کے ذریعے عطا کرتا ہے، اسے تجلیٔ انوار کا مشاہدہ کرواتا ہے اور اپنے تصرف سے اس پر توحید اور دیدارِ الٰہی کھول دیتا ہے۔ حاضراتِ اسمِ اللہ ذات سے پہلے روز ہی صادق طالب تمام درجات کے متعلق جان لیتا ہے اور ایک ہی مرتبے میں تمام درجات کو پالیتا ہے۔ ایسے طالب کو صاحبِ دم و قدم کہتے ہیں۔

☆ اِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ وَالْمَقَامَةِ

ترجمہ: استقامت بہتر ہے کرامات و مقامات سے۔

جو طالب فقر کے اس انتہائی مرتبے پر پہنچتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں نشانۂ ملامت بن جاتا ہے لیکن

یہی ملامت اس کے لیے سلامتی اور عاقبت بالخیر کا باعث ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:

☆ اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَ الْاٰفَاتِ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ

ترجمہ: سلامتی وحدت میں ہے اور آفات دوئی میں ہیں۔

سلامتی ماسویٰ اللہ سے فراغت حاصل کر کے وحدانیت کو پا لینے میں ہے۔ جو شخص اللہ سے غافل ہو جاتا ہے اسے ہر آفت اور بلا گھیر لیتی ہے۔ خلق کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ (5:54)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ کے بندے) کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔

ابیات:

ای عالم نادان تو کہ در علم غروری
نزدیک تو معبود نہ ای بلکہ تو دوری

ترجمہ: اے نادان عالم! تو اپنے علم پر غرور کرتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تو اللہ کے قریب نہیں بلکہ دور ہے۔

کشاف و ہدایہ گرچہ تو میخوانی
تا خدمت خاصان نکنی ہیچ ندانی

ترجمہ: اگرچہ تو نے کشاف[1] اور ہدایہ[2] پڑھ رکھی ہیں لیکن جب تک تو خاصانِ خدا کی خدمت نہیں کرتا، تو کسی بھی بات کی حقیقت کو نہیں جان سکتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

☆ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

---

[1] علامہ ابو القاسم محمود خوارزمی المعروف علامہ زمخشری (538ھ) کی عربی تفسیر قرآن جو تفسیر کشاف کے نام سے معروف ہے۔ [2] شیخ الاسلام برہان الدین امام ابو الحسن مرغینانی (593ھ) کی تصنیف جو بدایۃ المبتدی کی شرح ہے۔

ترجمہ: قوم کا سردار فقرا کا خادم ہے۔

پس کسی اور کی کیا مجال کہ وہ فقرا کے سامنے دم مارے یا فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کرے۔ جس طرح ہر مال و گنج، نقد و جنس کی زکوٰۃ ہے اسی طرح علم بھی ایک دولت ہے جس کی زکوٰۃ ادا کرنا علمائے عامل پر فرض ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ بغیر طمع و ریا کے محض رضائے الٰہی کی خاطر شاگردوں کو تعلیم دیں۔ گنجِ معرفتِ توحید کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے فقرا پر فرض ہے کہ وہ طالبانِ مولیٰ کو علمِ تصوف اور سلک سلوک کی تلقین کر کے انہیں حضوری تک پہنچائیں اور تمام مطالب سے بہرہ ور کر دیں۔ سن! عارف ہر لمحے ایک نئے حال میں ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

☆ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (55:29)

ترجمہ: ہر روز اس کی ایک نئی شان ہے۔

عارف صاحبِ نظارہ ہوتا ہے جو قربِ الٰہی اور تصور با حضور کی قوت و توفیق سے کبھی کشف القبور کے ذریعے ارواح کا نظارہ کرتا ہے تو کبھی قیامت کے حساب کتاب کا مشاہدہ کرتا ہے جس سے اس کا نفس عبرت حاصل کرتا ہے اور حیرت کا شکار ہو کر کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے۔ کامل کی انتہا یہ ہے کہ وہ انتقالِ جس کرتا ہے لیکن یہ انتقال معرفت و وصالِ الٰہی سے دور ہے لہٰذا عارفوں کے نزدیک بے کار ہے۔ کامل صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات وہ ہے جسے ارواح پر تصرف حاصل ہو اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر مردے کو قبر سے اٹھا دے۔ یہ سنتِ انبیا ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ایسا کیا کرتے تھے۔ بعض اولیا اللہ کو اس قدر قوت حاصل ہوتی ہے کہ وہ جذب وجلالیت سے قُمْ بِاِذْنِیْ ترجمہ: ''اٹھ میرے حکم سے'' کہہ کر مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔ یہ شرف بھی امتِ محمدیؐ کے فقیر علما کو حاصل ہے۔ انہی کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے:

☆ اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

ترجمہ: میری امت کے علما انبیائے بنی اسرائیل جیسے ہیں۔

تمام انبیا کرام نے مرتبۂ فقر کی خاطر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی ہونے کی التجا کی لیکن انہیں یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔ جس نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پایا اس نے فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا رفیق بنایا۔ فقر سے بڑھ کر قابلِ فخر اور بلند تر مرتبہ کوئی ہے نہ ہو سکتا ہے۔ فقر دائمی حیات ہے۔

ابیات:

گر کسی از من پرسد موت چیست

من بیخبر از موت ما در زندگی است

ترجمہ: اگر کوئی مجھ سے موت کے متعلق پوچھتا ہے تو مجھے موت کی کیا خبر؟ مجھے تو دائمی زندگی حاصل ہے۔

مردہ نفس و حرص و طمع با ہوا

بعد مردن شد مشرف یافتم رویت خدا

ترجمہ: میرا نفس اور اس کی تمام خواہشات، حرص و طمع مردہ ہو چکے ہیں۔ ان کی موت کے بعد میں رویتِ خدا سے مشرف ہوا ہوں۔

قبر ما قرب است خلوت خانہ

عیش ما خوشوقت خود بیگانہ

ترجمہ: میری قبر میرے لیے قربِ الٰہی کا خلوت خانہ ہے جہاں میں خود سے بیگانہ ہو کر خوشحال ہوں۔

پیش زان مردن بدیدم این مقام

مردگی با نفس جان زندہ تمام

ترجمہ: میں نے موت سے پہلے ہی یہ مقام دیکھ لیا ہے کیونکہ نفس کے مردہ ہو جانے سے دائمی حیات حاصل ہو جاتی ہے۔

قبر و خانہ ہر دو بما یک نظر

این خلافی نفس شد روح الامر

ترجمہ: گھر اور قبر میرے لیے یکساں ہیں۔ خلافِ نفس چلنے سے ہی روح کا راز معلوم ہوتا ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ''روح امرِ ربی ہے''۔

مردہ دل را موت عاشق را حیات

زین حیاتی عاشقان یابند نجات

ترجمہ: جسے مردہ دل لوگ موت کہتے ہیں وہ عاشقوں کے لیے حیات ہے۔ یہ حیات ان کے لیے ذریعۂ نجات ہے۔

عاشقان را قوت قوت نصیب با لقا

ہر کہ این جائی نہ بیند بی حیا

ترجمہ: عاشقوں کی قوت وغذا دیدارِ الٰہی ہے۔ جسے اس دنیا میں دیدارِ الٰہی حاصل نہیں وہ بے حیا ہے۔

بلاشبہ ظاہر و باطن کا دار و مدار حالتِ نفس پر ہے۔ نفسِ امارہ سیری کے وقت انانیت کے باعث فرعون ہوتا ہے، بھوک و افلاس کے وقت دیوانے کتے کی مثل درندہ ہوتا ہے، غصے کی حالت میں شیطان ہوتا ہے، شور و شر کی حالت میں دیو خبیث ابلیس ہوتا ہے اور سخاوت کے موقع پر قارون کی طرح مطلق بخیل ہوتا ہے۔ جبکہ نفسِ مطمئنہ وقتِ سیری فیض بخش اور نافع المسلمین ہوتا ہے، بھوک و افلاس کے وقت صابر ہوتا ہے، وقتِ شہوت باشعور ہوتا ہے، غضب کی حالت میں تحمل مزاج، بار بردار اور صاحبِ حضور ہوتا ہے اور سخاوت کے موقع پر سخی و کریم ہوتا ہے۔ انبیا، اولیا اللہ، علمائے عامل اور فقیرِ کامل کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔ البتہ نفسِ مطمئنہ کے مراتب ان کی قدر و احوال کے مطابق مختلف ہوتے ہیں۔ صاحبِ نفسِ مطمئنہ جب مراقبے میں مستغرق ہوتا ہے تو نفسِ مطمئنہ اسے براق کی مانند حضوری میں پہنچا کر معراج سے مشرف کر دیتا ہے جہاں وہ ایک لمحے میں ہزار بار

دیدارِ الٰہی کرتا ہے۔ افسانہ خوان بہت ہیں اور قصے و مسائل سننے والے بھی بہت ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی غیب دان ولی اللہ صاحبِ دیدار ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ بیند باعیان آن غیب نیست
ظاہر و باطن یکی شد غیب نیست

ترجمہ: جو باعیان دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے اس کا ظاہر و باطن ایک ہو جاتا ہے اور کوئی بھی چیز اس سے پوشیدہ نہیں رہتی۔

جس طرح علما کی نظر بس مطالعہ علم پر رہتی ہے اسی طرح فقرا ہمیشہ قربِ الٰہی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف رہتے ہیں۔ بعض دائمی طور پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتے ہیں لیکن جانتے نہیں، بعض جانتے ہیں اور ہمکلام بھی ہوتے ہیں، بعض مقامِ جلالیت پر ہوتے ہیں، بعض مقامِ جمالیت اور بعض مقامِ کمالیت پر ہوتے ہیں۔

اس کتاب کو میں نے عین نما کی صورت دی ہے۔ جس نے اس کے مطالعہ سے عین دیدار پایا وہ عارفِ خدا کا رتبہ پا کر واصل ہو گیا۔ جس نے اس کتاب سے دیدار اور وصالِ الٰہی حاصل نہ کیا وہ مردہ دل منافق و بے حیا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

☆ كَفٰى عِلْمِهٖ بِحَالِيْ لَا زَوَالِيْ۔

ترجمہ: میرے حال کے لیے اللہ کا علم لازوال ہی کافی ہے۔

یہ کتاب ''نور الہدیٰ'' جو معرفت کا نصاب اور عین نما ہے، اختتام پذیر ہوتی ہے۔

نورالہدیٰ (کلاں)

(فارسی متن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۝ تُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝

درود نامحدود دم بدم ساعت بساعت کہ بشر عبادت فیض فضل الغنایت لاشکایت باشکر بغایت کہ سرمایہ ہدایت از طریق بحق رفیق توفیق ۔قولہ تعالیٰ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡٓ اِلَّا بِاللّٰہِ ۝ وسان طی آیات قرآن مرو قلب راکندحی ،ہردم ختم تحقیق نصیب اہل صدیق، ہزاران ہزار از حد بیشمار صاحب الشرف نعت اولَوۡلَاکَ لَمَا خَلَقۡتُ الۡاَفۡلَاکَ ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَہۡلِ بَیۡتِہٖ اجمعین۔ بعدہٗ میگوید صاحب نطق تصرف کل کہ مرتبہ محک طالبی ومرشدی، پیری ومریدی، استاذی وشاگردی جمعیت نخت بعلم کیمیا اکسیر تصرف توفیق است کہ طالب را طریق بی تصرف توفیق از اللہ باز دارد تحقیق ۔لیکن این جملہ تصرف است چنانچہ تصرف اسم اعظم وتصرف سنگ پارس و تصرف علم تکثیر وتصرف علم اکسیر وتصرف علم روشن ضمیر وتصرف علم قرآن تفسیر وتصرف علم قرب معرفت حضور ربانی وعلم کشف القبور روحانی وعلم تصرف بعین عیانی وتصرف بہر طرف کہ توجہ کند بحضور برسد ۔این جملہ تصرفات علم علوم میکشاید از حاضرات اسم اللہ ذات حیّ قیوم ،میکند معلوم روز اول طالب را مرشد از لوح محفوظ مطالعہ علم ظہور ومطالعہ از علم حضور بعلم تعلیم کند۔ بعد از ان طالب لائق تلقین وارشاد شود۔

بیت

بے حضوری ہر طریقت راہزن	با حضوری طالبا حق در امن

راست گوید مصنف تصنیف قادری سروری فقیر باھو فنا فی ھو ولد بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شور حَرَسَھَا اللّٰہُ تَعَالیٰ

مِنَ الۡفِتَنِ وَالۡجَوۡرِ این کتاب را نورالہدیٰ نام نہادہ و عین نما خطاب دادہ شد۔ بیت

طالبا ذکرش مگو فکرش مجو ذکر و فکر و وسوسہ از دل بشو

باید دانست چون با تصور اسم اللہ ذات در وجود طالب درآید مشاہدہ عین نما جویندہ میشود۔

ابیات:

ذکر با عین است فکرش با وصال کی بوند این ذاکران وہم از خیال

طالبا از من طلب حق معرفت تا شوی ثانی خضرؑ عیسیٰؑ صفت

از شہ رگی نزدیک بنمایم ترا نَحۡنُ اَقۡرَبُ خود بفرمودہ خدا

ہر کہ این جائی لقائے حق ندید ہمچو حیوان بر زمین کاہ میچرید

قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَالۡاَنۡعَامِ بَلۡ هُمۡ اَضَلُّ۔

ابیات:

سرّ پنہان را کنم من زان ظہور از برائی طالبان راہبر حضور

طالبا از من طلب وحدت لقا تا شوی لائق حضوری مصطفیٰؐ

قولہ تعالیٰ وَمَنۡ كَانَ فِيۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ فِي الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى۔

بیت:

طالبا از من طلب کن گنج کرم در وجود تو نہ ماند ہیچ غم

ہر کہ این کتاب را باخلاص بالیقین و باعتقاد خاص شب و روز در مطالعہ آوردہ میخواند، واقف اسرار گردد۔ آنرا احتیاج تعلیم تلقین مرشد ظاہر نماند۔ این کتاب وسیلہ رسانندہ معرفت اِلَّا اللّٰہ خدا و مشرف حضوری بخشندہ مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و وسیلہ خلق را راہنما، باطن صفا لیکن طالب باید با اہل مطالعہ صادق الارادت باادب باحیا۔ این کتاب است کہ اگر از مطالعہ این کتاب گنج تصرف معرفت قرب اللہ حضوری نیافت وصال و ہر کہ مطالعہ از این کتاب تصرف گنج ظاہر حکمت، علم اکسیر کیمیا، سیم و زر، نقد و جنس نیافت مال، ہلاکت فقر و فاقہ رنج گوناگون کشال و پریشانی وبال او و بی جمعیت احوال او و مفلسی حال سوال او بر گردن زوال وبال او۔ و بی نصیبان را نصیب رسانیدن چہ طور است؟ ہر کہ برین سخن اعتقاد نکند انسان نباشد، احمق گاؤ ستور است۔

در فضیلت کلمہ طیب

بشنو! اگر عالمی با شعور و اگر فقیر عارفی با حضور جملہ نصیب قسمت و مراتبِ حکمت و گنج خزائن علم طلسمات در کلمہ طیب است و

کلیدِ نصیب کلمہ طیب است و خوانندۂ کلمہ طیب ہیچکس بی نصیب نباشد و نخواہد بود مگر کافریہود کہ بی خبر است از معرفت اللہ معبود۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ہر کہ کلمہ طیب را از کنہ کن و سبق از زبان مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سخن بدین ترتیب خاصیت کلمہ طیب رامیداند و با مطالعہ لوحِ ضمیر بی زبان و از لوحِ محفوظ میخواند آنچہ گنج خزائن اللہ جملگی تصرف فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ از و ہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ در وجود کسی کہ کلمہ طیب نفع دہد و تاثیر کند و مثل دریا بہر رگ روان شود و ہر موئی را از سر تا قدم کلمہ طیب ورد بود و اینچنین سکونت قرار گیرد و روح فرحت یابد و قلب زندہ گردد و اوصاف ذمیمہ از وجود برخیزد و نفس مطلق بمیرد۔

بدانکہ کلمہ طیب خواندن راہ بارسم رسوم دیگر است و کلمہ طیب خواندن از قرب اللہ حضور حیّ قیوم منصب مراتب دیگر است۔ قال علیہ السلام قَآئِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرًا وَّ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلًا۔ پس مرشد کامل آنست کہ طالب صادق را ہر مراتب قسمت و ہر منصب نصیب و ہر تصرف کیمیا گنج حکمت از کلمہ طیب بکشاید و از ہر یک حروف کلمہ طیب می نماید۔ پس معلوم شد کہ از مرشد مرد تلقین گرفتن بہ و مرشد نامرد زن سیرت راسہ طلاق بدہ۔ مرشد کامل مرد و مرشد ناقص نامرد از کدام مرتبہ معلوم شود؟ مرشد کامل یکبارگی بعشق وجودیہ اسم اللہ ذات طالب را بتوجہ حضور برد و مرشد ناقص نامرد امروز و فردا وعدہ کند۔ قال علیہ السلام اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی۔ ہر کہ صادق طالب کلمہ طیب را بتصور توجہ آرد کہ با توفیق است و تصرف تفکر برد کلمہ طیب را از حاضرات تحقیق است۔ ہر کہ شک آرد بیشک از قوم مردہ، دل مردود، اہل زندیق است۔ بر طالب فرض عین است آنچہ مرشد میفرماید از امرِ مرشد طالب خلاف نکند و پیش مرشد ذجواب دم نزند۔ و مرشد را نیز فرض عین است آنچہ طالب از مرشد طلب کند مرشد طالب را از ہر مطلب بہرہ ور سازد۔ اگر مرشد بی توفیق است راہزن طالبان ثانی شیطان تحقیق است کہ عمر طالب برباد رود۔ و اگر طالب نامرد است حجاب او دنیا سیم و زر زرد است کہ مرشد از طالب بتصرف مال امتحان کند و طالب از مرشد بازگشت خورد۔ اینچنین طالب شیاطین در قید نفس لعین، بی یقین مثل جاسوس وسوسہ بود۔ ہرگز بمقام منزل نرسد۔

مرشد از طالب چہ چیز طلب کند؟ نقد عزیز جان۔ طالبی کہ براہِ مولیٰ سر ندہد محروم نامرد از معرفت لامکان۔ طالب مرد آنست کہ جان براہِ مولی بدہد و دم نزند۔ این چنین طالب روشن ضمیر باشعور لائق حضور۔

باید دانست کہ مرتبہ طالبی و مرتبہ مرشدی چیست؟ طالب و مرشد ہر دو مثل مدعی و مدعا علیہ۔ این معاملات بجز حضوری، معرفت، قرب، قدرت قاضی اللہ و شریعت، مدخل شدن مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تفحص حق و باطل نفس و روح را مشخص نمیشود و می باید دو گواہ۔ یکی علم اقرار دوم علم تصدیق۔ گواہی دہندہ ہر دو علم از قدرت اللہ۔ پس معلوم شد کہ در نظر مرشد کامل طالب عالم و جاہل برابر کہ مرشد عالم باللہ را علم ظاہر و باطن و علم حیّ و قیوم و علم رسم رسوم ہر دو علم با اختیار او باشد۔ و در نظر مرشد کامل طالب اہل نصیب و بی نصیب برابر است کہ طالب بی نصیب را در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حبیب بحضور میسر دو از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بی نصیب را نصیب میشود ۔ بشرط آنکہ مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محک است ۔ صادق را مرتبۂ صادق معرفت دیدار و کاذب بمرتبۂ کاذب دنیا جیفہ مردار ۔ چنانچہ صادق را مرتبۂ جمالیت مشاہدہ حضور است و کاذب را مرتبۂ جلالیت باانادر کشف و کرامات مغرور است ۔ اگر مرشد کامل صاحب نظر طالب را از شہرگ نزدیک نورو پرتو از آفتابِ توحید معرفت روشنی می نماید، طالب کور را خوش نیاید و اگر مرشد بی معرفت کوراست طالب او دوام بی جمعیت بوظائف خوردہ رجعت در شر و شور است ۔ مرشد کامل طالب صادق را از خاتمہ شر بگذراند و عاقبت خاتمہ بالخیر برساند ۔

مرشد کامل طالب صادق را از سہ علم سبق دہد ۔ علم الف را از اسم اَللّٰہُ الفت طی کند و از علم سلف را علم سلف تحقیق شود و از علم خلف علم خلف با توفیق ۔ ہر طریق را بداند و نسیان گرداند ۔ بعد از ان وجود میشود نور دوام در مشاہدہ با قرب اللہ حضور ۔ و مرتبہ از ان روز الست بداند و بزبان روحی در صف انبیا و اولیا اللہ قَالُوْا بَلٰی بخواند ۔ این را مسلمان حقیقی گویند ۔ روز اول طالب از تلقین مرشد بمرتبہ مسلمانی نرسد و در صف ازل منصب ارواح خود را تحقیق نکند مرشد او چہ طور است کہ طالب ستور است ۔ مرتبہ مرشدی و طالبی نہ آسان کار است ۔ در پیری و مریدی عظیم سرّ اسرار مشاہدہ حضوری پروردگار است ۔ بدانکہ اگر عاقلی انسانی ببین مشاہدہ حضوری از قرب اللہ با چشم عیان، بیک مدنظر تماشا ہر دو جہان ۔ ای طالب عالم باللہ و ای طالب عارف ولی اللہ اول از مرشد طلب علم کن کہ بیعلم نتوان خدارا شاخت ۔ چنانچہ علم توحید عنایت و علم معرفت بدایت و علم ولایت و علم ہدایت و علم غنایت ۔ مرشد کامل طالب صادق را مجموعہ علم بتوجہ نظر سبق میدہد و طالب عالم فاضل در یکساعت صاحب تحصیل میشود ۔ بعد از ان علم معرفت، قرب اللہ نور حضور و مشاہدہ حضور و محبت حضور و طلب حضور و لاہوت لامکان حضور و علم توفیق تحقیق حضور، ذکر فکر الہام مذکور حضور معراج مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور ۔ ہر کہ را این جملہ حضور و از قوتِ علم نور از سر تا قدم وجود میشود نور ۔ از علم نور و عالم حضور یکبار کہ بی زبان و بیان با عیان اسم اَللّٰہُ می خواند تمام عمر آنرا احتیاج ریاضت و مجاہدہ نماند ۔

اول مرشد کامل ازین جملہ علم حضوری تعلیم کند ۔ بعد از ان طالب لائق ارشاد شود کہ طالب براہ غلط و غضب نرود و غالب الاولیا بود ۔ کامل آنست کہ علم مجاہدہ را در علم مشاہدہ بکشاید و علم ریاضت را در علم راز بنماید ۔ علم مجاہدہ و علم ریاضت در علم مشاہدہ و در علم راز خود بخود ہمچنان در آید چنانچہ نمک در طعام و اخگر در آتش چنانچہ شیر در آب و زر در بوتہ و دم در روح و جان ۔ ہر کہ معرفت اللہ بتوحید قرب اللہ و جمعیت مراتب فنا فی اللہ تمامیت ہدایت یافت از علم نور حضور یافت و علم را وسیلہ پیشوائی رفیق راہبر با توفیق خود ساخت ۔ ہیچ جاہل و کافر و اہل بدعت خلاف شرع محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نتوان خدارا شناخت ۔ بیت

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر — کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

ہر کہ طالب طلب از پیر مرشد طلب اللہ کند اسعد سعید لائق توحید بمرتبہ سلطان بایزیدؒ رسد۔ ہر کہ بی مرشد و پیر بود طالب مرید شیطان میشود۔ مرشد کامل را چہ نشان است؟ کامل مرشد بانظر اسم اَللّٰہُ ذات طالب صادق را ہفت اندام از سر تا قدم تمام وجود نور شود بتوجہ اسم اَللّٰہُ ذات طالب اللہ را در مشاہدہ حضور برد۔ از مرشدی کہ طالب اللہ را روز اول مرتبہ حضوری مشاہدہ نصیب نبود آن مرشد ناقص است نالائق واز وارشاد روان نشود۔ وحضوری مشاہدہ بسیار طریق است۔ حضوری مشاہدہ ذکر و فکر دیگر است وحضوری مشاہدہ الہام از قرب اللہ آورد برد پیغام دیگر است وحضوری مشاہدہ نفس فنا مشرف لقا فنا فی اللہ باخدا دیگر است ومشاہدہ حضوری مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر است۔ فقیر کامل این جملہ علم حضوری مشاہدات در یکساعت تحقیقات از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات طالب را میکشاید و مینماید۔ ہر علم قرآن وحدیث وآیات را عزت وشرف از اسم اَللّٰہُ ذات است۔ ہر کہ مرتبہ انبیا و اولیا و غوث و قطب و درویش فقرا یافت از اسم اَللّٰہُ یافت۔

فرد:

جسم را پنہان بکن در اسم ذات | تا شوی عارف خدا دائم حیات

این جملہ مراتب کل وجز حاصل کردن وواصل شدن مشق مرقوم باتفکر وجودیہ اسم اَللّٰہُ ذات میگردد مکشوف۔ بعد از ان در وجود طالب اللہ تجلی پیدا شود از ہر یک حروف اسم اَللّٰہُ ذات وطالب برسد یکبارگی بمرتبہ معروف کرخیؒ غنی بود و لایحتاج شود ومراتب غنایت اکسیر کیمیا فقیر عامل کیمیا گر ومراتب ہدایت اکسیر کیمیا نظر ولی اللہ صاحب بحر و بر۔ مرشد کامل طالب صادق را این ہر دو علم در یکساعت نصیب کند۔ بشنو! طالب دو قسم است۔ اول طالب مثل بچہ شہباز کہ در طلب دیدار کہ قوت او دیدار است ومرشد کامل دیدار بخش را گویند۔ دویم طالب مثل بچہ غلیواز کہ در طلب مردار کہ قوت او جیفہ مردار است ومرشد ناقص مردار بخش را گویند۔ بدانکہ آدمی را عزت وشرف، قرب، حضوری، جمعیت، معرفت ولقا کہ حاصل شد بہ برکت نفس۔ ہر کہ نفس را گلہ کند نامرد کہ نفس عارفان مطمئنہ نور است وعارف فقیر دوام مشرف دیدار بحضور است۔ نفس چہار قسم است۔ کافر را نفس کافر، منافق را نفس منافق، مومن را نفس مومن، مسلمان را نفس مسلمان است۔ قولہ تعالیٰ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ نفس نافرمان را در فرمان آوردن از قرب اللہ دیدار است۔ این نفس چون مشرف میشود یکبار بدیدار پروردگار بعدہ تمام عمر از لذت زینت دنیا واز لذت زینت عقبیٰ بہشت حور وقصور میشود بیزار وبی اختیار میخواند ہزار بار استغفار۔ ابیات:

بہ ز ہر لذت بود لذت لقا | لذتی دنیا چہ باشد بی بقا
لذتی دیدار بہ دیدار بہ | ہر کہ از دیدار ترسد من بدہ
روئی خود آوردہ ام با روئی تو | صد ہزاران شکر بینم رو برو
ہر کہ می بیند بود آن لازوال | شد معرفت توحید آنرا حق وصال

ہر کہ طریق توفیق باطنی وقرب معرفت حضوری انوار دیدار اللہ میداند ہر آنکس طالبان را در یکدم و بر یک قدم بقرب معرفت حضوریٔ انوار مشرف دیدار اللہ میرساند بشرط آنکہ برتن لباس شریعت پوشد وشب و روز در شریعت بکوشد اگرچہ لقمۂ طعام انواع گوناں گون چرب خورد و آب شہد شیرین بنوشد ولباس پارچہ نفیس اطلس زرین زربفت پوشد۔ این است مراتب لباس بیگانہ و دل بحق یگانہ۔ وگاہی گردد مثل مفلس تمام و بر ہر در دریوزہ گدائے دوام۔ این است مراتب فقیر عارف ای احمق خام۔ بیت:

نفس را رسوا کنم بہر از خدا | بر ہر دری قدمی زنم بہر از خدا

ہر ملک از مشرق تا مغرب تا قیامت سلامت ماند از آفات بہ برکت قدم فقرا است۔ بنا بر آن حق فقرا بر ہمہ کس خلق اللہ کہتر و مہتر ہر کہ باشد خدمت ایشان کند۔ مرشد یکہ بی معرفت و بی باطن و بی توفیق است راہزن طالبان ثانی شیطان تحقیق است۔ نہ ہر وجود انسان لائق قرب اللہ حضوری وصال است و نہ در ہر سنگ بیش بہا سرخ لعل است و نہ بر ہر زبان قرآن احادیث تفسیر با تاثیر قال است و نہ آزمائش از برائے کیمیا ہر نہال است و نہ ہر فقیر صاحب سخن مشاہدہ عین بین احوال است و نہ ہمہ کس راجنۂ ابو جہل جہال و نہ ہر درویش صاحب ولایت نظر و نہ ہمہ کس لائق صحبت حضرت خضرؑ۔ از ہزار کس باشد کہ صاحب تصرف سیم وزر، نہ ہر سر لائق بادشاہی است و نہ در ہر دل گنج اسرار الٰہی است و نہ ہر یکی را مراتب فقیر است و نہ ہمہ کس بر نفس امیر است و نہ ہر دل روشن ضمیر است۔

بشنو! آن کدام از علم راہ است کہ عرش بہ تحت اقدام فرش بود و طالب اللہ در لاہوت ساکن شود و مشاہدۂ نظر بر لامکان باعیان کند؟ روز اول این دولت عظمیٰ و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مرتبہ فنافی اللہ باللہ غرق فی الانوار توحید و دیدار پروردگار رسد از اسم اَللّٰہُ ذات مشق وجودیہ۔ مراتب عاشق معشوق، عارف معبود، قاتل نفس یہود، کاتب مرقوم اجسام الکتاب، کاتب بی حجاب اللہ شب و روز جان کباب۔ ہر کہ با مطالعہ این عین العلم حیّ قیوم میخواند آنچہ علم رسم رسوم است ہمہ را فراموش ونسیان گرداند و ہر دو جہان را از دست بیفشاند۔ عین بیند و از علم عین عین گوید، عین با عین شود و عین جوید۔ ہر کہ عین یافت علم عین را بعین رفیق وسیلہ پیشوا خود ساخت۔ این است مراتب توفیق، قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِيقِيٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ توفیق یک نوریست از قدرت اللہ۔ این از قرب اللہ توفیق کہ در وجود میکند تحقیق۔ از تقویت توفیق اندرون صورت نفس وصورت قلب وصورت روح وصورت سرّ ہر چہار صورت باہل توفیق ہم سخن شوند۔ بعد ازان اہل توفیق حق را بردارد و جملہ باطل را بگذارد۔ ہر کہ باین مراتب برسد آن را طی الفقر وحی الوجود صاحب معرفت يُحْيِي وَيُمِيتُ خوانند کہ آنرا اممات وحیات یکی، خواب و بیداری یکی، مستی و ہوشیاری یکی، گرسنگی و سیری یکی، خواندہ و ناخواندہ یکی، مجاہدہ و مشاہدہ یکی، قال و سکوت یکی و خاک و سیم و زر در نظر او یکی است۔ بیت:

چنان غرق گشتم بدریائے وحدت | کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم

بدانکہ ہمیشہ صحبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید دانست در مشاہدہ معرفت توحید ایزد متعال بمد نظر اللہ منظور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور مقصود است و ہر مراتب سوائے ازین دوری مردود است۔ واین مراتبین جانبین رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۞ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ خاصہ نور حضور در لامکان است۔ چون عارف باللہ فقیر در لامکان درآید کونین بمقدار پرپشہ می نماید۔ پس معلوم شد کہ در سلک سلوک آفات قبض و بسط سکر وصحو ہمہ سلب است وقرب اللہ از جدائی نفس و روح وقلب است۔ فقیر راچہ درکار است سلک سلوک راہ کہ روز اول طالب را نصیب کند مشاہدہ حضوری اللہ۔ پس معلوم شد کہ ہر آنرا الہام وحجاب پیغام است کہ از حضوری معرفت ناتمام است۔ مگر قادری کہ ہر دو جہان جن وانس فرشتہ در قید او مثل غلام، کافر و منافق و غافل را اعلام۔

شرح دعوت

دعوتِ دم نوش، دعوتِ سیم و زر فروش، دعوت از خون ترک جان و ترک حیوانات ریاضت کوش، دعوت صلاح پوش، دعوت بدل جوش و دعوت در تمام عالم کل مخلوقات در تہلکہ درآید بخروش۔ از ہمہ دعوت بادعوت غالب دم نوش است۔ اگر تمام عالم را دم در یک دم بگیرد اللہ شاہد حال است کہ تمام عالم در یک دم بمیرد بوباو مرگ مفاجات۔ اینچنین اہل دعوت را عامل کامل قاتل قتال، صاحب قرب مست حال۔ لسان الفقرا السیف باقرب اللہ وصال وصاحب حکم بست کشاد بمشاہدہ عین جمال چنانچہ وباو مرگ مفاجات از دعوت دم نوش۔ ویا رجعت دعوت بدنیا درم فروش کج احوال از آنست اہل دعوت خام خیال۔ دعوتی کہ بی حکم از خدا وبی اجازت از حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میخواند محروم کہ مہمات بسرانجام نرساند۔ بدانکہ مجلس با جمیع ارواح انبیا و اولیا اللہ ہر دوام۔ چون مرشد کامل این ہریک مراتب را بانظر توجہ توفیق کہ مطلق توفیق است از حاضرات اسم اللہ ذات مینماید کہ از قرب حق محض تحقیق است و یا آنکہ باتصرف بکشاید و باتفکر عینہ بعین می نماید و یا آنکہ از آیات تفسیر قرآن واحادیث تحقیقات از اسم اللہ ذات عظیم متبرک کہ با اسم اعظم درجات و از کنہ کلمہ طیبات کہ نصیب روان گردد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ می نماید و یا آنکہ ازین حاضرات مجمل طی طبقات از ذات تا صفات از نور تا حضور از قبور تا امور از عرش تا فرش از لوح تا قلم از ماہ تا ماہی۔ این جملہ مراتب بعد بعید از معرفت علم توحید۔ اصل خاصہ راہ با قرب اللہ تصور وتصرف وتوجہ وتفکر و از عیان وبیان از قال و وصال از ترک و توکل و از تجرید وتفرید۔ ہر کہ این راہ نداند از مراتب حاضر ناظر نگاہ ندارد و از دلیل آگاہ نداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر مرشد خواند وطالبان ومریدان را خراب گرداند روز قیامت شرمندہ روسیاہ۔ ازین ہیچ در دنیا و آخرت نباشد کبیرہ گناہ۔

دعوت منصب اعلیٰ حاصل کردن از رخصت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبقرب حق تعالیٰ۔ دعوت مرتبہ و

نتیجہ اولیا۔ ترتیب و خاصیت دعوت راچہ داند احمق سر ہوا؟ دعوت روان نگردد و نفع ندہد بغیر استاد مرشد کامل۔ عامل اہل پختہ وجود دعوت را دعوت بتمام ہر مطالب رساند و ناقص خام را دعوت خانہ خراب گرداند۔ در عمل دعوت کامل عامل آنست ہر منصب و مراتب دینی و دنیوی از و طلب کند در یک ہفتہ و یا روز پنج بخش گنج بر سائل عطا کند خواہ منصب بادشاہی ظل اللہ باشد خواہ معرفت ولی اللہ باشد خواہ منصب دوازدہ ہزاری باشد صاحب صوبہ۔ و ہر قدر بقدر طالب را بمطالب رساند یا از طمع زر مال و یا از شکستگی او پریشان احوال اہل سوال۔ قولہ تعالیٰ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ قولہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔

فرد:

دعوتی حاضر بخوانم با خدا فرشتہ با بی خبر باشد بر ہوا

دعوت خواندن بسیار طریق است۔ مراتب قوت باید با توفیق جواب باصواب از اللہ حاصل کردن تحقیق۔ دعوت خواندن عدو میگردد چشم کور و یا بادم دعوت دم عدو را چنان جان قبض کردہ شود کہ در یک دم برسد در قبر لحد گور و یا آنکہ دعوت چنان خواند کہ عدو در قید شود و یا تمام عمر مجنون و دیوانہ بماند و یا دعوت چنان خواند کہ عدو را ہفت اندام شود خشک ہرگز بہ نشود و سلامت نماند و دعوت چنان خواند کہ عدو بی قرار و بی جمعیت یکساعت آرام نگیرد تا آنکہ نمیرد۔ کامل آنست کہ اول بر نفس و بر خود امتحان و آزمائش کند بعد از ان بر تمام غالب شود۔

باید دانست غنایت توفیق وقت تصرف تحقیق پشتی است چنانچہ کشتی را پشتی از آب۔ بغیر از دریائے پشتی از آب کشتی خراب۔ ہمچنان ولی اللہ را پشتی از تصرف دنیا سیراب۔ حدیث عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قولہ تعالیٰ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلٍ قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ بیت:

فرزند بندہ ایست خدا را غمش مخور تو کیستی کہ بہ ز خدا بندہ پروری

پس رزق دو قسم است یکی رزق مملوک، دوم رزق مرزوق۔ پس بسیار دنیا مال جمع کردن از برائی جمعیت نفس و اعتبار خلق کہ اولہ غنایت و بعدہ ہدایت۔ اول بدل سلیم کن و آنگاہ بحق تسلیم کن تا ترا حاصل شود مراتب قرب اللہ از کنہ کن۔ عاقلاں را بس بود ایں یک سخن۔ انسان کامل بحق شامل را کہ در وجود نہ چوں مانند نہ چرا۔

شرح فقر

فقر کرا گویند و فقر چہ صورت دارد و از فقر چہ چیز حاصل میشود؟ فقیر از کدام مرتبہ واصل می بود و فقیر را از کدام احوال شناختہ و

آراستہ تحقیق کند؟ بشنو! ابتدائے فقر مشق وجودیہ از تصور اسم اَللّٰہُ ذات ہفت اندام از سر تا قدم وصورت نوری گرد تمام پاک چنانچہ پاک طفل از شکم مادر می زاید۔ از برکت پاکی مشق وجودیہ اسم اَللّٰہُ ذات بحضور مدخل مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میشود و معصوم صفت طفل فقیر را از کرم ولطف وشفقت ومرحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باندرون اہل بیت ام المومنین شفیع المذنبین بحضور حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا وحضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وحضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا برد۔ ہر یک او را فرزند خوانند وشیر میدہند وشیر خوار اہل بیت شود و نام او غلام فرزند حضوری وخطاب فرزند نوری یابد باطن بطفل صورت سرّ نور حضور دوام وظاہر ہم سخن بجثہ اربعہ عناصر بمردم خاص وعام۔ این است مراتب فقر تمام۔ از فقیر طالب روز اول بمرتبۂ تمامیت فقر رسد۔ خطاب کسی را کہ از زبان مبارک حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقیر نام او گدا بہ از بادشاہی کہ بر کونین امیر۔ اگر چہ نام او گدا است غنی بقرب خدا است۔ ہر کہ باین مراتب نرسد دروغی است کہ دعویٰ فقر کند۔ مرتبۂ فقر در طریقہ قادری است۔ دیگر خانوادہ را قدرت نیست کہ دم بفقر زند۔

ابیات:

ہر مقامی زیر پائش ہر دوام	معرفت توحید این است شد تمام
کل و جز در قید من من با خدا	ہر کہ از خود گشت فانی با لقا
پدر من آدمؑ ز امت مصطفیٰﷺ	چون نہ باشد قرب مارا با خدا

شرح مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

چون وقت جان کندن حضرت عزرائیلؑ در وجود از سر تا قدم ہفت اندام حیاتی روح را چنان بجنباند چنانچہ جمع کردہ میشود مسکہ از دوغ جدا، ہم چنان جان روح آدمی را در سر دماغ استخوان الابیض مجموعہ گردد۔ مقام استخوان الابیض فراخ ووسیع از زمین وآسمان۔ در آن مقام روحانی را فرشتہ استادہ کند وسہ صد ہفتاد جواب وسوال در مقام استخوان الابیض بپرسند وبعد از ان مردہ را غسال غسل دہد و نماز جنازہ خوانند۔ تا رسیدن قبر سہ صد وہفتاد جواب وسوال از میت فرشتہ ہا بپرسند۔ بعد از اں در قبر لحد در آید، از جواب سوال منکر نکیر خلاص شود۔ بعدہٗ یک فرشتہ رمان نام میت را در قبر باز بنشاند۔ انگشت خود قلم کند ودہان دوات وتف سیاہی وکفن کاغذ وآنچہ اعمال نامہ دفاتر نیک وبد است بدست خود نوشتہ مثل تعویذ در گلو انداختہ، آں نیز فرشتہ غائب شود۔ اگر روح صالح است بمقام علیین رود واگر طالح است بمقام سجین۔ بعد از سہ روز باز روح در قبر درآید وجثہ خود را می بیند کہ کرمہا میخورند وگندہ بدبوئی شدہ۔ روح در گریہ درآید وآہ وافسوس کند وغم ہزار واندوہ بیشمار کہ ای جثہ دولت پروردہ ما تر ابایں ہلاکت وگندگی می بینم۔ تا دوازدہ سال روح ہمیشہ مثل بیمار

پرسد و در قبر نزدیک جثہ آورد برد کنند۔ سہ کس را جثہ سلامت فی امان اللہ بماند چنانچہ حیات، یکی علما عامل دوم فقیر کامل، سیوم شہید مکمل اکمل چنانچہ شہید اکبر کہ بعد از ممات ہم سخن می شوند بمردم حیات۔ مرشد کامل از حاضرات اسم اللہ ذات آنچہ بالا مرقوم تحریر یافت اینچنین مراتب ممات طالب اللہ را در حیات، در خواب یا در مراقبہ یا با عیان یا با دلیل آگاہ یا نظر و نگاہ از اسم اللہ ذات بکشاید و مشاہدہ ممات بنماید در دنیا بعینہ عین۔ بعد از ان طالب دیدار از دنیا و اہل دنیا دل سرد گردد۔

ابیات:

گر بہ بینی حال احوال از قبر　　میشود مکشوف زیر و با زبر

بعد ازان عبرت خوری با غم تمام　　دل سلیم و گشت واضح ہر مقام

ابتدائی ذکر در طریقہ سروری قادری ہر طالب کہ بمیرد بعد از ممات قلب در جنبش در آید و بآواز بلند زبان کشاید اللہ اللہ اللہ فریاد بر آید و نعرہ زند۔ اینچنین ذاکر نہ خبر از فرشتہ دارد و نہ خبر از لحد قبر۔ در خلوت قبر زیر زمین فی امان اللہ غرق در مقام فنا فی اللہ۔ روز قیامت زود بر آید و بلا حساب و لا عذاب در بہشت در آید چنانچہ مشرف دیدار خود را بحق حاضر رساند کہ حور و قصور در بہشت ہرگز یاد نماند۔ اینچنین طریقہ قادری سروری را ممات و حیات یکی۔ بدانکہ ہر آنکس کہ در طلب محبت اللہ تمام ہر روز دائماً دنیا و اہل دنیا در طلب و محبت او دوام در قید حکم مثل غلام۔ بیت:

جز خدا دیگر نہ بینم با چشم　　گر کسی بر من کند ظلم و ستم

بشنو! کسی کہ روشن ضمیر برسد بمرتبہ معرفت فقر ہدایت فقیر بمد نظر رحمت اللہ منظور و دوام در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور اشرف البشر ولد حضرت آدم علیہ السلام باشد۔ قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ و برگزیدہ از امت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باشد در معرفت و علما عالم باللہ عارف ولی اللہ۔ حدیث اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ قال علیہ السلام اَلْوِلَايَةُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّةِ۔ این چنین صاحب تصرف و با تصور اسم اللہ ذات از قوت اسم اللہ ذات ہر صبح و شام غرق فنا فی اللہ در مشاہدہ مشرف دیدار پروردگار، نفس مردہ فنا و روح بقا لذت یابندہ حلاوتِ لقا۔ برین مراتبِ غیب مبر عیب کہ کبیرہ گناہ عیب است کہ این بخشش ہدایت اللہ لا ریب است ازان روز الست۔ تا قیامت از یک دیگر فقیران قائم مقام اہل محبت است کہ در فنا فی اللہ حاصل کردہ اند معرفت لقا۔ ہر کہ اعتبار نیارد ازان قوم مردہ دل احمق بی حیا کہ ایشان را قالب مثل قبر است و قلب مثل لحد کہ مرتبہ لاحد و لاعد و روح بستہ با رب العالمین احد۔ قولہ تعالیٰ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ پس چنان ازان حضوری اللہ اسم اللہ ذات سبق خواند کہ مرتبہ حیات و ممات ہرگز یاد نماند۔ ہر کرا اول مرتبہ معرفت مشرف لقا شود، بعد ازان آنرا نام خطاب اولیا بود۔ ابیات:

اولیا را قبر خلوت با خدا　　زندہ دل ہرگز نمیرد اولیا

بعد مردن می شود جان پاک نور | غرق فی التوحید فی اللہ با حضور
خلق داند زیر خاکش در قبر | میشود دیدار اللہ سر بسر
طمع و حسد و حرص مردہ با ہوا | اولیا ہرگز نمیرد با لقا
فیض و فضلش یافتم من از الٰہ | دائماً ہم صحبتم با مصطفیٰ ﷺ
ہر مقامی را بدیدم در حیات | و از مماتی یافتم مطلق نجات
ایں مراتب عارفاں را ابتدا | روز اول شد مشرف با لقا
با تصور اسم اَللّٰہ یافتم | اسم اَللّٰہ پیشوا خود ساختم
ہر کہ جسم در اسم پنہاں می نمود | معرفت دیدار اللہ یافت زود
کی روا دارد کہ دیدن رو خدا | می بہ بینم چون نماید مصطفیٰ ﷺ
باھُوؒ! بہر از خدا ایں راہ نما | سر بریدہ بی سری با ما بیا

المطلب آنکہ بارگرانی دیدن دیدار ربانی عارف روحانی از ہزار کس باشد کہ ماسوی اللہ از دل بتراشد۔ فرد:

طالبی دیدار با دیدار بر | جز خدا دیگر نہ بیند با نظر
ہر طرف بینم بیابم حق ز حق | با مطالعہ دائمی دل دم غرق

آری بر صاحب علم ضروری و فرض عین است کہ طلب تلقین کند از مرشد عالم علم حضوری آن صاحب وصال است و آنچہ در کونین میگذرد، او تماشا بین واقف حال احوال است۔ فقیر اولیا اللہ را تجلی سخن تصنیف چہ درکار است کہ ہر سخن و تصنیف ایشان فقیران درویشان جواب با صواب از قرب اللہ پروردگار است۔ آری یقین است اگرچہ سخن تصنیف فقیر خام است و لے لذت شہد و مسکہ تمام است۔ شعرا را کہ شعر پختہ از علم دانش با شعور است، بعید از قرب اللہ حضوری دور است۔ پس مجلس اہل شعور و اہل حضور راست نیاید چنانچہ مجلس مست و ہوشیار۔ ہر کہ مشرف دیدار است صاحب اختیار است۔

بشنو با گوش دل و اگر نہ شنوی روز قیامت شرمندہ روی، در ہژدہ ہزار عالم روسیاہ خجل ,خود پسندی کفر است سخت۔ علم از برائی چیست؟ و عالم از برائی کیست؟ علم از برائی ہدایت است و عالم از برائی روایت است۔ ہدایت کرا گویند و روایت کرا خوانند؟ روایت بیریا وسیلہ معرفت خدا و ہدایت از شرک کفر شیطانی و ہوائے نفسانی بیرون برکشد و بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می برد۔ پس ہر شی را گواہ است و ہر گواہ را ملت و مذہب راہ است۔ پس فقیر را کدام گواہ است؟ یکی معرفت دوم قرب حضوری مشاہدہ اللہ است۔ ابیات:

بی مرشدانرا مرشدم بہر از خدا | بی پیران را پیرم من از مصطفیٰ ﷺ

قادری کامل مرا باھُوؒ خطاب ——— باھُوؒ در ھو گم شود شد بی حجاب
پیر شد آنکس کہ بخشد پنج گنج ——— شد نصیبی طالبان در روز پنج
عالم و فاضل بود در قید من ——— ہم صحبتم با مصطفیٰؐ خوش انجمن
قادری را این مراتب از فضل ——— طلب کن از قادری نعم البدل
مرشدان را مرشدم من از حضور ——— شد وجودِ طالباں اسرارِ نور
کس نیابم طالب لائق لقا ——— خام طالب دشمن جان سر خطا

بشنوای جان من! مرشدان و طالبان ہر دو را بس بود این یک سخن کہ بہ پہلوئے چپ تو مقام نفس است و بہ پہلوئے راست تو مقام شیطان است۔ پس بایں دشمنان جنگ تو واقع شدہ۔ کسی را کہ این چنین دشمن در ہر دو پہلو مثل زخم تیر یا درد خار است آنرا خواب و خوشوقتی چہ درکار است؟ باہر دم باخبر باش کہ بلا فرصت موت را چہ اعتبار است؟ فقیر را می باید کہ بتصور اسم اللہ ذات مشغول شود۔ از میان اسم اللہ ذات پیدا میشود شعلہ تجلی انوار و در آن انوار غرق شود مشرف بدیدار کہ نہ یاد ماند بہشت بہار و نہ دوزخ نار۔ از ین ہر دو گزشتم روئی خود آوردہ ام بدیدار پروردگار۔ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ دیدار حق تعالیٰ یافتن و حاصل کردن و واصل شدن باللہ تعالیٰ لقا را از کدام علم و از کدام چیز است؟ آن علم محض فی اللہ مشاہدہ نور حضور قرب کہ بیرون از دانش عقل و تمیز است۔ ہر آنکس داند کہ علم معرفت سبق از اللہ میخواند کہ آن برادر جان من عزیز است۔ بیت:

نقش شد وسیلہ از برائی نقاش بین ——— نقش نقاشی یکی شد بایقین

یقین از کجا حاصل میشود؟ از تصور اسم اللہ ذات کہ باللہ حاضر کند۔ باید دانست اگر دانستہ وحدانیت در وجود تو اللہ تعالیٰ ہم چنان است چنانچہ مغز در پستہ۔ مرشد کامل در یک دم باخداوند تعالیٰ طالب اللہ را باللہ بحضور رساند و مشرف دیدار گرداند کہ در حیات و ممات ہیچ حال از خدائی تعالیٰ جدا نماند۔ مرشد ناقص در میان یکشبا نروز بحضور اللہ رساند و مرشد ناقص تر در میان یک ہفتہ طالب اللہ را بحضور رساند۔ این راہ فقر ہدایت معرفت قرب اللہ باطنی بقصہ خوانی و افسانہ دانی قیل قال نیست ،مشاہدۂ حضوری باواقف احوال ایزد متعال لازوال است فیض فضل ازان روز الست۔

ابیات:

ہر کہ می بیند نمیگوید منم ——— نیست آنجا جسم اسم و نی تنم
آن جسم دیگر بود لائق خدا ——— آں چشم دیگر بود بیند لقا
چار جسم و چار چشم و چار نور ——— و از چہار او بگذرد یکتا حضور
بعد ازان باعیان بیند دوام ——— بگذرد از ذکر و فکر و ہر مقام

کور مادر زاد منکر بی یقین | گر آفتابش گرم سوزد بر جبین
من بچشم خویش چو فی اللہ دیدہ ام | کردہ ام تحقیق ہم بر سیدہ ام
ہر جواب از قرآن آیت شود | و از حدیث با صواب می بود
گر کسی از من بپرسد می نما | غرق فی التوحید سازم بین خدا
گر نبودی این مراتب اولیا | کس نیاوردہ برو دیدن لقا
غرق را بگذار چشم از دل نگر | تا شوی واصل خدا ختم الفقر
باھُوؒ در ھُو گم شدہ باھُوؒ نماند | باھُوؒ از ھو یافتہ یاھُو بخواند

این چنین مراتب دیدار و رویت دیدن پروردگار رواست وطریق از سہ توفیق موافق نص حدیث تحقیق۔ اول دیدن رویت خدا رواست در خواب۔ آن خواب کہ خلوت خانہ مع اللہ بی حجاب، این خواب را خطاب نور است کہ بینندہ بمشاہدۂ دیدار حضور است۔ دوم دیدن دیدار خدا در مراقبہ کہ مثل موت با حضور مولیٰ برد۔ سیوم دیدن دیدار خدا رواست باعیان جسم این جہان و جان در لاھوت لامکان۔ و این ہر یک مراتب عظیم فیض فضل از مرشد کامل عطا۔

ابیات:

نَحْنُ اَقْرَبُ را کنم تحقیق تر | از شہ رگ نزدیک بینم با نظر
این بود ناظر خدا حاضر خدا | ہم صحبتم دائم حضوری مصطفیٰؐ
اسم اَللّٰہ رہبر است ہمراہ تو | جز لقا دیگر مبیں دیگر مجو
چوں بہ بینم بمایم عارف نظار | مست را مستی بود صد بیشمار
خام را مستی بود نفس از ہوا | مست را ہشیار گرداند خدا
در حضوری باشعورم با خبر | کور چشمی کی بہ بیند با نظر
خلق را قطرہ ازان نورش ظہور | آن ظہور و نور ما را با حضور
گر بگویم شرح این احوال را | غرق گردد کل و جز فی اللہ فنا
کی ببیند معرفت اہل از صنم | طلب دنیا بت پرستی کفر و غم
طالب مولی بود عارف صفت | ابتدا و انتہا با معرفت

من مراتب مرشدی وطالبی اہل تقلید کاذب و اہل توحید صادق مراتبین را با توفیق بوزن ترازو حق حقیقت ہمچنان کردہ ام تحقیق چنانچہ نظر صراف می شناسد سیم و زر را۔ بیت:

مرشدان را با نظر حاضر کنم | طالبان را با نظر وحدت برم

بدانکہ! درراہ باطن چہاردہ تجلی و باچہاردہ الہام و باچہاردہ ذکر مذکور و باچہاردہ قرب نور و باچہاردہ حکمت ضرور و باچہاردہ باطن معمور۔ این ہر یک طالب را اوّل مرشد کامل بزبان بیان کند یا آنکہ طالب رابعیان بہر احوال مشاہدہ و بہر منزل مقام تماشا میکند کہ طالب رایقین و اعتبار شود۔ درراہ باطنی ہمہ آفات است مگر تصور اسم اللہ ذات سلامت برساند۔ مرشدی باید کہ تصور از حضوری داند و الآ نہ بعضی تجلی نوری و بعضی تجلی ناری و بعضی تجلی در وجود پیدا شود شرک و کفر زنار و بعضی تجلی در وجود پیدا شود انوار دیدار۔ المطلب آنکہ طالب را کہ از آفات شیطانی و از بلیات نفسانی و از حوادث دنیا پریشانی یکبارگی سلامتی برسد بقرب ربانی و دوام باشد فنافی اللہ غرق نور مشرف حضور و ہفت اندام وجود میشود مغفور واقف احوال و در وصال لازوال بگذرد از قیل و قال و حاصل کند لذت مشاہدہ رویت جمال۔ آن کدام راہ است و آن را کدام علم گواہ است؟ مشق وجودیہ از سرتا قدم ہفت اندام را با اسم اللہ ذات چنان بپیچد چنانچہ می پیچد گیاہ درخت را و اسم اللہ ذات از سرتا قدم چنان وجود را در قبض تصرف خود در آرد کہ تمام ہفت اندام او مرقوم و تحریر باسم اللہ ذات "اللہ" "اللہ" و ہر موئی او زبان کشاید در جوش در آید "اللہ" "اللہ" "اللہ" و قلب نعرہ زند سِرِّ ہُو سِرِّ ہُو سِرِّ ہُو و روح فریاد کند ہُوَ الْحَقُّ ہُوَ الْحَقُّ ہُوَ الْحَقُّ و نفس خواندن ورد گیرد رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا۔ صاحب نقش وجودیہ مشق را مراتب معشوق است۔ و بعضی را نہ احتیاج خواب و نہ احتیاج مراقبہ، از حضوری قرب اللہ و حضوری مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت کہ متوجہ شود با جواب صواب الہام بود کہ باطن او بظاہر یکی گردد۔ بعضی را مطالعہ علم لوح محفوظ است و بعضی را از دل دلیل است آگاہ۔ این از قرب رب جلیل است و بعضی را ناظرات کہ ہر دو جہان را کند بر پشت ناخن تماشا از حاضرات اسم اللہ ذات و بعضی را از وہم وحدانیت علم واردات کہ آنرا غیب الغیب ورود با جملہ مقصود بکشاید و می نماید و بعضی را نظر نگاہ بعیان لاہوت لامکان و بعضی را پیغام موکل کہ ہر مراتب از شیطان خلاص کند و متوکل۔ اگر در راہ باطن این چنین مراتب با مراتب و منصب با منصب و قرب با قرب و حضوری با حضوری و جمعیت با جمعیت و عین باعین و بخشش فیض آثار تجلیات انوار دیدار پروردگار نبودی روندگان راہ باطنی ہمہ گمراہ شدندی۔

ابیات:

طلب کن مرشد ز راہبر راہ تو ۔۔۔ کس نشد واصل ز خود با گفتگو

رہبر من مصطفیٰ مرشد مرا ۔۔۔ شد مرا تعلیم علم از خدا

حقیقت خواب تعبیر

صاحب روشن ضمیر آنچہ می بیند رواست کہ حضوری مقرب باخدا است۔ صاحب نفس اسیر کہ برنیت و بریقین می بیند و آنچہ در خواب یابد مثل حیوانات از سیاہی دل حب دنیا کہ مبتلا بر حیوانات ساکن مکان ناسوت۔ و شخصیکہ در خواب اسپ و یا

شتر ویا شہباز ویا خود را بر بلندی بام می بیند استقبال دولت است ۔ وشخصیکہ در خواب بیند باغ بہار ویا بر کشتی سوار آب دریا روان سلامت رسد برکنارو در بہشت با حور و قصور مجامعت کند ولذت یابد و آب منی بیرون نبر آید از تقویت تقویٰ تو فیق ازلی وعلامت سلامتی ایمان است ۔ فیض فضلی باطن آباد مرتبہ مومن مسلمان حقیقی را مبارک باد ۔ اگر کسی در خواب مجلس کفار از سُقَرٌ فِی النَّارِ ویا مجلس جوگی سنیاسی ویا تارک الصلوٰۃ ویا اہل شرب ویا مجلس اہل کذب منافق جاہل می بیند معلوم شد کہ بینندہ بمعرفت اِلَّا اللّٰہُ وحضوری مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقرب اللہ نزدیک رسیدہ است ۔ مجلس ناشائستہ ہر شب شیطان علیہ اللعنت ملنماید و فریب دہد کہ دل طالب از راہ باطن سرد شود ۔ علاج ایں است کہ با تصور شب و روز اسم اللہ ذات و اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصورت شیخ کامل در تصور و در قبض تصرف چنان در آرد کہ ہر یک تصور طالب اللہ را از خطرات شیطان و مجلس ناشائستہ خلاص کنانیدہ بحضور حق رساند کہ باطل ہرگز یاد نہ ماند ۔ پس بسیار مردم اند کہ باطل را حضوری حق دانند واہل حق را باطل خوانند ۔ ایشان فقیر درویش بچہ طور باشد کہ اہل دکان در حکم نفس و بقید شیطان ، اہل ریا، ہوا، محروم از باطن معرفت خدا، بدتر از ستور باشد ۔ ایں است مراتب گاؤ عصار ۔ گاہی آں را ظاہر آراستہ و باطن بدکردار اہل تقلید و در نظر مردم فقیر اہل توحید ۔

گدا را دو مراتب است ۔ یکی گدا کشتہ شہوت و ہوا، مقرب رحمٰن است کہ مراتب ایشان شرح نتوان گفت کہ عظیم الشان است ۔ این چنین فقیر را فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ فخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم صحبت و ہم دم بر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم ۔ نہ بکسی التجا آرام و نہ از کسی دارد امید درم دام ۔ مرتبہ گرانی فقر و نورانی فقر بر دارد ۔ قال علیہ السلام اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ این چنین فقیر مشکل کشا و راہنما با خدا ۔ دوم مرتبہ گدا مطلق مردود سر وریش تراشیدہ بی حیا محروم از معرفت خدا ۔ این را فقر مکب گویند کہ شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قدم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را نجویند ۔ قال علیہ السلام نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ فقر مکب آن را گویند کہ از دو حکمت خالی نباشد ۔ یا در حکایت دنیا تمام غنایت دنیا کہ دشمن برادران مسلمان و بخیل یا آنکہ فقر مکب آنرا نیز گویند کہ دوام در فقر حکایت و با خدا شکایت ۔ ہر کہ از فقر مکب بگذرد بہ فقر محب برسد ۔ فقر محب کرا گویند؟

اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ وَالشَّفْقَۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ وَ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

شرح دعوت دم

اہل دعوت عامل کامل آنست کہ جملگی حیوانات جلالی و جمالی بخورد دعوت او روان بود ۔ دشمن موذی نفس و موذی عدو را بایکدم قتل کند ۔ این دعوت را کدام قرایت است ؟ و توفیق طریق است از تصور اسم اللہ ذات حضور کامل و از روحانی قبر قبور عامل ۔ شخصیکہ ظاہر عامل و باطن کامل عملیین ہر دو علم را عامل باشد آنرا صاحب جذب جہاد الاکبر در مرتبہ

فقر کرامات الکبیر فنافی اللہ فقیر گویند۔

اصل کل مخلوقات دم است۔ ہر کہ دم از توفیق داند واقف احوال علم از ہر طریق دعوت تحقیق میخواند۔ آن کدام علم دعوت است کہ جملہ علم علوم از ان یک علم دعوت می شود معلوم؟ دانا باش و آنچہ لاسوی اللہ پیشہ خطرات از دل بتراش۔ دعوت چہار قسم است۔ دعوت دم ستارہ خاکی، دعوت دم ستارہ بادیٔ دعوت دم ستارہ آتشی و دعوت دم ستارہ آبی۔ این چنین موافقت بروج عدد حساب ابجد بخواندن کار ناقصاں است کہ موافق بیعت با بیعت، حب وعد، جدائی و یکتائی قتل ممات و زندگی حیات۔ بدین طریق دعوت خواندن کار بیتوفیق است۔ کامل آنست کہ با توجہ و بخواندن دعوت نحس را سعد گرد اند و اگر پُر غضب شود نحس و اسعد سعد را متفق با یک اتفاق رساند و داند۔ آنرا احتیاج عدد ابجد و نحس و سعد نماند کہ صاحب اختیار است زبان او سیف اللہ ذو الفقار گاہی جلالیت و گاہی جمالیت۔ فقیر صاحب دعوت کامل نہ تعلق بفلک و بروج دارد، نہ تعلق بطبق عروج دارد و نہ تعلق بہ فرشتہ عرش و کرسی ہوا۔ ہر وقت کہ فقیر متوجہ شود جواب باصواب می گیرد از خدا کہ فرشتہ از ان قرب دور است و پیغام از ان حضور نا منظور جائیکہ قرب فقیر با حضور است۔ بر مرشد فرض عین کہ طالب اللہ را روز اول باین مراتب رسانیدن ضرور است۔ معرفت وصال و قرب لازوال باذکر فکر مشغول مشو کہ ہمہ دوری است و ہم خیال۔

قولہ تعالیٰ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ این مراتب ذکر خفیہ حاصل است کہ در وجود دوازدہ لطیفہ می کشاید و در ہر یک لطیفہ نور در آید، غرق انوار مشرف دیدار۔ این مراتب فقیر کامل است چون ذکر حاصل و فقیر کامل ہر دو یک اتحاد می شود شامل این را مجموع الذکر از قدرت ربانی وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ دم زندہ و حضور بینندہ و ذکر با مذکور حضور شنوندہ۔ این را یکدم گویند و یک دم آن را گویند کہ دم ہژدہ ہزار عالم را در یکدم گیرد۔ ہر علم و عالم منطق معانی میخواند و میداند و آن را احتیاج از ہیچ کس نشود۔ طالبان و ذاکران خام مرشدان ناقص را چناں کامل فہمیدہ اند کور چشم از دیدار نادیدہ اند۔ باحب دنیا راحب دوستی دل زر سیم را چناں بستاند کہ یک بار اللہ تعالیٰ را نسیان گرداند۔

ابیات:

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام
و ز یکدمی حاصل شود جنت مقام

از یکدمی دو دم رسد و ز دو چہار
و ز چہار ہشت برسد رستگار

روح دم دل و سِرّ یک شد در وجود
صاحب اسرار گردد یافت زود

دم بریج و روح رحمتِ حق نما
بگذرد از نفس شیطان سر ہوا

دم کہ با ذکر است ذاکر با حضور
ہفت اندامی آن را گشت نور

دم انسانی دیگر است کہ از حضرت آدم علیہ السلام بگیرد و بحضرت آدم علیہ السلام ملاقات کند۔ دم مشرف دیدار ربانی

از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگیرد، روشن ضمیر شود حیّ فی الدارین گاہی نمیرد۔ اگر دم از جملہ انبیا مرسل اصفیا نبی بگیرد ہر یک دم را از توفیق تصور داند و از توفیق تصرف بر پیغام اعلام از ہر یک پیغمبری آوردہ بردہ۔ این چنین صاحب مراتب اولیا اللہ را دعوت خواندن نہ بکار پیغام است۔ جواب وسوال گرفتن از حضوری اللہ تعالیٰ تمام است۔ شخصی کہ علم دعوت خواند و یا تلاوت قرآن و یا ذکر رحمٰن شروع کند، بشروع بعضی مؤکل آواز دہد و یا روحانی ملاقات کند و یا شہید ہم صحبت بود و یا از جنونیت بدبوئی در بینی گندگی رسد و یا اشارت اسما و یا الہام از خدا و رخصت از محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود۔ اگر خوانندہ را بشروع ایں احوال معلوم نہ شود و بہوائی نفسانی خواند پریشان شود و تمام عمر در رجعت بماند۔ این چنین احمق بعضی از دم حیوانی و یا از دم شیطانی و یا از دم طیور و یا از دم جنونیت و از دم ملکی، بعید می ماند از معرفت اللہ توحید۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ	نگنجد در مقامی لِیْ مَعَ اللّٰہ

اہل قرب در یکدم این چنین دعوت می خواند کہ عمل یکساعت علم دعوت او تا قیامت باز نماند خواہ از برائی فنا خواند خواہ از برائی بقا، خواہ از برائی ویرانگی، خواہ از برائی آبادانگی، خواہ از برائی بست، خواہ از برائی کشاد۔ این را کل الکلید گویند صاحب کشایندہ ہر مشکل از مہمات قفل توحید فارغ از تقلید۔ این امت عارفان را مراتب تجرید تفرید، ترک و توکل، حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَ تَبَارَکَ۔ اگر بیائی در باز است و اگر نیائی حق بی نیاز است کہ زبان او سیف اللہ از قدرت خدا است چنانچہ برزبان او سیاہی از ان کن آنچہ برآید از زبان او ہر سخن بلکہ سخن او و آواز او از امر ہائی خدائے تعالیٰ یک امر است۔ قولہ تعالیٰ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ۔

ابیات:

دشمن سید بود اہل از بلشت	دوستدار سیدان اہل از بہشت
دشمن سید بود اہل از خبیث	دوستدار سیدان اہل از حدیث
خارجی و رافضی دشمن نبیؐ	دشمن نبویؐ بود اہل از شقی
سید انرا عزت و شرف از خدا	دشمن سید بود اہل از ہوا

فقیر را ذکر فکر و ورد وظائف سلک سلوک چہ درکار است؟ طریقت راہ کہ روز اوّل طالب را فقیر بتوجہ میرساند حضور بہ قرب اللہ۔ ابیات:

آنچہ می گویم نہ گویم از ہوا	در حضوری معرفت قرب از خدا
با عیانی عین بینم بی مثل را ہر دم دوام	غرق فی التوحید گشتم ایں بود فقرش تمام

نیست آنجا قلب و روح نیست نفس و نی ہوا — نیست آنجا جسم و جانم نور من بیند خدا
نی آوازش نی بصوتش نی عقل نی علم قال — این مراتب یافتم از قرب اللہ لازوال
ہر کہ برسد لامکانش آن بداند حال من — مرشد بیقرب وحدت طالبان را راہزن
باھوؒ در ھو گم شدہ گمنام را کہ یافتہ؟ — ہم صحبتم با مصطفیؐ در نور فی اللہ ساختہ
اسم اللہ بس گران است لازوال — آن بداند ہر کہ بردارد وصال
اسم اللہ برد بااللہ در حضور — در وجودم گشت وحدت ذات نور
آنچہ خوانی از اسم اللہ بخوان — اسم اللہ با تو ماند جاودان
ہر علم از اسم اللہ یافتن — اسم اللہ ورد با خود ساختن
اسم اعظم ؔطی بود در اسم ذات — با نظر مردہ شود قبر از حیات
ہر کہ ذکر ھو ز باھوؒ یافتہ — بشنود یاھو از کبوتر فاختہ
تو زین کبوتر و فاختہ کمتر مباش — آنچہ باشد غیر ھو از دل تراش
از قبر باھوؒ ھو برآید حق بنام — ذاکران را انتہا ھو شد تمام

باید دانست ہر کرا در وجود اسم اللہ ذات تاثیر و بینندہ میشود روشن ضمیر تماشائے کونین دوزخ و بہشت وعدہ وعید باعیان می بیند۔ این چنین مرتبہ خلاف نفس است۔ حدیث اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرِّجَآءِ نفس بگذرد از ہوا و رجوع آرد بوحدانیت خدا۔ ابیات:

مائل جیفہ کے شود جز سگے — کینہ وری بی خبری بدرگے
طالب دنیا ز سگ کمتر است — ظاہر او گرچہ بجاہ و فراست
باطنش آلودہ بہ پندارِ او — خلق سگی ظاہر از ادبار او
با غضب و شہوت و حرص و ہوا — سیرت او چون دد آدم نما
سیم و زرش قبلہ آرام او — گاؤ صفت خواب و خورش کام او
روز و شبش صرف بغفلت مدام — با زن و بچہ دل او گشتہ رام
رفتہ ز یادش غم نزع و ممات — غافل و مخذول ز راہِ نجات
عام صفت ما و توئی را گرفت — رنگ دو بینی و دوئی را گرفت
صاف دلی را نشنید و ندید — تیرہ دلی با ز رخِ او شد پدید
خانۂ عمر تو بود بر دمے — بہر دمے می طلبی عالمے

بہر دمے ایں کینہ و کبر و ریا — بہر دمے ایں ہمہ حرص و ہوا
بہر دمے غصہ و بدخوئی است — بہر دمے ایں ہمہ بے روئی است
بہر دمے ایں ہمہ شر و فساد — ہفت ہزارے شدنت اجتہاد
حیف برین دانش و آئین تو — کور شدہ دیدۂ حق بین تو

جوابِ مصنف:

دنیا بہر از خدا مزرعہ بہشت — دنیا بہر از ہوا اہل از زشت
تو نمیدانی کہ دنیا نام چیست — ناقصان را قبلہ از بہر زیست
آدمی را می پرستد آدمی — کار ناشائستہ مانع شد ز دین
باھُوؒ! بہر از خدا ترکش بگیر — تا شوی عارف خدا روشن ضمیر

بشنوا اے خام کہ تمامی کتب علم علوم وتمامی حکمت حی قیوم از یک حرف و یا از یک سخن و یا از یک سطر و یا از یک صفحہ و یا از یک ورق کل و جز میشود معلوم۔ ہزار کتاب در یک سخن میگنجد یعنی 'کن' و ایں یک سخن در ہزار کتاب نہ گنجد یعنی شرح وکنہ سخن کن اشارت رمز ایمائی۔ این معمارامی یابند و بکشایند و می نمایند فقیر صاحب معما عارف اولیا اہل لقا۔

بیت:

ہر جوابی یافتم قرب از حضور — آن بداند ہر کہ فی اللہ ذات نور

این قاتل نفس نہ ہوا و ہوس۔ ابیات:

ترا با نفس کافر کیش کاریست — بدام آور کہ این طرفہ شکاریست
اگر مار سیاہ در آستین است — بہ از نفسی کہ با تو ہم نشین است
نفس پرور را نباشد ہیچ سود — در وجودی کافر است گبر و یہود
قتل کن این نفس را با تیغ ذات — ہر کہ بکشد نفس را یابد نجات
گر نفس و قلب و روح میبابد حضور — از قربِ وحدت ہم حضوری گشت نور

این مراتب مبتدی فقیر است۔ فقیر کرا گویند؟ فقر بار گرانی با اسم اللہ ذات گران تر از چہاردہ طبق زمین و آسمان۔ بار فقر ہر آنکس بردارد کہ دوام بمدنظر اللہ منظور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضوری باشد و آنچہ جمیع دفاتر ناشائستہ خطرات لاسوی اللہ از دل بتراشد۔

ابیات:

فقر را برداشتم نظر از نبیؐ — ہر کہ بیند روئی من گردد ولی

نور بیند نور گوید نورِ حق　　نیست آنجا جسم اسم و نی خلق
من بگویم آنچہ گوید مصطفیٰ　　در وجودم نور شد قدرت خدا
باھوؒ در ھو گم شدہ باھوؒ نماند　　نور باھوؒ روز و شب یا ھو بخواند

ہر کہ وصل بنور رسید از قوت وصل واصل شد اصل نور بدید۔ قال علیہ السلام خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِیْ وَ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

بیت:

ابتدا نور است آخر نور شد　　ہر کہ برسد نور آن بحضور شد

بدانکہ اہل نور را نفس نور خدا، ترک شہوت و ہوا۔ قولہ تعالیٰ: وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ ھِیَ الْمَاْوٰی وقلب باقرب اللہ نور۔ قولہ تعالیٰ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وامرِ خدا روح نور۔ قولہ تعالیٰ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا وسر نور۔ چون ہر چہار نور در یک وجود میگردد ظہور حواس ظاہر و باطن ہر اعضا میگردد نور۔ این است مراتب باطن معمور وجود مغفور۔ در راہ معرفت توحید و فقر ہر آنکس قدم زند کہ اول چہار نفس را از بود نابود گرداند بموجب این چہار مراتب اول مراتب غنایت بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ۔ دوم مراتب ہدایت بموافق این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ سیوم مراتب ولایت بموافق این آیت قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔ چہارم مراتب فیض فضل عنایت بموافق این آیت قولہ تعالیٰ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ۔ ہر کہ جانب خدا رو دآنرا فضل عنایت اللہ با جذب بخود کشد و بہر دو جہان آنرا وزن کند۔ اگر طالب اللہ ہر دو جہان را نخواہد فقیر شود۔ بمراتب فقر رسد قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی مرتبہ غنایت در نظر مردمان از فرزند برادر جان عزیز است وفقیر بی غنایت و بی تصرف در چشم خلق بیدانش و بی تمیز است۔

بیت:

ہر تصرف در تصرف ابتدا　　بی تصرف دور ماند از خدا

بدانکہ مرتبہ ناظر بلند تر کہ ہر تصرف میباشد وی را در نظر کہ صاحب ناظر اہل ممات و اہل حیات را آنچہ بر روئے زمین است۔ عالم کیمیا گر عامل وفقیر عارف کامل وکل وجز روحانیت جمیع مخلوقات جن وانس وآنچہ فرشتگان ہژدہ ہزار عالم را با توجہ از حاضرات اسم اللہ ذات میکند حاضر۔ این است مراتب تصور از قرب اللہ حضور۔ ناظر در تصرف علمِ دعوت قبور فقیر یکہ عارف این مراتبین نداند و بدین طریق نخواند احمق بی شعور۔

ابیات:

نظر فقرش گنج قدمش گنج بر | فقر لایحتاج شد صاحبِ نظر
فقر بگذرد از ہر مقام خاص و عام | شرط شرح فقر را کردم تمام
عین با عین است عین از عین یافت | عین را با عین عارف عین ساخت

اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔

قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمۡرِهٖ ازین مطالعہ روشن ضمیر می نماید میمون طالع۔

بدانکہ مراتب پنج است مراتب تمامیت ازل، مراتب تمامیت ابد، مراتب تمامیت دنیا در تصرف آوردن ملک سلیمانی ہر اقلیم از قاف تا قاف و مراتب تمامیت عقبیٰ و مراتب تمامیت معرفت توحید اللہ۔ ہر کہ این پنج گنج را در پنج روز یا در پنج ساعت و یا در پنج دم از حاضرات اسم اَللّٰهُ ذات و برکت کلمہ طیبات میکشاید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ مرشد کامل است و ہر کہ تماشائے ہر دو جہان بر کف دست و یا بر پشت ناخن مینماید آن مرشد کامل مکمل است۔

بدانکہ ہر دو جہان در طی اسم اَللّٰهُ ذات است و اسم اَللّٰهُ ذات در طی قلب انسان است۔ مرشد کامل آنست کہ طی اسم اَللّٰهُ ذات و طی قلب صفات از حاضرات اسم اَللّٰهُ ذات و کلید کلمہ طیبات قفل قلب بکشاید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ و عینہ بعین بنماید۔ نہ دروغ و غلط ماند و نماند غلاظت، غضب، غیر، نفس فنا و قلب صفا و روح بقا و دوام مشرف بمشاہدہ لقا و ہمیشہ بحضور مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ہر یک مراتب مینماید مرشد جامع است۔ و مرشد جامع و مرشد نور الہدیٰ آنست کہ چند حاضرات از کنہ اسم اَللّٰهُ ذات میداند و ہر گز بزبان چیزی نگوید و نخواند چنانچہ مردم عام میخوانند۔

بشروع حاضرات اسم اَللّٰهُ ذات اول گرد بگرد لشکر جنونیت دست بستہ باادب استادہ شوند و در حکم منتظر و میگویند ای ولی اللہ بما ہمسخن شو" و طالب حق میگوید حَسۡبِیَ اللّٰهُ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔ ہمچنان جملہ فرشتگان و موکلان و روحانیان متعرض شوند و التماس نظر کنند و علم و عمل اکسیر کیمیا و سنگ پارس و علم دعوت تکثیر مینماید۔ کامل نظر نکند۔ بعد ازان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با جملہ نبی مرسل اصفیا و با جملہ اصحاب و با امام حسنؓ و امام حسینؓ و با حضرت شاہ محی الدین قدس سرہ العزیز ظاہر و باطن دست گرفتہ استادہ کنند و بہ تلقین معرفت و بہ تعلیم علم و بہ منصب و ہدایت سرفراز کنند۔ این جملہ مراتب بہ برکت حاضرات اسم اَللّٰهُ ذات حاصلیت در دارین است۔ سلک سلوک طریقت راستی راہ معرفت توحید اللہ۔ فقیر یکہ فیض بخش در علم آنست کہ جملہ علم علوم ظاہر باطن از اسم اَللّٰهُ ذات میکشاید و در عمل مطالعہ در آید۔ بعضی فقیر عالم علم صاحب تحصیل و بعضی فقیر جاہل حاسد بخیل و بعضی فقیر عالم در علم غرق مطالعہ فنا فی اللہ فی التوحید ہم جلیس رب جلیل۔ المطلب آنکہ عالم و علم بسیار است و عالم زاہد عابد متقی فقیہی بیشمار است در جہان گمنام نہان کامل از ہزار کس باشد کہ صاحب باطن نظار است۔ کامل دوام در مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور و یا آنکہ کامل غرق فنا

فی اللہ ذات نور و یا آنکہ کامل بمد نظر اللہ منظور یا آنکہ کامل ساکن در مقام اہل خاموش خلوتخانہ ویرانہ کہ در آن ویرانہ برادر فرزند آشنا ہر یک بیگانہ روحانیت قبور۔ ہر کہ راہ حضور و نور بمد نظر اللہ منظور قبور داند و طالبان را بنظر توجہ بمراتب نور حضور قبور بمد نظر اللہ منظور رساند آن نیز کامل است۔ مرشد جاہل بسیار است و در قید نفس و شیطان و بخلق دنیا شامل بیشمار است۔ از ہزار کسی باشد کہ لائق دیدار پروردگار عامل است، عین نما و عین کشا باشد۔

المطلب آنکہ علم حجاب است و ذکر حجاب و فکر حجاب و ورد و وظائف حجاب و بر لوح محفوظ مطالعہ نمائندہ نیک و بد طالع حجاب و بر عرش نماز خواندن حجاب و کرسی حجاب و ہر کہ شب و روز حقیقت ہر دو جہان را بمد نظر بیند حجاب و ہر کہ خود را غوث و قطب داند حجاب کشف و کرامات حجاب و ہر مقامات و درجات حجاب و خلق حجاب و نفس دنیا حجاب و شیطان حجاب و ازل حجاب و ابد حجاب و حور و قصور حجاب و عقبیٰ حجاب۔ اگر چہ این جملہ ثواب است از خدا باز دارندہ ہر چیز کہ باشد حجاب است۔ در حجاب ثواب نفس در انا در آید مطلق مرتبہ خراب است۔ پس علم بی حجاب کدام است و راہ بی حجاب کدام است؟ معرفت فقر ہدایت لا نہایت بی حجاب کدام است؟ مذکور حضور قرب اللہ نور بی حجاب کدام است؟ درین دائرہ اسم اللہ ذات کل و جزبی حجاب تمام است۔ ہر کہ ازین دائرہ اسم اللہ ذات بی حجاب حضوری راہ نداند کور چشم است کہ از معرفت اللہ آگاہی ندارد۔ ہر کرا مرتبہ نہ آگاہ و نہ نگاہ از و تلقین گرفتن کبیرہ گناہ و ہر کہ از ناقص مرشد تلقین گیرد بعید ماند از قرب اللہ۔ فقیر آنچہ میگوید از حقیقت "وَ اَوۡفُوۡا بِعَهۡدِیۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ" "یَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡهِمۡ" واقع شدہ است۔

مثنوی

مرشد مشو ای ناقصا شیطان صفت ... طالبان را راہزن در معرفت

مرشد کامل بود رہبر خدا ... با توجہ می برد حاضر مصطفیٰ ﷺ

ناقص مرشد را بہر دو جہان روئی سیاہ است۔ قال علیہ السلام اَلۡفَقۡرُ سَوَادُ الۡوَجۡهِ فِی الدَّارَیۡنِ و مرشد کامل را از طالبان و مریدان فقر با فخر است قال علیہ السلام اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ وَ الۡفَقۡرُ مِنِّیۡ مدخل شدن مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بمد نظر منظور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مشرف نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باطن معمور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بشوق مسرور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باذکر مذکور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بر نفس غالب از حکم امور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بدل از دیدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و با اشتغال و وصال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قال احوال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، معرفت لازوال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمعیت دوام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فقر تمام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و از الہام پیغام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و روشن ضمیر بر کونین امیر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ المطلب آنکہ با توجہ و تصور و تصرف و تفکر و با توفیق درین دائرہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آید از اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس محمدی بکشاید و صورت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدار پر انوار مینماید۔ دران وقت حضور با عقل و کلی شعور با تفکر از تہہ پائی راست محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم خاک عنبر خوشبوئی از تحت اقدام حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بگیرد و کسانی را کہ بخورانند، بخوردن آن خاک پاک عنبر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم واضح عیانی عارف ربانی بگردد و شب و روز در شریعت بکوشد و برتن لباس شریعت بپوشد۔ واگر آن خاک پاک قدم مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن ملک اقلیم کہ می ریزد تا قیامت آن ملک ولایت از ہر آفات و بلیات سلامت ماند۔ اگر کسی خاک پاک خوشبو عنبر از اقدام چپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بگیرد و کسی را میخوراند آن دیوانہ شود مجذوب و یا از جلالیت و از غلبات ذکر فکر تارک الصلوٰۃ گردد و پریشان بماند و اگر آن خاک پاک دست چپ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن ملک کہ می اندازد تا قیامت ویران گردد و یا قحط وگرانی غلہ و یا از مرگ مفاجات و یا از حوادث ہر بلا خراب احوال و در زوال بماند۔ این را علاج چیست؟ پیش حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کند و حضرت نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام از لطف متوجہ شود و بر آن ملک نظر رحمت فرماید۔ باز آن ملک با نعم البدل فرحت و جمعیت یابد و آن فقیر کہ مجذوب یا دیوانہ شدہ باشد از نظر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باز در ہوش شود و لائق دیدار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود۔ ہر کہ مشرف شد بدیدار محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج فی الدنیا والآخرۃ لا یحتاج۔ ہر کہ کنہ اسم اللہ ذات داند با توفیق تصور طالب اللہ را در یکدم بحضور اللہ تعالیٰ رساند، غرق فی التوحید انوار دوام مشرف بدیدار۔ ہر کہ منکر است روئی او سیاہ بی اعتبار۔ دائرہ اسم اللہ ذات اینست:

اَللّٰهُ

جمعیت کل۔ توحید دریائے عمیق۔ نعم البدل۔ تصور با توفیق۔

کلید کل از رمز مہمات قفل کشائے علم من لدّنی معرفت کیمیائے اکسیر

در وجود کسی کہ تصور اسم اللہ ذات تاثیر کند در لاھوت لامکان برد۔ تصور ہمہ کس میسر ماید و کامل از تصور می نماید کہ کونین در تصرف درآید۔ ہر کہ کنہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصور توفیق میداند در یکدم بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور برساند۔ دائرہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینست:

جمعیت با جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

این علم تعلیم مارا از نبیؐ ہر کہ طالب از من است اہل از ولی

محمدؐ چو بینی بیابی خدا خدا را مکن از محمدؐ جدا

ہر کہ این راہ ناظرات حاضرات آگاہ ونگاہ باقوت توفیق از مشرق تا مغرب کل وجز مخلوقات در عمل آوردن تحقیق داند فقیر صاحب اختیار است۔ خواہ گدا را بادشاہ سازد، خواہ بادشاہ را معزول کند و بیندازد۔ ہر کہ این کنہ از اسم اللہ ذات میداند و از مشق وجودیہ رقم رقوم میخواند از سر تا قدم ہفت اندام او میگردد پاک و مرتبہ او محمود و نفس او کشتہ شود مردود۔ ہر کہ اسم اللہ ذات را بتصور جسم بتاند چنانچہ سیاہی کاغذ را یکتا گرداند این چنین صاحب مراتب ولی اللہ را ابتدا و انتہا تمام عمر ریاضت و چلہ و خلوت و مجاہدہ احتیاج نماند۔ این است راہ کاملان عین نما و باطن صفا۔ بیت:

مرا شد محمدؐ پیشوائی راہبر از محمدؐ یافتم رحمت نظر

این است مراتب ناظر دوام حاضر۔ بیت:

ناظرم من با خداوند حاضرم من با نبیؐ در شریعت کاملم بر دین محمدؐ من قوی

بدانکہ ہر کہ سلک سلوک از قرب اللہ حضوری حاضرات میداند آنرا چہ احتیاج است کہ لب جنباند؟ ہر آنکس خام احمق ناتمام است کہ علم دعوت خواند۔ دانا و آگاہ باش آنچہ لاسوی اللہ است جملہ خطرات وسوسہ وہمات از دفاتر غیر باطل از

دل بتراش ۔ ای حماقت شعار! منکر مشو از مشاہدۂ معرفت دیدار پروردگار۔ زنار شرک وکفر از خود بدرکن و بخوان استغفار هزار بار۔ نظر رحمت خدا بر ناظران است ۔ از ان است خطاب ایشان ناظر دوام بمشرف دیدار حاضر ۔ باید دانست که فِیْمَا بَیْنَ الْعَبْدِ وَ الرَّبِّ حجاب کوه وسنگ دیوار نیست ۔ از نظر رحمت اللہ قلب بیدار از میان جملہ حجاب برخیر د ومشرف دیدار می بیند بچشم عیان بالیقین باعتبار ۔ دانی که فِیْمَا بَیْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ حجاب سالہا سال فرسنگ راہ نیست ۔ ہر کہ بگذرد از خودی خود گناه در یکدم مشرف میشود بدیدار اللہ ۔ این عطا بخش از مرشد کامل قادری است ۔ آن کدام راه است که شب و روز بانواع گوناگون طعام شکم پر بود بطرفہ زد و بیکدم از دیدار خدا و حضوری قرب خدا جدا نبود ۔ این نیز تصور نور است و با تصور حضور است و با تصور قبور است و با توجہ باطن معمور است و با تصرف وجود مغفور است ۔ صاحب تصور اسم اللہ ذات از دو حکمت خالی نباشد یا آنکه تصور اسم اللہ ذات صاحب تصور را بحضور اللہ رساند و یا آنکه از توفیق تصور اسم اللہ را بر صاحب تصور مہربان گرداند ۔ تصور چہار اند ۔ ہر کہ تصور از باد بگیرد ، از تصور باد وجود در باد بپر اند ۔ ہر کہ تصور از آتش بگیرد از تصور آتش وجود در آتش اخگر گرداند ، ہر کہ تصور از آب بگیرد از تصور آب وجود را بدریا آب رساند یا آنکه جثہ بر آن آب مثل حباب و ہر کہ تصور از خاک بگیرد از تصور خاک وجود خاک گردد و در خاک در آید ۔ پس معلوم شد کہ تصور آبی و تصور بادی و تصور خاکی و تصور آتشی درین ہر چہار تصور مشو مغرور کہ پیشتر است از ان تصور فنا بقا با قرب اللہ حضور ۔ اول طالب بچہار تصور چہار مقام را طی کند چنانچہ مقام ازل ، مقام ابد ، مقام دنیا ، مقام عقبیٰ ۔ بعد از ان طالب لائق تلقین شود ۔

فرد :

ہر کہ یکتائی بیکتا شد خدا   داد رخصت نفس شیطان با ہوا

این مراتب اہل دلان صاحب تصور تصرف است ۔ اول طالب اللہ پانزده علم و پانزده حلم و پانزده حکمت و پانزده کیمیا و پانزده گنج بیریاضت و رنج در یک ہفتہ و یا بروز پنج از حاضرات اسم اللہ ذات غنایت لاشکایت غالب بر ہر ملک ولایت از فیض فضل عنایت حاصل کند ۔ ہر کہ اول این مراتب نکند حاصل اگر چہ تمام عمر بریاضت ذکر فکر سر بسنگ زند ہرگز نشود عارف واصل ۔ اول این گنج حصول کند بعد از ان در فقر ہدایت قدم زند ۔ این بخش عطا تمامیت از مرشد نور الہدیٰ است کہ وسیلہ بحق رفیق و پیشوائی با توفیق از قرب اللہ بتحقیق رہبر خدا خلق را رہنما ۔ پانزده علم و پانزده کیمیا و پانزده حکمت و پانزده گنج این است کہ نصیب صادق طالب اللہ با اعتبار حق الیقین است ۔ اول گنج کیمیا حکمت اُم العلوم کہ ہر یک علم از اُم العلوم میشود معلوم از قرب اللہ الحیّ القیوم عین العلم ۔ دوم گنج کیمیا توحید است ، سیوم گنج کیمیا معرفت اِلَّا اللہُ ، چہارم گنج کیمیا فنا فی اللہ است ، پنجم گنج کیمیا بقا باللہ است ، ششم گنج کیمیا لاہوت لامکان است ، ہفتم گنج کیمیا احادیث و تفسیر با تاثیر قرآن است ، ہشتم گنج کیمیا روشن ضمیر بر کونین امیر است ، نہم گنج کیمیا علم دعوت تمام عالم از مشرق تا مغرب در تصرف قبض خود آوردن تکثیر است ، دہم گنج کیمیا سنگ پارس در دست آوردن کہ مراتب عالم گیر است

یازدہم گنج کیمیا کہ ہنر کیمیا از مرشد کامل حاصل کردن اکسیر است۔ دوازدہم گنج کیمیا ولایت با غنایت لاشکایت ولی اللہ عالم باللہ کہ عارف نظیر است۔ سیزدہم گنج کیمیا کشتن دیو خبیث نفس امارہ کہ درجان وزد ایمان متفق شیطان زیانگیر است۔ چہاردہم گنج کیمیا ترک توکل کہ غالب شدن برکل وجز و بعلم جاہلان رادستگیر است۔ پانزدہم گنج کیمیا کہ این جملہ مجمل گنج وخزائن حکمت وعلم حاصل کردن از کامل فقیر است۔

فقیر کرا گویند؟ فقیر فیض بخش فضل الٰہی است۔ فقیر آنست کہ طالب اللہ را با توجہ عیان و یا از ورد اسم اعظم زبان نصیب کند۔ چون طالب اللہ تمام ہدایت وتمام کیمیا غنایت در تصرف خود آوردہ و از ہر یک برخوردہ کہ در وجود طالب ہیچ افسوس وغم واندوہ باقی نماند۔ علم علوم تصور تصرف ظاہر و باطن رامیداند۔ این راہ بقرمائش نیست بنمائش است۔ این راہ بامتحان است بچشم خویش دیدن مشاہدہ باعیان است کہ طالب عیان رابزبان خود کند بیان۔ این چنین مرشد کمیاب کامل کم است در جہان۔ این قال من برحال من کَفٰی عِلْمِہٖ بِحَالِی۔ این است مراتب انتہائے معرفت وصالی ہر وقت کہ طالب خواہد مشرف بدیدار اللہ شود وہر وقت کہ طالب خواہد مدخل بمجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شود۔ آن راہ کدام است؟ انتہائی تصور حاضرات اسم اَللّٰہ ذات بر طالب بخش کردن ابتدا تمام است۔ این علم است کہ ہر یک علم درین علم درآید و جملہ گنج کیمیائے حکمت ازین علم بکشاید۔ این راہ را علم کلی گویند کہ نصیب صاحبان عقل کل عارفان باخدا و طالب صادقان جان فدا چنانچہ این علم مثل روشنی چراغ از چراغ، آفتاب از آفتاب، ماہتاب از ماہتاب، نبی از نبی، ولی از ولی۔ این علم را از کس کسب، رسم رسوم راہ نیست۔ این علمی از حیّ قیوم اللہ است سینہ بسینہ نہ علم کینہ از کینہ۔ علم در سینہ باید نہ علم درکینہ شاید۔ علم توجہ با توجہ و تصور با تصور وعلم تفکر با تفکر وتصرف با تصرف وعلم توحید با توحید وتجرید با تجرید و تفرید با تفرید وعلم ترک باترک وعلم توکل با توکل۔ قال علیہ السلام کُلٌّ مَکْتُوْبٍ حَبَّۃُ اِسْمٌ وَکُلُّہٗ عِلْمٌ وعلم قرب با قرب وحضور با حضور وعلم نور با نور وعلم غفور با غفور وعلم توفیق با توفیق وعلم تحقیق با تحقیق وعلم تصدیق با تصدیق۔ چنانچہ صدق حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعدل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفقر وخلق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ از اسم اَللّٰہ ذات تاثیر روشن ضمیر در وجود طالب علم غیب الغیب بخش ہدایت لاریب نعم البدل فیض فضل الٰہی نامتناہی عطا اللہ میشود حاصل۔ این مرتبہ است ابتدا فقیر واصل۔ فقیر را این دو لشکر عظیم است بخش نبوی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یکی لشکر خلق دوم بغیر از لشکر در تصرف آوردن تمامیت ملک۔ این نیز برکت از علم لدنی است۔

بیت:

ہر علم کردم بیان قرب از حضور　　　عالمی باللہ بداند با شعور

ای صاحب دانش باید دانست کہ علم وتقویٰ مرتبہ بخشندہ بہشت است۔ جہل وکفر مرتبہ بخشندہ نجس نجاست دنیا جیفہ کہ اہل

بلشت است۔ از ہر یک مرتبہ چنانچہ از مرتبۂ علما و فضلا و فقہا و درویش فقرا مرتبۂ قاضی بلندتر۔ آن قاضی کہ نہ بیند بانظر رشوت ریا سیم و زر۔ آنست قاضی کہ براو خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باشد راضی۔ قاضی دو قسم اند۔ قاضی ظاہر و قاضی باطن۔ پس معلوم شد کہ در وجود آدمی نفس و روح از برائی معاملات مثل مدعی و مدعا علیہ و درمیان ہر دو منصف حق شناس صفات القلب کہ از توفیق الٰہی متقاضی۔ عادل اہل تفحص روایت میدہد کہ موذی باطن را بکشد و قتل کند و روح حقیقی را بحق رساند کہ در ملک ولایت وجود بہر اعضاد ار الامن شود و کراماً کاتبین از دفاتر نیک و بد گناہ در حیات و ممات گواہ ہمراہ بموافق این آیت کریمہ۔ قولہ تعالیٰ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس ہر یک مراتب ممات و حیات وجود طلسمات انسان کامل را گنج معما اسم و مسمّٰی باعلم نعم البدل است۔ ہر کہ از مرشد علم نعم البدل نخواند و مرتبہ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ نعم البدل نداند، ہر آنکس احمق است بیدانش دوام در قید نفس امارہ است از علم ظاہری و باطنی محروم ماند۔ شرح علم نعم البدل این است کہ مرتبہ بااعتبار و بالیقین است چنانچہ نعم البدل علم قال و نعم البدل بذکر فکر و ردو وظائف حال و نعم البدل سکر، صحو، قبض، بسط و خطرات خام خیال و نعم البدل باالہام عیان لاہوت لامکان باقرب وصال، نعم البدل ظاہر باطن یکی با مشاہدہ اعمال و افعال جمال، و نعم البدل مدخل شدن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دریافتن حقائق ماضی حال و مستقبل۔ نعم البدل مرتبۂ فیض فضلی عارفان را نصیب از ان روز ازلی نہ بخط خال نہ بحسن پرستی از نفس مستی سرود ہوا کہ این مراتب مبتدی باز گرداند از قرب خدا۔ این ہمہ وسوسہ و حیلۂ شیطان است۔ جائیکہ راز است آنجا نہ صورت و نہ آواز است کہ عالم مشاہدہ بین از مجازی بی نیاز است کہ دیدہ چشم واز است۔

ابیات:

دیدہ را دیدار بردہ نفس را بردہ ہوا ‌ ‌ ‌ دل کہ دائم با خدا شد روح بردہ مصطفیٰؐ

ہر چہاری رفت از من عاقبت مارا چہ نام ‌ ‌ ‌ باھُوؒ در ھو گمشدہ بد نام را دادم سلام

پس این مراتب نعم البدل کسی را کہ در وہم فہم محاسبہ دوام است و را معلومیت حقیقت از ہر مقام است و در معرفت و فقرا وتمام است۔ نعم البدل آن درجات است کہ جملہ درجات ورد از قرآن آیات است۔ ہر کرا مشاہدۂ حضوری از قرب اللہ خواند آنرا گناہ و راہ یاد نماند کہ بی حجاب است۔ ہر کہ بمرتبہ بی حجاب رسید تمامی ثواب در بی حجاب دید۔

بیت:

جز خدا دیگر ندانم ہیچکس ‌ ‌ ‌ با رسیدم مصطفیٰؐ اللہ بس

قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ تمامیت فقر نہ از مجاہدہ ریاضت راہ است از نظر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہ نگاہ آگاہ است کہ مرشد کامل بتوجہ حضور رساند کہ ہر منصب مراتب باتوجہ از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میدہاند۔ بشنو اگر

عاقلی ہوشیارا گر فاضلی بگوشدار کہ مرتبہ مشرف دیدار حاصل کردن معرفت توحید اللہ انوار تجلیات پروردگار آسان کار است لیکن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردن مشکل وخیلی دشوار است ۔ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردن آسان کار است لیکن حکم و رضائے محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجا آوردن خیلی مشکل و دشوار است و حکم و رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردن آسان کار است لیکن مرتبہ فنا بقا و مرتبۂ توفیق تحقیق و مرتبۂ تصور تصرف و مرتبۂ تفکر توجہ و مرتبہ بحق رفیق وعلم دقیق و مرتبۂ قرب حضور وعلم روحانیت دعوت قبور حاصل کردن مشکل وخیلی دشوار است کہ این مجمل مراتب را مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا گویند ۔ چون طالب بگفت لَآ اِلٰہَ بہ مراتب روحانیت مُوْتُوْا رسید و از احوال واقف حال و مشاہدہ ممات روحانیت بدید کہ بعضی روحانی بمقام علیین بہشت انوار نظر گاہ گلشن بہار و بعضی روحانی بمقام سجین در دوزخ نار ۔ چون بگفت اِلَّا اللّٰہُ بمرتبہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا رسید ممات را حیات دید ، بر حساب گاہ عرصات تا قیامت حضور شد و از اعمال نامہ خلاصی یافتہ و از پل صراط بگذشتہ در بہشت درآمد و پانصد سال در سجود پیش معبود و پانصد سال در رکوع ماند ۔ چون بگفت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ساغر شرابا طہورا از دست مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشید و شد مشرف دیدار رب العالمین دیدہ بادیدہ ۔ ہر کہ باینمراتب بخواب ویا بمراقبہ و یا باعیان و یا بتوجہ از نظر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنہ کلمہ طیب را خواند حقیقت کل و جز ، اولین و آخرین ، ظاہر و باطن تحقیق کند آن را بر کلمہ طیب اعتبار و یقین شود کہ مرتبہ لَآ اِلٰہَ را دانستہ ہر کہ نفی را آنچہ خفی است میداند آنچہ فی الدنیا و لاآخرت از و مخفی و پوشیدہ نماند ۔ ہر کہ از کنہ لَآ اِلٰہَ میخواند و مرتبہ اِلَّا اللّٰہُ را اثبات کل درجات بکشاید از اِلَّا اللّٰہُ اثبات میشناسی چہ طور نصیب انسان است نہ ستور ۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را از کدام راہ میشوی محرم کہ خود را بتوجہ باطنی میبری در روضہ مبارک حرم و ہمسخن میشوی با محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی الکریم ۔ پس معلوم شد کہ لَآ اِلٰہَ قاتل نفس است و اِلَّا اللّٰہُ زندہ کنندہ قلب است و مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرحت بخشندہ روح است ۔ و کلمہ طیب مثل آفتاب است در وجود کسی کہ تاثیر کند تابش روشنی ضمیر شود ۔ کلمہ خواندن عوام از رسم رسوم است و کلمہ خواندن خاص بحضوری حی قیوم است یعنی حقیقت ممات و حیات معلوم کردن از مطالعہ اسم اللّٰہ ذات رقم رقوم ۔ قال علیہ السلام قَآئِلُوْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرًا وَّ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلًا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ ۔ بدانکہ کلمہ طیب بیست و چہار حروف است و از ہر یک حروف ہزاران ہزار علم میشود روشن مکشوف عفو گناہ مشرف حضوری الٰہ ۔ حقیقت کلمہ را چہ داند شخصیکہ دل سیاہ ۔ ہر کہ فقیر اولیا اللہ بتمامیت کنہ کلمہ برسد دوام حضور بود ۔ آنرا ممات و حیات یکی ، گاہی در خوف و گاہی در رجا ، گاہی در مراتب خانہ و گاہی در مراتب قبر ، گاہی در مطالعہ ورق و گاہی در حضوری غرق ، از دنیا و اہل دنیا فرق و ترک ۔ اولیا اللہ نمردہ اند ، مراتب حیات را در ممات بردہ اند و بعد از ممات خود را

درحیات آوردہ اندکہ بعضی اولیا اللہ وعلما باللہ از قبر بیرون برآمدہ شاگردان را از علم تعلیم میکنند وطالبان را بہ ذکر تلقین می دہند۔ قال نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَى الدَّارِ ہر کہ درخانہ دنیا بانفس مفرور است ہمچنان درخانہ قبر روح او بفرحت مشاہدہ حضور است۔ بیت:

کورچشمی را ز حق دیدار نیست　　جز بدیدارش دگر درکار نیست

بشنو! بعضی را از ذکر دم حبس مشاہدہ حضوری دوام است۔ وبعضی را از ذکر دم حبس حرص وگرانی دام است۔ باید دانست از مرشد کامل طالب صادق تماشا ظاہر وباطن برابر واز مرشد مکمل طالب صادق را ابتدا وانتہا برابر واز مرشد اکمل طالب صادق را دنیا زن فاحشہ راکہ بخون حیض آلودہ وہیچکس از این نجس نجاست پاکی نار بودہ، سہ طلاق بدہ۔ این است مراتب بہ از مرشد جامع طالب صادق چہار مرغ را ذبح کند چنانچہ چہار نفس است امارہ، ملہمہ، لوامہ، مطمئنہ ویا آنکہ اربع عناصر است خاک، باد، آب، آتش ویا آنکہ چہار مقام است شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت۔ بیت:

چہار بودم سہ شدم اکنون دوئم　　وز دوئی بگذشتم ویکتا شدم

چہار مرغ این است کبوتر ہوا، خروس شہوت، زاغ حرص وطاؤس زینت۔ واز مرشد نور الہدیٰ طالب صادق دوام باعیان مشرف لقا در تصرف او خزائن اللہ بیشمار فیض بخش اہل گنج آثار۔

بیت:

اکمل کامل مکمل جامع ہم نور الہدیٰ　　مالک الملکی مراتب فقیر فی اللہ با خدا

فقیر مالک الملکی صاحب جذب اگر ظل اللہ را جذب کند تمام عمر سرگردان وپریشان شود، ہرگز نیابد آرام۔ ولی اللہ را کسانی راکہ فقر تمام اگر فقیر ولی اللہ متوجہ شود بادشاہ ظل اللہ پائی برہنہ دویدہ حاضر می آید دریکدم مثل حلقہ بگوش غلام۔ پس ظل اللہ تابع ولی اللہ است۔ ہر ملک وہر ولایت از مشرق تا مغرب وہر اقلیم وہر بادشاہی در تصرف فقیر است۔ ہرگز مہم ظل اللہ بسر انجام نرساند تا آنکہ فقیر ولی توجہ ظاہر باطن نکند اگرچہ لشکر ہزاران ہزار وعلم دعوت خواندن شب وروز بسیار وخزانہ گنج تصرف کردن سیم وزر از حد زیادہ بیشمار۔ از آن جملہ بہتر است توجہ فقرا یکبار۔ فقر یکہ توجہ از کنہ قرب اللہ ذات وتوجہ از کنہ کن وتوجہ از کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وتوجہ از حضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میداند توجہ او روز بروز در ترقی وروان گردد تا قیامت باز نماند بلکہ توجہ کامل فقیر آنست کہ پیشتر از قیامت بسلامتی ایمان در بہشت رساند۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ این است مراتب فقیر باطن آباد ولی اللہ مادرزاد دوام بنفس جہاد۔ ابیات:

ہیچ تالیفی نہ در تصنیف ما　　ہر سخن تصنیف مارا از خدا

علم از قرآن گرفتم واز حدیث　　ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

هر حرف سِرّی ز سطرش با کرم — هر که خواند روز و شب آنرا چه غم
هر که خواند فقیر لایحتاج شد — بامطالعه معرفت معراج شد
طالب باھُوؒ بود مرشد صفت — غرق فی التوحید فی اللہ معرفت

پس دل آدمی مثل دریائی عمیق است و جثہ آدمی مثل حباب تحقیق است۔

فرد:

اہل محبت را چه آرائی خطاب — چون حباب از خود تهی شد گشت آب

پس اولیائی خدانہ خدا، نہ از خدا جدا۔ بیت:

با تو گویم بشنو ای جان عزیز — از قرآن بیرون نباشد هیچ چیز

این کتاب از آیات قرآن تفسیر باتاثیر است۔ بیت:

هیچ علمی بهتر از تفسیر نیست — هیچ تفسیری به از تاثیر نیست

مطالعه ازین تفسیر طالب بر نفس غالب امیر فنافی اللہ فقیر روشن ضمیر است از ان روز الست۔ قال علیه السلام اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ این علم حی الحق آیات قرانی وکلمات ربانی است۔ بعضی را قال زبانی وبعضی را احوال روحانی وبعضی را علم عیانی و بعضی را مراتب لاهوت لامکانی جملگی در قرآن است۔ قوله تعالیٰ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ پس معلوم شد که تمامی علم نص و حدیث وعلم توریت انجیل زبور و آنچه علم علوم عرش و کرسی برلوح محفوظ مرقوم وآنچه در کونین است علم کل و جز یک نقطه ایست در لوح ضمیر۔ چون علم سودا سویدا روشن هویدا از لوح ضمیر بکشاید، از علم الف نماید۔ علم الف علم عین لام میم بس است در عمل آوردن وسوائے ازین از برائی روزگار سیم وزر بنفس هوا هوس است۔ عامل و کامل از عطا مرشد است۔ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ۔

ابیات:

دم مزن گر طالبی مرده صفت — مرده را غسل دهم با معرفت
هم طالبم مطلوب هم مرشد تمام — هر یکی را واقفم و از هر مقام
در طلب طالب بطلبیم سالها — کس نیابم طالبی لائق لقا

اے طالب سیم وزر کیمیا ترا بر کدام کیمیا اختیار است وترا بر کدام کیمیا اعتبار است؟ پس معلوم شد که کیمیا دوشق شد۔ یکی سیم وزر دنیا مردار و دوم کیمیا مشرف معرفت و دیدار۔ دیدار را از کدام علم راه است وکدام علم دیدار را گواه است واز کدام علم

دیدار را دلیل آگاہ است و کدام علم دیدار را نظر نگاہ است؟ بشنو ای عالمِ جاہل، ای جاہل عالم، ای عارف، ای واصل عامل! بموجب این آیت کریمہ اثبات دیدار است۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا۔ عمل صالح فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ است و شرک کفر عمل طالح فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰهِ است۔ ترا کدام پسند است؟ بدانکہ ظاہر آدمی خود را آراستہ دارد بعلم فضیلت زبان و از باطن بی خبر باشد از تصدیق دل علم عیان۔ ہر کہ را این علم باطن نیست مطلق حیوان است کہ در قید شیطان است مردہ دل، اگر چہ ظاہر علم بزبان دارد نص و حدیث و باطن اندرون دیو جاہل نفس خبیث منافق ابلیس است۔ میدانی کہ بعضی را اندرون کافر یا یہود یا منافق یا مشرک یا کاذب یا ظالم یا امارہ یا مسلمان است۔ نفس مطمئنہ نفس انبیا و اولیا اللہ و عالم علم تصدیق عالم علم تحقیق عالم علم توفیق از تصور مشرف دیدار قلب بیدار است مشاہدہ بین اہل معرفت اہل حق الیقین اند۔ قال علیہ السلام مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ شناختن نفس و شناختن رب از چہار تصور است۔ اول تصور موت، دوم تصور محبت کہ بامشاہدہ، سیوم تصور معرفت کہ بامعراج مشرف دیدار پروردگار چہارم تصور ملازم مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مرشد یکہ روز اول از علم دیدار طالب اللہ را ازین چہار تصور تعلیم و تلقین نکند آن مرشد خام است لائق ارشاد مرشدی نبود ناتمام۔ اے جان عزیز! علم تمام مسائل فقہ و از علم مطالعہ ہر کتاب حق و باطل میسر مایدو مرشد عالم باللہ ولی اللہ حضوری مشرف معرفت و دیدار با توفیق از قرب تحقیق میتماید۔ مجلس اہل علم و اہل معرفت مشاہدہ حضوری راس نباید۔ باید دانست کہ حب مولیٰ فرض و ترک دنیا سنت و ترک نفس مستحب و خلاف شیطان واجب۔ قال علیہ السلام طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ علم ہمیں است اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ہمیں است۔

پس اہل دیدار را کیمیائے سیم و زر و سنگ پارس و کونین را در قبض تصرف خود آوردن چہ درکار است از برائی جمعیت نفس با اعتبار است۔ مرشد ناقص در خلوت نشاند و ریاضت چلہ کشاند و مرشد کامل از تصور حاضرات اسم اللہ ذات طالب اللہ را در وجود ہفت اندام را از سر تا قدم چنان پاک گرداند کہ تمام عمر آنرا احتیاج مجاہدہ و ریاضت نماند و چنان در مشاہدہ حضوری و دیدار غرق شود کہ ہر دو جہان را از دست بیفشاند۔ این است مرشد کامل کہ بیک توجہ حضور رساند۔ مرشد کہ بدین صفت نباشد احمق است حماقت شعار بی خبر از معرفت دیدار۔ مرشدان نان فروش اہل نام بسیار است و طالب نانی زبانی بیشمار است۔ آری یقین است کہ مرشد اہل تقلید مشقت باعمال ظاہر و باطن و ورد و وظائف دعوت رجعت خوردہ پریشان حیران کناند و باذکر فکر حبس خراب گرداند و مرشد کامل بانظر طالب اللہ را میکند ناظر و بتوجہ باطنی مشرف بمشاہدہ دیدار گرداند حاضر۔

بشنو! اگر عاقلی ہوشیار، بشنو اگر عارفی لائق دیدار، بشنو اگر طالبی اہل دنیا مردار، بشنو اگر عالمی فضیلت آثار، بشنو اگر جاہلی بدکردار مجمع مجموعہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا پس این راہ رحمت و برآمدن از بیماری ولعنت کفر

وشرک زحمت زوال کہ ہمین دنیا است کہ باز دارد از معرفت اللہ وصال ۔ اول طالب را کہ بتمامی دنیا دل سیر نشود و تمامی دنیا در تصرف خود جمع نکند ہر آن کس احمق است کہ در فقر و معرفت قدم زند ۔ بر طالب فرض عین است کہ اول تمام دنیا و ملک سلیمانی در تصرف خود در آرد با ختیار در حکم و باز بر طالب فرض عین است چنانچہ در تصرف در آرد ہمون دم تصرف دنیا را در تصرف بگزارد و روئی با تصور دیدار در آرد و مرتبۂ دیدار را بردارد ۔ این راہ قیل و قال گفت و شنید، مطالعۂ علم قال نیست، مشاہدہ عین جمال است ۔

المطلب آنکہ فقر کرا گویند و فقر کدام مراتب را فہمیدہ ای؟ دعوی کہ فقر میکنی ای احمق! فقر را کدام مراتب دیدہ ای کہ ہنوز کور چشم نا دیدہ ای ۔ ہنوز کہ ہرگز بوئی فقر داغ بہ دماغ تو نرسیدہ ۔ آن راہ فقر رستگاری و کم آزاری را چہ داند حقیقت بازاری کہ نفس بانالہ زاری را نیاز اری ۔ اگر آزاری باز آری ۔ پس مرتبۂ فقیر ابتدا از مکان بعین عیان است و غوث قطب درویش واصل و عارف ولی اللہ عالم باللہ را چہ نشان است؟ مرتبہ دو اند یکی انسان، دوم صورت انسان و سیرت حیوان کہ ہمیشہ بی جمعیت پریشان ۔ پس انسان حیوان و انسان اشرف الانسان را از کدام مرتبہ شناختہ می شود؟ آنست انسان کہ ہمیشہ مشرف بدیدار سبحان ۔ انسان را خطرات از طلب دنیا طالب مردار ۔ جمعیت بمشاہدہ دیدار است و پریشانی و بی جمعیت از دنیا مردار است ۔ اما اصل این راہ وصل از قرب اللہ بنظر نگاہ بغنایت است کہ غنایت دیدار نمار اگویند ۔

بیت:

ہر کہ می بیند نماید او ترا | این مرشدی توفیق دارد از خدا

وغنایت پنج قسم است کہ آنرا غنی مطلق گویند کہ این پنج غنایت و پنج گنج را در عمل خود آوردہ و در تصرف بردہ و از ان نعمت و دولت خوردہ ۔ ہر آنکس حی فی الدارین ہرگز نمردہ و خود را بخدائی خود سپردہ ۔ قولہ تعالیٰ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ پنج مراتب از گنج غنایت با جمعیت ہدایت این است ۔ اول مرتبہ غنایت صاحب تصور کہ بر خاک کند نظر و بنظر او خاک میشود سیم و زر ۔ در نظر صاحب نظر برابر شد خاک و زر ۔ این است مراتب غنایت از توفیق مراتب ہدایت ۔ دوم مراتب غنایت عامل کامل دعوت قبور و صاحب تصور حاضرات اسم اللہ ذات کل مخلوقات را کند حضور ۔ آنچہ داند از خلق اللہ بستاند ۔ این نیز مراتب غنایت از مراتب تحقیق ہدایت ۔ سیوم مراتب غنایت با تصور اسم اللہ ذات چشم گرد د عیان و سنگ پارس از کوہ بر دارد چندانکہ خواہد در تصرف در آرد و احتیاج از ہیچکس ندارد ۔ این است مراتب غنایت از طریق ہدایت ۔ چہارم مراتب غنایت علم کیمیا اکسیر از قوت علم تکثیر در تصرف در آرد ۔ این است مراتب غنایت از سر تصدیق ہدایت ۔ پنجم مراتب غنایت چشم شود و از آنچہ گنج تہ زمین خزائن اللہ غیب میداند و از و ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند ۔ این نیز مراتب غنایت از تصدیق ہدایت ۔ ہر مرشد کہ این پنج گنج روز اول طالب اللہ را نصیب نکند ہر آنکس احمق است کہ دم بنام مرشد زند ۔

ابیات:

طالبی احمدؐ بود احمدؐ صفت روز اول شد نصیب معرفت

طالبی عیسیٰؑ بود عیسیٰؑ صفت مرده را زنده کند با معرفت

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ بود آواز راز ذکر فکر و غرق فی اللہ بی نیاز

راه فقر وراه معرفت وراه دیدار وراه ولایت وراه ہدایت وراه جمعیت جمیع میکشاید از مرتبہ غنایت ۔ بغیر از مرتبہ سیری وفقر اختیاری وغنایت درگرسنگی فقر مکب روئی سیاه ہمیشہ درشکایت و ہر کہ گلہٗ فقر کند در گلہٗ فقر گلہٗ خدا۔ ہر کہ گلہ خدا کند حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازو بیزار شود ۔ ہر آنکس مردود مرتد۔ قال علیہ السلام اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ۔

شرح معرفت وعارف

بدانکہ عارف چند قسم است و عارف چند جسم است و عارف چند اسم است ۔ عارف اسم و عارف مسمّٰی و عارف حکم در حکمت معما و عارف نفس و عارف قلب و عارف روح و عارف رب۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ عارف نفس، نفس راشناخت از لذات وہوا وشہوت وریا وشرک وکفر با تقویٰ باز داشت ۔ نفس را امید لذات وشہوات وہوا وبہشت حور قصور نعمت و ذائقہ عقبیٰ آرزو والتجا آورد، نفس بلکہ زیادہ تر زنده شد۔ نفس از ہوا نہ مرد، ہرگز بمعرفت مولیٰ روئے نیاورد۔ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ ہر کہ رب راشناخت با تصور اسم اللہ ذات عزم بمقام توحید فنا فی اللہ بحضور مشرف دیدار رساند کہ ہرگز اور انفس و دنیا وشیطان و بہشت یاد نماند۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ۔ این است مراتب عارف باللہ ولی اللہ دوام در مشاہده لقا يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ ۔قولہ تعالیٰ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۔قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۔ ولی اللہ دوام بہ مشاہده مشرف دیدار عارف عالم باللہ حضور۔ روز اول طالب اللہ را باین مراتب خود رارسانیدن فرض عین است بالضرور۔ عارف عام و عارف نام و عارف اقتدام۔ عارف بسیار است چنانچہ عارف علم مطالعہ کتاب خوانی، عارف تلاوت حافظ قرآنی، عارف ذکر سلطانی، عارف ذکر قربانی، عارف عیانی، عارف نفسانی، عارف روحانی، عارف نانی، عارف حیوانی، عارف مسخرات خلق بادشاه امرا در مراتب بی جمعیت نقش دائره کش پریشانی، عارف علم دعوت میدانی، عارف فرشتہ در حیرت مانی و عارف جنونیت شیطانی ۔ از ہزار کس باشد فقیر بر کونین امیر فنا فی اللہ فقیر عارف ربانی واقف اسرار قدرت سبحانی، عارف فنا، عارف بقا، عارف محبوب، عارف مجذوب، عارف مرغوب، عارف مطلوب و عارف کشف الارواح وکشف القلوب۔ بیت:

من کہ عارف حاضرم طالب نبیؐ قدم بر قدم محمدؐ دین قوی

عارف کہ دوام مشرف دیدار است آنرا مطالعہ علمِ پیغامِ اعلامِ الہام آواز چہ درکار است۔ بیت:

باھُوؒ! بہر از خدا وحدت نما سر بریدہ پیش من طالب بیا

طالب تقلید را دوام بیماری بخطرات دنیا مرض است۔ اندرون او لادوا مگر مشرف غرق فنا بصحبت بقا دیدن لقا۔ قولہٗ تعالیٰ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ طالب اللہ را اول مرتبہ از تصور اسم اللہ ذات علم غیبی لاریبی واردات فتوحات از ہر مراتب و از ہر درجات میگردد عیان شب و روز در تصنیف بیان۔ بعدہٗ اللہ تعالیٰ با جذب قدرت طالب اللہ را مینوازد و در مکان لاہوت لامکان می اندازد۔ بعدہٗ طالب یکتا گردد و متوجہ شود غرق بخدا۔ طالب طمع مرید خلق و نفس و دنیا و شیطان ہر یک را طلاق دہد و از علم تحصیل معرفت فارغ و خلاص شود۔ ہر یک طالب مرید از وی بی اعتقاد و جدا شود مگر ہر آنکس طالب مرید باخلاص بالیقین بہ اتحاد و درست اعتقاد برحال ماند کہ بہ حقیقت مرشد از احوال وصال، ابتدا و انتہا واقف احوال باشد مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام قصہ خوب طریق میداند چنانچہ در سورۃ کہف واقع است۔ در ہر احوال و افعال و اعمال و اقوال۔ بمرشد مقابلہ بکن سخن با سخن۔ این راہ است غیب دانی و غیب خوانی کہ سرّ عیانی است کہ نصیب اہل تحقیق است با توفیق و توفیق است بحق رفیق۔ این مراتب را چہ داند محروم از قوم مردہ دل اہل زندیق۔

ابیات:

عارف آن باشد بود لائق لقا غرق فی التوحید بیند روئے خدا

احتیاجی نیست پوشیدن چشم باعیان بین عارفا فضل از کرم

ہر یک مرتبہ و منصب و قرب و حضوری و معرفت و توفیق و ذکر فکر، مراقبہ تحقیق و مکاشفہ صدیق و محاسبہ تصدیق و ولایت غنایت لاشکایت عنایت لانہایت مراتب غوثی و قطبی فقیری درویشی ہرگز اثبات نگردد بجز عین حاضرات اسم اللہ ذات کہ از میان حروف اسم اللہ ذات پیدا شود از تصور تصرف توحید انوار۔ دران انوار غرق شود فنا فی اللہ فی دیدار۔ این چنین دیدن رویت خدا روا است کہ از جذب و لطف و فیض فضل خدا است کہ بخشش از خدا است۔ ہر کہ از بخشش خدا منکر شود کہ آن محض مرتبہ محمود است، ہر کہ باز گشت خورد از مرتبہ محمود ہر آنکس عاقبت مردود۔ ہر کہ باشد خواہ عالم جاہل خواہ جاہل عالم۔ بیت:

ہر عارفی در معرفت توفیق تر حق و باطل را شناسد با نظر

شخصیکہ مردہ دل و افسردہ تن، طالب دنیا، ظالم اظلم، مسلمانان را راہزن کہ بخیل دل سیاہ این است اظلم گمراہ۔ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ ہر کہ علم وحدانیت از کنہ اَللّٰهُ خواند چنان غرق شود کہ آنرا ثواب و عذاب یاد نماند۔ گاہ مست، گاہ ہوشیار، گاہ در خواب و گاہ بیدار، ہر حال و ہر وقت فنا فی اللہ مشرف دیدار۔ این است مراتب

عارف عفو لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ این است فضل العطا در باب عامل علما و کامل فقرا۔ طلب اللہ بکن ای احمق اظلم سیاہ دل بی حیا۔ اگر کسی تمام عمر خود را تصرف کردہ و آرزو داشتہ باشد علم کیمیا اکسیر و یا آرزو داشتہ باشد علم دعوت تکثیر و یا آرزو داشتہ باشد جملہ اقلیم ملک ولایت از مشرق تا مغرب از قاف تا قاف در قید تسخیر آوردن مراتب بادشاہی تمام عالم گیر و اگر آرزو داشتہ باشد مرتبہ فنافی اللہ مشرف دیدار پروردگار و معرفت و بادشاہی تمام عالم گیر بر کونین امیر و لایحتاج فقیر و آرزو داشتہ باشد با جملہ ارواح انبیا و اولیا اللہ دست مصافحہ کردن و مجلس ملاقات و آرزو داشتہ باشد اسم اعظم از آیات قرآن در یافتن کہ با نظر دوام حاضر بود با مہتر خضر علیہ السلام و اگر آرزو داشتہ باشد آنچہ فی الدنیا و الآخرت جملہ مطالب۔ اگر طالب را این جملہ خزائن اللہ کل و جز بشروع مطالعہ نگردد حاصل و نشود واصل ازین علم کتاب بمطالعہ ہر آنکس کم بخت باشد و یا آنکہ باشد بی نصیب کم طالع۔ این کتاب محک است برائے پیر و مرید و محک است از برائے تمام عالم از خبر و آیات۔

ابیات:

بدہ طالبی را سہ طلاق از قطع سر | طالبی در طلب زن بر زن نظر
آن طالبی طالب زن است شد زن مرید | زن باز دارد معرفت حق و از توحید
سر بنہ بر کف بیا طالب بی سر | تا ترا حاضر کنم با یک نظر
نیست طالب کس بود لائق طلب | طالب خود بین بود اہل از کلب
یک پدر یک پیر یک مرشد نگر | نیست طالب سگ بگردد در بدر

قطعہ:

ذاکران را شد ذکر با دیدہ ور | ذاکران را شد بہ دیدارش نظر
از ذکر ذاکر بہ بیند روئے خدا | بی حضوری ذکر و فکر کی روا

بدانکہ ذکر خفیہ و جہر ہشت طریق است چنانچہ ذکر خفیہ مشاہدہ دیدار بین با تصور اسم اَللّٰہُ ذات با توفیق و تصرف کل و جز در عمل تحقیق۔ ذاکر خفیہ ناظر دوام با قرب اللہ حاضر۔ ذکر بر عین العیان مشاہدہ باعین است۔ اول ذکر چشم، دوم ذکر گوش، سیوم ذکر زبان، چہارم ذکر دست، پنجم ذکر پا، ششم ذکر قلب، ہفتم ذکر روح، ہشتم ذکر سر۔ ذکر چشم عین نما و بیند عین لقا با قرب اللہ مشرف دیدار مطلق غرق فی التوحید است۔ ذکر گوش و ذکر زبان و ذکر دست و ذکر پا و ذکر قلب و ذکر روح و ذکر سر بعید از معرفت توحید از اہل تقلید۔ بیت:

دیدہ دل دیدار بردہ روح سپردم با خدا | غرق فی التوحید گشتم این بود وحدت لقا

بدانکہ درمیان اہل دیدار و دیدار سنگ کوہ دیوار نیست مگر دیو نفس سخت تر از سنگ دیوار مشکل کشتن او خیلی دشوار۔ مرشد کامل با تیغ تصور اسم اَللّٰہُ ذات اول دیو خبیث نفس مصاحب ابلیس را قتل کند۔ از میان بَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّ با غائب

بود نفس مردہ شود دیو۔ دیدار بی حجاب شد ہر دوام بہ بیند دیدار پروردگار۔ مرشد کامل نظار با توجہ نظر پردہ حجاب سراپردہ بردارروز اول مشرف کند لقا۔ مرشدی کہ طالب اللہ را روز اول مشرف نکند آنمرشد لائق ارشاد نباشد۔ احمق بی ادب بی حیا۔ لقا دیدار را وسیلہ رسانیدہ با قرب اللہ حضور کدام است؟ مشرف کنندہ دیدار لقا بہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات و حاضرات کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلْحَاضِرَاتُ فَوْقَ الْكَشْفِ وَ الْكَرَامَاتِ۔ ہر کہ منکر از لقا دیدار و ہر کہ از لقا دیدار بی اعتقاد و بی یقین و بی اعتبار از آن منافق خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ مرشد کامل اول طالب اللہ را با تصور اسم اَللّٰہُ ذات حاضرات ہفت اندام میگرداند نور و با توجہ میبرد با قرب اللہ حضور دوام مشرف دیدار بمد نظر اللہ منظور۔ مرشد را فرض عین است کہ طالب اللہ را روز اول باین مراتب رسانیدن ضرور۔ مرشد کامل با نظر توجہ اول طالب اللہ را میرساند در معرفت اللہ و مدخل مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کند و بعد ازان طالب اللہ را تلقین دہد۔ مرشد کہ دوام مشرف بدیدار حضور است طالبان را بحضور مشرف بدیدار حضور کردن آنرا چہ مشکل دور است۔ مرشد کامل ہر کرا تلقین از تصور اسم اَللّٰہُ ذات بنواز دو جود خود را باوجود طالب فنافی الشیخ مرتبہ نعم البدل برابر سازد۔ بعضی طالب احمق بیدانش بی عقل بی شعور کہ اہل دور را میدانند صاحب معرفت حضور و در طلب نجس نجاست جیفہ مردار را میگویند عارف اہل دیدار۔ ابیات:

بشنو شد مرا تلقین از حضرت نبیؐ — قدم دم در یکدمی بر دین قوی

بی حضوری مرشدی مردود تر — کی رساند طالبان را با نظر

من ناظرم ہم حاضرم رہبر خدا — کس نیابم طالب لائق لقا

گر بیابم طالبی توفیق تر — مرتبہ بخشم باو بہ از خضر

گر بیابم طالبی صادق صدیق — ہر دمی رہبر شوم با حق رفیق

مرتبہ دیدار با اختیار پروردگار۔ ہر کرا خواہد در دنیا و آخرت دیدار فضل فیض عطا بخش کند، ہر کرا نخواہد ندہد۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

فرد:

خوش ببین دیدار را گر دیدہ ای — معرفت بردار گر برسیدہ ای

ہر اعمال و ہر طاعت و ہر علم مطالعہ و ہر ثواب و ہر بندگی از برائی دیدار است۔ اہل دیدار را بجز دیدار رجوع بدیگر آوردن چہ درکار است؟ بیت:

ہر کہ منکر از خدا دیدار شد — امتِ نبویؐ نباشد خوار شد

منصب و مراتب دیدار پروردگار توفیق برداشت تحقیق طالب مرید قادری است از طریقہ دیگر کہ دعویٰ کند لاف خلاف

کذاب اہل حجاب۔ ہر آنکس در معرفت باطن توحید فقر قدم زند کہ اول وجود را باعلم پختہ وجسم را باعلم آراستہ وجثہ ہفت اندام باعلم پاک گرداند کہ بیعلم نتوان خدا را شناخت۔ پس علم دو قسم است۔ علم ظاہر رسم رسوم اقرار بزبان صحیح و دوم علم حیّ قیوم مطالعہ تصور بی تحریر رقم رقوم تصدیق القلب باتسبیح راحت بخش روحانی ریح فیض فضل العطا وفیض فضل اللقا وفیض فضل البقا وفیض فضل الحیا۔ چون علم باطن از تصور اسم اللہ ذات بکشاید باتوفیق علم ظاہر در علم باطن در تصرف چنان در آید چنانچہ نمک در طعام چنانچہ حباب غرق در آب۔ علم باطن مطالعہ بی زبانی عین العلم العیانی، زندہ قلب ونفس فانی وخاصہ در مدرسہ جملہ انبیا واولیا اللہ ہم سبق روحانی تحصیل علم مطالعہ قرب ربانی۔ نہ آنجا نفس نہ شیطان نہ دنیا پریشانی نہ آنجا قلب نہ روح نہ جسم نہ جثہ، انوار در مطالعہ علم مشرف مشاہدہ مرتبہ دیدار۔ اینست علم بالیقین، علم بااعتبار و عالم ولی اللہ کم آزار۔ علم تصور جثہ ہفت اندام بشود از مطالعہ علم مشرف مع اللہ حضور۔ این را اویسی ولی مادرزاد سروری قادری و قادری سروری گویند۔ عالم سیر ربانی و عالم فنا فی اللہ فانی اہل مدرسہ لاہوت لامکانی طالب مرید در طریقہ قادری است دیگر یکہ دعویٰ کند دروغی، کذاب لاف زند کہ روز اول ابتدا قادری سبق خوانی ومیدانی مطالعہ سبق علم در مدرسہ لاہوت لامکانی عالم بی ریاضت صاحب راز بی نیاز۔

ابیات:

علم یک ادب است دانستن حیا ۔۔۔ وز علم حاصل شود رویت خدا
علم یک نور است عالم با حضور ۔۔۔ ہر کہ این علم نداند بیشعور
علم یک سرّ است باشد یک سخن ۔۔۔ یک سخن را یافتن از کنہٗ کن
علم یک راز است بودن بی آواز ۔۔۔ ہر کہ محرم راز عالم بی نیاز
علم توحید است باشد معرفت ۔۔۔ عالم عارف بود عیسیٰؑ صفت
مردہ را زندہ کند با سخن قُم ۔۔۔ غرق فی التوحید از خود بہ گم

عالم فقیر را از علم بحضور معرفت وصال حیّ قیوم در مطالعہ در آوردہ غرق در آن سینہ صفا۔ عارفان را بحضوری قال رسم رسوم ہیچ کار نیاید آن علم مطالعہ روشن ضمیر بر کونین امیر۔ بدانکہ مرتبہ اعلیٰ قرب باحق تعالیٰ بحق رفیق۔ اہل دیدار باتوفیق مالک الملکی فقیر اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔ عارف ولی اللہ، عالم باللہ محقق روشن ضمیر بر کونین امیر کل وجز مخلوقات در قید قبض او اسیر، در مطالعہ او لوح محفوظ تفسیر، ناظر دوام در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر باتاثیر حاکم قبور روحانی عیانی قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ بابصیر۔ بدانکہ فقیر مالک الملکی آنرا گویند حاکم امیر کہ علم چہاردہ و چہاردہ حکمت و چہاردہ توجہ و چہاردہ تصور و چہاردہ تصرف و چہاردہ تفکر و چہاردہ توفیق و چہاردہ طریق و چہاردہ تصدیق و چہاردہ معرفت و چہاردہ توحید و چہاردہ تجرید و چہاردہ تفرید و چہاردہ ترک و چہاردہ توکل و چہاردہ مذکور و چہاردہ قرب حضور و چہاردہ فنا و

چہاردہ بقاو چہاردہ باطن ابتداو چہاردہ باطن صفاو چہاردہ سرّ و چہاردہ اسرار و چہاردہ دم مجمل مجموعہ جملہ در عمل آوردن شدن عامل مکمل اکمل جامع۔ بعدہٗ جمعیت جوہر در تصرف خود آوردہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ وبہ بکسی التجا آوردو نہ از کسی احتیاج دارد۔ این است مراتب فقیر مالک الملکی اولی الامر ذات صفات درجات باختیار مختار۔ قولہ تعالیٰ فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ آنرا ممات وحیات یکی است۔ قبر وقرب یکی، نور وحضور یکی، دیدار وانوار یکی، فرد وتوحید یکی قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وقُمْ بِاِذْنِیْ یکی، عیان وچشم بسر جان یکی، خواب وبیداری یکی، مطالعہ صالح وطالح یکی، لوح محفوظ ولوح ضمیر یکی، گرسنگی وسیری یکی، سکوت وگویائی یکی، مستی وہوشیاری یکی، وصل وفراق یکی، ابتداو انتہا یکی، عنایت وہدایت یکی ناسوت ولاھوت یکی۔

اصل این راہ حضور الحق، چہاردہ توفیق تحقیق این است بشروع روز اول طالب صادق باقرار زبان صحیح وتصدیق القلب باخلاص خاص تسبیح در دریائے اعتقاد غوطہ خورد ہفت اندام وجود پاک میشود کہ حق تعالیٰ دوست می دارد۔ اعتقاد پاک رانہ در وجود چون ماندو نہ چرا، نہ ہوس ماندو نہ ہوا از سرتا قدم باطن بطن صفا طالب باادب باحیا دیدار خدا۔ دوم طالب صادق در فقر چنان قدم زند کہ تاوقت مردن از فقر بازگشت نخورد باطاعت توفیق قدم تحقیق تا بلب گور ثابت قدم تحقیق۔ قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ ۝ الیقین فی اللّٰہ۔ سوم طالب صادق باطلب بہ کار محبت سر خود رابدست خود از گردن بریدہ جدا کند وبیسر شود و بیزبان ہمسخن شود۔ بعد از ان لائق تعلیم، مشرف وجود بیسر بقا، طالب لائق مشاہدہ حضوری رب العلمین لقائے خدا، تصور حضوری توفیق وتصرف مشاہدہ دیدار تحقیق۔ این است مراتب طالب لائق تلقین بصدق بالیقین۔

شرح چہاردہ مشرف ملازم تفصیل وار بالیقین باعتبار جمعیت قرار مجلس دیدار، نصیب عاشقان عارفان وواصلان اہل عیان می بیند بیسر صاحب نظر ناظر دوام حاضر۔

ابیات:

مراقبہ مذکور ذکر و با فکر	این ہمہ دام است دگران این ہنر
با نظر دیدار بر صاحب نظر	بی لقا دیدار کاذب سر بسر
طالب از مرشد طلب دیدار کن	دل شود بیدار دیدہ وا ز کن
تا شوی عارفِ خدا صاحب عیان	میرسی لاھوت وحدت لامکان

باید دانست آن توجہ وآن تصور وآن تصرف وآن تفکر وآن دم کدام است کہ بایک توجہ و بایک تصور و بایک تصرف و بایک تفکر و بایکدم مشرف دیدار پروردگار است و برآید از جامہ اربع عناصر، صفات القلب وغرق فنافی اللّٰہ ذات۔ آن توجہ کہ بایک توجہ وآن تصور کہ بایک تصور وآن تصرف کہ بایک تصرف وآن تفکر کہ بایک تفکر وآن دم کہ بایک دم

مجلس جمیع انبیا و اولیا اللہ اصفیا نبی مرسل و خاصہ خلاصہ مجلس ملازم مشرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب کبار چہار یار و پنجتن پاک و جمیع امام و مجتہدین و بملازمت حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور با حکم حاکم اولی الامر منظور گردد و دیگر از برائی مہمات دینی و دنیوی و معرفت و توحید و جمعیت و حقیقت در یافتن کل و جزبی نیاز و لایحتاج شدہ، جملہ مخلوقات مسخرات در قید و تصرفات خود آوردن۔ می باید کہ با یک توجہ و با یک تصور و با یک تصرف و با یک تفکر و با یک دم دم خود را با دم وحی جبرائیلؑ متصل ساختہ آنچہ پیغام الہام جواب سوال از قرب اللہ بدل علم دال دلیل نص حدیث از آیات قرآن و سرّ اسرار ربانی مشروحاً درجہ بدرجہ۔ این جمیع الہام پیغام از قرب اللہ است طالب را نفس فانی علم غیب دانی میکشاید علم عیانی روشن ضمیر۔ دیگر با یک توجہ و با یک تصور و با یک تصرف و با یک تفکر و با یک دم و با یک جذب و با یک حاضرات دم خود را با دم میکائیلؑ متصل ساختہ بحکم اللہ تعالیٰ همو ندم باران رحمت قطرات مطرات ہر قدری کہ میخواہد باران بارد و جبرائیلؑ و میکائیلؑ ہمیشہ با توجہ در حکم قید قبض باشد بحکم اللہ تعالیٰ و ببرکت حاضرات اسم اللہ ذات۔ دیگر با یک توجہ و با یک تصور و با یک تصرف و با یک تفکر و با یک جذب و با یک حاضرات اسم اللہ ذات و با یک دم دم خود را با دم اسرافیلؑ متصل ساختہ بر ملک ولایت کہ جلالیت کند دم مثل صور اسرافیلؑ با دم اسرافیلؑ زند بحکم اللہ تعالیٰ آن ملک و آن ولایت در یک ساعت تا قیامت ویران گردد ہرگز آباد نمیشود۔ دیگر با یک توجہ و با یک تصور و با یک تصرف و با یک تفکر و با یک جذب و با یک حاضرات اسم اللہ ذات در یکدم، دم خود را با دم عزرائیلؑ متفق ساختہ با دم عزرائیلؑ جان دشمن در قبض کردن از سر تا قدم در تصور تصرف آوردہ از جان بی جان در یکدم چنان سخت گیرد و دم راہ ہرگز نگذارد تا آنکہ دشمن موذی بمیرد یا دشمن موذی نفس یا دشمن موذی کافر یا دشمن موذی ظالم آزار دہندہ مسلمانان و یا بیدین اہل بدعت کہ از دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگشتہ باشد۔ واز دعوت خواندن و ریاضت چلہ در خلوت کشیدن ہزاران ہزار و از ذکر فکر از حد زیادہ بیشمار و از لشکر خزائن خرچ کردن زیادہ سابقہ سالار از ان جملہ توجہ فقیر کامل و تصور فقیر کامل و تصرف فقیر مکمل و تفکر فقیر اکمل و جذب فقیر جامع بہتر است یکبار۔ فقیر یکہ فنافی اللہ از قرب اللہ توجہ داند توجہ او روز بروز زیادہ گردد تا قیامت باز نماند۔ اللہ ہر کہ را در اندازد، بدرویشان در اندازد۔ این چنین فقیر کامل صاحب مراتب بے سر است، صاحب اسرار عارف پروردگار باش۔

ابیات:

چون کنم پنہام آن است لایزال	جلوہ انوار بخشد با وصال
چون کنم پنہام آن دائم بقا	جلوہ دیدار بخشد با لقا
چون کنم گمنام نامش بیشمار	و از نام او دل زندہ با اعتبار
پس دیدن دیدار میباشد روا	روز اول فقر می بیند خدا

این نیز مراتب بی سر صاحب تصور اسم اللہ ذات است ۔تصور تیغ است ۔ اگر صاحب تصور کسی را تیغ تصور با تصور بر گردن زند سر او از گردن بیشک جدا میشود ۔تصور نیزہ است یا سنان نیزہ ۔ صاحب تصور با تیز نیزہ تصور کسی را در وجود زند از زخم نیزۂ تیز تصور مردہ گردد ۔تصور اسم اللہ ذات مطلق تحقیق توفیق است الٰہی و صاحب تصور تحقیق غالب است بر ہر اقلیم بادشاہی ۔تصور مثل عصائے حضرت موسیٰ علیہ السلام ،تصور آتش گلشن گلبہار حضرت ابراہیم علیہ السلام است و تصور معراج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و تصور جام جہان نما است و تصور آئینہ اسکندری است و تصور علم حضرت آدم علیہ السلام است ۔قولہ تعالیٰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ۔تصور گنج است و صاحب تصور لایحتاج بیرنج است ۔تصور کیمیا است کل و جز کیمیا کہ در قید اہل تصور است ۔عمل تصور صاحب تصور کہ عامل مقرب رب ۔تصور کامل خاص طالب بر ہمہ کس میشود غالب ۔اگرچہ تصور غیب الغیب بر خدا کند و بخدا مہربان و بالہام ہمسخن میشود ،تصور در غیب الغیب بحضور اللہ میبرد ۔ این است مراتب تصور کہ توحیدات تصور دانی و حرف علم تصور خوانی ۔تصور عطا است کہ مرشد بخشد از قرب لقا است ۔تصور طیور و تصور حضور و تصور سرور و تصور مغفور و تصور ذکر مذکور و تصور مشہور و تصور قبور و تصور باطن معمور و تصور امور ۔تصور از کدام عمل روان گردد و تصور از کدام عمل تاثیر کند و تصور از کدام عمل نفع میدہد و از کدام تصور جمعیت حاصل گردد و آن کدام عمل است کہ از مشرق تا مغرب این چنین معاملہ باشد و با تصور دریکدم دشمن کشتہ شود ۔

ابیات :

دم مثل دریا دم از دم شناس ۔۔۔ اہل دم با دم شناسد ہر لباس

عالمی در دم دمیدہ دم تمام ۔۔۔ دم روان بود اعلام ز پیغمبرؑ پیغام

دل دمی با روح گردد خاص نور ۔۔۔ کل مخلوقات از دم شد ظہور

دم ہمیشہ می بود مثل ہوا ۔۔۔ دم کہ فی اللہ ذات می بیند خدا

این چنین اہل دم در علم عالم ربانی است و عالم روحانی و عالم نفسانی و عالم زبانی و عالم مطالعہ علم خوانی و عالم بارشوت ریا منصوبہ عالم شیطانی ،محروم از علم غیب دانی و بی خبر از علم عالم لاہوت لامکانی ۔این مراتب را چہ داند عالم حیوانی مردہ دل دوام در علم حرص طمع پریشانی ۔

بیت :

دم کہ روح در جسد شد حکم از خدا ۔۔۔ دم دلالت میکند ارواح را

قولہ تعالیٰ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ ۔بدانکہ در وجود آدمی دو دم است ،یکی دم اندرون میرود ۔فرشتہ کہ بر دم اندرون مؤکل است بحضور خدا تعالیٰ عرض کند خداوندا! دم آدمی را اندرون قبض کنم یا باز بیرون آرم تا از وجود بر آید؟ دم کہ بیرون بر آید آن فرشتہ مؤکل نیز ہمچنان بگوید ۔پس با ہر دو دم با ہر دم عرض حضور رب العٰلمین شود ۔و دم کہ با تصور اسم اللہ ذات از

وجود بیرون برآید، برآمدن از وجود آن دم صورت میشود خاص نور و میرود بدرگاہ اللہ حضور مثل گوہر۔ اگر چہ دولتِ کونین ہر دو جہان یکجا جمع میکند آنچہ متاع دُرجاودان است دنیا و بہشت ازان کم قیمت است۔ دم گوہر بی بہا است و بی بدل۔ فقیر صاحب تصور خزانچی گنج گوہر خزائن اللہ است و عارف فقیر ولی اللہ۔ قدردان عالم عیان دم است کہ بایکدم است بی غم است۔ ہر کہ رادم جوہر نور دل او بمد نظر اللہ منظور است او صاحب اختیار است خواہ در خلق گم باشد و خواہ مشہور است۔

حدیث اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ۔

صاحب تصور دم نور را ہمیشہ در دل معرفت محبت مشاہدہ از قرب اللہ دیدار میزاید نور انوار۔ و دل مردہ را ہر دم بشیطان میرسد و خطرات وسوسہ و اہمات از خناس خرطوم در دل پیدا میشود حرص طمع کفر شرک ریا عجب ہوا و آنچہ ناشائستہ باشد ازین قسم در دل میزاید کدورت، زنگار، مردہ دل خوار تر است خوار۔

ابیات:

ہر دمی دو دم بود دم راہبر	دم بدم شد نور دم با دم قہر
دم ز دم اسرار یابد از خدا	دم کہ با شیطان رود کفر از ہوا
از دمی دیدار شد آندم چہ نام	زاں دمی گردد فنا عالم تمام
دم کہ روح با دم بر آید شد بقا	زاں دمی زندہ شود عالم خدا
در دمی دل دائرہ روشن درو	دیدہ دیدار از دم دل بجو

بدانکہ آنچہ غیر لاسوی اللہ است از دل بشو۔ این راہی است باطن رحمت خدا، باطن صفا، معرفت، قرب، لقا، فقر، ہدایت جمعیت، تلقین ارشاد از سینہ بسینہ نظر بنظر، توجہ بتوجہ، دلیل بدلیل، تصور بتصور، تصرف بتصرف، تفکر بتفکر، قلب بقلب، روح بروح، سر بسر، مشاہدہ بمشاہدہ، عین بعین، فنا بہ فنا، بقا بہ بقا، دیدار بدیدار اعتبار باعتبار یقین بیقین، توحید بتوحید۔ نہ تقلید بتقلید، نہ برسم رسوم، نہ زبان بزبان، نہ گوش بگوش، نہ دست بدست، نہ پا بپا، نہ چشم بچشم، نہ خشم بخشم، نہ قال بقال، نہ مسائل بمسائل، نہ حال بحال۔ مطلق انتہا معرفت، مشاہدہ، جمعیت بعین جمال است کہ لازوال بہر احوال است۔

اگر فقیر سائل از اہل بدعت از تو طلب اُم الخبائث و یا نجس نجاست میطلبد، بدہ کہ آنچہ در وجود تو ام الخبائث و نجس نجاست باوجود خود نعم البدل کند از تو و از اولاد تو و از آل تو و از فرزندان تو و از طالبان مریدان تو پلیدی بر ذمہ خود برگیرد چنانچہ برگیر دغیرہ را جلاد۔ و پاکی و پاکیزگی و آراستگی شریعت با شرم و حیا و معرفت خدا الحفظ حفیظ محفوظ بسلامت و سعادت تا قیامت فی امان اللہ بماند۔

آنچہ شریعت رد کند آن راہ کفر است۔ شریعت کرا گویند و کفر چیست؟ شریعت آنست راہیکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفتہ باشد قدم بر قدم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب و روز پیاپی خود را در مدخل مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم حضور رساند و ہر علم نص و حدیث در مجلس حضوری حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواند، این شریعت از توفیق است کہ از تحقیق است۔ ہر کہ از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منکر شود و معرفت حق اللہ را پوشد ہر آنکس کافر زندیق است۔ اصل شریعت فقر، فقہ، توحید، معرفت و وصال است و اصل کفرات دنیا، کبر، عجب و آنچہ مانند ازین ناشائستہ کہ درزوال است۔ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ بدانکہ طرفہ زدیک دم لذت و شوق ذوق با جمعیت مشاہدہ نور حضور با قرب دیدار الٰہی بہتر است از ملک سلیمانی ہزار بادشاہی۔ دانی روز قیامت از قبرہا کہ روحانی میسر آیند اہل دنیا ہمہ پشت بقبلہ، رو بقبلہ نباشد از آن کہ فقیران اللہ با بخل رو بگرداند و بروئی فقیر پشت دادہ می نشینند۔

ہیچ کس بمرتبہ فقر ہرگز نمیرسد تا آنکہ سر بریدہ و بی سر نمیشود۔

ابیات:

نیست آنجا سر نہ پا نہ جسم و تن ۔۔۔ ہم جلیس رب بود با انجمن

من پا را سر ساختم سر پا شود ۔۔۔ غرق فی التوحید شد این راہ بود

بی سران را علم زان باشد کلام ۔۔۔ بیزبان ہمسخن باشد ہر دوام

سر بریدہ شو بیا ای طالبا ۔۔۔ اشتیاقی گر ترا دیدن خدا

در سری سرّ است زان روشن ضمیر ۔۔۔ این بود اسرار فی اللہ با فقیر

بی سران را سرّ وحدت پیشوا ۔۔۔ بی سران بینند دیدار خدا

سر بریدہ بی سری سر تاج شد ۔۔۔ بی سران را دائمی معراج شد

در سری سرّ است اسرارش تمام ۔۔۔ سرّ سر را می برد در ہر مقام

غوطہ خوردم در بدریائے عمیق ۔۔۔ یافتم تحقیق چون شد حق رفیق

بی سران را علم باشد از کجا ۔۔۔ شد مرا تعلیم علم از مصطفیٰ

بی سران را زندگانی لازوال ۔۔۔ واردات علم است با قرب از وصال

بی سران را سیر باشد ذات نور ۔۔۔ بی زبان خوانند ورد یاغفور

گاہ در جذب است غضب خویشتن ۔۔۔ گاہ جمعیت یافتن دارالامن

بی ذکر ذکر است بی فکر از فکر ۔۔۔ گر ترا چشم است دیدارش نگر

ہر کہ بی سری بیند خدا دیدن روا ۔۔۔ کس نہ بیند با چشم سر خدا

دیدہ از دیدار دادی تو مرا ۔۔۔ بدیدن جز غیر تو آید حیا

از دیدہ دیدار رحمت می نگر ۔۔۔ گر ترا چشم است ای صاحبِ نظر

باھُوؒ از میان ھو چشم می بیند خدا　　درمیان ھو ببین وحدت صفا
قولہ تعالیٰ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

بیت:

خوش ببین قدرت خدا انوار را　　و از میان انوار بین دیدار را
واگر کسی گوید کہ سخن این تصنیف خام است لذت شہد شیرین در مسکہ حلاوت بخشندہ تمام۔ آری یقین است کہ شعرا را پختگی سخن از عقل بلاغت علم باشعور است وفقرا را علم از حضور است۔ جائیکہ حضور است آنجا شعر او شعور دور است۔ باید دانست کہ مدتہا و سالہا سال شد کہ در طلب طالبان بودہ ام طالب کہ لائق توجہ ہیچ طالب نیا فتم لائق توجہ۔ توجہ چہ چیز است و توجہ کرا گویند؟ توجہ ظاہر توفیق الٰہی و توجہ باطن تحقیق گواہی۔ اگر کامل صاحب توجہ جانب کافر باجذب تصور متوجہ شود دل کافر بیواسطہ از دست رود و بگوید کلمہ طیب باخلاص خاص و بکشاید خمس حواس لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ و اگر صاحب توجہ متوجہ بتصور باجذب اہل دنیا کند اہل دنیا ہموندم تارک فارغ شود و اگر صاحب توجہ بجاہل متوجہ شدہ باجذب تصور توجہ کند جاہل ہموندم عالم گردد بعلم لدنی علم معرفت عارف عیانی و عارف ربانی و عارف لاہوت لامکانی و اگر صاحب توجہ جانب عالم باجذب تصور توجہ کند عالم چنان غرق فنافی اللہ فانی دل عالم اَللّٰہُ میخواند کہ ظاہر علم حرف الف ب را نمی شناسد و نمیداند۔ آنچہ علم رسم رسوم کل و جز را نسیان گرداند۔ اگر صاحب توجہ باجذب تصور بر زمین بسیر متوجہ شود آنچہ فی السموات والارض گنج کیمیا اکسیر و آنچہ کیمیا گر عامل و جملہ فقیر کامل و جن و انس فرشتہ و جنونیت و اولیاء اللہ و اہل ممات و اہل حیات ہمگی و تمامی جملگی حاضر شوند۔ این راہ توجہ ظاہر توفیق است از قرب الست و توجہ باطنی تحقیق، تصرف، بحق رفیق این است کہ بااعتقاد و بایقین است۔ چون صاحب توجہ باطنی متوجہ و غرق بتصرف جان فدا و تصور باسم خدا شود، اسم خدا میبرد بوحدت کبریا کہ در کبریا بنور حضور و انوار دیدار مشرف لقا۔

ابیات:

نیست آنجا علم و دانش عقل و آز　　نیست آنجا ذکر و فکر و نی آواز
نیست آنجا بینائی نہ شنوائی نہ گو　　این ہمہ غیر است از خود دل بشو
گر تو خواہی دیدن وحدت خدا　　در زندگی یکبار شو از خود فنا
این بود عارف خدا عاشق خدا واصل خدا　　این بود دیدار بودن جان فدا

این ہمہ علم عامل فقیر و کامل درویش را از آیات قرآن بعین العلم بکشاید و بعین العلم بنماید۔

بیت:

ہر علم وا میشود از اسم ذات　　ہر کہ خواند ذات عارف شد نجات

باید دانست این علم از تصوف توحید است نصیب اہل دوستگان یگانہ۔ ہر آنکس احمق باشد کہ فقیر اہل یگانہ را مجنون و دیوانہ خواند۔ از مراتب ایشان محروم اند عاقل دنیا اہل ہوا ایشا نزانمید اند۔

بیت:

آن علم دیگر عقل دیگر شعور　　از توجہ ذات جثہ گشت نور

در وجود خوف و عبرت و حیرت بی جمعیت از نفس فنا است و زیادتی شوق و روز بروز غلبات محبت و معرفت و مشاہدہ و حضوری و قرب از قلب صفا و روح بقا جمعیت بدیدار لقا است۔ کامل آنست کہ ہر مراتب در علم قال قرآن از آیات ربانی میکشاید و وصال معرفت در قال نماید۔ این مراتب از حق است کہ برحق است۔ چون حق از سر تا قدم وجود را میگیر د باطل مطلق از وجود بمیر د۔ اینست توجہ باطن تحقیق با تصرف از خاص طریق۔ ہر کہ توجہ ظاہر و باطن توجہ توفیق و توجہ تحقیق توجہین داند اینچنین توجہات کونین شش جہات را در طی تصور می در آرد در دست مشت و می بیند تماشا کونین بر پشت ناخن۔ عجب مدار و عیب نیار کہ عیب غیبت شکایت باز دارد از معرفت اللہ ہدایت۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ۔ عمل ظاہر کرا گویند؟ بی شرک و بی ریا۔ باطن چیست؟ غرق فنا فی اللہ باخدا۔ اگر سیدی سند محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب، اگر قریشی دل ریشی باش و اگر علمائی طلب درویشی کن، درویشی باید نہ در پیشی۔ اگر جاہلی طلب علم کن، آن علم کہ بحق رساند بجز حق باطل راند اند۔ مرشد کامل بتوجہ این ہمہ مراتب ہا طالب اللہ را نصیب گرداند۔

ابیات:

بادشاہی گنج بخش درویش کو　　بادشاہی ملک از درویش جو

ہر کہ خواہد بادشاہی ملک را　　بادشاہی میکند حکم از خدا

بر در درویش رو ہر صبح و شام　　تا ترا حاصل شود مطلب تمام

گر ترا بر سر زند سر پیش نہ　　خدمتی بہر از خدا درویش بہ

درویش را بشناختن زین دو صفت　　اہل توحیدش تصرف معرفت

درویش را دائم بود مجلس حضور　　کی بود درویش این اہل از غرور

نیست آن درویش در پیشی کند　　با اہل دنیا نسبت خویشی کند

صفت درویشان بود فضلش کرم　　کی بود درویش این اہل از صنم

غالبم درویش ہم عارف فقیر　　والیم صاحب ولایت ملک گیر

طالبا از من طلب از من بخواہ　　از خود دہم یا میدہانم از اللہ

بشنوای عالم باللہ! بشنوای عالم ولی اللہ تغافل شعار! چرا غرق شدہ ای در نجس نجاست جیفہ مردار؟ از برائی این دو عمل مردم بسیار احمق حماقت شعار، این دو عمل در عمل آوردن بسی مشکل و خیلی دشوار۔ یکی عمل کیمیا کہ در عمل نیاید بجز عامل۔ دوم عمل معرفت قرب اللہ ہرگز حاصل نشود بجز فقیر کامل۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمَنَّتُ لِلّٰہِ کہ ہر دو در عمل آوردم و در تصرف بُردم کہ ابتدائے این عملین برائی طالبین کامل است۔

بیت:

ہم عاملم ہم کاملم ہم حق نما احتیاجی کس ندارم جز خدا

آری یقین است ہر کہ غرق شب و روز متوجہ بحق تمام کونین و آنچہ دروست فرمانبردار جن و انس فرشتگان حلقہ بگوش مثل غلام۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بشنو! ای حیوان طالب نفس امارہ شہوات، بشنوای غافل بی شعور بی خبر محروم از معرفت اللہ و قرب حضور آدمی را دو دفاتر است' از اعمال ظاہر و اعمال باطن۔ آنچہ از دہان و زبان برآید تحریر از کراماً کاتبین دفاتر مرقوم شود و آنچہ بدل میگذرد دفاتر تحریر بحضور اللہ حیّ قیوم می شود۔ پس میشود معلوم کہ طالب از ہر دو دفاتر چہ طور میشود خلاص؟ طالب کہ از مرشد ولی اللہ سبق از علم فنافی اللہ با استغراق انوار مشرف دیدار چنان سبق میخواند کہ ظاہر اقرار لسان و باطن تصدیق القلب ہرگز یاد نماند۔ این است ہمہ اوست در مغز و پوست۔ پس اقرار و تصدیق از برائی معرفت اللہ توفیق طریق تحقیق است۔ ہر کہ شب و روز مشرف فنافی اللہ بدیدار پروردگار آنرا اقرار زبانی و تصدیق القلب چہ درکار است؟ بموجب این حدیث باید آورد اعتبار۔ قال علیہ الصلوٰۃ و السلام حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ مقرب را کدام حسنات است کہ جملہ حسنات در آن حسنات درآید؟ فنافی اللہ بقاباللہ بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔

باید دانست ای طالب اللہ دون و چون را بگذار مرتبہ دوام دیدار را بردار۔ بر طالب اللہ فرض عین است کہ کار دینی و دنیوی بغیر از حکم و دستوری مرشد نکند و اختیار خود را باختیار مرشد بدہد و خود بی اختیار شود۔ این نیز بر طالب فرض عین است کہ از مرشد طلب تلقین کند، انوار دیدار قرب حضور۔ طالب را چہ درکار است ذکر فکر مراقبہ، ریاضت مذکور۔ این بر طالب فرض عین است کہ اول مرشد کامل و مرشد ناقص را تجربہ کند چنانچہ تجربہ کند زن شوہر مرد نامرد را۔ پس مرشد مرد طالب صادق را مرتبہ خود عطا کند و مرتبہ خطا طالب برخود کشد۔ مرشد کامل و طالب صادق یک وجود و یک اتفاق۔ مرشد ناقص زن سیرت را طالب روز اول بدہد سہ طلاق زود از ناقص مرشد طالب جدا شود و طلب مرشد کامل کند اگرچہ کامل راہ قاف تا قاف باشد۔ بدانکہ در راہ باطن حجاب ہا بسیار و آفات و بلا و رنج بیشمار۔ بعضی حجاب از سکر، صحو، قبض، بسط نورانی و بعض حجاب ظلماتی و بعضی حجاب نفسانی و بعضی حجاب از رجعت دنیا پریشانی و بعضی حجاب از فرشتگان مکانی و بعضی حجاب از خلق نادانستگی و نادانی۔ چنانچہ حجاب شریعت و حجاب طریقت و حجاب حقیقت و حجاب معرفت و از ان جملہ مجمل مجموعہ حجاب بادر

شمار آوردن ہفتاد کروڑ وسی لکھ ہفت و دو حجاب میشود۔ این جملہ کل و جز حجاب ذاتی و صفاتی و علم کلماتی درجاتی مرشد کامل بایک توجہ و بایک نظر و بایک تصور و بایک تصرف و بایک تفکر و بایک توفیق بہ حاضرات کنہ کلمات طیبات مردہ را کند حیات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ طالب اللہ را در یکساعت از ہر حجاب سلامتی بگذراند و شرف حضور برساند و تلقین از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باولایت ہدایت بدہاند۔ این چنین مرشد لائق تلقین ظاہر با توفیق و باطن اواز قرب اللہ تحقیق و دل او دریائے عمیق و طریق او از صدیق تصدیق بحق رفیق۔ بیت:

باھوؒ مرشدی باشد چنین رہبر خدا طالبان را برد حاضر مصطفیٰ

اول بر طالب فرض عین است کہ طلب کند علم آنچہ ضروری و بعد از ان طلب کند از مرشد علم حضوری۔ چون در علم ضروری و حضوری عالم باللہ گردد در یک ہفتہ و بعد از ان از مرشد طلب کند علم انوار و علم معرفت مولیٰ دیدار پروردگار۔

بیت:

علم از عین است، و از علم روشن ضمیر کل و جز در علم عین است عالم فی اللہ فقیر

مطالعہ علم منصب و درجات دارد۔ علم از برائی دنیا از معرفت اللہ باز گرداند۔ اگرچہ تمام عمر علم خواند، سیاہ دل عالم از علم معرفت اللہ محروم ماند۔

ابیات:

علم را درجات گویند ذرہ از نور ذات علم ذات از ذات حاصل مردہ گردد حیات

علم دانستن بدانی باعیانی راز بین علم باطن راز وحدت علم ظاہر بہر دین

غرق فی التوحید فی اللہ نہ علم نہ پردۂ راز نیست آنجا ذکر فکر و نہ وظائف نہ آواز

جان از جان میسر آید جان آن نوری دگر قدر قدرت نیست موسیٰ کی رسد آنجا خضرؑ

نہ فرشتہ نہ طبق نہ آواز و نہ کن الست نیست مخلوقات ہرگز غرق فی اللہ با پیوست

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ۔ این است مراتب فی اللہ غرق دوام حضور۔ مرشد کامل را فرض عین است کہ طالب اللہ را با توجہ نظر میرساند بے شک ضرور۔ مرشد کامل باذکر فکر ورد وظائف در خلوت مشغول نکند با توجہ نظر نفس طالب را قتل کند و طالب مشرف غرق انوار دیدار برسد۔ مرشد مردود و جیفہ نجس بخش بسیار اند جلاد و طالب نجاست طلب بیشمار اند سگ در قلاد۔

ابیات:

مرشدی کامل بود کامل نظر طالب کامل بود اہل از خضرؑ

مرشدی اکمل بود عارف نظر گنج بخشد طالبان را سیم و زر

مرشدی ناقص بود بہر از گدا | طالب سائل بود آن بی حیا
مرشدی باشد غنی توفیق تر | در حکم طالب می شود آن بحر و بر
مالک الملکی بود عارف فقیر | ہر ملک در امر او حاکم امیر
باھوؒ را غم نیست طالب مصطفیٰؐ | ہر کہ طالب مصطفیٰؐ یابد لقا

ہر کہ گوید بی علم نتوان خدا را شاخت۔ از علم شاختہ میشود حرف سطر آنچہ مطالعہ علم قال بی خبر از علم باطن معرفت قرب اللہ وصال۔ شاختن خدائی را ظاہر دلالت و برآمدن از مردہ ضلالت علم باطن است غیب لاریب۔ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وایمان آوردن بر علم غیب است۔ ہر کہ علم غیب را عیب کند بیشک کافر شود۔ و بی علم نتوان خدا را شاخت۔ علم مِنْ لَّدُنَّا و علم وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا و علم اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ و علم وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ و علم وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ خدا را شاختہ می شود بعلم معرفت و توحید نہ علم رسم رسوم نہ تقلید۔ بیت:

چون دیدۂ دل روح و سرّیک نما | باعیان بیند طالب روئے خدا

این چنین مرتبہ فیض فضل عطا بخش خدا، ہر کہ را اللہ بخشد۔ این بحسب نسب عرف نیست۔ بدرد دل و پشت ریش، صداقت کیش، درویشی نہ بسیدی و قریشی۔

ابیات:

بہشت را ہرگز نہ بیند با بصر | دیدار اللہ را بہ بیند با نظر
اول و آخر مرا دیدار شد | و از اسم اللہ ذات دل بیدار شد
من بزادم زان بدیدار از نظر | قوت من دیدار قسمت سر بسر
نور دیدارش بیابم دم ز دم | منکر از دیدار شد اہل از صنم
توحید دریائی است من شد آبجو | آبجو در آب گم شد آب گو
اہلِ دیدارش نباشد زیر خاک | در لامکان جثہ برد آن روح پاک
اسم اللہ برد باللہ در حضور | شد مشرف با لقا با جثۂ نور
ہر کہ می بیند بنماید او ترا | شد باین توفیق دیدارش خدا
دیدہ با دیدار تن بر دار بر | نفس را بردار کش صاحب نظر

اگر کسی عمر خود را تصرف کند در فقر و فاقہ، ریاضت، مجاہدہ، عبادت، ذکر، فکر، مراقبہ، طاعت از ان جملہ بہتر است کہ

بامشاہدۂ حضور میگذرد طرفہ زد یکساعت ۔ علم مسائل عبادت طاعت ثواب بسیار است علم از برائی معرفت قرب اللہ مشرف دیدار پروردگار است علم انوار مشاہدات از اسم اَللّٰہُ ذات از علم دیدار بکشاید و باز در علم دیدار در آید ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ ۔

شرح دعوت

از دعوتی کہ مطلب برآید در دوازدہ سال و یا یک سال و یک ماہ و یک ہفتہ و یک شبانروز و یکساعت ۔ عامل اگرچہ قلعہ برکوہ خواند اگر مثل آہن باشد موم گردد و اہل قلعہ مردم رادل از دست رود و بیواسطہ حاضر شوند و اگر کفار باشد بیشک مسلمان گردند و اگر رافضی و خارجی باشد از بیخ برآوردہ از وطن بدرکشیدہ شوند ۔ اگر عامل کامل خواہد ہفت اقلیم بادشاہ را معزول سازد و گدا را بر مسند نشاند و مینوازد ۔ و اگر شخصی در مشرق تا مغرب باشد جان او بیشک بیکدم قبض کند کہ از جان بی جان شود ۔ و اگر شخصی را خواہد از مشرق تا مغرب باشد بہدایت تلقین قسمت نصیب کند و حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حبیب بخشد و اگر خواہد طالب می شود صاحب نظر در حکم او در آید کونین زیر و زبر ۔ اہل معرفت مردہ را زندہ کند بیکدم بدم عیسیٰ صفت ۔ این راہ تصور توفیق بدم تصرف ، باطن تحقیق روان از اسما ۔ و اسما این است ۔

و آن دم را چون باسم گیرد محمد بتصور ارواح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با اصحاب کبار بمجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر شود و باسم گیرد تصور فقر سلطان الفقر حاضر شود و باسم گیرد تصور شیخ حاضر شود و باسم گیرد تصور جبرائیل علیہ السلام حاضر شود و الہام دہد و باسم گیرد تصور میکائیل علیہ السلام حاضر شود و باران رحمت ہر قدر کہ میخواہد ببارد و باسم گیرد تصور اسرافیل علیہ السلام حاضر شود و بایکدم بر آن ملک کہ جذب غضب کند از دم اسرافیل علیہ السلام فنا گردد کہ تا روز قیامت ویران شود و باسم گیرد تصور عزرائیل علیہ السلام حاضر شود و الہام بدعدو را و تصور گیرد و بایکدم جان قبض کند ۔

لیکن چہار موذی راکشتن عین ثواب است ۔ اول موذی نفس ، دوم موذی آزار دہندہ اظلم مومن مسلمانان را ، سیوم موذی کافر چہارم موذی آنکہ از دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برگشتہ باشد دشمن علما عامل و عدو فقرا کامل ۔ ہر کہ این چنین دعوت از

قرآن قبول نداند واز تصور تصرف حضور دعوت دم نداند ہر آنکس احمق است کہ دعوت خواند۔ نفس را سر راست کردن و در حکم آوردن نفس و کشتن او عامل را بیرنج و ریاضت و طاعت در یک ساعت کامل را آسان کار است۔ معرفت و مشاہدات و سیر زیروزبر از عرش تا تحت الثریٰ طبقات و مطالعہ لوح محفوظ و قرب توحید اللہ انوار و مشرف شدن بہ دیدار ناقص را خیلی مشکل و دشوار است۔ و کامل مکمل اکمل جامع مرشد را در یکدم طالب اللہ را بہر مطالب و درجات صفات ذات رسانیدن آسان کار است۔ این چنین اہل ہدایت کہ ہدایت در قید علم کیمیا اکسیر و علم تکثیر دعوت است کہ مطلق غنایت رہبر فیض فضل اللہ عنایت الغنایت عن الہدایت۔ قولہ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى قولہ تعالیٰ وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى مراتب غنایت ہدایت ولایت عنایت از تصور اسم اَللّٰہُ ذات مینماید و مرشد از کنہ کلمۂ طیبات بکشاید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این چنین مراتب معرفت وصال کل۔

بیت:

گر ترا چشم است سوئے من نگر ۔۔۔ نظر من بہتر بود از سیم و زر

غنایت و ہدایت عارف باللہ را بال و پر۔ فقیر اہل وصال را باوہم وحدت خیال لاوبالی راہبر دم جائی و مکانی دگر وعیانی دگر وجہانی دگر و بیانی دگر وزمانی دگر وحسابی دگر وحالی دگر وقالی دگر واحوالی دگر وجمالی دگر وطلب دگر وطاعت دگر و ذکر مذکور دگر و فکر حضور دگر و تجلی انوار دگر ومشرف دیدار دگر ومشاہدہ دگر ومعراج دگر وفنا دگر و بقا لقا دگر۔ باین مراتب فقیر نتواند رسید حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت خضر علیہ السلام۔ قال علیہ السلام اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ علما امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روشن ضمیر فقیر اند۔ بیت:

از تصور کرد حاصل ہر مقام ۔۔۔ و از تصرف میشود فقرش تمام

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔

ابیات:

نفس را صورت بگو سیرت نما ۔۔۔ نفس امارہ چوں کافر بی حیا

نفس صورت دیو سیرت جن خبیث ۔۔۔ منکر از توحید قرآن و حدیث

مطمئنہ نفس طاعت بار بر ۔۔۔ انبیا و اولیا صاحبِ صبر

نفس را بشناختن دریافتن ۔۔۔ با رفاقت رہبری خود ساختن

نفس روح و قلب با تو شد جواب ۔۔۔ این مراتب اولیا اول خطاب

ہر دمی خواند جنازہ نفس را ۔۔۔ زین نمازی میرسد وحدت خدا

از نفس قلب و روح می آید آواز ۔۔۔ لائقی شد با حضوری این نماز

این مراتب را بگویند دل صفا
شد این عطائی عارفان را از خدا

قلم را گفتم چرا تو روسیاہ
روسیاہی شد مرا از تو گناہ

مرتبہ بگذار وحدت بیشتر
عین با عین است ناظر با نظر

محرمی فی اللہ بود وحدت حضور
طالبان را برد مرشد بالضرور

از علم معاملات و از علم عبادات ہرگز مردہ دل نگردد حیات۔ این نیز درجات است از برائی بہشت بہار بی خبر از معرفت دیدار۔ علم تصوف قرب اللہ رفیق با توفیق و انوار دیدار حضور نور علم تحقیق۔

ابیات:

ہر علم تحقیق در توفیق تن
من فقیری کاملم نہ لاف زن

کل و جز در نظر من من ناظرم
در مجالس مصطفیٰؐ من حاضرم

کعبہ در دل من کہ کعبۂ خدا
من با حضوری حاضرم اہل از لقا

زود تر طالب ز من مطلب طلب
با نظر تو را کنم روشن قلب

آری یقین است کہ کشتن نفس و کشتن سیماب از ہنر کیمیا سیم و زر بی عمل ناقص را بسی مشکل و خیلی دشوار است و کامل را کشتن نفس و سیماب از ہنر کیمیا اکسیر و معرفت اللہ روشن ضمیر در یک ساعت طالب صادق را بہرہ ور کردن بہ فیض بخشی آسان کار است۔ تصور تحقیق ہر آنکس داند کہ کل و جز مخلوقات را ارواح انبیا اولیا اللہ مومن مسلمان بحضور خود حاضر گرداند۔ و تصور با توفیق ہر آنکس داند کہ جملہ فرشتگان و جملہ جنونیت بحضور حاضر گرداند۔ عامل تصور اہل حضور و تصرف غالب بر روحانیت اہل قبور۔ ہر کہ این چنین در ہر عمل عامل کامل باشد ہر آنکس را وجود لائق دعوت و از ہر طریق با توفیق میخواند۔ شرح دعوت منتہی کامل عامل کل این است کہ بر یک دم و بر یک قدم ہر کاریکہ مشکل باشد بتمامیت رسد ختم تم اگرچہ در قید آوردن ملک سلیمانی باشد۔

ابیات:

شہسوارم دست دارم ذوالفقار
قتل موذی را کنم اہل الکفار

دعوتی خواند چنین خواندہ تر
در حکم او میشود زیر و زبر

در عمل عامل بود کامل فقیر
این مراتب اولیا روشن ضمیر

گر بخوانم دعوتی جذب از قہر
قتل سازم موذی را با یک نظر

این توجہ تیغ سر را میبرید
بہ از توجہ رابعہؒ و از بایزیدؒ

با تصور دعوتی یکدم بہ بس
کی تواند خواند این اہل الہوس

ہر کہ خواند دعوتی صاحب نظر
شد مطالعہ لوح آن اہل الخضر

دعوتی قرآن بخواند قدر دان
اہل دعوت راز محرم باعیان

دعوت از وحدت طلب و از راز جو
طرفہ زد کاری شود عامل بگو

کی بود دعوت کہ با خود خود فروش
دم دعوتی بس جاودان با دل خروش

باھُوؒ! بہر از خدا دعوت نما
میدہم منصب ترا از مصطفیٰؐ

دم کہ با دیدار گیرد از لقا
مہربان بر او شود واحد خدا

دم کہ با دیدار گیرد از مصطفیٰؐ
میشود حاضر بجملہ اصفیا

دم کہ از دیدار گیرد بہر حق
کل مخلوقات با جملہ خلق

دم کہ با دیدار گیرد از ملک
فرشتگان حاضر بوند اہل از فلک

این چنین دعوت کہ با دم شد روان
در تصرف او شود جملہ جہان

دعوتی لا سلب لا رجعت کمال
عارفی واصل بخواند لازوال

ہر کہ دم دعوت نداند لاف زن
عاقلان را بس بود این یک سخن

شرح تصور اسم اللہ ذات وشرح مست فقیر اہل توحید

مست فقیر اہل تقلید و مست فقیر کامل با توجہ نظر طالب اللہ را مجلس با حضوری رساند و طالب را بہر مطالب از اللہ تعالیٰ بدہاند۔ طالب مست فقیر از علم سہ سبق میخواند روشن ضمیر گردد۔ از طالب مست ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ اول سبق از علم مطالعۂ موت قولہ تعالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ دوم سبق از علم مطالعۂ معرفت کہ عالم باللہ صاحب معرفت از وعدہ خلاف نباشد قولہ تعالیٰ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ۔ طالب مست سیوم سبق از علم مطالعۂ مشاہدہ حضور انوار از نور قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ۝ وبعضی از تصور اسم اللہ ذات درمشاہدہ محبت ومعرفت انوار غرق متوجہ بحضور مشرف دیدار درخواب میکشاید وعینہ بعین مینماید۔ آنرا می باید کہ شب و روز میباشد درخواب کہ خواب آنرا عبادت وعین ثواب وآن نوم العروس خواب غفلت بردار پردہ ظلمات حجاب۔ قال علیہ السلام تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔ بعضی را از تصور اسم اللہ ذات محبت معرفت مشاہدۂ انوار غرق انوار فی اللہ دیدار درمراقبہ چشم پوشی واز جگر خون نوشی درمراقبہ میکشاید وعین بعین مینماید۔ آن صاحب مراقبہ صحیح رامیباید کہ دوام سر از مراقبہ نبردارد کہ مراقبہ او محرم اسرار پروردگار است کہ بالیقین و بااعتبار است۔ وبعضی را از تصور اسم اللہ ذات مشاہدۂ معرفت محبت معراج باعیان است کہ عین عیان است ساکن لاھوت لامکان است۔ مشرف غریق باتوفیق تحقیق دیدار

مست کہ دنیا و عقبیٰ در نظر او خوار است و بعضی را از تصور اسم اَللّٰهُ ذات محبت معرفت مشاہدہ با چشم سرفراز است کہ مراتب اہل معرفت مشرف دیدار راز است، در دنیا لایحتاج و بی نیاز است۔

بیت:

هر که میخواهد بدیدار خدا　　مرده شد در زندگانی مطلقاً

قال علیہ السلام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا حدیث اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ اَیْ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ ہر کہ رسید بمرتبہ یُمِیْتُ النَّفْسَ غرق دوام مشرف بہ دیدار پروردگار در وجود او نماند ہوا و نہ ہوس۔ اللّٰہ بس ماسویٰ اللّٰہ ہوس۔ مع اللّٰہ پیوست۔ این است مراتب مست از الست۔

ابیات:

مست را ہشیار گرداند حضور　　کی بود این مست احمق بیشعور

مرتبہ مستی بود قرب از خدا　　کی بود این مست احمق بی حیا

مست چند طریق است۔ بعضی مست صاحب توفیق و بعضی مست باطن تحقیق و بعضی مست از اہل زندیق۔ و مست اہل توفیق زندہ قلب و روشن ضمیر آئینہ صفا۔ و بعضی مست اہل روح از رحمت اللّٰہ ریح ہر موئی بذکر اللّٰہ تسبیح مشرف دیدار صحیح۔ و بعضی مست نفسانی و مست شیطانی از سر ہوا کہ بعید از مستی و از قرب خدا۔ بیت:

بی شعوران را نباشد حق حضور　　در حضوری کی بود اہل الغرور

مست ہشیار و مست دیدار و مست در طلب دنیا مردار و مست نظار و مست غرق توحید فی اللّٰہ پروردگار و مست اہل ریا اہل زنار و مست گاؤ عصار و مست زیان کار۔ از ہزار کس مست باشد بر راستی راہ جان سپار۔

فرد:

مست محرم معرفت عارف صفت　　مست گردد محو با حق معرفت

بمرتبہ مستی رسیدن خیلی مشکل کار سخت دشوار۔ مستی حاصل میشود از اسم اَللّٰهُ ذات بالیقین باعتبار است۔ مست را با ورد وظائف ذکر فکر مراقبہ چہ کار است؟ وجود مست ہفت اندام از سرتا قدم تمام نور و ہر سخن مست از اللّٰہ جواب سوال حضور۔

بیت:

من مست محرم عارفم اہل از کرم　　مست را ہرگز نباشد ہیچ غم

طالب مرید مست در طریقہ قادری فقیر بر نفس امیر است۔ از خانوادہ دیگر کہ مرتبہ فقر و مستی را دعوی کند دروغی کذاب لاف زن خراب است۔ مست حق پیوست را شب و روز در چشم خواب نیاید از انکہ از میان ہر دو چشم طلوع مثل چراغین نور تجلیٰ میگردد ظہور۔ این مراتب لازوال است کہ انتہائے فقیر صاحب معرفت مطلق وصال بعین جمال است۔ مرتبہ از ان

روز الست نصیب عارف واصل اولیا ولی اللہ عاشق مست۔

شرحِ فقرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اصل فقر با وصل فقر اساس فقر و فتح فقر دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالَ باجمال بمعرفت اِلَّا اللّٰہ، قرب حضوری، وصال، مشاہدہ دیدار باجمال۔ بیت:

نفس را بگذار ای طالب بیا گر ترا طلب است دیدن رو خدا

قولہ تعالیٰ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ آن کدام علم است و از علم آن کدام خواندن است کہ از علم یکبارگی بی ریاضت بگذاشتن نفس؟ بہ علم تصور اسم اَللّٰہُ ذات باتوفیق و تصرف اسم اَللّٰہُ ذات تحقیق عنایت و مشرف غرق فی التوحید فی اللہ دیدار پروردگار شدن طرفہ زد و ریکساعت این ہدایت۔ تصور اسم اللہ ذات عمل عاملان کاملان است۔

بدانکہ فقر سہ حرف است و ہر حرف را از اللہ تعالیٰ ہزار عزت و صد شرف۔ قال علیہ السلام اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔ فقیر از آثار لائق معرفت مولیٰ دیدار از سہ حرف شناختہ میشود۔ ف، ق، ر۔ از حرف 'ف' فقیر را فرض عین است فنا نفس و بقا قلب و بالقا روح و شفا بدن دوام باخدا تعالیٰ ہم جلیس انجمن۔ از حرف 'ق' قالب قبر قلب با قرب قاتل قہر بر نفس سر بسجدہ قبلہ۔ این چنین 'ق' قاعدہ اول قواعد فقر است۔ از حرف 'ر' رویت رب العلمین بین حق الیقین، راس دیدن غالب شدن بر شیطان لعین۔ در وجود فقیر قاضی باعدل محاسبہ حق شناس منصف امین گواہ یکی ادب دوم حیا۔ فقیر یکہ از امداد مرشد کامل باین مراتب رسد اعلیٰ با قرب حق تعالیٰ و از فقر قرب اللہ باز گشت خورد و قدم بطمع دنیا بحرص در دنیا و لذت دنیا زند از اللہ تعالیٰ عاق شود۔ از حرف 'ف' فرعون فضیحت و از حرف 'ق' قارون قہر خدا و از حرف 'ر' رد مردود و راندہ مثل ابلیس خبیث۔ بیت:

فقر دو گام است اثباتش قدم پا را سر میکند آنرا چہ غم

فقر را یک گام دنیا و از دنیا قدم برداشتہ بر سر عقبیٰ نہد با توکل از عقبیٰ قدم بردارد و نیم قدم در معرفت توحید زند و در نیم قدم فقر تمام برسد بمرتبہ فقر اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ۔ بیت:

دنیا را بگذار عقبیٰ ناپسند ہر دو را بگذار عارف ہوشمند

صاحب تصنیف علم تصوف را می باید کہ اول ہر علم در عمل قبض تصرف خود آوردہ معائنہ، تجربہ آزمائش امتحان کند کہ از علم پریشان نشود و رجعت نخورد۔ بعد از ان رقم رقوم مرقوم تحریر تصنیف کتاب میشود۔ چنانچہ من اول با تصور اسم اَللّٰہُ ذات قوت توفیق از باطن تحقیق مطالعہ علم و مقابلہ علم و تکرار، علم بذکر اللہ و بذکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باذکر مذکور جمیع اصحابہائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باذکر مذکور جمیع انبیا اولیا اللہ و باذکر مذکور جمیع مجتہدان از ہر یک نظر منظور

حضور حکم اجازت گرفتہ بعد ازان در خلق این تصنیف کتاب را اشتہار کردم ظہور۔ ہر کہ این کتاب را باخلاص خواند احتیاج دست بیعت و تلقین ظاہر مرشد نماند، دینی و دنیوی مراتب ازین کتاب بستاند۔

ابیات:

من ہر علم را در عمل آوردہ ام ہر علم و از معرفت برخواندہ ام

گر تو طالب در طلب دیدار جو نفس را بگذار بین دیدار رو

گر تو طالب در طلب اللہ لقا نفس را بگذار بین رویت خدا

گر تو طالب در طلب مجلس نبیؐ نفس را بگذار شو بر دین قوی

نفس را بگذار تقویٰ پیش گیر تا شوی فی اللہ فنا عارف فقیر

گر تو طالب در طلب علم علوم اسم اعظم یاد کن حیّ القیوم

گر تو طالب در طلب مُلک و ملک با حضوری شد ترا مُلک فلک

گر تو طالب در طلب کشف القبور با تصور اسم اللہ شو حضور

گر تو طالب در طلب طی زمین نفس را بگذار عارف راز بین

نفس را بگذاشتن عمل از کدام با تصور غرق شو ہر صبح و شام

ہر کہ خواہد فقر لایحتاج را با تصور اسم اللہ شو فنا

ہر علم ہر حکمتی در یک سخن از تصور میرود در راز کن

کنہ کن را می نمایم از خدا طالبان را میبرم با مصطفیٰؐ

باھُوؒ مرشدی تحقیق با توفیق تر طالبان را برد حاضر با نظر

مرشد وسیلہ آنست کہ در یکدم و بریکقدم طالب اللہ را دست گرفتہ بحضور رساند و مرشد وسیلہ بجز حضوری وصالت راہی دیگر نداند۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بدانکہ ازین تصنیف علم تصوف ربانی کلمات خواندہ بیشک غرق شود و فنا فی اللہ ذات، ازین تصنیف علم تصوف سخن خواندہ بیشک برسد بہ کنہ راز کن، ازین تصنیف علم تصوف تاثیر گویائی خواندہ را بیشک حاصل میشود روشن ضمیر بینائی و قلب صفائی و روح یکتائی و سرّ راہنمائی۔ ازین تصنیف علم تصوف قال خواندہ بیشک بحضور گردد فی الحال و بہ مشاہدہ معرفت با قرب معراج وصال تماشا کونین را واقف احوال۔

ابیات:

بگذرد از قال و حال و بگذرد وہم از خیال این بود توحید مطلق این بود قربش وصال

کی بود دیدار دیدن کی بود رویت خدا از تصور ذات بیند دیدن وی شد روا

المطلب آنکہ علم قرآن و آنچہ علم علوم حیّ قیوم نص حدیث آنچہ علم لوح محفوظ و علم عرش کرسی و از ماہ تا ماہی و علم غیب سرّ اسرار از پروردگار و آنچہ حکم امر قلب نفس روح حکمت حکم اللہ کل و جز مخلوقات ہژدہ ہزار عالم و علم توریت و علم انجیل و علم زبور و علم فرقان ہر چہار اسم اعظم در طی اسم اللہ ذات است۔ آنست مرشد کامل کہ با توجہ از اسم اللہ ذات طی بکشاید و طالب اللہ را عین بعین بنماید رواست کہ در اسم اللہ ذات اسم خدا است کہ از توفیق تحقیق بخشش خدا است۔ از تماشائے احوال ازل و تماشائے احوال ابد و تماشائے احوال دنیا و تماشائے احوال عین بہشت عقبیٰ و خاص علم لامکان عیان قدر قدرت مشرف لقا و راز اللہ سبحان در طی اسم اللہ ذات است۔ مرشد مکمل اکمل آنست کہ طی اسم اللہ ذات با تصور بکشاید و با تصرف طالب اللہ را بنماید۔ بیشک راستی راہ از اسم اللہ ذات توفیق است کہ اسم اللہ ذات لازوال تحقیق است۔ مرشد جامع طالب اللہ را جمعیت بخش آنست کہ گنج دنیا و دین و معرفت خزائن اللہ در طی اسم اللہ ذات بکشاید و عطا کند۔ مرشد نور الہدیٰ طی اسم اللہ ذات بکشاید با توفیق و طالب را گنج خزائن اللہ معرفت نماید تحقیق۔ این راہ کاملان اہل اللہ و لی اللہ عارف باللہ بدست کلید توجہ در قفل اسم اللہ ذات بیند از دو قفل اسم اللہ ذات را وا سازد۔ بر طالب اللہ از ہر طریق و علم دقیق کہ بخش عطا طی کند طالب تمام عمر لا یحتاج گردد و خطا نخورد۔ قال علیہ السلام اِسْمُ اللّٰہِ شَیْئٌ طَاھِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاھِرٍ وعلم دعوت قبر اولیا اللہ قبور حضور و علم کیمیا اکسیر تکثیر در طی اسم اللہ ذات۔ مرشد عارف فقیر طی اسم اللہ بکشاید و بنماید و روحانی از جثہ روحانیت از قبر بیرون آید و ہم مجلس و ہم سخن شود و ہر حاجت از روحانی بر آید۔

باید دانست کہ مدتہا و سالہا سال شد کہ در طلب طالبان می بودم ہیچ طالب حوصلہ وسیع لائق تلقین صادق بالیقین نیافتم کہ از خزائن اللہ گنج تصرف ظاہر باطن دولت و نعمت از بی حساب نصاب بروی عطا بخش کنم و از زکوٰۃ و تبرکات خلاص شوم و حق حق اللہ از گردن خود ساقط سازم کہ مرا اللہ تعالیٰ از کرم و لطف فیض فضل مراتب مرشدی کامل و مکمل اکمل و جامع نور الہدیٰ از برائی رہبری خدا کرد تیار۔ ہر کہ طالب پیدا شود عالم فاضل لائق معرفت مولیٰ غرق فی اللہ دیدار در یکساعت مرا بتوجہ در حضور رسانیدن چہ مشکل کار؟ طالبان سگ جیفہ و امر دار طلب بسیار بیشمار۔

آری یقین است کہ فقیر صاحب گنج تصرف خرانچی خزائن اللہ تعالیٰ اولیا اللہ عارف باللہ ہمیشہ متوجہ مستغرق در مشاہدہ انوار نور با قرب حضور دیدار است با اخلاص پروردگار۔ تمام عالم از سخاوت تصرف خزانہ دولت فقیر امیدوار۔ پس فقیر ہرگز از اللہ فارغ نشود و از مشاہدہ حضوری اللہ رو نبر دارد و باجابت خلق التفات نیارد مگر بحکم خدا و با اجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نصیب ازلی فیض فضلی فقیر کامل بکسی کہ اخلاص مہربانی کند کار او دینی و دنیوی جملہ بسر انجام میرسد و ہر آنکس در دنیا و آخرت بی نیاز و لا یحتاج میشود۔

بدانکہ صاحب ورد و وظائف تلاوت و اہل ذکر فکر مراقبہ مکاشفہ با اعتقاد و با اخلاص دست بدعا عجز و انکسار استادہ بدرگاہ اللہ صد آرزو و الحاح میکند تضرع احوال بیشک دعا ایشان قبولیت دارد در یک ہفتہ و یا ماہ و یا عاقبت سال۔ فقیر مقرب فی

اللہ اہل تصور اسم اللہ ذات را د عابد عاچہ درکار است کہ فقیر را از قرب اللہ جملہ مطالب بنظر نگاہ۔ فقیر را چند مراتب است توجہ حضور اللہ با توفیق۔ فقیر یکہ از قرب اللہ توجہ داند، توجہ او تا روز قیامت باز نماند۔ در باب کسی کہ فقیر توجہ از حضور کند کار او ہمون دم میشود۔ دوم فقیر را تصرف تحقیق است در باب کسی کہ فقیر بخش تصرف کند تا قیامت آل و اولاد او لایحتاج میشود۔ سیوم فقیر را وھم است، وھم از وحدت علم لدنی واردات الہام، از وھم و الہام فقیر مطالب تمام۔ اَلْاِلْهَامُ اِلْقَاءُ الْخَيْرِ فِي قَلْبِ الْغَيْرِ بِلَا كَسْبٍ۔ چہارم فقیر را تفکر دلیل خیال از معرفت اللہ وصال است کہ دلیل لازوال است۔ بدانکہ فقر سہ حرف است ف ق ر۔ از حرف ''ف'' فنا نفس، نہ در وجود ہوا ماند و نماند ہوس، اللہ بس۔ از حرف ''ق'' فقر قدرت سرّ اسرار خدا انوار از سر تا قدم غرق بمشاہدہ دیدار پروردگار۔ از حرف ''ر'' روشن ضمیر عالم در علم کیمیا اکسیر، عالم در علم تفسیر با تاثیر این است معنی فقیر بر کونین امیر۔ برکت مرشد کامل طالب صادق را ظاہر باطن مرتبہ عظیم۔ ہر شب و ہر روز تصرف گنج نصیب کند کہ طالب پریشان و بی جمعیت نشود، ہمیشہ در مشاہدہ حضوری غرق بود۔ طالب باید با تحقیق و مرشد با توفیق اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

بیت:

باھُوؒ فقر را دریافتہ از مصطفیٰ ﷺ واقفی اسرار شد فضل از الہ

قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ مردم ہزاران ہزار بے حد و بیشمار بنام فقر رسیدہ از ہزار کس یک کس باشد کہ بتمام فقر رسیدہ و فقر را در تحصیل آوردہ و فقر را دیدہ و لذت از فقر چشیدہ۔ قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ باید دانست کہ فقیر را دو مراتب است ابتدا عاشق و انتہا معشوق۔ پس عاشق را ریاضت بدیدن دیدار است۔ و ذکر فکر ورد و وظائف بر عاشق مردار است۔ عاشق را بہ نیک و بد و طلب و مطالب چہ درکار است؟

ابیات:

قلب بے قرب است نفس سر ہوا — روح بی خبر است وحدت از خدا
ہر سہ را بگذار گر خواہی فقر — فقر با توحید سرّے سر بسر
فقر سلطان است چون گویند گدا — بادشاہی فقر بر ملک بقا
نیست آنجا ذکر نہ فکر است روا — ہر کہ اینجا میرسد بیند خدا
اگر کسی از من بپرسد دیدم — دیدہ را دیدار بردہ دیدم

مراتب فقر معشوق است۔ آنچہ معشوق میخواہد عاشق میدہد بلکہ آنچہ بخاطر معشوق بگذرد عاشق آگاہ شود و عاشق مطالب معشوق بنگاہ می دہد۔ درمیان عاشق و معشوق چہ فرق است؟ در مطالعہ يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ بہ یکدیگر یکتائی و غرق است۔ دل عالم در ورق است۔ فقیر کرا گویند و آخر انتہائے فقیر چیست؟ فقیر دو قسم است۔ یکی خلق پسند و دوم پسند خالق۔

چنانچہ فقیر را دو گواہ است۔ یکی اَلتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی دوم گواہ فقیر اَلشَّفْقَۃُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی کہ اَلْخُلْقُ نِصْفُ الْاِسْلَامِ واقع شد۔ قولہ تعالیٰ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ خلق عظیم مرتبہ قلب سلیم بحق تسلیم بر صراط المستقیم است اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ۔

نیز شرح دعوت

بدانکہ این پنج گنج کہ بر پنج کس عطا بخش کرد خدا۔ این پنج کس را خزانچی اللہ گویند کہ لایحتاج نہ بکسی التجا آرد و نہ از کسی احتیاج دارد مگر بحکم خدا و باجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکسی اخلاص کند ہر آنکس لایحتاج شود۔ یکی فقیر کامل دوم اہل دعوت عامل، سیوم کیمیاگر، چہارم کہ سنگ پارس در تصرف خود آوردہ باشد پنجم بادشاہ۔ این ہر چہار نیز محتاج فقیر است و فقیر بر ہر چہار غالب امیر است۔ این مراتب طریقہ قادری است۔
ہر تصنیف را ذکر مذکور است از رسم رسوم۔ و این فقیر تصنیف را علم و تصنیف از حضور اللہ حیّ قیوم است۔ نہ از تصنیف کسی نکتہ سلوک دزدیدہ آوردہ ام و نہ دزدرا بچشم خود دیدہ ام۔ بحق رسیدم از حق پرسیدم و حق ورزیدم و از حق لذت لقا چشیدم، جز ماسوی اللہ از ہمہ بریدم۔ بیت:

باھُوؒ را این بس بود با ھو مدام این مراتب را چہ داند مرد خام

بشنو! بر طالب فرض عین است کہ اول طلب مرشد کامل کند اگرچہ راہ باشد از مشرق تا مغرب فرسنگ بسیار اول مرشد کامل بدست آر۔ مرشد کامل را شناختہ میشود بدین آثار کہ اول طالب اللہ را گنج سیم و زر کیمیا اکسیر بخش کند خزانہ بیشمار، دوم مرتبہ کامل بر طالب صادق عطا تقویٰ کند حور و قصور بہشت بہار۔ سیوم مرتبہ بر طالب التفات کند غرق فنا فی اللہ انوار دیدار پروردگار۔ در سہ روز طالب اللہ را مرشد این سہ مراتب بخش کند آن مرشد عارف باللہ نظار۔
باید دانست شخصی را کہ مشکل پیش آید کار دینی و مہمات دنیوی مثل فقیر عاجز مفلس گدا از مشرق تا مغرب ملک سلیمانی بادشاہی میخواہد و بادشاہ ہفت اقلیم را کہ با فقیر ولی اللہ عداوت و دشمنی داشتہ باشد، یا مرتبہ بادشاہی بنوازد و یا از مرتبہ بادشاہی معزول سازد و آنچہ منصب درجات در حکم خدمات این جملہ کلید بدست فقیر اہل توحید کامل است۔ و صاحب باطن بتوجہ باطن غیب بعلم غیب جواب باصواب ماضی حال مستقبل چند قسم است۔ بعضی را نماز استخارہ و بعضی را از تصور اسم اللہ ذات و بعضی را مراقبہ و بعضی را مطالعہ لوح محفوظ و بعضی را الہام از فرشتگان و بعضی را اوہام از قرب اللہ و بعضی را جواب باصواب از بالا عرش و بعضی را پیغام از انبیا از اولیا اللہ و بعضی را بخواندن قرآن از میان آیات آواز و بعضی را دلیل از حضوری با جمعیت رب جلیل و بعضی را وہم از وحدت و بعضی را از تصور تصرف حضور۔ بعضی را آگاہ بعضی را نگاہ و بعضی را عیان و بعضی را از غرق لاہوت لامکان و بعضی را دعوت خواندن بشہسوار روحانی اہل القبور۔ فقیر صاحب قوت العلوم از ہر

یک علم واقف احوال معلوم کردہ و در عمل خود آوردہ باشد باشتغال اللہ بردہ باشد۔

ابیات:

ہر کہ این راہی نداند خام تر — آن ز مردم با طلب شد سیم و زر

التجا کامل نہ کس صاحبِ نظر — فقر لایحتاج باشد سر بسر

بہر حق کاری کند عاجز بیان — دم مزن تو پیش مرشد باعیان

جائی کہ عیان است چہ حاجت بیان۔ بیت:

بی نصیبان را دہد فقرش نصیب — میدہد از قرب قسمت و از حبیبؐ

محمد حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقیر کامل و طالب کامل را ظاہر مرتبہ از ہر توفیق و آنچہ در باطن بہ بیند و حکم میشود از حضوری تحقیق است۔ظاہر باطن آنچہ بہ بیند از طریق۔

نیز شرح دعوت کامل۔فقیر کامل کہ در دعوت صاحب توجہ حکم عامل اہل دعوت را نصابِ زکوۃ وقت نحس و سعد و در شمار آوردن و حساب بروج و کواکب و دور بدور و بذل و قفل و خوردن حیوانات جلالی و حیواناتِ جمالی و حیواناتِ کمالی و احتیاط غسل و دوگانہ و رجعت و سلب و آسیب و روزہ داشتن و در خلوت نشستن و چلہ مجاہدہ کشیدن ،این ہمہ وسوسہ خطرات واہمات وجودِ خام و ناقص و ناتمام است۔ بیت:

در دعوتش من عالمم کامل فقیر — ہر روحانی در حکم حاکم امیر

علم دعوت خواندن و سلامتی از ہر بلا و آفات باشعور ماندن کار کاملان است۔ اگر کسی بہ تیغ تیز سر از گردن جدا کنند آن بہتر است کہ ناقص در خواندن علم دعوت دم تزند۔ و اگر کسی ہزار دینار زر سرخ بدہد ناقص را بہتر است کہ دعوت نخواند و قبول نکند۔ دانی کہ شیطان سی ہزار سال علم خواند وسی ہزار سال جملہ فرشتگان را تعلیم علم دعوت کرد در وجود شیطان سکر علم و مستی اَنَا از کبر علم ریا و عجب ہوا۔علم آنرا باز داشت از سجدہ و امر خدا۔پس معلوم شد کہ علم مثل فرمان است و عالم فرمانبردار،علم معرفت و محبت و توحید و ہدایت۔

ابیات:

علم پیغام است دانستن بیان — کس نشد عالم ز علم باعیان

علم یک سخن است با قال و سوال — کس نشد عالم ز علم با وصال

علم یک حرف است یا سطر و ورق — کس نشد عالم فنا فی اللہ غرق

معرفت نور است عارف با حضور — نیست آنجا علم ذکر و نی شعور

علم ذکر است از برائی معرفت — عالم آن باشد بود عارف صفت

علم تعلیم است مارا از خدا   علم توحید است دیگر سر ہوا
در علم غرہ مشو مغرور تر   علم بر گیرم ز سینہ با نظر
بس بود عین العلم عین الحیات   شد وسیلہ علم توحیدش بذات

قولہ تعالیٰ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ۔

بیت:

اسم اللہ برد طالب را حضور   شد وجودی سر بسر با ذات نور

باید دانست کہ فقیر کامل کہ صاحب قرب اللہ پروردگار آنرا دعوت چہ درکار۔ بلکہ دعوت خواندن شب و روز و چلہ کشیدن در خلوت بسیار و لشکر سوار پیادہ فیل مست کارزار، ہزاران ہزار و گنج سیم و زر از نقد جنس خزانہ تصرف خرچ کردن از حد زیادہ بیشمار از ان جملہ بہتر است توجہ فقیر کامل یکبار۔ فقیر کامل توجہ کہ توجہ از کنہ قرب اللہ ذات و توجہ از کنہ کن و توجہ از کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میداند توجہ او روز بروز در ترقی تا روز قیامت باز نماند۔

نیز شرح علم دعوت۔ این ناقصان با ترتیب علم دعوت میخوانند و نمیدانند۔ ہر کہ با توجہ علم دعوت بزبان نفس خواند این چنین علم دعوت بخواندن اہل ناسوت است۔ بعضی لشکر جنونیت غیب عالم باو رفیق گردد۔ ہر کہ دعوت بتوجہ تصور و تصرف قلب و بزبان قلب خواند آنچہ موکل فرشتگان کل و جز و جمیع فرشتہ بگرد او حلقہ بستہ از برائی او دعوت میخوانند۔ این چنین دعوت قبول است۔ قولہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ ہر کہ دعوت بتوجہ تصور تصرف بزبان روح بخواند مجمل جملہ مجموعہ روحانی انبیا و اولیا اللہ اہل اسلام اہل ایمان گرد بگرد او حلقہ بستہ از برائی امداد او برفاقت او علم دعوت میخوانند۔ این چنین دعوت در یکدم و بریک قدم استجاب الدعوت است۔ اگرچہ ملک سلیمانی از مشرق تا مغرب در قبض عمل خود آوردہ باشد با توفیق بیشک تحقیق است۔ ہر کہ علم دعوت بزبان سر از کنہ تصور اسم اللہ ذات میخواند، خواندہ بیشک بمد نظر اللہ منظور ظاہر باطن بیشک میگردد نور در یک طرفہ زد۔ این چنین دعوت علم در علم دعوت از حضور القرب گویند۔ ہر کہ علم دعوت بزبان نور از تصور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور میخواند بیشک ارواح مبارک مقدس معظم و مکرم با جمیع اصحاب کبار و اصحاب صغار و اصحاب بدر گرد بگرد خوانندہ حلقہ بستہ علم دعوت از آیات قرآن از برائی امداد او برفاقت دور بدور میخوانند۔ این چنین دعوت را اگر یکبار خواند تا قیامت عمل این دعوت باز نماند۔ این است مراتب دعوت لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ ۔ در دہان کسی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تف انداختہ و در باطن دست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتہ باشد۔ کلید این جملہ دعوتہا بدست حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ است۔

ابیات:

دعوتی یکدم بود با دو دم تمام — ہر کہ دعوتی دو دم نداند مرد خام

دعوتی باشد چنین اہل القبور — دعوتی باید چنین اہل الحضور

نیست مارا احتیاجی سیم و زر — ہر کہ طالب سیم و زر از اہل خر

ہر علم را در عمل آوردہ ام — ہر دعوتش را بی عدد بشمردہ ام

کاملان را این بود عالی مقام — در عمل او می درآید خاص و عام

بدانکہ بعضی فقیر تصور از خاک میگیرند از سرتا قدم جثہ مطلق خاک گردد و درخاک درآیند و خاک نمایند و باز از خاک برآیند۔ بیت:

خاکساران جہان را بہ حقارت منگر — تو چہ دانی کہ دریں گرد سواری باشد

فقیر خاکسار ظاہر مردہ باطن زندہ جان ہوشیار مشرف و متوجہ بدیدار مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ وبعضی فقیر تصور از آتش بگیرند در آتش آوردہ برد آتش گردند۔ بعضی فقیر از آب تصور بگیرند در آب غوطہ خورند آب گردند۔ بعضی فقیر از باد تصور بگیرند باد بباد گردند۔ این چنین ہر چہار تصور اربع عناصر مراتب بعید از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معرفت توحید اللہ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بیت:

قدم بر قدمی برد حاضر نبیؐ — مرد آن باشد بود بر دین قوی

دعوت مثل تبر، دعوت مثل تیغ برہنہ، دعوت مثل نیزہ، دعوت مثل تپ لرزہ، دعوت مثل آتش، دعوت مثل تفنگ سخت سنگ، دعوت مثل مرگ مفاجات، دعوت مثل حاکم امیر، دعوت تصرف فیض بخش فقیر روشن ضمیر۔ ابیات:

دعوتی خواند چنین حکم از خدا — کل و جز در یکدمی گردد فنا

دعوتی خواند چنین حکم از خدا — کل و جز در یکدمی گردد بقا

دعوتی خواند چنین حکم از خدا — کل و جز عارف شود باطن صفا

دعوتی خواند چنین حکم از خدا — کل و جز گردد مشرف با لقا

دعوت چہار حروف است د، ع، و، ت۔ از "د" دوام صاحب مشاہدہ حضور شہسوار اہل القبور۔ از حرف "ع" عیان بین، عیان بخش، عالم عین العلم۔ از حرف "و" واردات از ہر یک آیات الہام نما جواب باصواب۔ از حرف "ت" صاحب تصور وصاحب توجہ وصاحب تصرف وصاحب تفکر وصاحب تہاون وصاحب تمثل وصاحب ترک وصاحب توکل وصاحب توحید وصاحب تجرید وصاحب تفرید وصاحب تفحص محاسبہ بنفس وصاحب توفیق کہ ہر یک "ت" را در عمل آوردہ باشد و برازین دعوت خوردہ باشد۔ علم دعوت و خاصیت دعوت را از حد بسیار دفاتر باید لیکن اندک در تحریر آوردہ شد کہ خوانندہ راملال

نباشد۔لیکن دعوت لانہایت و بہر مطالب رسیدن در یکساعت دعوت نور، دعوت قبور و دعوت بمدنظر اللہ منظور۔این چنین دعوت تم ختم۔

بدانکہ مرشد کامل شدن نہ آسان کاراست۔مراتب کامل تصرف کل وجز جمعیت حاصل کردن و ہر علم در عمل آوردن خیلی مشکل دشواراست۔مرشد کامل آنست کہ پنج گنج بی حساب و بی رنج و پنج علم و پنج درس تعلیم علم علوم رسم رسوم و علم علوم حیّ قیوم طالبان وشاگردان رابتمامیت تحصیل وفیض فضل بخش عطاو بہرہ ور رسانیدہ و عمل ہر یک علم درس مجرب تجربہ باتوفیق امتحان تحقیق۔از ہر طریق دیدہ و بادیدہ رسیدہ باشد۔اول مطالعہ علم درس غنایت لاشکایت بسبق ہدایت علم و درس ،حکمت وحکم وغالب برعطا طالب گنج اکسیر کیمیا بخشد۔شاگرد طالب باشد صادق جان فدا لائق عطااست۔طالب ناقص رامحرم کردن سراسر خطا۔دوم مطالعہ علم درس طالب صادق را سبق دہد ذکر حامل کہ ذاکر بمرتبہ میرسد کامل۔ذکر لازوال وفکر فنا نفس بمراقبہ آورد برد با قرب اللہ در مشاہدہ حضوری باوصال۔سیوم مطالعہ گنج علم درس تکثیر دعوت مسخرات اہل ممات وحیات بادشاہ و امرا، حاضرات ارواح انبیا و اولیا اللہ وجملہ موکل مجلس ملاقات میشود حضور برکت قبور درحکم امداد بااخلاص خاص۔چہارم گنج مطالعہ درس علم از ورد وظائف آیات قرآن دریافتن اسم اَللّٰہُ ذات اسم اعظم متبرکات برطالب عطاکند با جمعیت کند حاصل لایحتاج میگردد واصل۔پنجم گنج مطالعہ درس علم مرشد در علم توجہ کامل و در علم تصور کامل و در علم تصرف کامل و در علم معرفت کامل و در علم تفکر کامل و در علم تجلی انوار کامل و در علم غرق مشرف دیدار نفس فنا و روح بقا کامل و در علم توفیق کامل و در علم تحقیق کامل کہ اولہٗ موت بعدہٗ معرفت، اولہٗ فنا بعدہٗ بقا، اولہٗ بقا بعدہٗ لقا، اولہٗ انوار بعدہٗ دیدار۔این است مراتب بالیقین بااعتبار۔این جملہ علم و مراتب ذات وصفات کامل از اسم اَللّٰہُ ذات وشریعت قرآن بکشاید وبنماید۔از قرآن برآید و باز در قرآن درآید برحق است کہ از حق است باحق۔این رامیگویند مطلق توحید از باطل بعید۔قال علیہ السلام اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ إِلَى الْبِدَايَةِ۔نیز مرشد کامل آنست کہ بتصور اسم اَللّٰہُ ذات و باتوجہ باطنی ونظر متبرکات قلب طالب رامیکند بیدار و طالب غرق شود مشرف دیدار پروردگار و از جملہ نامشروع کند استغفار۔اینست مراتب بالیقین بااعتبار۔

ابیات:

درمیان دیدار سد دیوار نیست	این کہ نہ بیند مردہ دل ہشیار نیست
ہر کہ می بیند بچشمی شد عیان	خاک بوسی او کند جملہ جہان
ہر کہ بیند آن بپوشد خویش را	این مراتب ابتدا درویش را
طالبا ہمت بکن توفیق تر	سہ طلاقش دہ بہ سیم و زر

اول مرشد را فرض عین است کہ از طالب بپرسد کہ ای طالب ازین پنج گنج و ازین پنج درس و پنج علم ترا کدام گنج پسند

است؟ بگو کہ برتو عطا بخش نصیب کنم۔ طالب ہر مطلوب از مرشد کامل طلب کند از مرشد دریا بد و در وجود طالب باقی افسوس نماند و با جمعیت لایحتاج باشد۔

بدانکہ مرشد نام و مرشد نان و مرشد زبان و مرشد قصہ خوان و مرشد لاف زن اہل زیان و مرشد پریشان و مرشد حیوان بسیار اند و طالب احمق بیشمار اند۔ اگر مرشد کامل است طالب صادق را در کونین بار بردار حامل است۔ طالب بے اعتقاد دشمن جان است از ہزار شیطان بدتر کہ شیطان غائب دشمن ایمان است۔ از طالب نافرمان بی حیا از ان طالب بہتر است سگ یک روزہ آشنا۔ در نظر من طالب و مرشد کاذب و صادق شناختہ میشود۔ اول مراتب این است مرشدی و طالبی بنظر ناظر دور و حاضر۔ تو نمیدانی کہ مرتبہ مرشد ابتدا است و مرتبہ طالب و نظر طالب بر انتہا مشرف معرفت لقا۔ مرشدی کہ کامل است بتوجہ و نظر طالب را با انتہا حاضر بمطلوب رساند و اِلّا نہ طالب ہمیشہ از آتش تعطش شوق مبتلا اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ۔ طالب انتظار از دو حکمت و حالی و احوالی خالی نباشد یا مرتبہ مجذوب یا مرتبہ محبوب یا مرتبہ مجوب۔ طالب مجذوب و مجوب عاقبت مردود بہیچ مطالب نرسد۔ دانا و آگاہ باش کہ مرشد را مرتبہ ابتدا است کہ طالب را روز اول ابتدا سبق می دہد و میفرماید اسم اَللّٰہ ذات لازوال قال و طالب میخواہد علم معرفت قرب حضوری وصال۔ مرشد اول سبق میدہد ابتدا تجلی انوار و طالب میخواہد انتہا مشرف دیدار۔ مرشد سبق میدہد از ابتدا علم طریق و طالب میخواہد انتہا از توفیق تحقیق مرتبہ اعلیٰ قرب با حق تعالیٰ۔ مرشد کہ طالب را انتہا در اسم اَللّٰہ ذات مینماید و از اسم اَللّٰہ ذات میفرماید حق مرشدی و طالبی ساقط گردد مگر آنکہ چنانچہ طالب را مرشد ابتدا سبق از اسم اَللّٰہ ذات میفرماید از میان حروف اسم اَللّٰہ ذات دیدار اللہ مینماید۔ بیت:

طالبا مطلب طلب و از ہر طریق   طلب کن دیدار وحدت با غریق

طالبی نہ آسان کار است۔ در طالبی عظیم سرّ اسرار است چنانچہ نفس فنا و روح بقا و طالب با ادب و باحیا فنا فی اللہ با خدا۔

ابیات:

ہر کہ با دیدار دائم شد وصال   آنچہ داند میخورد بروی حلال

مالک الملکی بود عارف فقیر   حق شود بر کل و جز حاکم امیر

کی رود در حلق او لقمہ حرام   شد حلالش لقمہ از ہر طعام

نظر بر احوال کن عارف خدا   این مراتب یافتہ از مصطفیٰ

گاہ جذب و غضب باشد با جلال   گاہ درآید غرق فی اللہ با جمال

گاہ ممات و گاہ حیات شد نجات   مردہ را زندہ کند با اسم ذات

بشنوای طالب اللہ! بشنوای عالم باللہ! بشنوای عارف ولی اللہ! بشنوای واصل ہدایت اللہ! بشنوای صاحب تصور با توفیق

اسم اللہ ذات وتصرف بااسم اللہ ذات تحقیق وبتوجہ بااسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص طریق چنانچہ مرتبہ فنافی اللہ، مرتبہ فنافی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومرتبہ فنافی الشیخ ولی اللہ تا آنکہ طالب از سر تا قدم غرق نگردد فی التوحید تجلیات انوار مشاہدہ قرب اللہ دیدار، ہر چہ سوائی ازین بہ بینی ہمہ مراتب بازی گری، بی اعتبار مطلق بعید از معرفت اللہ توحید کہ تقلید است۔ عالم توحید سیرانی لاہوت لامکانی فی اللہ و عالم بی سر عارف اللہ، این علم عالم فقیر اہل اللہ میخوانند ومیدانند۔

ابیات:

سر بسر راہبر است در خاص راز — از وجودش سرّ ھو آید آواز

بعد مردن گم شود آواز ز او — آواز رازش از قبر از وی بجو

این جہان تا آن جہان یکدم تمام — اولیا را جاودان یک نیم گام

از ماہ تا ماہی بود در یک نظر — ظاہر نگر باطن نگر اہل از بصر

اگر کسی تمام عمر ریاضت مجاہدہ خلوت چلہ یاذکر فکر مراقبہ ورد وظائف تلاوت، قائم اللیل وصائم الدہر اکل الحلال و صدق المقال بصد سال رنج کشال کشیدن نفس را از فربہی ولذت وجمعیت باغوغا قرار بنام ناموس در خلق اللہ اشتہار۔ این چنین مرتبہ در عمل وتصرف آوردن آسان کار است ودر آتش توحید سوختن وغرق شدن در مشاہدۂ معراج بحضور فنافی اللہ معرفت نور نفس را در یکدم برداشتن قرب دیدار پروردگار مشکل وخیلی دشوار است۔ شوق محبت معرفت ومشاہدہ حضوری ہفت اندام چنان پاک گرداند کہ ذرہ خطرات وسوسہ واہمات نفسانی شیطانی حوادث وآفات دنیا پریشانی ہرگز در وجود نماند۔ این عطا فضل اللہ از مرشد کامل طالب صادق را نصیب روز اول است از کرم بخش آواز الست۔ قولہ تعالیٰ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی۔

ابیات:

تماشا کونین بین ناظر عیان — ہر کہ می بیند نگوید با زبان

تا توانی خویش را از خلق پوش — عارفانی کی بوند این خود فروش

اہل دکان ہمیشہ از برائی کار طالب مرید پریشان است۔ فقیر صاحب عیان تماشا بین غرق در مشاہدہ لاہوت لامکان۔ این کتاب ''اسرار الوحی'' را اگر ناقص خواند بمرتبہ کامل رسد، اگر کامل خواند عامل کل گردد، اگر عامل کل خواند مکمل گردد، اگر مکمل خواند اکمل گردد۔ اگر اکمل خواند جامع مرشد صاحب جمعیت گردد۔ واگر جامع خواند سلطان الوھم فقیر بر کونین امیر نور الہدیٰ گردد کہ مرتبہ او در وہم فہم نگنجد کہ لاحد ولاعد۔ باین کی تواند رسید اہل بدعت مردود رد۔ این کتاب مجموع الجمعیت کل الکلید ہر قفل مطالب کہ طالب می انداز دو اساز دہم متاع بکشاید و بنماید۔ بر طالب فرض عین است وسنت

عظیم نصیب صاحب قلب سلیم بحق تسلیم از توفیق قدیم صراط المستقیم کہ خود را میر ساند در غرق فنا بقا لقا مشرف حضور ضرور است بمد نظر اللہ منظور۔ بر طالب لازم است کہ اول نفس خود را بکشد کہ در وجود دعویٰ فرعونی اَنَا خدائی نکند و بر طالب لازم است کہ ہوا را تہ زیر پا خود بکشد کہ نفس از ہستی بود نابود گردد۔ چون طالب یکی خود پرست، دوم خود پرست ہوا مست این ہر دو خدائی را در وجود خود قتل کنند با تیغ تصور اسم اللہ ذات بعد از ان در فقر معرفت اللہ قدم زند۔ مبارک باد باطن آباد را کشتن نفس لعین از تلقین ارشاد۔ بیت:

دو خدا را کش خدا گر دیدہ قَالُوْا ثَلٰثَةٍ راز خود فہمیدہ

قولہ تعالیٰ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ۔

مثنوی:

خود پرستان را خداوند شد ہوا خود پرستان را نہ حاصل شد خدا

آن باز دارد نفس را بہر از خدا ہر کہ کردہ جان و از جان تن جدا

قولہ تعالیٰ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔

شرح عین العلم

ہر علم و ہر مطالعہ از برائی محبت و معرفت اللہ است کہ بہر مشاہدہ قرب حضوری فنا فی اللہ بمد نظر اللہ۔ عالم عین العلم دوام منظور است۔ اگرچہ در خلق گمنام در باطن اہل قرب و اہل فرشتہ نامور و مشہور است۔ ہر علم و ہر مطالعہ از برائی تجلی انوار و غرق فنا فی اللہ مشرف دیدار پروردگار است۔ ہر کہ بر علم اعتبار نیارد کافر اہل زنار است۔ علم از برائی مطالعہ مجلس ملاقات انبیا است کہ نصیب العلما وارث الانبیا است نہ علما وارث نفس بر یا ہوا است کہ ہوا باز دارد از معرفت خدا و از مجلس انبیا۔ علم از برائی مطالعہ موافق رحمان مخالف شیطان۔ این چنین علم و علما دوست خدا، وسیلہ النجات، رسانندہ بمجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی الحیات۔ بدانکہ علم قرآن و حدیث نبوی قدسی مجموعہ مجمل علم علوم حاصل کردن از علم عین است و خواندن علم عین فرض عین است۔ و عالم عین عین را گوید و عین را شنود و عین بیند و عین داند و عین بستاند بجز عین دیگر ہمہ نسیان گرداند۔ و عین یک حرف است کہ از علم عین و از حرف عین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را با عین شرف است و در علم عین مشاہدہ قرب اللہ حضوری معراج است و خوانندہ علم عین عالم لایحتاج است۔ قال علی کرم اللہ وجہہ مَنْ تَعَلَّمَنِيْ حَرْفًا فَهُوَ مَوْلَائِيْ۔ حرف عین است عین عبادت و عین ارادت و عین اجازت و عین عنایت است عفواً لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

باید دانست کہ کامل عارف فقیر پنج طریق است۔ کامل عارف ازل لازوال و با وصال و لاخلل۔ کامل عارف ابد فنا فی

اللہ از مہد تا لحد اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ کامل عارف در دنیا دون اہل دکان در چرا و چون بنام ناموس بنفس کار زبون۔ کامل عارف عقبیٰ نظر بر حور قصور، تقویٰ آنرا لازم است از برائی طلب بہشت خوشوقتی نفس ضرور۔ کامل عارف نفس فنا و روح بقا مشرف دیدار لقا، نہ خدا و نہ از خدا جدا، یکدم از حضوری قرب خدا و دوام ملازم مجالس حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ این است مراتب کامل عارف حکیم و عارف کامل قدیم و عارف کامل صراط المستقیم۔ از مردہ دل جاہل خدا تعالیٰ پناہ بخشد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

از تصور اسم اَللّٰہُ ذات در دل میزاید از سر تا قدم نور انوار۔ این است مراتب اہل تصور مشرف دیدار۔ از ذکر فکر ورد وظائف و از رجوعات خلق نفس فربہ گردد و صورت وسوسہ و اہمات خیال تجلی بخشد و مجلس مینماید و احمق میداند حضور وصال، باخبر باش کُلُّ اِنَاۤءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ از وجود بشناس۔ بدانکہ اہل ہدایت عنایت ولی اللہ ولایت اولیا اللہ لایحتاج سر دفتر غنی فیض فضل اللہ عنایت ازل بر کونین حاکم امیر اولی الامر مالک الملکی فقیر است روشن ضمیر۔ المطلب آنکہ در نظر فقیر بادشاہ دنیا غریب عاجز مفلس متحق، گدائی جمعیت پریشان مثل حقیر است۔ زیرانکہ فقیری کہ تمام توفیق دارد ظاہر باطن گنج تصرف بانظر تحقیق بردارد۔ آنرا فقیر اولیا اللہ و اولیا کل مرتبہ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔ چنانچہ جز محتاج کل است۔ اولیا آنرا نیز گویند کہ نافع خلق باشد۔ حدیث خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ۔ بیت:

فقیر لایحتاج باشد با خدا و از برائی زان خطابش اولیا

و نیز اولیا فقیر صاحب توفیق کہ کونین را در نظر برطی آوردہ باشد تحقیق بہ مقدار دانہ اسپند و جو حیٓ پسند صاحب توفیق را نیز میگویند۔ قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ و اولیا اللہ فقیر آنرا نیز گویند کہ از تصور اسم اَللّٰہُ ذات ہر دو جہان ہر یک درجات را بمد نظر منظور حضور بتوجہ بکشد و بتصرف باتصور حاضر کند و از تفکر حاضرات تمام کل و جز ہژدہ ہزار عالم را بنزدیک خود بتماشا حاضر گرداند و ہر یک عالم را فیض بخش فضل بہرہ ور رساند۔ این چنین مراتب را نیز فقیر اولیا اللہ گویند ہر کہ باتصور اسم اَللّٰہُ ذات و باتوجہ تحقیقات ہر یک ارواح انبیا و اولیا اللہ بتصرف کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضور گرداند یا آنکہ خود را در ان مجلس حضور برساند و از ہر یک مجلس انبیا اولیا اللہ قسمت نصیب مرتبہ بستاند۔ این را نیز فقیر اولیا اللہ صاحب قوت العلم و صاحب طی حی القیوم گویند و یا آنکہ باتفکر تصرف اسم اَللّٰہُ ذات و باتصور و حاضرات جملہ فرشتگان را حضور خود در تصرف آوردہ و از ہر یک فرشتہ مؤکل قسمت نصیب خود میسر دہ باشد۔ چنانچہ بعضی فرشتہ مؤکل علم باترتیب خاصیت اکسیر علم کیمیا مینمایند کہ بتجربہ و آزمائش نمودہ ہمہ در عمل در آید و بعضی فرشتہ مؤکل تعلیم علم اسم اعظم کنند و بعضی فرشتہ مؤکل بہ نجس سنگ پارس را در سنگ ریزہ باشارت کنند و اشارت بابشارت۔ چنانچہ حکم کنند ہمو نطور بستانند و سنگ پارس را باآہن سخت چسپانیدہ و برسیدن آہن سنگ پارس مطلق زر سرخ گردد۔ بعضی فرشتہ مؤکل مثل وحی جبرائیل بشان نزول مجلس وقت مقام از آیات قرآن تفسیر حدیث از ابتدا و انتہا تمام چنانچہ پیغام پیغمبران است از ابتدا و انتہا علم را

تعلیم کند۔ این را فقیر اولیا اللہ لایحتاج گویند واز فقیر اولیا اللہ واز تلقین فقیر اولیا اللہ واز توجہ فقیر اولیا اللہ طالب روز اول فقیر لایحتاج اولیا اللہ کامل گردد نہ احتیاج ریاضت ماند و نہ مجاہدہ رنج۔ کل وجزو خزائن اللہ در عمل او نصیب شود در یک ہفتہ و یا آخر روز پنج۔ این مراتب کامل قادری است۔ اگرچہ چرب خورد و برتن لباس اطلس زر کسوت پوشد و شیرین شربت نوشد و بانظر طالبان را بحضور رساند واحتیاج آنرا بہ ہیچکس نماند۔ این ابتدا کامل است۔

شرح ذبح چہار مرغ و شرح باطن صحیح و شرح راحت روح رنج کہ بذکر اللہ ہر موئی بہ تسبیح دائی ذکر سبحانی۔ بعضی را توفیق مراقبہ از معراج است و بعضی را مراقبہ از درجات سیر طبقات است و بعضی را مراقبہ از الہام قرآن آیات است و بعضی را مراقبہ از حضوری فنافی اللہ ذات است۔ تو نمیدانی ہر کہ را کشف شود از حضوری عیان آنرا شرم آید و ہرگز زبان نکشاید بمطالعہ علم بیان مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ و دوام مشرف بدیدار حضور۔ بر مرشد فرض عین است کہ طالب اللہ را روز اول باین مراتب رسانیدن ضرور۔ این قوت توفیق از باطن تحقیق از مرشد کامل قادری است و نفس بہ تزکیہ در قید در آید و قلب از تصفیہ روشن رو نماید و از روح تجلیہ معرفت توحید کشاید و از سر تجلیہ فنافی اللہ در آید۔ ہر کہ اول این چنین وجود را با نور و قرب حضور بختہ گرداند آنرا لائق است کہ علم دعوت میخواند بر قبور۔ چون صاحب دعوت عامل قبور و کامل حضور و اکمل بمد نظر اللہ منظور متوجہ از برائی دعوت خواندن قبر و یا آنکہ از برائی زیارت قبر روانہ شود، ہنوز گام از خانہ بیرون بدر نکشد کہ روحانی برائے استقبال پیش آمدہ ہم سخن شود تا بر سیدن قبر روحانی الہام دہد یا با دلیل وہم و یا از خیال فہم و یا از مضغہ قلب لحم و یا از جثہ نور ایمان و یا از جثہ شہادت جان حقیقت ماضی حال مستقبل میکند بیان۔ ہنوز اہل زیارت بر قبر نرسد کہ کار و مہمات دینی و دنیوی بمطلب شود۔ شخصیکہ متوجہ بہ دعوت خواندن قبور نیت کند تا بر سیدن قبر اگر روحانی باستقبال حاضر نبود معلوم شد کہ روحانی با جلالیت خشم غصہ و غضب بر قبر سوار و قبر مثل مرکب بار بردار روحانی از برائی جنگ و کارزار تیار در خانہ خلوت قبر ہوشیار۔ اگر خوانندہ عامل کامل قبور حضور بر قبر برسد اول فاتحہ بخواند و بعد از ان بتفکر اسم اللّٰہ ذات با توفیق جثہ نور بحق رفیق در قبر در آید و بتوجہ تحقیق اسم اللّٰہ ذات بتصور درجات روحانی را در تصرف قید کند۔ از غلبات تصور اسم اللّٰہ روحانی ہم سخن شود آنچہ مطلب دینی و دنیوی بتمامیت سرانجام رسد۔

اگر صاحب دعوت عامل قبور می بیند کہ روحانی از قہر جلالیت خوانندہ را نزدیک قبر خود آوردن نمی دہد عامل دعوت اہل دعوت را می باید کہ بآب نجس و بعمل نجاست روحانی را از مرتبہ بی مرتبہ و از منصب بی منصب و از ولایت بی ولایت و از درجات غوثی و قطبی و یا از مرتبہ شہادت سلب کند۔ بعد از ان روحانی تائب گردد و در حکم در آید و بنام اللہ زبان کشاید و بعاجزی زبان کشاید۔ بعد از ان بہ تصور اسم اللّٰہ ذات مرتبہ ولایت درجات بخش و عطا کند۔ این چنین دعوت را تیغ برہنہ و خوانندہ صاحب شجاعت شہسوار اہل ذوالفقار قاتل الموذی کفار دوام حاضر در مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بر دین قوی عامل از مردان خدا است۔ از تصور اسم اللّٰہ ذات حضور بکشاید مقام کشف القلوب و کشف القبور و از علم کشف

القلوب وکشف القبور ہرگز نرسد۔ بمراتب حضور کہ از علم الف الف الہام واز علم الف در الف مقام واز علم الف علوم الف علم ختم تمام۔ طالبی کہ در یکدم این جملہ الف کشف القلوب وکشف قبور ومراتب حضور طی نکند ہرگز بمرتبہ فقر ومعرفت نرسد اگرچہ تمام عمر سر بسنگ زند۔ قال علیہ السلام اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ واگر مردہ دل وبی باطن تمام عمر بر قبر بخواند ہرگز جواب باصواب نیابد رجعت خوردہ در حیرت وعبرت بماند۔ باید دانست کہ گنج کیمیا وگنج سنگ پارس وگنج اسم اعظم وگنج نظر عظیم این ہر یک گنج باقوت باطنی توفیق اہل دعوت قبور را در تصرف حضور است کہ ہر یک مؤکل وروحانی آوردہ حاضر کند کہ مؤکل وروحانی محتاج خواندہ اہل دعوت قبور است وخواندہ اہل دعوت قبور لا یحتاج دوام حضور۔ بر مرشد فرض عین است کہ طالب اللہ را روز اول باین مراتب رسانیدن ضرور۔

ابیات:

اول از مرشد طلب دنیا درم ۔۔۔ تا شوی عارف خدا اہل از کرم

اول از مرشد طلب اعظم عظم ۔۔۔ در وجود تو نماند ہیچ غم

اول از مرشد طلب قدر از قدر ۔۔۔ با نظر تو خاک گردد سیم و زر

اول از مرشد طلب دیدار کن ۔۔۔ بعد ازان راہی طلب زان راز کن

دیدہ آن باشد بود دیدار بین ۔۔۔ ہر کہ بی دیدار باشد آن لعین

شرح وجودیہ

بدانکہ آدمی را در وجود چند جسم است وہر جسم با چند قسم است وقسم با چند اسم است کہ وجود آدمی خزانہ گنج طلسم است۔ این طلسم اسم جسم را معما صاحب طلسم وصاحب اسم وصاحب جسم از حکمت معما صاحب معمامی کشاید وبعینہ عین بینماید۔ باید دانست بعضی جسم آدمی را مثل روحانی وبعضی جسم زندہ قلب وحیات جاودانی وبعضی جسم غرق فنافی اللہ اولیا اللہ با قرب سبحانی وبعضی جسم دوام در مطالعہ علم علوم، مطالب معرفت مطول کتاب حیّ قیوم بدل ورق وتجلی برق انوار رحمت دیدار خوانی۔ بعضی جسم بعقل حکمت شعور انسانی وبعضی جسم در ناسوت مردہ دل مطلق نفسانی وبعضی جسم پر خطرات وسوسہ واہمات از خناس خرطوم بہ شر شیطانی وبعضی جسم بہ اکل شرب وشہوت بدتر از گاؤ خر احمق حیوانی وبعضی جسم مشرف دیدار از شرک وکفر بیزار شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتبہ عظیم بردار عارف عیانی۔ بعضی جسم بد خصالت اَلْعَادَۃُ لَا یَرُدُّ اِلَّا بِالْمَوْتِ مثل طفل نادانی۔ این ہر یک جسم وجثہ ہفت اندام بالشرح شد تمام نیک وبد راپیشوائی طریق از ہر عمل حساب تحقیق است۔

ہر کہ خواہد کہ بی حساب وبی حجاب شدہ وجملہ ثواب در یک ثواب در آید ونور ایمان در وجود روشن شود ونا پرسیدہ در بہشت

رود از کنہ کلمہ طیب بخواند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بعضی را جسم از جلال و جمال در جہان باخبر باش اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بشنوای عالم حکیم عارف عاقل! بشنوای عالم احمق جاہل! قال علیہ السلام لَا تُکَلِّمُ کَلَامَ الْحِکْمَۃِ عَنِ الْجُھَّالِ۔

ابیات:

بی سر دیدن خدا باشد روا — کس نمی بیند بچشم سر خدا

کی بود این چشم مخلوقی صفت — آن چشم توحید قرب از معرفت

ہر کہ بیند آن بداند راز را — این مراتب عارفان جانباز را

از جثہ نہ جثہ برآید باد وار — زان ہر یکی جثہ برآید بیشمار

این است مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا این است مراتب ارادت وجہ شرف السعادت از علم عین العبادت واز اکمل الکامل اجازت۔ این چنین مراتب راموت انتقال نیز گویند۔ این چنین مراتب راموت معرفت حیات الوصل ہم گویند واین چنین مراتب راموت حیات القرب مشاہدۃ الانوار مشرف دیدار نیز گویند۔ موت اہل ناسوت رابعد از ممات در قبر عذاب خراب، وجود او خاک خاکستر از بود نابود شود۔ وموت اہل لاہوت لامکان راجسد جامہ ہفت اندام در قبر خاک درست مینماید پاک کہ جثہ او بہ تصور اسم اللہ ذات نور وقلب زندہ وروح تقدس او دوام در مجلس انبیا و اولیا اللہ حضور۔ این چنین موت را قرب المعبود میگویند۔ تماشا کونین در نظر اولیا اللہ نظارہ ممات وحیات یکی گردد بحکم پروردگار۔ بلکہ از حیات در ممات درجہ اعلیٰ با قرب حق تعالیٰ با قوت توفیق بسیار۔ قال علیہ السلام اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ۔ بموجب بالیقین و بااعتبار ہر کہ در حیات مراتب ممات کرد حاصل آنست فقیر درویش واصل۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

مشرف الانسان عارف دیداربین۔ شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ۔ ای جان عزیز باید دانست اگر عاقل دانستہ چنانچہ مغز در پستہ ہمہ اوست در مغز و پوست۔ از غایت تاثیر تصور اسم اللہ ذات با توفیق قرب حضور و یا آنکہ از تصرف عمل شہسواری دعوت قبور و یا باعتقاد توجہ اخلاص بتلاوت قرآن باطن معمور و یا در نماز سجدہ وجود مغفور یا از کنہ کلمہ طیبات خواندن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بشوق مسرور و یا از تفکر مشق مرقوم اسما نود ونہ نام باری تعالیٰ بر کونین امیر امور از ہر اعمال قبولیت وصال۔ چنانچہ مار برآید از پوست عارف باللہ راہمچنان یکبارگی از یک جثہ نہ جثہ برآید چہار جثہ نفس امارہ و نفس ملہمہ و نفس لوامہ و نفس مطمئنہ و سہ جثہ ہائے قلب برآید، جثہ قلب سلیم، جثہ قلب منیب و جثہ قلب شہید و دو جثہ روح برآید جثہ روح جمادی و جثہ روح نباتی۔

چون جملہ جثہ با اہل جثہ ہم صحبت میشود یک جثہ غیب الغیب مثل تجلی انوار برق نور پیدا می شود کہ نام آن جثہ توفیق الٰہی

است حکم کند جسمہائی نفس را کہ باجثہ قلب بغل بگیرد و قلب زندہ گردد و نفس با مطلق بمیرد و حکم کند جسم ہائی قلب را باروح بغل بگیرد و قلب مردہ شود و روح زندگی گیرد و حکم کند جسم ہائی روح را باجثہ سلطان الفقر توفیق الٰہی در بغل بگیرد روح مردہ گردد و جثہ سرّ زندگی گیرد۔ طالب اللہ را از سر تا قدم ہفت اندام شد نور و طالب اللہ شود ہمیشہ حضور۔ مرشد را فرض عین است کہ طالب اللہ را روز اول باینمراتب رسانیدن ضرور۔ بیت:

رفت نفس و قلب روح شد جدا　　جثہ شد نور وحدت از خدا

ہرکہ باینمراتب رسد آنرا حیات و ممات یکی شود و بمرتبہ فقر ہر آنکس برسد۔ قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ۔ وجود اہل نور را نفس نور و قلب نور و روح نور و سرّ نور و ہر اعمال او نور است و اہل نور تمام حضور است۔ این راہ تعلق بگواہی ولاف زنی نباشد۔ مراتب کن سخن شرح کامل مکمل عاشق و اکمل جامع معشوق اولیا اللہ فقیر۔ بدانکہ ابتدا مرتبہ فقیر عاشق مشرف دیدار است و متوسط مرتبہ دیدار است و انتہا مرتبہ مشرف دیدار است۔

ابیات:

ز نَحْنُ اَقْرَبُ یافتم نزدیک تر　　ز شہ رگی نزدیک بینم با نظر

نیست آنجائی مکان و نی نشان　　بیرون از کون و مکان دیگر جہان

گر کسی از من بپرسد می نما　　گر بیائی میبرم حاضر خدا

قولہ تعالیٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ابتدا این مراتب فقر است و طالب فقر را مرتبہ و منصب حضرت بی بی رابعہ رحمتہ اللہ علیہا و سلطان بایزید رحمتہ اللہ علیہ۔ فقیر کہ عاشق خدا است، معشوق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقیر آنچہ میگوید موافق این آیت نہ از سرِ ہوا۔ قولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ ج تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا ○ عاشق معشوق را و محبوب ربانی و عاشق جانی را مراتب زندگی بدیدار و بہ بیندگی قرب از قلب است۔ این آیت در باب اہل زندہ قلب است۔ قولہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ط قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ط قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ط قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا ط وَاعْلَمْ اَنَّ اللہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ واین حدیث قدسی نیز در باب عاشق و معشوق است اِنَّ فِیْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ مُضْغَۃً فِیْہِ قَلْبٌ وَ فِیْہِ رُوْحٌ وَ فِیْہِ سِرٌّ وَ فِیْہِ خَفِیٌّ وَ فِیْہِ یَخْفٰی وَ فِیْہِ اَخْفٰی وَ فِیْہِ اَنَا قولہ تعالیٰ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ ابیات:

نفس را بگذار تا بینی خدا　　شد حجاب نفس دیگر شد ہوا

نفس را بگذاشتن عمل از کدام غرق فی التوحید شو ہر صبح و شام

درباب عاشق نیز حدیث قدسی قولہ تعالیٰ مَنْ طَلَبَنِیْ فَقَدْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ مَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ عَشِقَنِیْ وَمَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَمَنْ قَتَلْتُہٗ فَعَلَیَّ دِیَتُہٗ وَاَنَا دِیَتُہٗ۔ عاشق را چند صفات است عاشق نظار مشرف دیدار کہ در نظر او دنیا و عقبیٰ زشت و خوار قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی دوم عاشق ہشیار سیوم عاشق دیدہ بیدار و توجہ پردہ بردار چہارم عاشق فدائی اختیار پنجم عاشق ہمیشہ در انتظار۔ عاشق را بہا قطع از نفس و ہوا۔

ابیات:

خون بہائی شد مرا دیدن خدا دیتی من خود یافتم اللہ لقا

بی چشم بینم سخن شد بیزبان عاشقانرا حال این است در جہان

گر تو خواہی عشق حق بی سر بیا تا بیابی معرفت وحدت لقا

سخن با سخن است با حق ہم کلام معرفت توحید این است شد تمام

زین مراتب عاشقان مذکور شد ابتدا ہم نور آخر نور شد

قولہ تعالیٰ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ ابیات:

ہر کہ خواہد یافتن دیدن خدا غرق فی التوحید شو فی اللہ فنا

غرق ہم غلط است شو روشن ضمیر با عیان دیدار بین کامل فقیر

قاضی عشق از عاشق حقیقی اہل مشرف دیدار دو گواہ طلب کند یکی گواہ از دنیا جیفہ مردار بیزار۔ دوم گواہ از شرک و کفر بدعت ہزار بار استغفار۔ باین دو گواہ دو مراتب دارد۔ یکی ذوق لازوال دوم شوق باوصال۔ ابیات:

عاشق من لایزالی با کرم کی بوند این عاشقان اہل از صنم

حسن را بگذار حسن راز بین تا محرم اسرار گردی بالیقین

این راہی است اثبات قدم و با اعتقاد دم۔ این راہ نہ بذکر مذکور، تا بلب گور رسیدن بجمعیت حضور۔ قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ۔

نیز شرح غرق وطی

بیت:

عالمان با طلب طالب کیمیا عارفان را نظر باشد باخدا

کیمیا گر دو جہان عالم خراب عارفان را غرق فی اللہ بی حجاب

زاہدان با تقویٰ باشد در ثواب　　　ہر یکی را با مطالب این جواب
عاشقان را قوت و قوت جان کباب　　　فقر فی اللہ ہمچو عنقا بی حساب

نیز شرح طی وطاعت۔ بدانکہ طالب تشنہ مستسقی را اگر دریا عمیق معرفت میدہند دریکدم مینوشد۔ مرشد کامل درمیان یک شبان روز ویا دریک ہفتہ ویا ماہ ویا سال ویا ہر ساعت ویا ہر لحظہ ویا طرفہ زد بدیدار رساند بلکہ طالب دیدار راایام وسال شمار کردن چہ درکار بلکہ جان بلب قبر بردن بالیقین و باعتبار تراچند روز در دنیا زندگی از برائی بندگی۔ دوام کہ آن بندگی را نام معرفت تمام برآمدن از جثہ نفس و درآمدن بجثہ قلب و روح کہ آنرا حیات ممات یکی گردد۔ قال علیہ السلام اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ فقیر راموت چنانچہ نوم وصال نوم العروس ومشاہدہ حضور وجود نور۔ قال علیہ السلام اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ۔ ہر طریق و باہر توفیق از تصور اسم اللہ ذات تحقیق از کامل مرشد طالب صادق را دوام مشاہدہ دیدار است ومجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعتبار است۔ از مرشد کامل طالب صادق را یک توفیق ومرتبہ وقوت وقت نصیب گردد ظاہر باطن۔ این راجمعیت کل گویند۔ جمعیت کل حاصل نمیشود تا آنکہ مرشد طالب اللہ را ہفت علم در ہفت روز نصیب نہ گرداند۔ اول علم کیمیا اکسیر کہ تمام دنیا در قید تصرف اوست وعلم کیمیا اکسیر در قید علم سنگ پارس تاثیر است وعلم سنگ پارس تاثیر در علم تفسیر است وعلم تفسیر در قید علم لوح محفوظ روشن ضمیر است وعلم روشن ضمیر در قید علم عین العیان ناظر نظیر است وعالم ناظر نظیر برکونین امیر مراتب فنافی اللہ فقیر است۔ مرشد یکہ روز اول این جملہ علم علوم نگرداند مطالعہ معلوم وطالب بتکرار نخواند ہر آنکس مرشد چہ طور باشد کہ بدتر از ستور باشد راہ مرشدی نداند۔ و در ہر علم عالم واقف احوال وصاحب قرب وصال عارف لازوال در طریقہ فقر قادری است۔ دیگری کہ دعویٰ کند دروغی لاف زن باشد۔ ابیات:

طالب صادق شدہ عنقائی گم　　　کی شود عیسیٰ صفت مرشد بہ قُم
مرد را رہبر بود مردِ خدا　　　کی بود این مرشدان از سر ہوا

شرح مستی

مستی از نفس ہستی، مستی از قلب باخدا پرستی، مستی از روح مشرف دیدار غرق پیوستی، مستی از فیض فضل اللہ از ان روز الستی۔ بیت:

مست را چشم بین است بیند لقا　　　عالم در علم دانستن روا

مست فقیر دریافتن است دریافت۔ بیت:

دریافتم بشناختم بینم دوام　　　این بود دیدار بینا با تمام

ناشناسان را مرتبہ بیعقل است۔ ہر کہ شناخت یافت حضور و ہر کہ یافت حضور با عقل کلی باشعور ذکر مذکور۔ بیت:

فقر را در فقر بردم قدم آوردم تمام ... در یکدمی من طی کردم آنچہ عالم خاص و عام

ہر کہ خود را کرد پنہان جسم خود در اسم حق ... حق ز حق حق یافتہ شد غالب بر جملہ خلق

احتیاجی کس ندارم التجائی نیست کس ... غرق فی التوحید گشتم شد فنا فی اللہ بس

این عطا اللہ فیض فضل اللہ از مرشد کامل محبوب است۔ طالب مجذوب عاقبت مردود بیشک خلاف شرع شود۔ ہر کہ خلاف شرع میشود ہیچ منزل مقام نرسد۔ آنچہ گوید کذاب لاف زند۔

نیز شرح طی

از طی اسم اللہ ذات ہفت وجود مردہ قلب قالب طالب را میشود حی حیات نجات۔ بیت:

ہر کہ داند طی طاقت او تمام ... میشود دیدار آنرا ہر دوام

بدانکہ چہار کتب توریت انجیل زبور فرقان و آنچہ کل مخلوقات جن و انس فرشتہ مقامات ذات صفات وطبقات در طی اسم اللہ ذات وکلید کلمہ طیبات است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بیت:

طرفہ زد این طی را بکشائی تو ... ہر مطالب طالبا از طی بجو

بدانکہ شرح استغراق طی توحید غرق چند قسم است و باچند اسم است و باچند رسم است۔ بدانکہ غرق توفیق و غرق تحقیق و غرق طریق و غرق دریائی عمیق و غرق نفسانی شیطانی دنیا بخطرات پریشانی جنونیت زندیق و غرق فرشتگان طیر سیر دیگر است و غرق مجلس انبیا و اولیا اللہ روحانی لاہوت لامکانی دیگر است۔ بعضی ظاہر توفیق و باطن تحقیق و بعضی غرق ظاہر تحقیق و باطن توفیق و بعضی غرق ظاہر باطن بموافق و ہم خیال راہزن بدطریق۔ فقیر کامل بر کونین حاکم امیر این است کہ فقیر را از میان حروف اسم اللہ ذات راہ و اسم اللہ ذات طرفہ زد میسر د بحضور غرق فنا فی اللہ نور با قرب اللہ چنان در طی اسم اللہ ذات در فنا فی اللہ غرق در آید کہ در یکدم و بر یکقدم صور اسرافیل علیہ السلام بگوش زدہ شود، قیامت قائم شود و از مراقبہ یکدم می برآید بلکہ ہر کہ از تصور طی اسم اللہ ذات سبق میخواند در یکدم و بایکقدم چنان غرق میشود کہ قیامت و روز حشر حساب گاہ ہرگز یاد نماند۔ وجود را در اسم اللہ ذات فی اللہ بپیچیدہ اللہ تعالیٰ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ زندہ گرداند۔ بیت:

اول فنا بعدش بقا آخر لقا ... روز اول این مراتب اولیا

فقیر را این چنین قوت از قرب توفیق تحقیق است۔ بنابر آن دوام در مراتب ہوشیاریم باخبر داریم کہ فرض نماز خدا و نماز باسنت جماعت قضا نگردد کہ رضامندی خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در نماز پنج وقت است۔ ہر کہ نماز دائمی و نماز وقتی را دوست دارد آنرا اللہ تعالیٰ بمد نظر منظور مرتبہ او لازوال است۔ راز در نماز است و نماز در راز۔ فقیر عارف باللہ را

نماز وراز ہر دو بال و پراست ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

شرح مراقبہ واستغراق

طالب قلب قرب وبسبب قہر باجذب اگر سلب شدہ باشد و یا طالب رجعت خوردہ باشد و یا طالب را فقر فاقہ گرنگی بردہ باشد کہ شب وروز در فقر شکایت ومحروم از معرفت اللہ ہدایت باشد و یا طالب مردود باز گشت خورد از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واز معرفت اللہ منکر عاق میشود و یا طالب از مرشد نفاق ورزیدہ باشد و یا طالب شب وروز بی قرار و بی جمعیت دوام بمقام حیرت وعبرت ودیوانگی وجہولیت باشد و یا علم دعوت تکسیر رخ ننمودہ باشد واز علم ہرگز طبیعت و ملکہ وذہن وفہم نکشاید و یا آنکہ کل وجز را تمامی مخلوقات ہر روحانیت وہر مقامات ذات صفات درجات در عمل خود از قوت تصور اسم اللہ ذات توفیق در تصرف تحقیق آوردن خواہد وظاہر ہمیشہ ہمسخن با مردم خاص وعام وباطن ہمسخن در مجلس انبیا واولیا اللہ ذکر مذکور از حال ماضی مستقبل حقیقت حاصل کردن واصل شدن تمام ہر یکی راچہ علاج است ۔ مرشد کامل بر طالب مرید اول مرتبہ علم کیمیا اکسیر وعلم دعوت تکسیر عطا کند وطالب باغنایت علم اکسیر کیمیا وعلم تکسیر دعوت لایحتاج میشود وغرق فنافی اللہ در مشاہدہ معراج قدم زند ۔ بعد از ان بر مرشد لازم است طالب اللہ را تلقین دہد۔ ابیات:

طالبی در طلب مرشد راز سخت | طالبی میرود در قبر باشد شاہ تخت
در عمل من تخت قبر اختیار | مرشدی و طالبی دشوار کار
طالب از توفیق یابد ہر طریق | مرشدی تحقیق باشد در غریق

اگر طالب جان فدا در طلب مولیٰ باخلاص طیار است مرشد باھو قادری را در یکدم رسانیدن با توجہ اسم اللہ ذات چہ مشکل کار است۔ ابیات:

خوش بیا ای طالبا حق! حق پسند | دنیا را بگذار باشد روز چند
من حقیقت یافتم این دنیا را | دنیا را بگذار بہر از خدا

بدانکہ تصور توفیق وتصرف تحقیق عصائے حضرت موسیٰ صلوات اللہ علیہ است و یا جام جہان نما است و یا آئینہ سکندری است و یا آتش گلزار حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہ است و یا دم حضرت عیسیٰ علیہ السلام است و یا قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام است و یا معراج حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و یا خاتم ملک سلیمانی علیہ السلام است۔

ابیات:

گنج بخشد مرشدی کامل عطا | سبق خواند طالب از کیمیا
سیماب را کشتہ کند کامل نظر | نظر کامل بہ بود نظر از خضر

این کیمیا گر کی بود اہل از ہوس ‏ ‏ ہر کہ داند لب بلب بستہ بہ بس
گر ترا شد آرزوئی کیمیا ‏ ‏ طالب طلب کن از مرشدی عارف خدا
از خود دہد یا میدہاند این نصیب ‏ ‏ طالب نالائق از اہل رقیب
کم حوصلان را گفتنش باشد خطا ‏ ‏ حوصلہ باشد وسیع لائق عطا

شرح طریقہ قادری

بشنو اگر عاقلی ہوشیار! اگر غافلی پنبۂ غفلت از گوش بدر آر، اگر عاملی باید کرد اعتبار، اگر کاملی ببین این حکایت را ہمیشہ صد بار یاد آر ہمیشہ ہزار بار۔ باید دانست طریقہ قادری حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ راز گنج بخش و بردار از وجود ناقصان ریاضت رنج کش۔ طریقہ قادری مثل تیغ برہنہ بران تیزتر۔ ہر کہ با طالب مرید فرزند حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ دم دشمنی زند سر او از گردن او جدا شود۔ اگر طالب مرید فرزند حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ صالح است در آستین حضرت پیر است و اگر طالب مرید فرزند حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ طالح است حضرت پیر در آستین وی طالب مرید فرزند است۔ ہر کہ ایشان را آزار دہد حضرت پیر آستین بیفشاند و آزار دہندہ را تا ہفت کرسی خراب گرداند۔

بدانکہ چون حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ بشب معراج شد و حضرت پیر رحمتہ اللہ علیہ گردن بزیر پائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ و قدم بفرمودہ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجملہ ولی اللہ اولیا اللہ بر گردن بردہ۔ ہر طریقہ خرقہ پوش و طریقہ قادری از محبت و معرفت توحید اللہ دریا نوش۔ در ہر طریقہ سجادگی و در طریقہ قادری فنا فی اللہ از نفس آزادگی۔ در ہر طریقہ قائم مقام است و در طریقہ قادری ہدایت و معرفت فقر تمام است۔ در ہر طریقہ جبہ و دستار است و در طریقہ قادری جمالیت مشاہدہ حضور مشرف دیدار است۔ در ہر طریقہ ورد تسبیح است و در طریقہ قادری وحدت غرق نفس ذبیح است و در ہر طریقہ طالب مرید را از تقلید بمقراض مثل حجام موئی برید است و در طریقہ قادری توجہ بعین نما مطلق توحید است۔ ابیات:

ہر طریقہ مفلس و بر در سوال ‏ ‏ قادری صاحب غنایت با وصال
من قادریم حاضریم باخدا ‏ ‏ طالبان را مینمایم مصطفیٰ

فقیر آنچہ میگوید از راہ حساب نہ از راہ حسد۔ قال حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ اَوْلِیَآءِ اللّٰہِ۔ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روان شدند بر براق سوار و جبرائیل علیہ السلام پیش پیادہ جلودار از عرش بالا بگذشتہ بمکان اعلیٰ لامکان با قرب حق تعالیٰ بمقام فنا فی اللہ ذات بیرون از کونین واز شش جہات بہ قاب قوسین رسید۔ صورت نور الہدیٰ زیباتر بحضور خدا صورت فقر را دید۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید کہ این صورت

فقر از کدام است کہ بحضوری معشوق اللہ تمام است؟ حکم شد کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مژدہ بادترا کہ این صورت زیبا تر فقر محیٰ الدین شاہ عبد القادر جیلانی است کہ از آل تو واز اولادِ علی المرتضیٰ حسنی الحسینی الجیلانی۔ فقیری خطاب از ان است۔ قال علیہ السلام اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ کہ محیٰ الدین از فقر من است ومن فخر محیٰ الدین۔

دانی ہر کہ بے وضو در حین حیات نام محیٰ الدین الرحمتہ والرضوان میگفت سر از گردن او جدا می شد۔ این نیز آزمائش از ان است مراتب قرب فقر خدا از سر تا قدم بارگرانی فقر چنان بود کہ این بارگرانی فقر از ابتدا تا انتہا حضرت شاہ محیٰ الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز می ربود۔

دانا وآگاہ باش پیر زن مرید ومرشد اہل تقلید مثل حجام موئی برید بسیار است۔ پیر مرشد مثل قادری فقیر باشد کہ بایک نظر حاضر کند عارف نظار وحب جیفہ نجاست از دل بتراش۔ در آن وقت شب معراج ارواح حضرت پیر دستگیر را حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم علم وتلقین حلم ومعرفت ارشاد بحضوری دست بیعت متنفخر وسر بلند قائم مقام خود شاہ عبد القادر خطاب تمام میفرمود۔ حضرت پیر مادر زاد ولی اللہ بود، دست بیعت کردہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ و ظاہر کہ دست بیعت از کسی مرشدی در طلب نمود وآنچہ مرشدان در مقام ناقص طلب میبود ایشان را بتوجہ باطنی از مقام طلب بیرون کشیدہ با نتہا مرتبہ مرشدی میر بود۔ دیگر مردم طالب میکند وحضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ طالبان را بمرتبہ ومنصب مرشدی میدہد ظاہر۔ از حضرت پیر ہمہ طالب اند ومرید، حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ بمرتبہ خود ہیچ کس رانداید۔ قال علیہ السلام اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ بدانکہ طریقہ قادری مثل بادشاہ است وطریقہ ہا دیگر مثل رعیت ویا فرمانبردار در حکم تمام۔ ہر طریقہ را ریاضت وطریقت سلک سلوک پیشوا راہ است وکامل قادری را روز اول مشرف دیدار حضوری انوار با قرب اللہ است۔ مثنوی:

سہروردی زان فقر آگاہ نیست نقشبندی را ز فقرش راہ نیست
خواجہ چشتی ریاضت راہبر بہر دنیا عز و جاہ و سیم و زر
ابتدائے قادری را شد لقا انتہائے قادری با مصطفیٰؐ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ سَکَتَ عَنِ الْکَلِمَۃِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطٰنٌ اَخْرَسٌ فقیر آنچہ می گوید از راہ حساب نہ از راہ حسد کہ مرتبہ قادری در وہم وفہم نگنجد لاحد ولاعد۔ دشمن طریقہ قادری از سہ حکمت خالی نباشد اول رافضی خارجی دشمن قادری است، دوم ناقص کاذب وحاسد، سیوم مردود ومنافق۔ ای جان عزیز! عقل باید باد انش تمیز۔ ہر آنکس در معرفت وفقر قدم زند کہ در طریق طریقت ابتدا وانتہا پیر مرشد راحق باطل با توفیق تحقیق کند وتوفیق نیز چہار قسم است۔ اول توفیق علم کہ متعلق از انسانیت شعور است۔ دوم توفیق تصور اسم اللہ ذات کہ نصیب ولی اللہ اہل حضور است۔ سیوم توفیق از تصدیق کہ از ذکر قلبی انوار با تجلی غرق مشرف دیدار کہ باطن معمور است۔ چہارم توفیق از تصور نفس فنا و با تصرف روح

بقا مرتبہ عارف خدا کہ دوام بمد نظر اللہ منظور است۔ در طریقہ قادری بتلقین این چہار توفیق طالب اللہ را بخشیدن فرض عین مرشد کامل قادری را ضرور است۔ باید دانست در ہر طریقہ طریقت رنج کش آفات است و در طریقہ قادری روز اول فنا فی اللہ نصیب تصور ذات است۔ طریقہ قادری مثل آفتاب است و دیگر طریقہا مثل چراغ۔ و اکثر جاسوس شیطانی و وسوسہ خطرات نفسانی بعضی از راہ حیلہ وسیلہ از خلافت قادری میگیرند۔ ظاہر با مقصود و باطن مردود و میگویند کہ ما از ہر طریقہ خلافت داریم۔ قادری را صد حیا و ہزار شرم با طریقہ دیگر۔ طالب مرید قادری نہ التجا آرد و نہ از طریقہ دیگر احتیاج دارد۔ طالب مرید قادری مثل نر شیر ہرگز روئی روبہ نہ بیند و طالب مرید قادری مثل شہباز قدس بلند پرواز ہرگز ہمنشین نشود بغلیواز و طالب مرید قادری مثل مست شتر، خار نخورد و بارِ گران بکشد۔

باید دانست ہر کہ باخلاص خاص و اعتقاد با اختصاص میگوید یا شیخ عبدالقادر جیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ اُمْدُدْنِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بگفتن این نام مبارک ابتدا و انتہا روشن شود۔ معرفت ہدایت ولایت فقر تمام۔ قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ۔ تاثیر در نام معظم و مکرم شاہ عبدالقادر جیلانی محی الدین مشاہدہ حضوری معراج است۔ ہر کہ بگفتن نام معظم میشود نصیب مشاہدہ حضوری معرفت معراج آن را ریاضت و چلہ کشیدن چہ احتیاج۔ باید دانست کہ در ہر طریقہ طالب مرید را کوشش بذکر فکر مراقبہ و مرشد را بتوجہ باطنی کشش احتیاج باشد و در طریقہ قادری نہ احتیاج کوشش و نہ کشش با تصور اسم اَللّٰہُ ذات خوانندہ بیک توجہ طالب مرید را بحضور رساند۔ مثنوی:

نیست کشش و نی کوشش ثواب	غرق فی التوحید فی اللہ بی حجاب
رفت نفس و قلب و روح و ہم ہوا	غرق فی التوحید بینم رو خدا

غرق کرا گویند و توحید کرا خوانند؟ غرق و توحید غیر مخلوق است کہ از اسم اَللّٰہُ ذات میکشاید و از حروف اسم اَللّٰہُ ذات مینماید۔ این مراتب برحق است کہ از حق است با حق است۔ چون از تصور اسم اَللّٰہُ ذات وجود ہفت اندام میشود پاک مطلق نور و صاحب تصور اسم اَللّٰہُ ذات بیشک میشود حضور باطن معمور وجود مغفور۔ قولہ تعالیٰ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ پس اہل وجود مغفور در قید تصور اسم اَللّٰہُ ذات لازوال باوصال۔ پس معلوم شد کہ صاحب باوصال تصور اسم اَللّٰہُ ذات بگناہ کبیرہ و صغیرہ ہرگز سلب نشود کہ از تقویت اسم اَللّٰہُ ذات لازوال۔ پس معلوم شد کسی را کہ از سر تا قدم اسم اَللّٰہُ ذات در تصرف خود آوردہ میگرداند نور۔ ہر آنکس سبق از علم میخواند نور آن را نفس نور، قلب نور، روح نور، سِر نور، بینائی نور، شنوائی نور، گویائی نور، قال نور، افعال نور، اعمال نور، احوال نور، وصال نور، جمال نور، خوردن نور، شرب نور، خواب نور، مشرف دیدار نور، تصور و تصرف نور، تفکر توجہ نور، معرفت قرب نور، جمعیت با ایمان نور و ہر اعضا نور۔ اینست ابتدا طالب مرید قادری با ایمان باطن معمور۔ قول حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ لَا یَمُوْتُ مُرِیْدِیْ اِلَّا عَلَی الْاِیْمَانِ کہ کلمہ طیب بوقت مردن جاری شود بتوفیق رفیق حضرت شاہ محی الدین تحقیق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

شرح نور

پس نور کرا گویند و نور چیست؟ نور کہ از میان حروف اسم اللہ ذات میسر آید آن انوار وسیلہ دیدار است و نصیب ولی اللہ اہل ہشیار است ۔ و دنیا ظلمات مطلق جیفہ مردار است ۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۔ اہل نور اولیا اللہ طالب مرید قادری دوام در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور و بمد نظر اللہ منظور ۔ ہر کہ باین مراتب رسد در قید قرب اللہ میشود ۔ ہر گاہ خود را بخدائی سپارد و درمیان خود را نیارد ۔ ہر کہ مطالعہ معرفت و علم علوم تصوف قرب اللہ حیّ قیوم نظر انداز دآن سیاہ دل شرمندہ احوال بی خبر از حال وصال ۔ تصوف حرف و صورت نور از توفیق حضور کلام اعلام سخنان خدا است کہ عطا از خدا است و آنچہ سرّ اسرار باقیہ از ہجرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماند اکنون ہمون شود ظہور ۔ این تصنیف از معجزات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنچہ باقیماندہ باشد و در باطن این فقیر علم از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزات خواندہ ۔ این تصنیف از علم معجزات منور سرّ اسرار بالیقین و باعتبار میگردد اظہار ۔ و اکثر بزرگان و مصنفان را تصنیف از الہام است و این فقیر را تصنیف از قرب اللہ و باحضوری مشرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام است ۔ مطالعہ این کتاب کم بخت بد طالع را نیک طالع گرداند ۔ ہر کہ این راشب و روز میکند مطالعہ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس ۔ این تصنیف نہ از علم واردات و نہ از ابتدائے نفی اثبات از ذات است کہ باذات است حیات است کہ باحیات است نجات است کہ با نجات است از قرآن ناسخ آیات است کہ با آیات از ان درجات است اعلیٰ کہ ابتدائے قرب باحق تعالیٰ قریب ۔ این نعمت و سعادت عاشقان و واصلان را شد نصیب جزاک اللہ مراتب فنا فی اللہ ۔ ابیات:

گر کسی از من بپرسد قرب حق — ترک دہ جملہ خلق و از ہر طبق

با نظر دیگر مبین گر بینہ ای — گر نہ بینی حاسد اہل از کینہ ای

من آنچہ میگویم از راہ حساب و نہ از راہ حسد و اکثر در بعضی طریقہ حاصل شود درم دنیا جیفہ مردار از حد زیادہ بسیار و در بعضی طریقہ حاصل شود ریاضت تقوی بہشت گلشن گل بہار و در طریقہ قادری حاصلیت معرفت اللہ دیدار ۔ مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ سَکَتَ عَنِ الْکَلِمَۃِ الْحَقِّ فَھُوَ شَیْطٰنٌ اَخْرَسٌ طالب دنیا مخنث، طالب عقبیٰ مؤنث و طالب مولیٰ مذکر ۔ طالب مرید ہر طریقہ از برائی دنیا متفکر و طریقہ قادری تارک فارغ مرد مذکر ۔ باید دانست کہ معرفت و توحید تمام و با توجہ طی کند کل مخلوقات ہر یک منزل مقام طی کند خاص و عام و طی کند ہر دو جہان در یک حرف توحید ۔ این است انتہا راہ معرفت توحید تجرید تفرید کہ در ابتدا سبق محبت بخشد بی محنت و طلب بخشد بیطاعت و راز بخشد بیریاضت و مشاہدہ بخشد بیمجاہدہ و معرفت بخشد بی مراقبہ و گنج بخشد بیرنج و توفیق بخشد بیطریق و قرب بخشد باقوت و

آگاہ بخشد با نظر نگاہ و ذکر بخشد با فکر و بقا بخشد بی فنا و لقا بخشد بی جفا و دیدار بخشد با قلب بیدار و معراج بخشد بی استدراج و حضور بخشد با جسم نور و علم بخشد با حلم و حکمت بخشد با حکم و دم بخشد بیغم و جود بخشد با کرم و پاس بخشد با انفاس و صدق بخشد با تصدیق و اقرار بخشد با صدیق و ترک بخشد با توکل و رحمت بخشد با روح و زندگی بخشد با قلب و بینندگی و تصفیہ بخشد با چشم عیان و تزکیہ بخشد با نفس امارہ و سِرّ بخشد با اسرار و مجلس بخشد با اعتبار و یقین بخشد با دیدار و جمعیت بخشد با جمال و وحدت بخشد با وصال و وصال بخشد لازوال و قال بخشد با حال و حال بخشد با احوال و تصرف بخشد با تصور و توجہ بخشد با تفکر و غرق بخشد با مشاہدۂ حضور و کشف کرامات بخشد با اہل قبور و حیات بخشد با ممات و سیری بخشد با گرسنگی و غنایت بخشد با عنایت و ہدایت بخشد با النہایت و ادب بخشد با حیا و رضا بخشد با قضا و وصل بخشد با اصل و توفیق بخشد با علم دقیق۔ این جملہ مراتب ہا و قرب خدا و مجلس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این نیز مراتب ہا مبتدی قادری است برین مغرور مشو راہ فقر پیشتر است از ان چنانچہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بر قادری عطا فیض فضل خدا میکنم بیان۔

بشنوای طالب جان فدا! بشنوای مرشد فیض فقر نما! انتہا فقر بفرمان یکی صبر دوم رضا۔ برین مشو مغرور پیشتر باید رفت۔ آخر فقر چیست؟ فقر را چہار مراتب است۔ اول آنکہ بتصور اسم اللہ ذات غرق شود مدام و کونین ہر دو جہان بہ تحت اقدام و جملہ فرشتگان در حکم در آیند مثل غلام، این است فقر تمام۔ این نیز فقر خام برین مشو مغرور قدم پیشتر باید بر د فرض عین است ضرور۔ از عرش تا تحت الثریٰ با نظر طی کند و با نظر مردگان اہل قبور را زندہ کند حی و لوح محفوظ در آرد دوام در مطالعہ و بینماید مردم را نیک و بد طالع و برائے پنج وقت نماز در حرم کعبۃ اللہ حاضر شود و حلال خورد و حرام را ترک کند۔ اینست فقر تمام۔ این ہم فقر خام برین مشو مغرور پیشتر باید رفت فرض عین است ضرور۔ این ہمہ مراتب با ناسوت محتاج است و فقیر لایحتاج است و آنست لایحتاج کہ حاصل کند ہفت گنج و مشاہدہ ہفت معراج۔ حدیث اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ و ہفت گنج باین ہفت معراج تعلق دارد۔ اول معراج علم، دوم معراج حلم، سیوم معراج محبت، چہارم معراج معرفت، پنجم معراج مشاہدۂ حضور قرب، ششم معراج ہم صحبت مجلس انبیا و اولیا اللہ، ہفتم معراج جثہ ساکن در لاہوت لامکان و فنا فی اللہ بقا باللہ مراتب فقر اینست اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ۔ فقیر را از ان شناختہ شود کہ تمام فقر رسیدہ و طالب فقیر نیز از تلقین فقیر روز اول میرسد بمرتبہ تمامیت فقر بر کونین امیر۔ این چنین فقر و فقیر در طریقہ قادری است۔ طالب مرید قادری از طریقہ دیگر ہر گز نمیشود سلب کہ قادری مرید طالب بر ہمہ طریقہ باغالب کہ طریقہ قادری و فقر قادری از امر ہائی خدا تعالیٰ و امر غالب است۔ قولہ تعالیٰ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔

بشنو! قادری را از ہفت گنج پارس و ہفت پارسائی ہر کہ حاصل کند ہر آنکس در مرتبہ فقر رسد آنرا میگویند فقیر غنی و آنست فقیر لایحتاج حاضر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقیر کہ بدین صفت موصوف نباشد اہل شکایت شود از برائی نان زبان کشاید بر حکایت قسمت از خدا اند و نان با نام بستاند۔ این چنین فقیر را میگویند اہل شقی۔

شرح کامل

کامل عامل مکمل اکمل نور الہدیٰ معشوق خدا و جامع عاشق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ این مجموعہ مراتب کامل کل است کہ ہر مراتب کامل مکمل اکمل جامع نور الہدیٰ عاشق و معشوق در مراتب کل کامل میدر آیند۔ آنرا کامل کل میگویند اہل توحید کہ نظر و توجہ او مثل کلید در ہر مشکل مطالب قفل کہ کلید توجہ کامل اہل توحید می انداز د قفل مطالب راو اساز د چنانچہ بکشاید و مینماید۔ کامل بسیار طریق اند۔ بعضی از اہل تقلید و بعضی از اہل توحید و بعضی کامل زندیق خلق پسند و بعضی کامل پسند خالق۔ اکثر کامل بسیار است و مردمان ناقص کہ ناقص را کامل گویند بیشمار است۔ اما کامل سہ قسم است۔ کامل حیات اہل نفسانی و کامل ممات از اہل روحانی و کامل ذات صاحب قرب ربانی چنانچہ شاہ محی الدین سلطان عبد القادر جیلانی قدس سرّہٗ العزیز۔ پس کامل حیات کرا گویند و کامل ممات کرا خوانند؟ و کامل ذات کرا دانند؟ کامل حیات آنست کہ در حین حیات خود طالبان و مریدان را بتلقین فیض یاب گرداند و بفضل بہرہ از ہر مطالب رساند۔ این را بتوجہ توفیق کامل گویند۔ و کامل ممات آنست کہ در حین حیات خود ہیچ کس را از مردم طالب مرید نکند چون بمیرد از حیات در ممات مردمان را در خواب طالب مرید کند و بفیض بہرہ ور گرداند و آنچہ در باطن طالبان و مریدان را میسر ماید بظاہر مطلب میرساند۔ این را کامل تصدیق گویند۔ و کامل ذات آنست کہ آنرا حیات و ممات یکی گردد، ظاہر باطن و باطن ظاہر طالبان و مریدان را بہر درجات بہرہ ور گرداند و بہر مطلب مطلوب مرغوب القلوب رساند۔ قولہٗ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ و این کامل قاتل نفس تحقیق شہادت قلب و شہادت نفس و شہید اکبر روح و شہید اکبر کبائر سرّ اند۔ فقیر صاحب اسرار است کہ غرق بہ مشاہدہ دیدار۔ این چنین کامل فقیر را اگر طالب مرید با اخلاص و یا دوست و آشنا با اعتقاد خاص یاد کند ہموندم با توفیق روحانی حاضر میشود بجثہ نفس و یا بجثہ قلب و یا بجثہ روح و یا بجثہ سرّ و یا بجثہ نور۔ ہر کہ نام کامل گیرد بیشک میشود حضور بلکہ با طالب مرید ہمسخن میشود و یا وہم میدہد و یا دلیل بخشد و یا الہام و یا خیال و یا آواز و یا خوشبوی ریح بخشد و یا میسر ماید تسبیح و یا مشروحاً مینماید جمال لیکن بینندہ باشد صاحب معرفت از مرتبہ قرب وصال۔ اگر ظاہر باطن و باطن ظاہر مرشد بدین صفت نباشد وجود عظیم ظاہرو ہمسخن نشود بظاہر مرشد زن سیرت و مخنث صورت چہ طور باشد کہ مردہ دل بدتر از ستور باشد کہ در قید نفس اہل جور باشد۔ پیری و مرشدی و طالبی و مریدی نہ مرتبہ آسان کار است بلکہ مشاہدہ سرّ اسرار است۔ این چنین کامل تمام است فقیری را کہ برابر حیات و ممات اہتمام است و نوشدہ از نور معرفت اللہ آب حیات جام۔ اینست کامل فقیر را فقر فخر تمام۔ قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ تمامیت فقر لازوال است کہ بہ ہیچ گناہ نہ از سلب راہ بمد نظر اللہ نگاہ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ۔ تمامیت فقر و کاملیت فقر و معرفت فقر و قرب حضوری فقر و مشاہدہ انوار دیدار فقر در طریقہ قادری است۔ دیگر یکہ دعوی

کنند لاف زن دروغی کذاب مردہ دل اہل حجاب۔ اما کامل قادری در جہان کمیاب است وفیض بخش روشن ہم چنان چنانچہ آفتاب است۔ کامل قادری از ان شاختہ میشود کہ ظاہر طالب مرید را خود بتعلیم تلقین ارشاد نکند و بتوجہ باطنی و یا از حاضرات اسم اللہ ذات واز کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ داخل مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کند و تعلیم تلقین ومنصب ہدایت ولایت وحکم اجازت بدہاند از نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفراز گرداند وخود را درمیان نیارد و بخدا و برسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب مرید را بسپارد۔ قولہ تعالیٰ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔ کامل قادری کہ از باطن طریق بحضور مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسانیدن با توفیق نداند واز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیض ندہاند ہر آنکس از طریقہ قادری کامل راہ نداند واز قرب حقیقی قادری آگاہ ندارد واز کامل تلقین گرفتن مطلب تمام است واز ناقص تلقین گرفتن بر طالب حرام است۔

بیت:

من قادریم کاملم قرب از کرم ۔ قادری را دشمن است دنیا درم

المطلب آنکہ طریقہ قادری را قدرت وقرب وتوفیق وجمعیت تحقیق از الرحمٰن است، برکت از شریعت نص حدیث تفسیر باتاثیر روشن ضمیر از قرآن است۔ میدانی کہ دنیا جمعیت جمع کردن خوئے فرعون ومتاع شیطان است۔ ہر کہ گوید دین ودنیا ہر دو بر من بخش عطا است این جملہ حیلہ شیطان است واز سر نفس وہوا است۔ قادری را لازم است کہ اول تمام دنیا در تصرف در آرد چنانچہ در آرد ہمچنان بگذارد۔ عمل تصرف دنیا از برائی این است کہ از دنیا بتمامیت دل سرد شود و باز دنیا را یاد نکند۔ مصرعہ

؎ از دست نارسا است کہ مکارہ پارسا است

نیز شرح دعوت

دعوت انتہا کہ بخواندن این دعوت عرش وکرسی لوح وقلم کعبۃ اللہ وحضرت مدینہ منورہ از ماہ تا ماہی در جنبش در آید گویا کہ میشود از بود نابود چنانچہ قیامت قائم میشود حشر گاہ۔ ہژدہ ہزار عالم در حیرت عبرت خورد تا آنکہ این چنین دعوت خوانندہ از دعوت فارغ نشود۔ دعوت این است اشارت قبر وقرآن خوانندہ صاحب قرب وقلب قالب۔ این است مراتب دائرہ دل بادم۔

شرح ذکر

جان وتن ذاکر ہمیشہ بافرحت الروح بی غم۔ این چنین ذاکر در جہان کمیاب۔ بیت:

عالمی یکدم کہ دم در دم فنا | زندہ ماند آنچہ ذاکر با خدا

قال علیہ السلام ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ كُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ابیات:

ز ہر حرف کلمہ بود ذکرش ہزار | ز ہر حرف حاصل شود وحدت نگار

ذکر برساند بدیدار خدا | جز بدیدارش ذکر باشد کی روا

ذکر حق نور است باشد بی آواز | ذکر را بردار عاشق جانباز

غرق فی اللہ غرق با دیدار بر | ذاکران را شد بدیدارش نظر

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ اول ذکر ذاکر را بحضور در مشاہدہ میبرد۔ بعد از ان ذاکر جثہ خود را فراموش کند و غرق شود۔ ابیات:

ذکر با نور است ببرد با حضور | کی بوند این ذاکران اہل الغرور

ذکر یک ذوق است باشد لازوال | ذاکران را برد ذکرش با وصال

ذکر با موت است موت از معرفت | مردہ را زندہ کند عیسیٰؑ صفت

ذکر حبس و دم بہ بستن سر ہوا | ذاکران کی بوند این بی حیا

ذکر با عین است ذاکر باعیان | ذاکران را موت باشد لامکان

ذکر با فکر است فیض و با فضل | شد نصیب ذاکران را زان ازل

نیست ذکرش زانکہ تو فہمیدہ ای | ذاکران دیدار اللہ دیدہ ای

قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ۔ ابیات:

ذاکران را رو بود محبوب تر | کی بوند این ذاکرانش گاؤخر

چشم پوشیدن برسم کور را | روئی بنماید مرا وحدت لقا

ہر کہ می بیند بود آن قادری | کامل و عامل بود حاضر نبیؐ

ہر کرا شد ذکر با توفیق حق | خاکبوسی او کند جملہ خلق

با حضوری ذکر ذاکر خاص دین | خوش ببین ذاکر خدا اہل از یقین

ذاکران بیسر بود اسرار دار | بین اولش دیدار بعد از اعتبار

پیر من محی الدینؓ بود آن نیک نام | بر عرب ہم عجم ہندی شد غلام

باید دانست کہ پیر پیغام آوردہ برد از پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است، بخشندہ ذکر لازوال و رسانندہ معرفت وصال۔

ابیات:

ذکر توفیق است تحقیق از خدا ذکر تلقین است بود از مصطفیٰ

بی پیر بی مرشد بود شیطان صفت راہزن شد طالبان و از معرفت

ہر کہ باشد با ذکر ثانی خضرؑ ہر کہ او بی ذکر باشد مردود تر

احوالات حاضرات نقش دائرہ وجودیہ

بامشق معبود کلیہ مقصود از مرقوم کل و جز میشود معلوم۔ این گنج وجود طلسمات را صاحب معما این معما را میکشاید و مینماید بہ مفتاح محبت معرفت مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بمعرفت اِلَّا اللّٰہُ۔ ہر آنکس مرشد کامل با توفیق و طالب حق و باطل را کنندہ تحقیق از این سی حرفی باید دانست باحاضرات این است بالیقین است ہر یک دائرہ آئینہ روشن روی نما از معرفت قرب خدا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

تصرف ح حاضرات	تصرف ج حاضرات	تصرف ث حاضرات	تصرف ت حاضرات	تصرف ب حاضرات	تصرف ا حاضرات
تصرف س حاضرات	تصرف ز حاضرات	تصرف ر حاضرات	تصرف ذ حاضرات	تصرف د حاضرات	تصرف خ حاضرات
تصرف ع حاضرات	تصرف ظ حاضرات	تصرف ط حاضرات	تصرف ض حاضرات	تصرف ص حاضرات	تصرف ش حاضرات
تصرف م حاضرات	تصرف ل حاضرات	تصرف ك حاضرات	تصرف ق حاضرات	تصرف ف حاضرات	تصرف غ حاضرات
تصرف ی حاضرات	تصرف ء حاضرات	تصرف لا حاضرات	تصرف ہ حاضرات	تصرف و حاضرات	تصرف ن حاضرات

بیان عیان از ہر حرف روشن ضمیر معرفت مکشوف ۔ در ہر دائرہ دولت گنج دوام وعلم کیمیا اکسیر عمل تمام و ہر مؤکل در قید غلام ۔ این است طالبان را مژدہ اعلام ۔ شناختن نعم البدل نود و نہ نام باری تعالیٰ ، در تصرف آوردن اسم اعظم ۔ این است دائرہ نود و نہ نام:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

یا اللہ	یا رحمٰن	یا رحیم	یا مالک
یا قدوس	یا صبوح	یا سلام	یا مومن
یا مھیمن	یا عزیز	یا جبار	یا متکبر
یا خالق	یا باری	یا مصور	یا غفار
یا قھار	یا وھاب	یا رزاق	یا شکور
یا علی	یا کبیر	یا حفیظ	یا مقیت

یاحسیب	یاجلیل	یاکریم	یارقیب
یامجیب	یاواسع	یاودود	یامجید
یاباعث	یاشہید	یاحق	یا وکیل
یاقوی	یافتاح	یاعلیم	یاقابض
یاباسط	یاخافض	یارب	یارافع
یامعز	یامذل	یاسمیع	یابصیر
یاحکیم	یاعادل	یالطیف	یاخبیر

محمد	یاغفور	یاعظیم	یاحلیم
کل	جمعیت	ھو	فقر
یاخفی	یاحمید	یاولی	یامتین
یاحیّ	یاممیت	یامحی	یابدیع
یاصمد	یااحد	یاواحد	یاقیوم
یامؤخر	یامقدم	یامقتدر	یاقادر
یاباطن	یاظاھر	یاآخر	یااوّل

یاوالی	یامتعالی	یابرّ	یاتواب
یامنعم	یامنتقم	یاعفو	یارؤف
یامٰلک الملک	یاذوالجلال والاکرام	یامقسط	یاجامع
یاغنی	یامغنی	یامعطی	یامانع
یانور	یاھادی	یاباقی	یاوارث
یارشید	یاصبور	یاصادق	یاستار
یاضار	یاصابر	یانافع	فنا فی اللہ بقاباللہ

بشنو! در ہر احوال آدمی را علم میباید باشعور خواہ بعید ناسوت باشد خواہ در لاہوت لامکان باشد حضور حق و باطل را تحقیق کند از ہر ذکر مذکور خواہ غرق در فنافی اللہ بمد نظر اللہ منظور وخواہ در مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات سرور کائنات وفخر موجودات عین القرب باجثہ نور۔ طالب مبتدی وصاحب حاضرات اہل مراقبہ و اہل عیان و اہل خواب رامی باید کہ چون در تصرف وتصور و توجہ وتفکر درآید بوقت اشتغال برزبان کشاید درود یا لاحول یا از کنہ کلمہ شہادت وکلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درآورد بر ذکر مذکور مشرف حضور مجلس حقیقی آنچہ حق است برحال ماند وآنچہ احوالات شیطانی نفسانی جنونیت پریشانی باشد غائب و دفع گردد۔ آن کدام راہ است کہ تصور اسم اللہ ذات وتصور متبرکات مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات سرور کائنات رساند۔ اہل تصور را تاثیر اسم اللہ ذات وتاثیر مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنان در قبض آوردہ میگیرد کہ از عظمت مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واز گرمی اسم اللہ ذات از جان بی جان شود گوئی کہ بمیرد۔ اگر بہ بیند جان رود و اگر نہ بیند در حیرت پریشان شود۔ مطلب این است کہ ہر کہ را بدین طور شد ہفت اندام جثہ نور ہر آنکس لائق حضور شود۔

این است نقش ہفت اندام جثہ نور لائق حضور:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ کَفٰی بِاللّٰهِ — وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ — جمعیت کل

مرقوم — اللّٰه — تصور

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

عین بعین — اللّٰه اللّٰه — يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

محمد

فقر

عین بعین — لَهٗ هُوَ الْحَقُّ — يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ

دفع خناس — دفع خرطوم — دفع خطرات — دفع وسوسہ

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُهٗ — مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

توجہ — تفکر — اللّٰه — تصور

مثنوی:

جثہ با تصور اسم اَللّٰه نور شد | باطنش معمور جان مغفور شد
این مراتب قادری را از خدا | عز و شرف یافتہ از مصطفیٰ

مجلس صحیح کہ درآن مجلس ذکر مذکور نص حدیث با تسبیح بہ تیغ قاتل کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادرود۔ مقصود دیدن مشرف انوار دیدار مجلس محمد رسول اللہ کریم النبی پیشوائے امت و شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببین بچشم اعتبار و بادیدہ یقین مشروحاً بوصال باجواب صواب، نہ خام خیال عارف باللہ را نصیب شد عین جمال۔

این است حلیہ وصورت مبارک موافق حدیث حلیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

بیت:

ہر کہ بیند روئے نبوی مصطفیؐ   عالم و عارف شود قرب از اللہ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ وَلَا بِالْکَعْبَۃِ وَلَا بِالْقُرْاٰنِ اَیْ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ تَحْقِیْقًا لِاَنَّ الشَّیْطٰنَ لَایَقْدِرُ عَلٰی صُوْرَۃِ النَّبِیِّ وَاَنْ تَصَوَّرَ وَلَا عَلٰی ھَیْئَۃِ شَیْخِ الْکَامِلِ وَلَا یَصِیْرُ عَلٰی صُوْرَۃِ الْکَعْبَۃِ اللّٰہِ فَمَنْ اَنْکَرَ عَنْ رُوْیَۃَ النَّبِیِّ بِمُوَافِقِ الْحُلِیَۃِ فَقَدْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثِ النَّبِیِّ وَمَنْ اَنْکَرَ الْحَدِیْثَ النَّبِیِّ فَقَدْ اَنْکَرَ النَّبِیِّ وَ مَنْ اَنْکَرَ النَّبِیِّ فَقَدْ اَنْکَرَ اللّٰہَ وَمَنْ اَنْکَرَ اللّٰہَ فَقَدْ کَفَرَ۔ ابیات:

من دیدہ ام دیدار بینم ہر دوام   ورد من دیدار شد ہر صبح و شام

ہر کہ منکر میشود از مصطفیؐ   کاذب و مردود گردد روسیاہ

حدیثِ قدسی عِبَادِیَ الَّذِیْنَ قُلُوْبُھُمْ عَرْشِیَۃٌ وَ اَبْدَانُھُمْ وَحْشِیَۃٌ وَ ھِمَّتُھُمْ سَمٰوِیَۃٌ وَ ثَمَرَۃُ الْمَحَبَّۃِ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَقْدُوْسَۃٌ وَ خَوَاطِرُھُمْ جَاسُوْسَۃٌ وَالسَّمَآءُ سَقْفُھُمْ وَالْاَرْضُ بَسَاطُھُمْ وَالذِّکْرُ اَنِیْسُھُمْ وَ

رَبُّ جَلِیْسُھُمْ ۔حدیثِ قدسی عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اِیْجَادُھُمْ فِی الدُّنْیَا کَمَثَلِ الْمَطَرِ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَرِّ یُنْبِتُ الْبَرَّ وَ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرَّ قولہ تعالیٰ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَھُمُ الْجٰھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۔قولہ تعالیٰ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ٥ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَوْلَا الْفُقَرَآءُ لَھَلَكَ الْاَغْنِیَآءُ ۔قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَوْلَا الْفُقَرَآءُ لَبَرِصَ الْاَغْنِیَآءُ ۔ اگر فقیر نمی بودند اہل دنیا بزحمت ہلاک میشدند۔فقیر آنست کہ غرق فی التوحید انوار دیدار۔ بیت:

گر بنگرم جان میرود گر جان رود چون بہ نگرم
حیران درین کاری شدم یا بہ نگرم یا جان دہم

قطعہ:

ہر کہ می بیند بود کامل تمام
دنیا و عقبیٰ نزد او مثل غلام

از ہر مراتب لذت دیدار بہ
مرتبۂ دیدار دادی طاقت بردار دہ

گریبائی درباز است۔اگر نیائی اللہ بی نیاز است۔

شرح دعوت روضۂ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر کہ خواہد علم دعوت خواندن اول با ترتیب حرم روضۂ مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در چولستان بر زمین ریگ پاک آراستہ کند و در آن روضۂ مبارک قبر مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم راس سازد و بر قبر مبارک بانگشت بنویسد خوش خط محمد ابن عبداللہ و باز گرد بگرد قبر مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بانگشت بنویسد اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا و سہ بار بخواند بعد از ان دعوت بخواند با تصور اسم اللہ ذات متوجہ جانب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔بمراقبہ میرود۔بیشک ارواح مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین و با جمیع اصحاب لشکر یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم و بہ امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم و با حضرت شاہ محی الدین قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز حاضر شود۔آنچہ مطالب باشد با مہربانگی متفخر و سرفراز میفرماید ہنوز از ورد فارغ نشود ہر کاریکہ باشد ہمو ندم بمقصود زود برسد۔بعد از ان دوگانہ با ارواح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بخواند و سورۃ ملک ختم کند و فاتحہ بطفیل حضرت خاتم النبیین رسول رب العٰلمین مع جملہ اصحاب و با ارواح جملہ مسلمانان بخواند کہ عمل علم دعوت روز بروز ترقی تا قیامت باز نماند خواہ کسی را ببیند از دخواہ کسی را بنوازد و خواہ ملک آباد گرداند خواہ ملک ولایت ویران و خراب سازد۔ترتیب روضۂ مبارک و حرم این است۔خوانندہ صاحب عمل عامل کامل با اعتبار عصمت بردار بالیقین است بالیقین۔

طالب ہر وقت کہ میخواہد بحضور شود قرب دیدار خدا، طالب ہر وقت کہ خواہد بحضور مدخل مجلس میشود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، طالب ہر وقت کہ خواہد ملاقات کند با ارواح ہر یک انبیا و اولیا اللہ۔ این چنین از علم راہ راست و این علم معرفت قرب انوار دیدار۔ از کدام علم پیشوائی وسیلہ گواہ است۔ این است سلک سلوک لا غلط لا سلب لا رجعت لا زوال صحیح طریق۔ اول حضوری از خواب توفیق کہ از خواب لا غفلت تحقیق میشود مشرف حضور۔ این چنین خواب خلوت معرفت وصال نہ خواب خیال است۔ دوم حضوری الہام کہ از معرفت قرب اللہ صحیح و بذکر اللہ تسبیح با توفیق است کہ از تصور اسم اللہ ذات تحقیق است۔ الہام خاص از قرب اللہ وصال نہ از خام خیال است۔ سیوم حضوری از مراقبہ معرفت روشن ضمیر بنفس امیر با توفیق از تصور اسم اللہ ذات تحقیق بعین جمال است نہ از خام خیال است۔ چہارم حضوری با عیان است کہ قلب زندہ و روح در مشاہدہ حضور و نفس پریشان است با توفیق کہ از تصور اسم اللہ ذات تحقیق با فنا فی اللہ بقا باللہ وصال است نہ از خام خیال است۔ پنجم حضوری با تصدیق مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا موت از معرفت با توفیق از تصور اسم اللہ ذات و با حاضرات تحقیق است با جمعیت وصال نہ از خام خیال است مثنوی:

طالب از باھُوؒ چہ میخواہی طلب — دین و دنیا بر تو بخشم بہر رب

دین در توحید بینم با لقا — دنیا را بگذاشتم بہر از خدا

نیز شرح ذکراللہ چون ذاکر باشتغال بہ ذکر رب رود در مجلس حلقہ صف انبیا و اولیا اللہ میشود و ہر مواز سرتا قدم ہفت اندام زبان کشاید یا اَللّٰہُ نام۔ این مراتب ذکر ذاکر را ابتدا است و مراتب ذاکر متوسط فنافی اللہ و مراتب ذاکر انتہا بقا باللہ حضوری قرب دیدار پروردگار است۔ جنبش ہر موئی اعضا جنبش گوشت مضغہ لقمہ ذکر نیست، این تحرک حیات ناسوتی قلب قالب از سرہوا است۔ از ذکراللہ با تصور اسم اَللّٰہُ ذات در وجود آدمی چہاردہ انوار از قرب اللہ با تصور تجلی نور حضور دیدار کہ چہاردہ لطیفہ است غیر مخلوق۔ پروردگار از سر عنایت، ولایت، ہدایت لطف اللہ لطیف شریف نصیب ذاکر شرف الانسان۔ از سرتا قدم ذاکر را از ذکراللہ ہیچ ہیچ خطرات وسوسہ واہمات در وجود نماند۔ ذکر بمشاہدہ حضور با قرب اللہ راز است۔ ذکر آواز نیست از برائی آنکہ اگر ذکر با آواز است این چنین ذکر یاھُوْ کبوتر نیز میگویند۔ و این چنین ذکراللہ طوطی و فاختہ و مرغان ہم میگویند۔ بیت:

بدل ذکر حق باش ورنہ طوطی ہم   بصوت و حرف خدا را کریم میگوید

ذکر کہ نصیب ذاکر انسان جثہ از دنیا فنا در مراقبہ گوئی کہ مردہ ساکن لاہوت لامکان است۔ ذکر با اشتغال روح جمعیت با جان است۔ ذکر حضوری بمشاہدہ احوال با معرفت وصال است۔ نہ ذکر با این گفتگو قیل وقال است۔ ذکر و ذاکر خاص فنافی اللہ مشرف دیدار با اخلاص در طریقہ کامل سروری قادری وقادری سروری است۔ دیگر یکہ دعوی ذکر ذاکر میکند دروغی کذاب اہل حجاب بنام ناموس نفس خراب۔ قولہ تعالیٰ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ بیت:

ابتدائی ذکر مجلس انبیا   انتہائی ذکر بہ برد با خدا

ای جان عزیز! عالم باللہ با تمیز! باید دانست کہ تمام عالم جن وانس اہل عبودیت را آنچہ فی الدارین است۔ قولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ؁ اَىْ لِيَعْرِفُوْنِ تمامی اہل عبادت وتمامی اہل عارف بتفکر و این چنین تفکر دوام کہ بمشاہدہ انوار دیدار اللہ مدام۔ این است تفکر در یکساعت تمام قال علیہ السلام تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔ وتفکر نیز سہ قسم است۔ تفکر مبتدی عام عبادت یکسال است وتفکر متوسط خاص عبادت ہفتاد سال است وتفکر منتہی خاص الخاص مشاہدہ بین وصال بیشتر از عبادت جن وانس است۔ باید دانست تفکر منتہی نہ تعلق بذکر وفکر دارد ونہ بالہام مذکور با تفکر از خود فنا و با خدا ابقا مشرف لقا۔ بیت:

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا   در حقیقت معرفت بیند لقا

پس معلوم شد از تلقین منتہی صاحب تصور کہ تفکر از قرب تصرف است وتصرف از قرب توجہ است وتوجہ از قرب توحید است۔ و ہفت روز تصور با اہل توحید از سرتا قدم با نور پارسائی گردد چنانچہ اہل قرب این چنین فقیر پارسا را زبان پارس وقلب پارس وروح پارس ونظرش وتوجہ پارس وتصور پارس وتصرف پارس وجود فقیر بہ از پارس سنگ یک رنگ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ نقش اسم اَللّٰہُ ذات درین دائرہ حاضرات با توفیق تصور اسم نقش دائرہ را بہر طرف و بہر مقام کہ

بحاضرات بگرداند تحقیق اسم نقش دائرہ حاضرات بہر درجات رساند۔ این است نقش اسم دائرہ حاضرات و رسانیدن بذات صفات۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

تا ابد ۹ الله ناظرات	تا ابد ۹ لله ناظرات	تا ابد ۹ لہٗ ناظرات	تا ابد ۹ ھُو ناظرات	تا ابد ۹ محمد ناظرات	تا ابد ۹ فقر ناظرات
تا ابد ۹ ازل ناظرات	تا ابد ۹ ابد ناظرات	تا ابد ۹ دنیا ناظرات	تا ابد ۹ عقبیٰ ناظرات	تا ابد ۹ معرفت ناظرات	تا ابد ۹ انوار ناظرات
تا ابد ۹ دیدار ناظرات	تا ابد ۹ قرب ناظرات	تا ابد ۹ حضور ناظرات	تا ابد ۹ نور ناظرات	تا ابد ۹ جمعیت ناظرات	تا ابد ۹ ایمان ناظرات
تا ابد ۹ رجا ناظرات	تا ابد ۹ خوف ناظرات	تا ابد ۹ توحید ناظرات	تا ابد ۹ سودا ناظرات	تا ابد ۹ سویدا ناظرات	تا ابد ۹ ھویدا ناظرات
تا ابد ۹ نفس ناظرات	تا ابد ۹ قلب ناظرات	تا ابد ۹ روح ناظرات	تا ابد ۹ سرّ ناظرات	تا ابد ۹ لاہوت ناظرات	تا ابد ۹ لامکان ناظرات
تا ابد ۹ عیان ناظرات	تا ابد ۹ غرق ناظرات	تا ابد ۹ کلید ناظرات	تا ابد ۹ قفل ناظرات	تا ابد ۹ کل ناظرات	تا ابد ۹ جز ناظرات

نقش وجودیہ مراتب غوث قطب کہ از ذکر قربانی جان فانی بند بند میشود جدا۔ از یک جثہ ہر بند جثہ برآید و باز از ذکر قربانی فارغ شود جملہ جثہ باباز در یک جثہ درآید۔ این مراتب را قرب وجدانی گویند۔ این قاعدہ ابتدا طفل شاگرد فقیر است کہ در طلب فوق العرش سی ہزار مقام کہ برہوا تمام واز حق دریابد الہام و مطالعہ لوح محفوظ دوام۔ نقش وجودیہ ہر بند جدا جدا بذکر خدا اینست ہر عذاب بنفس وثواب بروح وثواب بی حجاب قلب از قرآن طلب۔ نقش این بالیقین است:
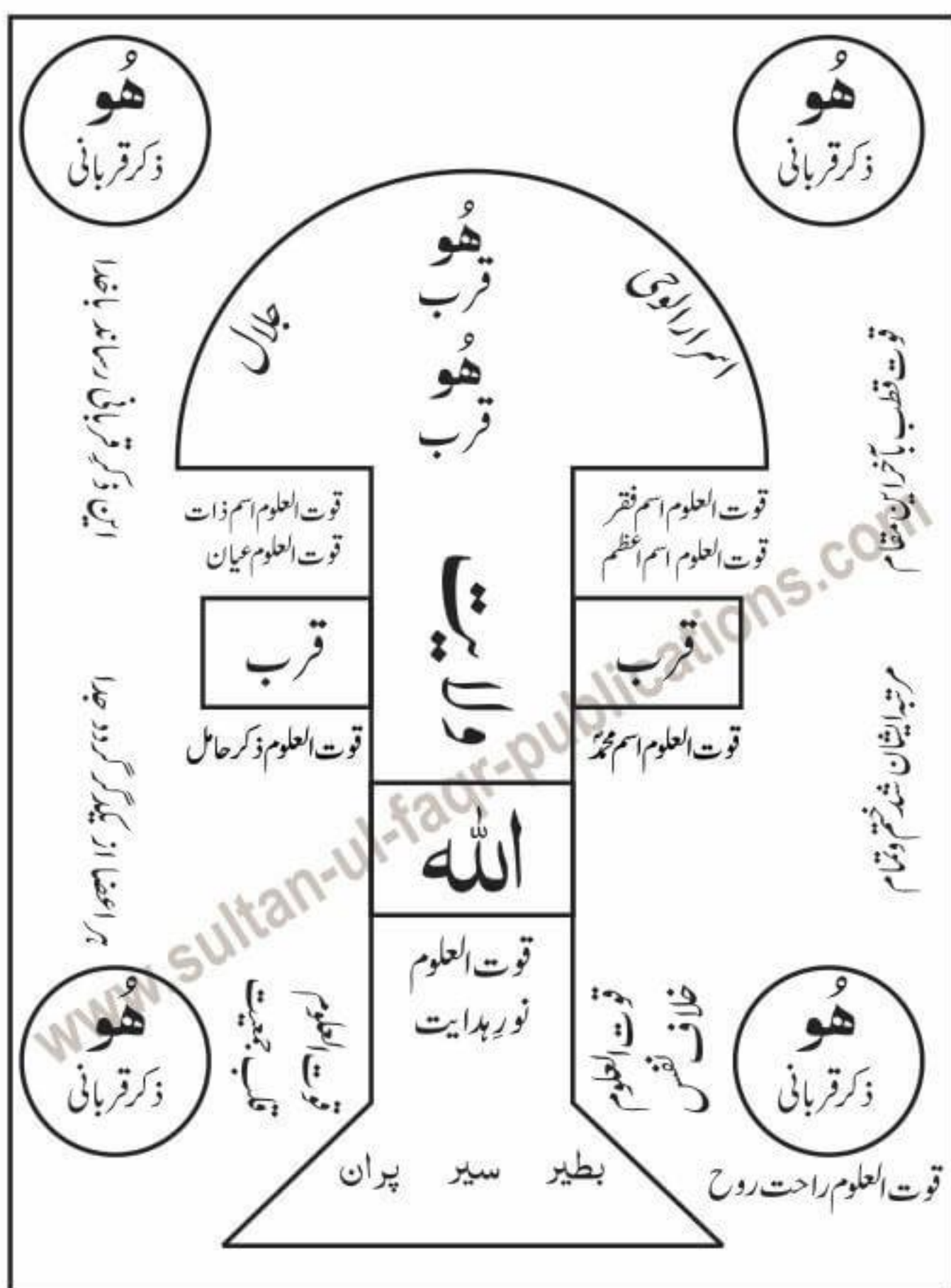
این مراتب ہر اعضا میشود بند بند از یکدگر جدا از ذکر قربانی۔ این مراتب ناسوت نفسانی غوث وقطب دہقانی را نزدیک فقرا عارف خدا بازی گری است بعید از معرفت اللہ توحید۔ ہر کرا مراتب مطالعہ از نیک و بد مینماید طالع لوح محفوظ این چنین مراتب را فقیر مراتب منجم گویند بعید از معرفت اللہ توحید۔ اگر کسی برہوا پردو بر ہر طبق فلک کوکب رسد و بالائی عرش رود این چنین مراتب را فقیر مگس و پروانہ گویند۔ ہر کہ بقعر دریا رود و با پاپوش خشک پا و دیدہ رود و ہیچ در دریا بہ آب تر نشود این چنین مراتب نزدیک فقرا خس است بعید از معرفت اللہ توحید۔ ہر کہ در کشف کرامات مردہ را زندہ کند

ازانانفس قُمْ بِاِذْنِیْ نزدیک فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کافرشود بعید از معرفت اللہ توحید۔ ہر کہ دل بدست آرد نزدیک فقراخام است۔ ہر کہ بنظر بہ ذکر دل را زندہ گرداند ناقص ناتمام است۔ پس فقر چیست وفقر کرا گویند؟ از فقر چہ چیز حاصل شود واز کدام عمل فقر واصل میشود؟ ابتدائے فقر طی کردن تمامیت از کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

بیت:

گر بگویم شرح فقرش را تمام   احتیاجی نیست فقرش را مقام

کہ ہر درجات وہر منزل مقام قرار وجمعیت گرفتن وساکن شدن بر فقر احرام است۔

مثنوی:

بی قراری و عشق نی تمکین   جز بمردن نباشدش تسکین

عاشقانی کہ مست زین جام اند   چون بمیرند ہم نیآرام اند

حدیث اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ مراتب فقر اولیا ابتدا فقر ہمت بلند حق پسند صاحب توفیق الٰہی است وانتہائی فقر تحقیق بسرّ اسرار نامتناہی است۔ فقر حاصل کردن ہر دو جہان را بادشاہی است۔ این مراتب فقیر بر کونین حاکم غالب امیر۔ دانیکہ فقیر راسہ مراتب است۔ اول اَطِیْعُوا اللّٰہَ یعنی فقیر طاعت اللہ بردارد وآنچہ لاسوی اللہ بگذارد۔ این مراتب فقیر رافنافی اللہ گویند۔ دوم مراتب فقیر را وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سنت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بردارد وہر شبانروز دیدار مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنگارد۔ این مراتب فقیر رافنافی محمد گویند۔ سیوم مراتب فقیر را وَاُولِی الْاَمْرِ است ومراتب اولی الامر فنافی الشیخ طالب بر ہر غالب بانظر یعنی بحکم وتوجہ نظر مراتب ممات وحیات برکت کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس علما فقرا اند۔ اَلْعُلَمَآءُ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ کہ باز دارد نفس را از حرص طمع عجب کبر ہوا۔ پس معلوم شد ہر کہ ابتدا علما انتہا اولیا۔ ہر کہ ابتدا عامل انتہا فقیر کامل۔ پس ہر کہ علما طالب شد فقیر در طلب تمام مثل حلقہ بگوش چنانچہ غلام از برائی آنکہ روایت از برائی کشتن نفس سر ہدایت است۔ این مراتب عالم صاحب روایت را ہدایت است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ۔ علم مراتب نہایت ومعرفت فقر ہدایت در بدایت۔ قولہ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ہر کہ خواہد کہ طالب اللہ را روز اول مرتبۂ فقر بخش لطف فیض فضل عطا کند حقیقت آن چہ طور است؟ طالب انسان باشد نہ ستور، مرشد کامل از حاضرات اسم اللہ ذات واز حاضرات اسم محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واز حاضرات کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مرشد باتوجہ از حاضرات بتصور اسم اللہ ذات در باطن بردو طالب اللہ را غیب الغیب آواز والہام ہاتف شود۔ ای طالب اللہ اگر تیر اطلب مولیٰ است موت را اختیار کن وساغر موت مینمایند کہ این ساغر را بنوش۔ ساغر موت این است۔

طالب اللہ ساغر موت را چون بنوشد، بنوشیدن این ساغر موت نفس ممات وقلب زندہ حیات و روح از نفس خلاص شد نجات۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

چون طالب اللہ ازین مراتب بگذرد وقدم پیشتر زندمی بیند یک دروازہ کہ بر دروازہ دست راست و دست چپ دو شیر استادہ اند۔ از ہاتف آواز و الہام غیب الغیب بگوش زدہ شود کہ اے طالب اللہ اگر ازین ہر دو شیر معکوس بگذرد بمراتب فقر رسد۔ شیر معکوس این است۔
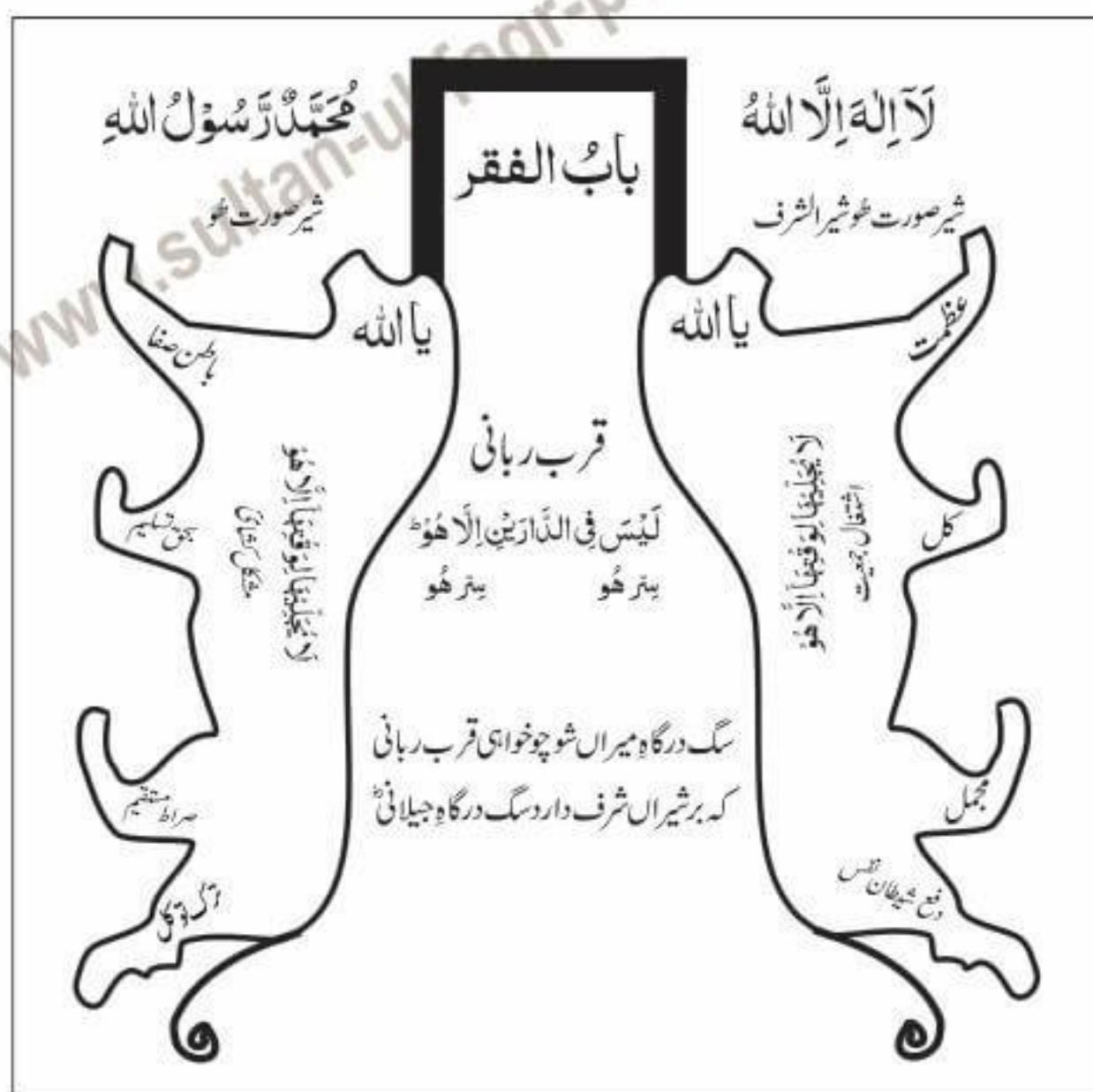
چون طالب اللہ از دروازہ دو شیران معکوس سلامت بگذرد پیشتر بہ بیند کہ بر دروازہ با دو تیغ برہنہ قاتل دو کس دست چپ وراست از برائی گردن زدن استادہ اند۔ غیب الغیب از ہاتف آواز و الہام میشود کہ ای طالب اللہ! اگر فقر خواہی طمع سر مکن سر را از تن و گردن جداکن و بی سر بیا۔ تا بی سر نشوی نیابی و نہ بینی فقر خدا۔ دروازہ ہر دو شمشیر برہنہ و ہر دو موکل تیغ زن این است۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

باب تیغ برہنہ

تیغ قاتل تیغ قاتل

الفقر الفقر

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

نور الھدیٰ نور الھدیٰ

جان فدایان را نہ باشد ہیچ باک
عاشقان جان می دہند با حب پاک

بطن المرء عدوہ بطن المرء عدوہ
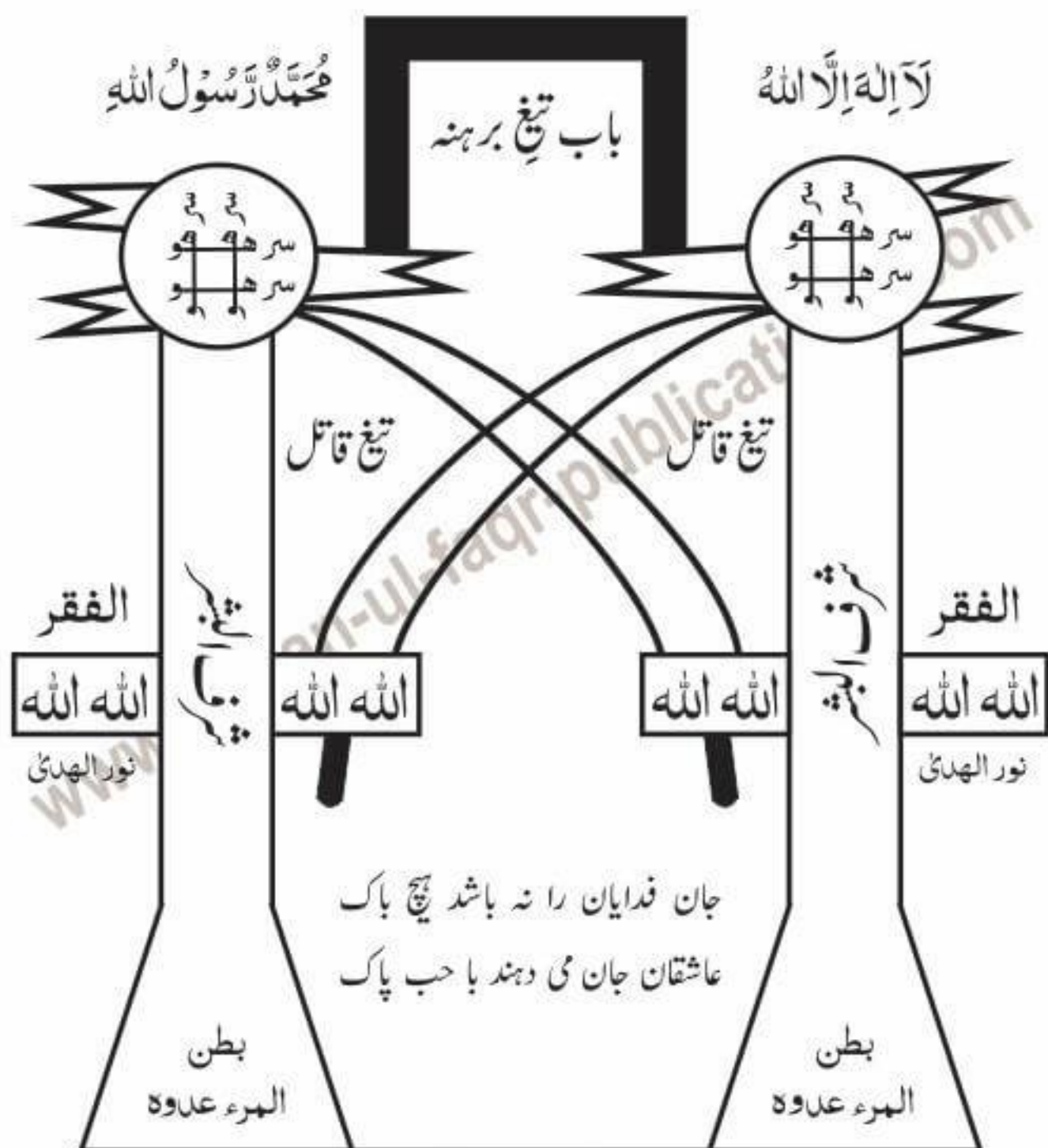
چون طالب اللہ سر بدہد و سِرّ حاصل کند درین مقام با اللہ واصل شود۔ از ہزار کس باشد کہ بایں مراتب رسد مگر عاشق جان فدا شود۔ پیش از ان چہار چشمہ می بیند بچشم نور یک چشمۂ ذوق و دوم چشمۂ شوق سیوم چشمۂ صبر چہارم چشمۂ شکر۔ چون ازین ہر چہار چشمہ با آب رحمت و آب جمعیت و آب آبرو و آب کرم بنوشد۔ چہار چشمہ این است بالیقین۔

چون ازین چہار چشمہ نور نوشیدن آب رحمت برآید از وجود او کلیہ ناشائستہ و مرخص شود جملہ بدخصالت و بیماری زحمت ۔

چون ازین ہر چہار مقام بگذرد برسد بہ دو چشمۂ انوار بہ کرم پروردگار کہ نام آن چشمہ ہا است چشمۂ رضا و چشمۂ قضا۔ چشمۂ رضا و چشمۂ قضا این است ۔

اَلرِّضَآءُ فَوْقَ الْقَضَآءِ

چون طالب اللہ از مراتب رضا و قضا بگذرد و متوجہ شود بوحدت لقاخدا یک صورت نور از قرب اللہ حضور پیدا میشود زیبا تر روشن از انوار بہ از حور و قصور بہشت بہار کہ سوختۂ محبت معرفت و مشاہدۂ دیدار کہ نام آن صورت سلطان الفقر پیش عاشق ہشیار پیدا شود و در بغل بگیرد و از سر تا قدم طالب اللہ لایحتاج شود و نماند در وجود او از عقبیٰ و دنیا غم ۔ صورت سلطان الفقر این است کہ بالیقین است ۔
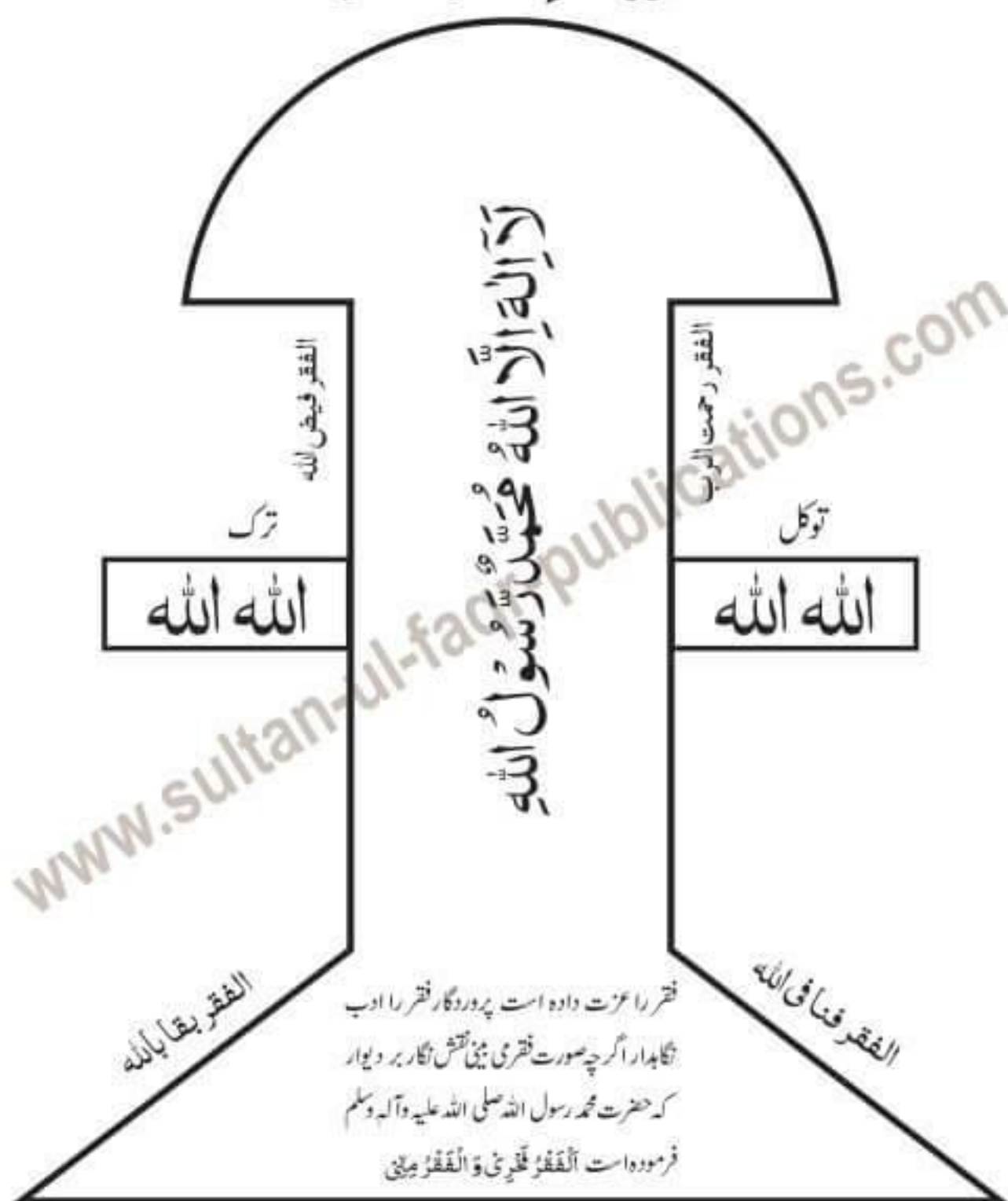
چون از نوازش فقر بگذرد پیش از ان بحر الشرف است کہ آن را انوار توحید گویند۔ بحر الشرف توحید چنان موج از غیر مخلوق نور زند کہ مثل او بستہ نشود۔ ہر کرا درین مقام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دست بگیرد و دیگر دست مبارک بر گردن طالب اللہ بزند و در بحر شرف توحید غوطہ دہد و غرق کند ہر آنکس بمراتب ترک و توکل و تجرید و تفرید تمامیت فقر رسد۔ دریائے شرف این است کہ باعتبار بالیقین است۔

دریائے ژرف جمعیت

وحدہٗ ھو الحق سِرّہٗ

جوہر فقر لازوال است

بیت:

این مراتب شد نصیب عاشقان ابتدا لاھوت آخر لامکان

ہرکہ از دریائے ژرف توحید غوطہ خوردہ پاک شود و بمراتب فقر لاحد ولاعد بہ تمامیت فقر رسد کہ مرتبہ او در وہم وفہم نگنجد۔ اول ہم برکت علم تعلیم است و آخر این نیز از علم لدنی تلقین است۔ تختی ولوح علم لدنی این است کہ بالیقین است۔

لوحِ قدرت

مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا

از علم حضور

چون باین مراتب عارف فقیر تحصیل علم توحید وتفسیر در یک شبانروز و یا در یکدم تمامیت فقر کند مرشد کامل بطالب صادق بود قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ چون از ان مقام بگذرد پیش از ان بہ بیند کہ یک چشمہ پر از سیاہی است کہ آن سیاہی باقیہ جُفَّ الْقَلَمِ بِمَا ھُوَ کَائِنٌ از ان کن فیکون قدرت الٰہی است۔ غیب الغیب ہاتف آواز مید ہد گواہی کہ ای طالب اللہ! اول از ین سیاہی ازل پارہ برزبان بمالید۔ چون طالب اللہ را سیاہی ازل برزبان چسپید وزبان سیاہ گردد صاحب لفظ وصاحب سخن وزبان او سیف اللہ شود وقاتل خطاب یابد قتال۔ قال النبی علیہ السلام لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ۔ بشرط آنکہ ہر سخن او موافق شرع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وقرآن بود ومخالف نفس وشیطان ودنیا۔ چون طالب اللہ ازین مراتب بگذرد پیش از ان می بیند یک چشمہ پر خون۔ غیب الغیب از ہاتف آواز میشود کہ ای طالب اللہ! این چشمہ پر خون از جگر عاشقان است کہ قوت وقوت خوردن وزندگانی ایشان ازین خون جگر است۔ ترا

نیز از جگر خون دوام باید خورد ہر کہ ہمیشہ از جگر خون میخورد ہر آنکس فقیر عاشق شود۔ آنرا احتیاج ریاضت و چہل روزہ چلہ وخلوت نبود۔

وآنچہ مراتب ہا بالا مرقوم قرب ادنیٰ واعلیٰ تحریر یافت ہنوز ناقصی از فقر ناتمام کہ این ہمہ از فقر بیان است یعنی قال میفرماید وتمامیت فقر باعیان است یعنی مشاہدہ حضوری مینماید باقرب وصال کہ تمامیت وکمالیت فقر وجمعیت فقر و انتہائی فقر در مراتب عیان است۔ عیان کرا گویند؟ آنست عیان کہ بگذرد از قیل وقال واز ہر بیان۔ عیان توفیق است وآنچہ باچشم عیان بیند بیشک تحقیق است۔ مصنف میگوید کہ ہیچ مخلوقات نبود کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا۔ خدا کجا بود ومن می بودم کجا؟ من باخدا وخدا بامن بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ۔ آنوقت راکہ ہیچ مخلوقات نبود آن مقام راچہ نام است؟ آن مقام رانام نور حضور قرب توحید اللہ تمام است۔ چون اللہ تعالیٰ خواست کہ خود را اظہار کنم بزبان قدرت فرمود کن۔ از کن سخن کامل موجودات مخلوقات پیدا حاضر شد۔ اللہ تعالیٰ از دست راست بنظر رحمت جمالیت بہشت آراستہ وآنچہ متعلق بہشت است وبنظر قہر غضب جلالیت دست چپ دنیا آراستہ ساخت وآنچہ متعلق دنیا ونفس وشیطان۔ بعدہٗ اللہ تعالیٰ بقدرت خویش ندا کرد اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ۔ باستماع گوش زد آنچہ ارواح اہا کل وجزبودند قَالُوْا بَلٰی گفتہ جملگی دویدہ وآنچہ ارواح بادست راست آمد، داخل بہشت صاحب تقویٰ وعالم صاحب فتویٰ شدند وآنچہ ارواح بادست چپ درآمد داخل دنیا شدند۔ اہل دنیا کاذب وکافر ومنافق۔ آنچہ ارواح باروبرو اللہ تعالیٰ درمد نظر اللہ منظور شد مشرف حضور خطاب فقیر یافت کہ فقر حضوری برفیق خود ساخت۔ درآن وقت طائفہ فقرانہ التجابہ بہشت آوردہ ونہ احتیاج دنیا بردہ۔ اَللّٰہُ اَللّٰہُ برزبان از اشتیاق میخواندند از دنیا وعقبیٰ ہیچ خبر نماند۔ ازان اند خاموش خون جگر نوش حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ حدیث اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَکُمْ وَالْمَوْلٰی لِیْ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی فَلَہُ الْعُقْبٰی وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔ بیت:

ہر مقامی عارفان را باعیان   عارفان کم بود اندر جہان

بشنو! چشم ظاہر ہمہ کس دارد چنانچہ سگ وخرس وخوک وخر۔ چشم باطن باید کامل انسان را باعیان عالم باللہ صاحب نظر۔

بیت:

نفس وشہوت بزیر پائی در آر   آدمی تا تو میشوی یکبار

فقیر عارف صاحب عیان آنرا گویند کہ حقیقت از احوال کن فیکون وحقیقت احوال از ازل وحقیقت احوال از ابد وحقیقت احوال از دنیا وحقیقت احوال ممات وحیات ارواح اہل قبر قبور وحقیقت احوال حشر حساب گاہ وحقیقت احوال پل صراط وحقیقت احوال دوزخ وبہشت وحقیقت احوال شراباً طہوراً ساغر نوشیدن از دست مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم وحقیقت احوال ہم صحبت وملازم شدن مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف دیدار رب العٰلمین باعیان از ابتدا وانتہا می بیند باتوفیق ومیشناسد تحقیق۔ این چنین علم میخواند وہریک احوال رانسیان گرداند۔ صاحب عیان طالبان رابا توجہ باطنی حضور برساند وکل وجزرا احوال از طالبان صاحب عیان رامخفی و پوشیدہ نماند۔ این است تمامیت فقر فیض اللہ بخش وعطا اللہ از قرب مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ۔ مرشد صاحب عیان وطالب مرید صاحب عیان رامرتبہ لایحتاج است کہ بانظر بچشم عیان می بیند گنج واہل بیان ہمیشہ بسر دردی وریاضت رنج۔ عیان ازکدام علم حاصل میشود۔ تصور حاضرات توجہ تفکرات ہر چہار را از اسم اللہ ذات و از مجلس محمد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وباکنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ابتدا وانتہا ازین تصورات صاحب عیان میکشاید وعین عیان می نماید۔ بیت:

گر تو خواہی دید دیدن باعیان   غرق فی التوحید شو در لامکان

صاحب عیان راہیچ مشکل نیست۔ باعیان ہر طرف کہ متوجہ بود ہژدہ ہزار عالم مخلوقات باو حاضر شود وبرکت ازین دائرہ ونقش دائرہ۔ نقش این است دائرہ باعتبار بالیقین روشن ضمیر وبرکونین امیری شود۔

اللہ بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ	للہ بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ	لہ بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ
ھو بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ	محمد بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ	فقر بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ
فیض بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ	فضل بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ	جامع بقا باللہ · حاضرات یقین · حاضرات یقین · فنا فی اللہ

اول مرشد کامل رافرض عین است کہ طالب اللہ رامقام رجا وخوف ومقام کشف القبور ومقام مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور مینماید وبعد ازان طالب اللہ راعلم معرفت تلقین میفرماید۔ مرشدی کہ میفرماید وبتوفیق نمی نماید آن مرشد خام ناتمام است۔ اول مرشد کامل طالب صادق رابذکر مشغول نگرداند ومرشد کامل راہ مراقبہ محاسبہ نداند وورد وظائف ہرگز

نخواہد بجز تصور اسم اللہ ذات حضور وتصرف بقرب اللہ بمد نظر اللہ منظور و با توجہ اسم اللہ باذکر مذکور و باتفکر اسم اللہ باطن معمور۔ مرشد کامل خوشخط اسم اللہ نوشتہ بدست طالب اللہ بدہد و طالب را بگوید کہ ای طالب! این اسم اللہ را بر دل بنویس۔ چون طالب بر دل بنویسد و بر دل اسم اللہ سکونت و قرار گیرد میگوید طالب را کہ ای طالب! ببین از اسم اللہ مثل آفتاب تجلی روشن طلوع زند و گرد بگرد دل ملک لایزالی ولازوالی بنظر آید میدان وسیع از چہاردہ طبق کہ کونین در آن میدان بمقدار دانہ اسپند میگنجد۔ در آن میدان یک روضہ گنبد طالب را بنظر می آید و بر در آن روضہ قفل کلمہ طیب است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہ قفل کلمہ طیب را کلید اسم اللہ ذات است۔ چون طالب اسم اللہ ذات بخواند قفل کلمہ طیب بکشاید و طالب اللہ درون روضہ مبارک در آید می بیند مجلس عظیم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با اصحاب کبار نبوی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از صراط مستقیم داخل شود مجلس اعلیٰ ہم صحبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آن قرب حبیب نصیب از حکم حق تعالیٰ با توفیق مرشد کامل طالب صادق صدیق ہمراہ رفیق مجلس از حق و باطل را کنند تحقیق از آنکہ از حق حضور با عقل کلی قلب صفا طالب خدا باشعور کہ از برائی امتحان مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیطان را طالب با جمعیت تحقیق کند ونگردد پریشان۔ درود ولاحول و سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وکلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بخواند۔ اگر آن مجلس خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یا مجلس انبیا واولیا اللہ بخواندن مجلس لازوال می ماند برحال با جمعیت قرار۔ واگر مجلس باطل است با استماع کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میخورد فرار۔ چون طالب اللہ از باطن طریق با توفیق در مجلس حقیقی بحق رسد کہ در آن مجلس ذکر مذکور باطل نشود و طالب حق و باطل را میداند۔ باز آنرا احتیاج خواندن لاحول نماند کہ باطن او بحق رسد و آنچہ در باطن بہ بیند مشروحاً ظاہر شود كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ۔ این چنین وجود می بودی باید ظاہر کہ یکی گردد آن باطن ظاہر۔ بعد از آن طالب اللہ ہر وقت کہ میخواہد مشرف حضور ملازم باادب حاضر مجلس نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اینست مراتب ناظر ہمیشہ حاضر ولی اللہ باعیان وصاحب ذکر مذکور ظاہر با توفیق و باطن برحق تحقیق۔ بیت:

ہر کہ منکر از نبیؐ کافر بود   ہر کہ آرد شک آن مشرک شود

شرح مدخل مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدخل مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و باہر انبیا صلوات اللہ علیہم وملاقات کردن با اولیا اللہ از باطن حاضر شدن از علم تصوف از حاضرات اسم اللہ ذات راہ راست واین راہ حضوری را بحضور مشرف شدن حضوری گواہ است وگواہ حضوری را از مرشد توجہ نگاہ رفیق ہمراہ است۔ این راہ را چہ داند آنکسانی کہ زندہ نفس و دل سیاہ است۔ المطلب آنکہ ہر کہ را از علم تصوف وتاثیر از تصور اسم اللہ ذات نفس پاک گردد واز بدخصالت بمیرد جواب باصواب از زندگی قلب و از حضور

قرب اللہ الہام پیغام میگیرد۔ ہر کرا از تصور تاثیر اسم اللہ ذات پاک گرداند نفس در وجود نہ ہوا ماند نہ ہوس۔ این چنین باطن توفیق داشتہ تحقیق میداند آنرا چہ غم و احتیاج است کہ دعوت خواند؟ آنست فقیر صاحب توجہ فیض بخش اہل معرفت کامل و آنست اہل دعوت عامل کہ کل و جزء علم را در عمل خود آوردہ باشد۔ صفت عامل آنست کہ در حضوری با تصور دعوت میخواند بہ طریق تصور تفکر از قرب اللہ میداند کہ بی نصیب را از اللہ تعالیٰ نصیب می دہاند۔ این نیز بی نصیب را از آن نصیب است برکت التماس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حبیب است۔ ہر کہ این چنین دعوت میخواند از مشرق تا مغرب ہر ملک ولایت و ہر اقلیم بادشاہی ہر کرا خواہد میدہاند۔ فقیران اللہ ہمچنان گنج بخش خزانچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ این مراتب اہل دعوت شہسوار قبور و اہل تصور زنشیر اہل حضور کہ سخن ایشان فقیران و درویشان از مہد تا لحد ابدالآباد تا قیامت روان گردد بلکہ از قیامت پیشتر صاحب نفس مطمئنہ را در بہشت مدخل کند۔ قولہ تعالیٰ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىٕنَّةُ ۝ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ نفس مطمئنہ باربردار در طاعت با توفیق معرفت انوار دیدار پروردگار باطن مست و ظاہر ہشیار۔ فقیر را گاہی خوف گاہی رجا بلکہ خوف و رجا ہر دو در قید تصرف فقر او سخن فقرا از کنہ کن با قرب خدا یعنی فقیر آنست کہ ہر چیزی را کہ بگوید شو با امر اللہ تعالیٰ بشود یا زود یا دیر یا امروز یا تا قیامت یا در یکدم یا دوام یا در یکساعت و یا سالہا سال تمام۔ اما سخن فقرا ہرگز رد نشود۔ آن فقیری کہ بقرب اللہ و بکنہ فنا فی اللہ لاحد و لاعد رسد۔ قال علیہ السلام لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ۔ این چنین فقیر در طریقہ قادری است کہ ظاہر محبوب و باطن مجذوب ظاہر ہشیار و باطن با دیدار۔ بیت:

قادری را دیدہ با دیدن دوام ۔۔۔ غرق فی دیدار با ہر صبح و شام

فقیر صاحب سخن شدن نہ آسان کار است و مرتبہ معرفت اسرار است۔

ابیات:

سخن مردان جان ز جانش زندگی ۔۔۔ ناقصان دائم بہ در شرمندگی
ہر کرا خواہد کند با دم حضور ۔۔۔ غرق فی التوحید سازد ذات نور
ہر کرا باشد حضوری ہر دوام ۔۔۔ احتیاجی نیست آنرا خاص و عام
دعوتش دو روز پس آخر بدم ۔۔۔ ہر کہ این راہی نداند اہل غم
گر بخوانم دعوتی جذبش قہر ۔۔۔ با ہر طبق جنبش شود زیر و زبر
این مراتب قادری قرب از خدا ۔۔۔ قادری کامل مشرف با لقا
قادریم سروریم سرمدی ۔۔۔ ہم صحبتم با مصطفیٰ حاضر نبی
جثہ با جثہ مقام از با مقام ۔۔۔ این مراتب فیض فقرش شد تمام

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہِ۔

ابیات:

فقر با فقرش ز یکدم شد تمام — ہر مقامی طی نمودن ہر دوام
این قوت و توفیق از کامل طلب — کاملی کمیاب کامل راز رب
کاملی بسیار دنیا سیم و زر — وز ہزاران کس بود کامل نظر
کامل عارف نظر عامل بہ زر — این چنین کامل ز قربش سر بسر
خاک و زر باشد برابر در نظر — عارف و عامل بود ثانی خضرؑ
من غلام قادریم جان سپار — قادری قاتل لسان شہسوار
نقشبندی را چہ قدرت دم زند — سہروردی را چہ یارای پا کشد
ہر یکی بہر از گدائی در طلب — قادری غالب بود با قرب رب
ہر طریقہ میبود مثل چراغ — وز آفتابش قادری صد طور داغ

باید دانست کہ عالم فاضل شدن وشیخ مشائخ شدن وغوث قطب شدن وفقیر درویش شدن آسان کاراست لیکن مومن و مسلمان شدن مشکل خیلی دشوار است۔طریقہ قادری مومن مسلمان صاحب سنت و جماعت سنی دوستدار پاک مذہب حنفیہ باچہار یاراست، باطن مست و در شریعت ہوشیار است۔

بیت:

یک قدم لاھوت برنہ و آن دگر برلامکان — خویش ببین دیدار اللہ عارف صاحب عیان

بدانکہ در وجود آدمی فتنہ وفساد دوام بنفس جہاد شب و روز ہمیشہ چون است کہ از چون است واساس چون انا وانا را اساس شرک وکفر است۔قولہ تعالی اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ج خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ پس معلوم شد کہ در وجود بشرکہ بشرک شیطان اہل شری ہزار زنار از خطرات شیطان است وسی ہزار زنار از واہمات است وسی ہزار زنار از وسوسہ است وسی ہزار زنار از خناس است وسی ہزار زنار از خرطوم است وسی ہزار زنار از طمع حرص دنیا دون است۔مجمل زنار جملہ مجموعہ یک نیم لکھ وسی ہزار زنار کہ رشتہ زنار سخت تر از ریسمان یہود ونصاری واز دار حرب کفار۔این زنار با شکستہ نگردد و نمی بگسلد نہ بورد وظائف نہ بصوم صلوٰۃ نہ بہ حج زکوٰۃ نہ بمراقبہ مکاشفہ نہ بمجادلہ محاربہ نہ بعلم مسائل فقہ تفسیر نہ بذکر فکر تاثیر نہ بچلہ ریاضت خلوت، نہ بتلاوتِ قرآن آیات نہ بشب بیداری نہ بدل زندگی باعتباری نہ بحبس دم ونہ بجنبش دل۔پس علاج دفع اندرون این زنار ہا چہ باید کرد؟ علاج دفع اینست کہ مرشد کامل از تصور اسم اللہ ذات وتصرف حاضرات از کنہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔حروف اسم اللہ ذات وحروفِ کلمہ طیبات باتفکر توجہات گرد بگرد

دل مرقوم کلمات طالب اللہ بنویسد۔ بنوشتن ازیں حروف از سر تا قدم چناں پیدا میشود آتش از توحید انوار از قرب معرفت دیدار پروردگار کہ یکبارگی سوختہ گردد این جملہ ہائی زنّار۔ بعد ازاں طالب اللہ مسلمان حقیقی صفات القلب و صاحب تصدیق باعیان باطن صفائی، غرق فی التوحید دیدار پروردگار و از کفر شرک بیزار۔ مرشدی کہ روز اول طالب اللہ را از شرک کفر بیرون نبر کشد و بمرتبہ تصدیق القلب مسلمانی نکند و بمطلب مقصود نرساند و مشرف دیدار رب العٰلمین نکند، معلوم شد کہ طالب مردود و مرشد را مطلوب جیفہ مقصود۔ طالب بعین دیدار است اَلْمُرِیْدُ لَا یُرِیْدُ واقع شد۔

بدانکہ! آں کدام علم است و آں کدام حکمت است و آں کدام امر غالب است و آں کدام قرب حضور است و آں کدام دعوت قبور است و آں کدام ذکر فکر معمور است و آں کدام زبان کہ در دہان وجود مغفور است و آں کدام اسم اعظم است و آیات قرآن در تفسیر است کہ بخواندن او ورد یا د توجہ تصرف آوردن او طالب اللہ را حاصل میشود گنج غنایت و میداند او را و آل اولاد او را تا قیامت بس و تا ابدالآباد لایحتاج ماند از ہوائی ہوس بجمعیت خلاص شدن از نفس جہاد عین بعین۔

بدانکہ در وجود آدمی نفس مثل شجرۃ الزنار بہر رگ شاخ او زیان کار و برگ او بدبوئی بدکار و موئی بر تن مثل خار۔ پس علاج این شجر نفس شجرہ بد آثار را چہ باید کرد؟ مرشد کامل رامی باید کہ با تبر توجہ از قوت اسم اَللّٰہُ ذات ببرد۔ بعد ازاں وجود طالب صفا شود و طالب مرید بمعرفت توحید اللہ برسد۔ مرشدیکہ این راہ نداند از راہ حضوری آگاہ ندارد و طالب مرید قادری را از طریقہ دیگر طلب کردن تلقین راہ گناہ است کہ از ہر طریقہ طالب مرید کامل بابتدا قادری نمیرسد اگرچہ تمام عمر بریاضت و مجاہدہ سر بسنگ زند کہ مجاہدہ مرتبہ مزدور است و ابتدا قادری را مرتبہ مشاہدہ با قرب اللہ حضور است۔

شرح الہام

الہام از چند طریق است و با چند توفیق است و ہر یک الہام را از حق و باطل کردن تحقیق است۔ چنانچہ بعض الہام دوری از پیغام است و الہام کہ از قرب اللہ میشود از ان حضوری تمام است۔ الہام کہ از اللہ میشود واردات از تصور اسم اللہ ذات آن الہام غیر مخلوق است کہ آن الہام را آواز نیست۔ آن الہام غیر مخلوق بلحم مضغہ فواد قلب می چسپد و بچسپیدن الہام برزبان برآید سخن پیغام و صورت می بندد و از ان سخن آواز نیست۔ پیغام و الہام تحقیق با توفیق عارف عالم باللہ علم العلام لِیْ مَعَ اللّٰہِ مقام کہ درمیان ہیچ فرشتہ نگنجد و نگنجد از پیغمبران پیغام۔ قولہ تعالیٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ قولہ تعالیٰ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ۔ بخدا تعالیٰ دور بدور حفظ بحفظ ذکر اللہ با جواب سوال از الہام شد فقر تمام۔ قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ۔ الہام را مرتبہ فنافی اللہ بقا باللہ عاشقی و معشوقی محبوبی و مرغوبی نہایت روشن ضمیر و نہایت کامل فقیر۔ اَلْاِلْھَامُ اِلْقَآءُ الْخَیْرِ فِیْ قَلْبِ الْغَیْرِ بِلَا کَسْبٍ۔ الہام کہ از انبیا و اولیا اللہ با آواز مخلوق میشود مثل قاتل شہید با خوشبوئی آمیختہ و الہام فرشتگان را نیز ہمچنان است دست راست و یار و بروئی و الہام کہ دست

چپ وپس پشت آواز باگندگی وبدبوئی آن الہام وآواز از جنونیت واز شیطان وشیاطین است واز الہام کہ طمع وحرص درو جود پیدا میشود آن الہام آواز از دنیا است واز آواز الہام کہ درو جود شہوت وبی جمعیت وبی قراری از ہوا پیدا میشود آن الہام وآواز از نفس است واز الہام وآواز کہ درو جود فرحت ترک وتوکل، تجرید وتفرید پیدا میشود ومعرفت توحید این الہام آواز از روح مقدسہ است واز الہام آواز کہ درو جود پیدا میشود صفائی سوداسوید انور ہویدا این الہام آواز از قلب است واز الہام آواز کہ روشن انوار مشرف دیدار پروردگار وغنایت ہدایت در قید تصرف آوردن کونین و آنچہ مافیہا ملک ولایت قاف تا قاف از مشرق تا مغرب این آواز الہام از حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بشنو آنچہ صاحب الہام کامل گوید از قرب اللہ لازوال سخن وآنچہ ناقص گوید دروغی کاذب لاف زن۔ پس سخن ناقص و کامل از کدام عمل واز کدام عقل واز کدام علم شناختہ میشود؟ ناقص را کلام از تقلید است لذت نمیدہد واعتقاد نمیشود و کامل را سخن لذت میدہد وبرمیعاد درست عقدہ کشائی ثابت میشود بمقابلہ آزمائش وامتحان۔ جائی کہ عیان است چہ حاجت بیان است۔ صاحب عیان با جمعیت وصاحب بیان دوام محتاج وپریشان۔

شرح ذکر اللہ

ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَمُ الْاِیْمَانِ وَحِصَارٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَحِفْظٌ مِّنَ النِّیْرَانِ۔ بیت:

ذاکر اگر ذکر خواہی لازوال طلب کن واز قادری قربش وصال

مرتبہ ذکر حاصل کردن واز ذکر باحضوری واصل شدن نہ آسان کار بلکہ مشکل خیلی دشوار۔ اصل عبادت ذکر واساس وصل ذکر وتخم معرفت ذکر ومشاہدہ معراج ذکر از تصور اسم اللہ ذات انوار است کہ مجمل مجموعہ جملہ ذکر انوار بخشندہ معرفت ذکر و مشاہدہ حضوری دیدار پروردگار است۔ ذکر دم بستن وحبس دم شمار مراتب احمق گاؤ عصار است بی شعور حماقت شعار۔ ذکر حیوانی وذکر ناسوت نفسانی ہمہ کس میدانند وجن وانس ووحش طیور عوام میخوانند۔ قولہ تعالیٰ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ج وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ذکر فکر بریاضت وکوشش مرتبہ عوام است کہ از اہل تقلید است کہ از ذکر خاص بی خبر بعید وذکریکہ باجذب وکشش اللہ تعالیٰ ذاکران خاص را بجانب خود کشد وہدایت از خود دہند کہ بصر بابصر وسمع باسمع وعین باعین وہدایت باہدایت وغنایت باغنایت وفیض وفضل بافیض وفضل بافضل ونعم البدل بانعم البدل۔ چنانچہ ذکر جانی وذکر سلطانی وذکر قربانی وذکر عیانی وذکر لاہوت لامکانی وذکر زندگی قلب تا قیامت در قبر خوابیدہ۔ جثہ او حیات ممات فی امان اللہ امان الامانی وذکر مشاہدہ قرب بادیدار ربانی وذکر وحدت وجدانی وذکر باتوجہ مطلق نفس فانی وذکر بقا وذکر لقا وذکر دوام صحبت باحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذکر محمود وذکر سلطانا نصیر او ذکر

عبہر و ذکر حامل و ذکر ورود و ذکر معرفت و ذکر مقصود و ذکر وصول و ذکر منطق و ذکر معانی و ذکر جلال و ذکر جمال و ذکر کمال و ذکر حال و ذکر احوال و ذکر حیٔ و ذکر قیوم ۔ المطلب آنکہ چون کامل در تصور اسم اللہ ذات غرق میشود فنا فی اللہ انوار مشاہدہ مشرف دیدار با توجہ و تفکر در تصرف جان فدا با خدا درآید آنچہ موئی بر تن است ہر یک موئی ذکر و نام علیحدہ علیحدہ با سم اللہ ذات زبان کشاید ۔ این چنین ذاکر در یکدم سہ کروڑ و ہفتاد ہزار و ہفت پنج نام اللہ میگیر د قلب زندہ گردد و نفس مطلق بمیرد ۔ این مراتب روز اول سبق و قاعدہ ابتدا قادری سروری و سروری قادری است ۔ این چنین ذاکر را اسرار العظمت و کرامت المعظم و تعظیم المکرم سلطان الذاکرین فیض بخش میگویند ۔ این است مراتب ذاکر ہم صحبت سلطان الفقر شاکر شکر گذار مشرف دیدار ۔

ابیات:

ذکر کوشش سر بسر وہم از خیال ۔ ذکر با کشش برد حاضر لازوال
ہر کہ دعویٰ کرد من ذاکر خدا ۔ در ذکر باشد حضوری شد لقا
ذکر دریائیست موجش ہر بدم ۔ ملاح باخبر است کشتی را چہ غم
منم ملاح بر کشتی سوارم ۔ کشتی را ز موجش نگہدارم
منم دریائی من دری صفاتم ۔ کہ دری یافتم زان عین ذاتم
حضوری طلب کن ذکر حضوری ۔ کسی این راہ نداند اہل از غروری

ذاکر را وہم قبول و فہم قبول و نگاہ قبول و آگاہ قبول و نظر قبول و منظور قبول و حضور قبول و دلیل قبول و قال قبول و افعال قبول و اعمال قبول و احوال قبول و مستی حال قبول و سکر صحو قبول و قبض بسط قبول و حضور تصرف قبول و جلالیت و جمالیت قبول و علمیت معرفت قبول و اکل شرب قبول لباس خاص قبول ۔ ذاکر را ظاہر حواس در قید قبض تصرف فنا فی اللہ درآید و باطن حواس بقا باللہ بکشاید ۔ این چنین ذاکر را خطاب سوختہ محبت جان کباب ۔ خوردن مجاہدہ و خواب حضوری مشاہدہ و ہر مقام کہ می بیند علیحدہ علیحدہ ۔ اینست ذاکر مقبول و ذاکر ختم الذاکرین اہل الوصول ۔ قال سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وَمَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوَصُوْلِ فَقَدْ کَفَرَ وَ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی ۔

شرح حاجی

حاجی دو قسم اند، حاجی صاحب کرم اہل باطن و حاجی صاحب حرم اہل بطن ۔ چون حاجی اولیا اللہ با اعتقاد در حرم کعبہ درآید حرم کعبہ تجلی زند از قرب حضور انوار و چون حاجی داخل خانہ کعبہ شود و طواف کند مشرف دیدار گردد ۔ در دیدن دیدار ہرگز نیاید از خانہ کعبہ دیوار حاجی باطن کہ اہل کعبہ دیدار از طلب دنیا مردار بیزار استغفار خواند ہزار بار ۔ حاجی کہ صاحب بطن طلب نان

لقمہ کنند باہر سخن۔ حاجی اولیا اللہ کہ درمیدان جبل عرفات لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ دست بدعا استادہ خواند درمیان حاجی فِیْمَا بَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّ ہیچ حجاب نماند۔ چون حاجی درحرم مدینہ منورہ بگرد روضہ مبارک بداخل روضہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیثبک از قبر روضہ بیرون برآید و دست گیرد و دست گیری کند و با منصب مراتب باسرفرازی متغز و باممتازی رخصت دہد و از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا تعلیم و تلقین میشود۔ این چنین حاجی فرمابردار از دنیا تارک فارغ نظرنکند بجیفہ مردار، باطن مست و ظاہر ہشیار۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

ابیات:

با تصور کعبہ را بینم دوام | در مدینہ با نبیؐ باشم مدام
احتیاجی نیست بکشایم چو گام | روز و شب باشم حضوری با کلام
گر بگویم شرح این احوال را | واقف احوال ما است مصطفیٰؐ
باھوؒ را این بس بود دیدن بنور | دائمی با مصطفیٰؐ باشم حضور

شرح دعوت

عالم عامل در دعوت کامل چنین دعوت خواند کہ ہرگز رجعت نخورد و سلامت ماند۔ این چنین کامل در یک ہفتہ ملک خوارج و ملک رافضی و ملک فرنگ و ملک دارالحرب و ملک یہود و نصاریٰ کفار از بود نابود خاک خاکستر گرداند یکبار۔ آن کدام دعوت و از کدام نقش و از کدام علم است؟ قبر و قرآن و خوانندہ صاحب قرب قوی قلب مقرب سبحان۔ این چنین صاحب عامل اہل قبور و اہل حضور اگر برقلعہ سنگ و آہن میخواند بیثبک موم گردد احتیاج لشکر و خزانہ گنج تصرف احتیاج نماند۔

بیت:

ہر کہ در دعوت بود یکدم تمام | کار مشکل شد بآسان ہر دوام

این چنین عامل را احتیاج بادشاہ و امرا نماند از برائی عنداللہ خواند مگر از برائی کسی کہ میشود حکم و اجازت رخصت از حضوری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ابیات:

خلق داند در قبر شد زیر خاک | با حضوری برد جثہ روح پاک
گم قبر گمنام بی نام و نشان | وز قبر جثہ برد در لامکان

هر که گیرد نام با نامش حضور　　همسخن با عارفان ذکرش ضرور
این مراتب موت را گویند حیات　　و از قید دنیا شد خلاصی با نجات

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ الْکَافِرِ۔

بیت:

هر که در زندان بود عاجز تمام　　بعد از مردن شود واصل مدام

این مرتبہ مردہ دل راممات است و مردہ نفس رااز موت حیات است۔

بیت:

هر که محرم موت شد محروم نیست　　هر که بی خبر از موت شد مخدوم نیست

موت عارفان ہفت طریق است کہ بہفت مرتبہ وصال و بہفت مرتبہ احوال و بہفت مرتبہ مشاہدہ جمال۔ اینست موت باتوفیق کہ باقرب حضوری انوار مشرف دیدار تحقیق است۔ ہر کرااللہ بخشد این بخش از وجودیہ مشق۔ ہر کہ شک آرد از قوم مردہ دل اہل زندیق۔ بعضی عارفان را اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ موت مشرف دیدار از ازل تا ابد خبر کنندہ ازخواب غفلت بیدار۔ قال علیہ السلام کَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ کَمَا تُحْشَرُوْنَ تُبْعَثُوْنَ o مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَھُوَ مِنْہُ۔ بیت:

ہفت اندامی مرا گویند اللہ　　بعد مردن یافتم زان وصل راہ

کسانی را کہ اصل او بروصل است آنرا چہ خوف از داس موت بریدن زراعت جوانی کہ بہار فصل است۔ کسانی را کہ از مشق تصور اسم اللہ ذات ہفت اندام پاک است آنرا از تلخی جان کندن و عذاب قبر و حساب قیامت چہ باک است کہ از سرتا قدم کشتہ مشق تصور حضور اسم اللہ ذات جان چنان چاک چاک است۔ اگرچہ برتن ہفت پیراہن اربع عناصر چوں لباس پوشیدہ خاک است۔ برتن آن خاک کہ بی خبر از مراتب پاکی پاک است۔

ہفت موت این است چنانچہ اول موت محبت دوئیم موت معرفت سیوم موت مشرف مشاہدہ مولی در حیات چہارم موت موذی نفس راکشت و تماشائے ہر دو جہان را بہ بیند بر ناخن پشت۔ آنرا چہ احتیاج خواندن و نوشتن و قلم گرفتن در قبضہ ولایت در سہ انگشت۔ پنجم موت مدام ملازم مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ششم موت مصافحہ دست بہر یک انبیا اصفیا نبی مرسل صلوات اللہ و لی اللہ ہفتم موت محرم اسرار پردہ بردار سخت بیدار۔ میدانی مرتبہ دو قسم است جمعیت و پریشانی۔ این ہمہ مراتب موت و مرادات کامل مرشدی کشاید از طی اسم اللہ ذات حیٌّ و مینماید از اسم قیوم۔ بعد از ان تراماضی حال مستقبل حق و باطل حقائق میشود معلوم۔ روشن ضمیر را احتیاج نماند از مطالعہ رقم رقوم مفہوم واضح باد۔ بشنوای صاحب ظاہر آباد کہ عمر برباد دادی بنام ناموس خطاب مفتح الابواب علم از توحید است کہ در دست آوردن ہر دو جہان را

کلید است۔ سوائے آنچہ ازین خواندن از برائی روزگار دنیا ناقص نفس نادانستگی۔ مطلق علم کہ کلید کل دعوت است کہ آنرا دعائے استجاب الدعوات گویند۔ آن علم کدام است و آن علم معرفت وحکمت را چہ نام است کہ علم کل و جز دریک علم دعوت درآید کہ ختم تمام است و آن خواندہ را از کدام قرب سبحانی مقام است سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِيۡمٍ در جمعیت اہتمام است۔ مثنوی:

کل و جز در طی میباشد تمام طی را بکشائی ہر یک از مقام
طی توفیق است تحقیق از خدا طی حاصل میشود از مصطفیٰ

و آن علم دعوت کدام است کہ ورد وظائف یکبار میخواند و عمل او تا روز قیامت روان گردد ہرگز باز نماند ہر مہمات کہ مشکل باشد کہ در وہم و فہم نگنجد دریک شبانروز بسر انجام رساند۔ ہر کہ این چنین عمل دعوت نداند ہر آنکس بی عقل احمق است کہ علم دعوت خواند۔ دعوت مشکل کشائی و بشروع مطلب نما۔ عامل کل شہسوار میخواند برقبر قبور آیات قرآن و رخصت گیرد از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور بخواندن بزبان قلب و بزبان روح و بزبان سرّ و بزبان نور روان کردن بتوجہ تمام و تصور تصرف دوام تفکر مدام۔ آن کدام علم دعوت است کہ تمام سلاح را و آتش خانہ بستہ گردد و جملہ اہل شجاعت شعار را ہر یک فرشتہ مؤکل بر ہر دو چشم دست دہد گوئی کہ نابینا گردد و ہر دو دست بردہن و گوش زند کہ صُمٌّ بُکۡمٌ میشوند و یا آنکہ بخواندن دعوت ہمہ ہر یک دیوانہ و مجذوب شوند و یا آنکہ بخواندن دعوت مردم ہائی آن ولایت از کہتر و مہتر حاضر بوند و یا آنکہ بخواندن دعوت ہر کدام را از دلیری دل از دست رود۔ فقیر اہل دعوت حضور را ہمہ توفیق است فقیر یکہ باطن تحقیق است۔ اینست تمامیت علم دعوت بالیقین با اعتبار خوانندہ را لسان سیف اللہ ذوالفقار قاتل موذی اہل کفار قوی با مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جان سپار از شرک و بدعت بیزار ہزار بار استغفار۔ این مراتب نصیب ہر آنکس شود کہ برتن لباس شریعت پوشد و شب و روز در شریعت بکوشد و باطن از محبت اللہ خون جگر بنوشد برسد در معرفت توحید و بگذرد از تکلیف تقلید۔ طالب اللہ مرید قادری را روز اول مراتب بہ از حضرت بی بی رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا و سلطان بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

شرح ظاہر و باطن

بدانکہ ظاہر از برائی باطن است۔ ظاہر جہان فانی مثل اہل نفسانی خواب خیال است و باطن بقائے جاودانی روحانی لازوال است۔ درمیان علم منصف حق شناس قرآن کلام اللہ بخشیدہ اعمال ثواب حقیقت موافق احوال است۔ باطن اصل است کہ با معرفت اللہ وصل است و ظاہر موسم تابستان زمستان ربیع خریف۔ پس ایمان آوردن برغیب است کہ بیشک لاریب است۔ قولہ تعالیٰ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ

بِالْغَیْبِ۔ ہر کہ بر غیب و صاحب باطن اولیا اللہ اہل غیب را غیبت و گلہ کند گوشت و خون آدم خورد برادر حقیقی را ہر آنکس مؤمن مسلمان چہ طور باشد؟ باطن نیز بسیار طریق است و ظاہر حاصل کردن مشکل مراتب عالی ہمت با توفیق است و بعضی را باطن باطل زندیق و ظاہر برحق تحقیق و بعضی را ظاہر باطل زندیق و باطن برحق تحقیق و بعضی را ظاہر باطن باطل زندیق و بعضی را ظاہر باطن برحق تحقیق مرتبہ مومن و مسلمان و کاذب و مشرک و منافق و ظالم و کافر تمام شد۔

نیز شرح ظاہر و باطن۔ ظاہر کرا گویند و باطن چیست؟ ظاہر و باطن ہر دو در قید قرآن علم است بلکہ کل مخلوقات در طی قرآن تفسیر است۔ میکشاید این طی را عالم باللہ صاحب تاثیر عارف ولی اللہ روشن ضمیر کہ اہل نظیر بر کونین امیر است۔

ابیات:

ہر کہ پوشد چشم باشد چشم کور ۔۔۔ ہر کہ بیند ہر طرف گوئی ستور

باعیان بینا بود انسان صفت ۔۔۔ باعیان دیدن طریقت معرفت

گر تو خواہی میشوی عارف خدا ۔۔۔ آن دیدہ دیگر بود لائق لقا

آن دیدہ نور است بیند با حضور ۔۔۔ ہر کہ بیند غیر حق آن بی شعور

باھُوؒ را ھُو بردہ است در لامکان ۔۔۔ شد حضور دیدنش قرب از عیان

بدانکہ این طالب مرید قادری کہ ظاہر باطن او یکی گردد بحق رفیق و ظاہر باطن تحقیق از ہیچ کس نمی آرد التجا۔ پس معلوم شد کہ کامل قادری عارف باللہ نظار است ہمیشہ مشرف دیدار تماشا بین صاحب حق الیقین غرق فی التوحید انوار اہل استغراق عین باعین دیدار است۔ پس این چنین کامل قادری را ذکر فکر ورد وظائف و مراقبہ مکاشفہ چہ در کار است کہ قادری باعیان ساکن لاھوت لامکان بالیقین و با اعتبار است۔

باطن نیز بسیار طریق است و باطن بیشمار با توفیق است و باطن از حد زیادہ با تحقیق است و ظاہر طریق شریعت را دو گواہ است یکی دیدہ و دیگر از دیدہ باید شنید و باطن را نیز دو گواہ است یکی علم تصوف مطالعہ از یکدیگر باستماع شنیدن میفرماید و دوم گواہ باعیان دیدن راہ مینماید مرشد رفیق ہمراہ۔ و بعضی را باطن از طریق دلیل با توفیق دید کہ باطن او موافق ظاہر میشود و بعضی را باطن از طریق دلیل آگاہ در نظر نگاہ باطن او موافق ظاہر میشود و بعضی را باطن از طریق وہم خیال کہ با توفیق باطن او موافق ظاہر میشود با معرفت اللہ وصال و بعضی را باطن از طریق الہام کہ با توفیق الہام او موافق ظاہر میشود و بعضی را باطن از طریق توجہ کہ با توفیق توجہ او موافق ظاہر گردد و بعضی را باطن از طریق تصور اسم اللہ ذات کہ با توفیق موافق ظاہر گردد و بعضی را تصرف و تفکر از حاضرات کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ با توفیق باطن موافق ظاہر میشود و بعضی را باطن از طریق مجلس پیغام اہل قبور و مجلس اہل مشرف بہر یک انبیا اصفیا نبی مرسل خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با جملہ اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و علیٰ جمیع المجتہدین و آنچہ

صاحب مراتب غوث قطب اولیا اللہ حکم میفرماید باطن با توفیق او موافق ظاہر گردد و بعضی را باطن از طریق عیان و از نظر صاحب عیان ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند و آنچہ در کونین ہر دو جہان باطن با توفیق موافق ظاہر باشد۔ بعضی را غرق فی اللہ بحاضر قرب خدا با الہام جواب باصواب در وصال حاصل کردن از اللہ بی مثل و بی مثال باطن او با توفیق موافق ظاہر گردد و بعضی را باطن روشن ضمیر بر کونین امیر است فنا فی اللہ فقیر کہ باطن او با توفیق موافق ظاہر گردد۔ این چنین جملہ باطن کہ با توفیق موافق ظاہر باشد تحقیق این بخش از مرشد قادری است کہ رفیق برحق است کہ از حق است با حق است۔ شخصیکہ باطن می بیند تحقیق و ظاہر حاصل نکند آن بی توفیق آنرا چہ علاج است؟ علاج او آنست کہ مطالعہ علم نعم البدل کند کہ از مطالعہ علم نعم البدل آنرا ظاہر باطن یکی گردد۔

باید دانست کہ باطن سہ طریق با سہ قسم با توفیق با سہ اسم تحقیق است۔ اول بعضی را باطن با مشاہدہ طبقات طبق عن طبق ہفت زمین و نہ فلک و ہفتاد ہزار مراتب کہ ہر مراتب فوق العرش است در میان یکدیگر مراتبہ ہفتاد سالہ راہ است برہوا طرفہ زد طی کند۔ این راہ را اہل طبقات غوث و قطب بدرجات بر این مراتبہ کمینہ و کمتر نظر نکند فقرا۔ این مراتب از ہوا است کہ برہوا است بعید از قرب خدا است۔ دوم باطن مقام محمود مشرف مجلس محمد رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ملاقات کردن با جملہ روحانیات۔ سیوم باطن غرق فی التوحید نور حضور مشرف بعینہ عین فنا فی اللہ ذات۔ اینست مراتب تمامیت فقر۔ قال علیہ السلام اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ قال علیہ السلام اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ قال علیہ السلام لَوْ عَرَفْتُمُ اللّٰہَ بِحَقِّ مَعْرِفَتِہٖ لَزَالَتِ الْجِبَالُ بِدُعَائِکُمْ قال علیہ السلام مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا ظَھَرَتْ لَہٗ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ فِیْ لِسَانِہٖ وَ قَلْبِہٖ وَ جَوَارِحِہٖ۔

بیت:

عالمم علم از حضوری فاضلم فضل از خدا   طالبان را سبق بدہم مینمایم مصطفیٰ

شرح ذکر

بدانکہ ذکر ہشت طریق با توفیق است۔ از ہر یک ذکر پیغام اعلام نام بنام تحقیق است۔ چنانچہ ذکر جنونیت کہ بوقت اشتغال ذکر اللہ کہ بہم مجلس ذاکر جن و انس میشود از و ہر احوال جنونیت و جہولیت و جلالیت و بد طبع و بد خصال و بعضی را ذکر اللہ ہر وقت کہ ذاکر اشتغال اللہ در آید ہم صحبت او با پیغمبران شود و ہر وصف و اوصاف قدم بر قدم سنت پیغامبران علیہ السلام دارد یعنی فقر و معرفت و توحید و علم و کرامت و التفات احوالات تحقیقات و بعضی را ذکر از اولیا اللہ است کہ باشتغال اللہ در ذکر در آید ہمصحبت اولیا اللہ و توحید باطنی مذکور کشاید و بعضی را ذکر ملکی صفات باشتغال اللہ در ذکر در آید ہمصحبت فرشتگان شود زبان با توجہ الہام در آید و مشروحاً مینماید و بعضی را ذکر از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اصحاب

باشتغال اللہ ذکر بی حجاب و بعضی راذکر از قرب اللہ حضور در ذکر در آید نور حضور ہفت اندام میگردد نور۔

ابیات:

عارفان با اہل دنیا کار نیست	با نظر گر زر کنند دشوار نیست
نظر ناظر بانظر و از سیم و زر اہل از عیان	عارف چنین کمیاب باشد در جہان
احتیاجی کس ندارم جز خدا	من ہدایت یافتم از مصطفیٰؐ
باھوؒ ہر مقام و منزل از دل یافتہ	دل کبوتر قمری ذکر فاختہ

باید دانست آنچہ عالم دنیا کیمیا سیم و زر راہ زن پر خطرات۔ درمیان آسمان و زمین پر کنی باسیم و زر بدانکہ آنچہ عارف باللہ ولی اللہ ہرگز نکند نظر کہ این مرتبہ سیم و زر بار گرانی نہادہ اند بر پشت اہل دنیا گاؤ خر۔ چنانچہ واقع شدہ در خبر است کہ تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔ مجلس اہل عبادت و اہل خطرات راست نیاید۔ بدانکہ مردمان ذکر مراقبہ میگویند۔ ذکر و مراقبہ حاصل کردن مشکل کار و خیلی دشوار کہ ذکر و مراقبہ حضور کنندہ معرفت دیدار و قلب بیدار و ذکر نام توفیق است و مراقبہ حضوری تحقیق است۔ دانی کہ در ہر اعضا کہ در وجود اسم اللہ ذات و تصور مشق مرقوم باہر یک مقام روشن شود نور تجلی حی قیوم۔ این راحواس باطن نور کشا عین نماز ندہ قلب و نفس فنا و خلاص شود از قید خرطوم خناس شیطان بی حیا و روح بقا۔ ہر کہ بااین مراتب رسد ہر آنکس بیواسطہ باستغراق مشرف گردد لقا۔ ہر کہ بااین راہ مشق داند کامل مخدوم۔ ہر کہ راہ مشق نداند از باطن حضوری محروم۔ کل و جز در طی اسم اللہ ذات حاضرات۔ ہر کہ راہ حاضرات نداند و طالبان و مریدان را از حاضرات حضور رساند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر و مرشد خواند۔ بیت:

ہر کرا شد راہبر حق پیشوا	باز دارد حرص و طمع و از ہوا

ہر مراقبہ و ذکر کہ باحضور رساند آن مشاہدہ معراج است و از ذکر و مراقبہ کہ باحضوری نمیرسد آن استدراج است۔ مجلس اہل استدراج و اہل معراج راست نیاید۔

شرح انسان

انسان آدم است۔ ہر کہ بمرتبہ حضرت آدم رسد ہر آنکس انسان بود۔ اگر کسی گوید کہ فرزند آدم را قدرت است کہ بمرتبہ پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام برسد بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ این شرف و عزت انسانی امت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔ پس بمراتب امت رسیدن مشکل است۔ امت کرا گویند؟ خاص امت آنست کہ پیروی قدم بر قدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفتہ رفتہ خود را بحضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبان مبارک آنرا از امت خاص بگوید و بداند۔ عجب دارم

ازان احمق قوم کہ خود رسیدہ نمیتوانند و از راہِ باطن معرفت محروم ماند و آن کسانیکہ بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برسد آنرا از دیدۂ حسد دیدہ نمی تواند۔

شرح مرتبہ فنافی الشیخ

باید دانست مرتبہ فنافی الشیخ عظیم الشان است و بعضی احمق در مرتبہ فنافی الشیطان دوام پریشان است۔ مرتبہ فنافی الشیخ این است کہ جسم شیخ با جسم طالب، قال شیخ با قال طالب، احوال شیخ با احوال طالب۔ المطلب آنکہ خوئی بوئی خصلت صورت سیرت شیخ و طالب ہفت اندام یک وجود مبدل گردد از سر تا قدم تمام۔ اَلشَّیْخُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ واقع شدہ است۔ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُحْیِ الرُّوْحَ وَیُحْیِ الشَّرِیْعَۃَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ وَیُمِیْتُ الشَّھْوَۃَ وَ ھَوٰۃَ وَ طَمَعَ وَ حِرْصَ وَ یُمِیْتُ الْبِدْعَۃَ ہر وقت کہ طالب ظاہر باطن ظن بد برد ہمون ساعت و ہمو ندم طالب مردود شود۔ آنرا باید کہ استغفار خواند۔ بیت:

شیخ یک شرط است با طالب تمام   شیخ و طالب یک شود در ہر مقام

باید دانست بر شیخ و طالب ہر دو را فرض عین است و سنت عظیم کہ بہ آل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خدمت سادات و بہ صدق اخلاص ارادت سرنگوں باشد۔ ہر کہ سادات را رضا مند نکند ہرگز باطن او صفا نشود و بمعرفت الٰہی نرسد اگرچہ تمام عمر سر بسنگ زند و ریاضت کند کہ خدمت سادات نصیب اہل مخدوم است۔ ہر کہ منکر از آل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اولاد حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و حضرت علی رضی اللہ عنہ محروم است۔ قولہ تعالیٰ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ ابیات:

دوستدارم سیدان نورِ نبیؐ   نور دیدہ حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ

دشمنِ سادات دشمنِ مصطفیٰؐ   ہر کہ دشمنِ مصطفیٰؐ دشمنِ خدا

لیکن سیدان را از کدام احوال و از کدام افعال و از کدام اعمال و از کدام قال شناختہ میشود؟ از شریعت و قدم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صدق از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عدل از حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حیا از حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شجاعت از حضرت علی صلوات اللہ علیہ و غزا و سخا از حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ترک دنیا از حضرت فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا و شہادت و سعادت و رضائے ارادت از حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بشنو در وجود آدمی روح بایزید و نفس یزید و قلب قرب امام و شہادت تمام۔ بخود منصف باش اے حق شناس! کہ کشتن نفس یزید بتیغ توحید است۔ ہر کہ این تیغ توحید بدست نگیرد و نفس را قتل نکند از قوم یزید است۔

ابیات:

گر تو خواہی سیدا مجلس رسولؐ — طلب کن اللہ وحدت حق وصول
گر تو خواہی سیدا مجلس نبیؐ — طلب کن اللہ بر دین شو قوی
گر تو خواہی سیدا فی اللہ فنا — غرق فی التوحید شو با مصطفیٰؐ
گر تو خواہی سیدا وحدت کرم — سیدان را نیست ہرگز ہیچ غم
گر تو خواہی سیدا فقرش عظیم — طلب کن از مرشدی قلبش سلیم
گر تو خواہی سیدا قربش حضور — طلب کن از مرشدی توحید نور
گر تو خواہی سیدا حاکم امیر — طلب کن تو بادشاہی از فقیر
گر تو خواہی سیدا گنج ز پنج — عاجزان را دستگیری دل مرنج
من فقیرم غالبم بر ہر امیر — اہل قربم معرفت صاحب نظیر

فقیر لشکر سادات است۔ سیدی کہ فقیر را بہ شناسد و سید اند فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ لَا یُحۡتَاجُ و بی نیاز ماند تا ابد الآباد۔ فقیر را از کدام علم و عمل و معرفت و جمعیت شناختہ میشود۔ فقیر ہرگز نباشد در سلک سالک و بر اہل سلک غالب، مالک کہ ہر دو جہان در نظر او باعیان است چنانچہ صاحب کل و جز۔ اینست مراتب فقیر تصور حضور و دعوت عمل قبور۔ اگر کسی فقیر را گردن زند ہرگز بذکر فکر مشغول نشود کہ دوام فقیر حضور بود۔ دشمن فقیر از سہ حکمت خالی نباشد یا دل سیاہ یا منافق بی خبر از معرفت قرب اللہ یا دشمن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ قال علیہ السلام اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ وَالۡفَقۡرُ مِنِّیۡ این فقر لفخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ بدانکہ مرتبہ مرشدی بار گران است۔ تا آنکہ کسی را در باطن حکم اجازت تلقین طالبی و تعلیم رخصت مرشدی از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نشود ہر آنکس احمق باشد کہ مردمان را از خود بحکم تعلیم تلقین طالب مرید کند عاقبت شرمندہ و خراب شود۔ مرشد آنرا گویند کہ طالب را سوگند دہد کہ ای طالب! آنچہ ترا مطلب است از من بہ طلب آنچہ طالب طلب کند بموافق طلبِ طالب مرشد مطلوب عطا بخش کند فیض چنانچہ فیض باران رحمت یا موج دریا یا نظر کرم۔ مرشد نام توفیق است کہ بردارد از وجود طالب آنچہ نفسانی شیطانی حجاب ظلمات نفس و ہوا۔ مرشد ناقص خام طالبان را ہمیشہ دلداری تسلی کند وعدہ امروز فردا۔ طالب را میباید کہ ایام و ماہ و سال شماری از بی اعتقادی و بی اعتباری است اختیار خود بہ مختار مرشد بدہد و درمیان چون خود نبود و دم نزند۔ شیوۂ طالب طاعت بندگی بردار و پیشہ مرشد طالب را حضور کند بغرق مشرف دیدار۔

بیت:

طالبا گر سر دہی سرّی طلب — ہر کہ سر را نگہدارد از کلب

معرفت نصیب اہل مراد است کہ ولی مادرزاد است۔

ابیات:

گر بگویم شرح و شرط از طالبی | طالب آن باشد بود طلب از نبیؐ
جز حضوری کی بود مرشد تمام | مرشد آن باشد نماید ہر مقام
من مرشدان را خوب دانم با خبر | من طالبان را نیک دانم با نظر
من مثل صرافیم ہر کس را شناس | میشناسم ہر یکی را با قیاس
ہر کہ دعوی کرد مرشد طالبی | ہر یکی را یافتم قرب از نبیؐ
نقد و جنس و ہر چہ داری پیش آر | تا شوی عارف خدا با اعتبار
ہر متاعی مشتری باید خرید | ہر متاعی با متاعی میرسید

ہر کہ پرسید نرسید و ہر کہ رسید نپرسید۔ قولہ تعالیٰ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ۔ طالب صادق با مرشد کامل لَحْمُكَ لَحْمِيْ وَ دَمُكَ دَمِيْ کشتہ محبت پیش مرشد جان فدا، دل چاک چاک برہفت اندام پوشیدہ پیراہن خاک۔ اگر طالب بی اخلاص روگردان شود واز مرشد بی اعتقاد خلاف کند مثل خس کم جہان پاک فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ہلاک۔ شرط مرشد آنست کہ طالب شود بعد از دوازدہ سال غرق انوار و بامشرف بدیدار برسد و بگذرد از تمامیت دنیا زن و فرزند آنچہ ناشائستہ مردار چنانچہ عجب ہوا احمق بدآثار و یا آنکہ مرشد آزار از خود میکند بی اعتبار آخر۔ سلامتی طالب و مرتبہ عظیم طالب آن است کہ از مرشد طلب کند صرف اعتقاد و آزار اگویند اعتقاد کہ در اعتقاد پیدا نشود از شیطان نفس مایہ فساد۔ بدانکہ اعتقاد شش حرف است۔ "ا ع ت ق ا د" از حرف الف آئینہ دل، از حرف 'ع' عین بیند و عین بخشد و از حرف 'ت' توفیق طی کردن ہر دو سرائے و از حرف 'ق' قوت و قرب اللہ حضوری بخشد و از حرف 'الف' ارادہ صادق دارد و از حرف 'د' دوام مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ از مرشد کہ این جملہ مراتب بکشاید مرشد بخشندہ اعتقاد است و اِلَّا نہ مرشد خود در قید نفس بحب دنیا در فتنہ فساد است۔

بیت:

مرشدی عنقا بود شہباز پر | مگس مرشد کی برد کوہ سر بسر

باید دانست اصل وصل در اصل مراتب ظاہر باطن کل و جزہمہ از اسم اَللّٰہُ ذات بکشاید موافق نیت۔ وقت شروع تلقین بعضی را از علم ملکہ قیل قال و بعضی را ملکہ بمعرفت وصال و بعضی را ملکہ مشاہدہ حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لازوال بلکہ ظاہر و باطن یک رنگ احوال۔

ابیات:

در تصرف کیمیا عامل منم | در تصور معرفت کامل ترم

من در ہدایت فقر عارف قادری ۔۔۔ من جان فدا ہم صحبتم حاضر نبیؐ

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰؐ ۔۔۔ واقف اسرار گشتم از الله

طالبان را می برم وحدت لقا ۔۔۔ آنکہ باشد طالبی لائق خدا

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! ۔۔۔ تا ترا بیرون کنم کبر از ہوا

مرشدی از طالب طلب کن دو گواہ ۔۔۔ در نظر طالب بود دنیا گناہ

طالب سالہائی ماہ و ایام شمار ۔۔۔ این چنین طالب بود جاسوس وار

طالبی بر دم قدم اثبات تر ۔۔۔ طالبی موسیٰؑ بود مرشد خضرؑ

طالب شدن بسیار مشکل کار سخت ۔۔۔ در مطالعۂ موت طالب نیک بخت

ازل ابد و دنیا در یکدم نما ۔۔۔ در یکدمی حاصل کند وحدت خدا

طالب آن مال تصرف جان و تن ۔۔۔ طالب نانی زبانی لاف زن

باھوؒ طالبان را میشناسد با نظر ۔۔۔ ہمچو صرافی شناسد سیم و زر

باید دانست کہ طالب با اخلاص و مرشد بتصدیق خاص الخاص ہر دو را صحبت موافقت در آید ابتدا و انتہا مقامات در یکدم بکشاید۔ مرشد کامل راہبر بہر مطلب می رساند و مرشد ناقص بجز خدمت و طلب زر راہی دیگر نداند۔ مرشد کامل رسانندۂ لاھوت لامکان است و مرشد ناقص از برائی نان پارچہ ہمیشہ پریشان است۔ مرشد کامل طالب اللهٰ را بگوید اللهٰ بخوان و در باطن بتوجہ میرساند بمراتب عین عیان۔ اگر مرشد را مرتبہ گاؤ عصار است کور را از کور تلقین و ہدایت چہ درکار است؟ اگر عالم عاقلی در گوش آر و اگر فاضلی معرفت فقر رحمت جمعیت مشاہدۂ قرب الله۔ بمرتبہ حضوری مجلس محمد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم بردار۔ این راہ بتقوی نیست تقویت و توفیق الٰہی است۔ ہر کرا بخشش و عطا از مرشد کامل میشود محض غرق لاغلط و لاغلاظت با رخصت اجازت از محمد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کہ مراتب غرق لاحد و لاعد بوہم فہم نگنجد۔

ابیات:

ہر کہ غرقش میشود در ذات نور ۔۔۔ با عقل کلی بود علم از حضور

مراقبہ موت است ببرد با ممات ۔۔۔ باطنش اثبات شد با اہل ذات

آنچہ می بیند بہ بیند از لقا ۔۔۔ آنچہ می یابد بیابد از خدا

نیست آنجا نفس و نی شیطان رقیب ۔۔۔ مجلسی خاصہ محمدؐ با حبیب

این مراتب قادری را ابتدا ۔۔۔ عز و شرف یافتہ قرب از خدا

باید دانست کہ بر طالب فرض عین است کہ اول با مرشد پیش از تلقین مقابلہ علم ظاہری کند آنچہ دقائق حقائق مشکل پند از

معرفت علم تصوف منطق معانی علم زبانی قال۔ بعد ازان با مرشد مقابلہ کند از علم باطنی آنچہ توحید معرفت اللہ وصال۔ چون مرشد از عہدہ جواب طالب العلم بیرون برآید بعد ازان تلقین کند۔ طالب چنین باشد عالم فاضل صاحب شعار و اِلّا نہ جاہلان ہزاران ہزار را دیوانہ و مجنون کردن چہ مشکل کار۔ شرط کامل آنست کہ از تصور اسم اَللّٰہُ ذات و از ذکر غلبات در وجود طالب طالب را بنماید صورت نفس جدا و صورت قلب جدا و صورت روح جدا و صورت سِرّ جدا۔ این است ابتدا طالب را توفیق رفیق از خدا و از مرشد عطا کہ با ہر یک صورت میشود ہم سخن و ہمزبان بجمعیت باعیان۔ این نیز مراتب برکت شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فقیر را ابتدا مرتبہ با مطالعہ علم علما است و انتہا مرتبہ اولیا است۔ چنانچہ ابتدا مرتبہ عامل و انتہا مرتبہ کامل۔ بدانکہ علم حضرت قرآن و احادیث نبوی و قدسی و قول جمیع اصحاب و مشائخ میفرمایند کہ نفس دشمن جان است و شیطان دشمن ایمان است و دنیا فتنہ بی جمعیت پریشان است۔ ہر کہ این ہر سہ را عزت دہد واز فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و معرفت اللہ حیا خورد ہر آنکس مومن مسلمان علما، فضلا، فقیر، درویش، غوث، قطب چہ طور باشد کہ بدتر از گاؤ خر ستور باشد۔

بیت:

کس ندانم طالبی جان تن فدا	باھُوؒ کمیاب شد طالب خدا

المطلب آنکہ چہاردہ علم ظاہر است و یک علم باطن چنانچہ علم معرفت و توحید۔ چون علم معرفت و توحید اولیا عارف باللہ را از باطن بکشاید علم ظاہری جملہ در علم باطن درآید چنانچہ شیر در آب و یا نمک در طعام و شیر در شکر۔ دانی کہ شیطان عالم است یا جاہل است و حضرت آدم علیہ السلام عالم است یا جاہل؟ پس اہل وصل را نظر بر اصل باید نہ تمتع روز معاش ربیع خریف فصل۔ بشنو! راہ دیدار و حاصل کردن معرفت توحید قرب حضوری بہ اسم اَللّٰہُ ذات علم است، جہل نیست۔ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلِيًّا جَاهِلًا۔

ابیات:

جاہلان را پیش حضرت حق تعالیٰ نیست جا	علم را آموز اول آخر اینجا بیا
عارفانی کی بوند این خود فروش	تا توانی خویش را از خلق پوش

دانا و آگاہ باش کہ علم معرفت و توحید و محبت و مشاہدہ و مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و قرب حضوری معراج و فقر لایحتاج و از دائمی نماز و مراقبہ روشن ضمیر و بر کونین امیر و دست مصافحہ با ارواح ہر یک انبیا و اولیا اللہ از مطالعہ علم ظاہر و باور دو وظائف ذکر فکر مراقبہ مکاشفہ ہرگز حاصل نمیشود۔ اگرچہ کسی تمام عمر تصرف در علم کند از معرفت حق بی خبر بود۔ این مراتب باطن از مرشد صاحب باطن بکشاید۔ المطلب آنکہ طالب اللہ را بعین عیان ہر دو جہان در آئینہ دل مینماید

آنچہ فِی الدُّنیَا وَ الْاٰخِرَۃِ از وجود انسان بیرون نیست۔

بیت:

زمین و آسمان و عرش و کرسی ہمہ در تست تو از کی پرسی

و ہر عمل و علم و آنچہ اعمال جوارح اعضا کہ نزدیک تو ثواب است یقین دانید کہ این جملہ ثواب بین العبد و الرب مطلق حجاب است۔ آخر اصل راہ کامل چیست کہ در یکدم برسد لازوال بحضور وصل وصال راہی کہ رجعت نداشتہ باشد۔ در ذکر فکر رجعت و در مراقبہ مکاشفہ رجعت، در صوم صلوٰۃ رجعت، در ورد وظائف رجعت، در حج زکوٰۃ رجعت، در تلاوت علم رجعت و آنچہ لاسوی اللہ رجوع بدیگری آرد ہمہ رجعت است۔ و آنچہ مرتبہ تصور توفیق حاضرات اسم اللہ ذات کہ رجعت رادفع گرداند و طالب اللہ را لازوال بحضور رساند توجہ مرشد ولی اللہ و تصور اسم اللہ و تفکر فنافی اللہ و تصرف بقاباللہ۔ پس معلوم شد کہ بعضی از اہل تحقیق صاحب معرفت معراج است با توفیق۔ و بعضی کامل نفسانی طالب دنیا در قید شیطانی اہل استدراج مراتب اہل زندیق است مجلس اہل زندیق و اہل تحقیق راست نیاید۔ ابیات:

پیشوائی شد محمدؐ ہر کرا در نظر نبویؐ بہ بیند حق لقا

ہر کہ می بیند نمیگوید خدا از میان خود رفت حاضر مصطفیٰؐ

شد وجودی نور راز و گشت نور شد مرا دیدار با وحدت حضور

جز خدا دیگر نہ بینم ہیچ کس اولیا را معرفت اللہ بس

عاقل آن است کہ در آورد بر داز برائی حق و باطل لاحول و درود بخواند کہ در مجلس خاص نفس و شیطان و دنیا نجس را قوت نیست کہ برحال ماند۔ دیدن دیدار چہار قسم است کہ آنجا نہ جان و جسم است و نہ نان اسم است و نہ رسم رسوم نور با نور و فنافی اللہ لامکان حی القیوم کہ بامکان خدائی تعالیٰ را تشبیہہ دادن موجب شرک و کفر است۔ بعضی اہل بدعت اہل خلاف از سنت و جماعت دروغ زن اہل لاف بی انصاف حماقت شعار بد آثار چشم کور تا بلب گور رجعت خوردہ و از آسیب شیطانی کہ مراقبہ بغیر از تصور اسم اللہ ذات ربانی آنچہ می بیند از مرتبہ جنونیت نار و مردمان را می گویند دیدم دیدار فِی الدُّنیَا وَ الْاٰخِرَۃِ خوار بر طائفہ اہل بدعت نباید آورد اعتبار استغفار ہزار بار۔ ہر کہ از مرتبہ حیات بگذرد و بمرتبہ ممات برسد ہمین طریق اہل اللہ را از باطن توفیق میشود دیدار تحقیق و دیگر دیدن دیدار پروردگار را چشم ظاہر قدرت نیست مگر بہ تصور اسم اللہ وجود طاہر غرق فی اللہ و راز دوام و نماز مدام بہر ہنگام آنرا بعیان دیدن دیدار چہ مشکل است؟ فقیر یکہ فنا فی اللہ باشد تمام مرشد کامل روز اول طالب صادق را سبق میدہد از علم دیدار و تاثیر علم دیدار دل را زندہ گرداند و خواب ندہد تا روز قیامت میباشد بیدار در ممات و حیات حضور با شعور ہشیار۔ ہر کرا دوام دیدار است آنرا ذکر فکر مراقبہ ورد وظائف چہ درکار است و آن ناظر دوام حاضر بعیان صاحب نظارہ آنرا چہ احتیاج است متوجہ شدن بہ مراقبہ و استخارہ۔

بیت:

دیدار و از دیدار من گردد یقین ـ ہر کرا باور نشد اہل از لعین

باید دانست کہ در وجود آدمی چہاردہ لطیفہ است از لطافت قرب الحق کہ حواس ظاہر و باطن حس میگردد نور۔ ہرطرف کہ نظر کند ومیداند مثل بستہ نمیتواند بہر اعضا نور میریزد و از سر تا قدم تجلیات مثل آتش تیز ترمیخیزد و ہفت اندام را دوام چنان میسوزد چنانچہ میسوزد آتش ہیزم خشک را و از حاضرات اسم اللہ ذات روشن ضمیر شود و اسرار الٰہی بکشاید۔ ہرطرف کہ نظر کند واردات فتوحات غیبی لاریبی مینماید چنانچہ معرفت و توحید و قرب و حضور و انوار دیدار در آئینہ دل صفا بہبین تا بلب گور۔ این است مراتب حق الیقین این را عبودیت با ربوبیت دوام گویند۔ قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔

جملہ شرح وجود یہ یقین این است کہ ہر لطیفہ بہر اعضا را نور کلید است و قفل کشائندہ از حجاب تحقیق با توفیق مرشد کامل رفیق طریق صاحب تصدیق صدیق علم دقیق چنانچہ پنج علم کہ آن را پنج گنج لطیفہ رحمت انوار گویند و بسر دماغ روحانی سرّ اسرار ربانی بسر بکشاید کہ بابصر عیان نماید۔ اگر درین مقام فقیر در یکدم می نشیند تا قیامت بیرون نیاید کہ آواز صور اسرافیل بگوش زدہ شود و باخبر بود لیکن آورد بردار از برائی نماز فرض سنت واجب متحب آداب شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است۔ وہفت لطیفہ بدین طریق در قلب است کہ با گرد قلب است کہ با قرب قلب است و یک لطیفہ در سینہ کہ برآمدن از نفاق کینہ چنانچہ خاتمہ بالخیر در خاتم نگینہ۔ این مراتب را میشناسد اہل مشق عارف بینا و یک لطیفہ بناف کہ بنفس خلاف و چہار لطیفہ گرد ناف تحقیق کند منصف حق شناس صاحب انصاف و دو لطیفہ از ہر دو پہلو بر پہلو خواب نیاید در وجود چنان نور اللہ زاید۔ ہر کہ باین مراتب رسد ولی اللہ خلیفہ بر روئے زمین تمام شود۔ قولہ تعالیٰ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ چون ہر یک لطیفہ در وجود مثل آفتاب تابش طلوع زند طالب اللہ بمرتبہ لاحد و لاعد رسد کہ در وہم وفہم نگنجد کہ وجود از خصلت بد بمیرد و روح فرحت گیرد۔

بدانکہ شخصیکہ بی اخلاص از شریعت باشد و فرمانبرداری شریعت نکند ظاہر باطن او کذاب دروغی است بر او باور نباید کرد آنچہ گوید لاف زند۔ مقام شریعت و مقام طریقت و مقام حقیقت و مقام معرفت و مقام قرب نور الہدیٰ نفس فنا مشرف لقا مرشد کامل در یکساعت میکشاید از تصور حضور و مینماید از تصرف قبور۔ كَفٰى بِاللّٰهِ عالم ولی اللہ طالب حق روز اول چنان سبق خواند کہ مرتبہ ممات حیات رجا خوف دوزخ بہشت ہرگز یاد نماند و آنچہ لاسویٰ ہمہ نسیان گرداند۔ این مراتب نیز برکت شریعت و بخشش حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عطائے مرشد ولی اللہ کامل است۔ بیت:

ہر کہ می بیند بآن گوید چرا ـ خدا خود گواہی میدہد بینندہ را

این است مراتب عارفان ای احمق بی حیا۔ ہر کہ می بیند ہر سخن او راز دیدارش آواز۔

ابیات:

ہر کہ می بیند زبان گردد سکوت ‌ ‌ ‌ بینندہ را دیدار حیّ لایموت
ہر کہ می بیند بخود پہنام کرد ‌ ‌ ‌ از چشم او خون برآید رنگ زرد
ہر کہ می بیند بود از خود ز گم ‌ ‌ ‌ مردہ را زندہ کند با سخن قُم
ہر کہ می بیند بود آن ہوشیار ‌ ‌ ‌ حق راہبر ورنہ بروی اعتبار
یکدمی صد بار می بینم لقا ‌ ‌ ‌ این مراتب یافتم از مصطفیٰؐ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ نفع فیض رسانندہ خلق اللہ راسہ چیز است باران رحمت وآب دریا وزراعت ۔وسخاوت کنندہ سہ کس اند عالم وفقیر وحاکم اہل ترس خدا پرست۔

شرح دعوت

اول مرشد کامل رافرض است کہ طالب صادق راازبرائے جمعیت نفس تصرف گنج علم دعوت اجازت ورخصت بخش کند آن دعوتی کہ باتاثیر نفع دہدروان گردد ودل خواندہ ملال وحیرت وعبرت نگیرد وبی جمعیت نشود۔

بیت:

بعلم دعوت کاملم عامل فقیر ‌ ‌ ‌ در تصور باعیان روشن ضمیر

اساس علم دعوت ومخ علم دعوت وکلید علم دعوت وقفل علم دعوت مشکل کشا علم دعوت وہر مطلب نما علم دعوت۔اول می باید کہ اہل دعوت برنفس غالب تمام عداوت وکل وجز علم دعوت درتصرف خود آوردن از اسم اللہ ذات کہ مطلق حاضرات است از کلمہ طیبات بکشاید وبیماید از کنہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔صاحب دعوت عالم باللہ وکامل ولی اللہ چنین دعوت خواندکہ ہر دو جہان تپش لرزہ خورد از مردم نظر گویا کہ میشود ہر طبقات زیرزبر۔حضرت خانہ کعبہ در جنبش وحضرت مدینہ منورہ درجنبش درآیند وحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از قبر مبارک وروضہ منورہ بیرون برآیند ومشروحادست بگیرند وآنچہ کار باشد ہمودم بشود۔واین دعوت خوانندہ عرش رافرش کند ولوح محفوظ مطالعہ وبرکرسی سکونت ۔اول این دعوت ہرآنکس خواندکہ بوقت خواندن از ہرآفات ورجعت وبلائیت واز دشمنی ہژدہ ہزار عالم جن و انس کل مخلوقات خود را نگہدارد وسلامت بماند۔اشارت دعوت این است ۔ق قرب، ق قبر، ق قرآن، ق قوت، ق قدرت، ق قہر، ق قوی ۔ہرآنکس خواندکہ بحضور مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وزیر پائی ہردو سرائی دست راست پائی جمالیت و دست چپ پائی جلالیت ۔این دعوت اسم مسمّٰی جملہ درین دعوت معما۔ازین دعوت ہیچ دعوت سخت تر نباشد۔این دعوتیست کہ درمیان یک شبان روز گنج برگیرد کامل وناقص بخواندن از جان بی جان شود ودیوانہ مجذوب

گردد یا بمیرد۔ بدانکہ کمالِ مراتب حیات اینست کہ اَجْسَامُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَقُلُوْبُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ با حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دانی کہ آدمی را عمرِ حیات از برائی چیست و این ایام ماہ سال کہ زیست و در ممات چہ احوال باشد؟ قولہ تعالیٰ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ قولہ تعالیٰ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ہر کرا وحدت حاصل در حیات وصل در ممات، اثبات قدم واستقامت در حیات وخاتمہ بالخیر با ایمان در ممات۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَّ بِلَا عَذَابٍ۔

ابیات:

ہر کرا چشمی بود قرب از کرم ۔۔۔ عین بینان را نباشد ہیچ غم

چشم آن پوشد کہ باشد بی عیان ۔۔۔ بانگاہم زان آگاہم عین دان

راہ عارف این بود توفیق تر ۔۔۔ ظاہر و باطن بہ بیند با نظر

کور مادر زاد کی بیند لقا ۔۔۔ کور را باور نباشد بر نما

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

پس اول مرشد از طالب مرتبہ طالبی میکند اثبات وطالب نیز از مرشد مرتبہ مرشدی دریافت کند وطالبان میکند اثبات۔ مرتبہ طالب طلب در حیات حاصل کردن مردہ نفس ممات ومرتبہ مرشد فنافی اللہ ذات۔

بیت:

من کہ گشتم بذات حق فانی ۔۔۔ طیر سیر صفات کے دانی

این راہ فقر معرفت توحید ہرگز نگنجد در تقلید چنانچہ گویائی وشنوائی ہمہ تقلید است۔ آنچہ قال بینائی ونمائی ہمہ توحید است۔ چنانچہ دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالَ مجلس اہل قال واہل تعال راست نیاید۔ بر مرشد فرض عین است کہ طالب اللہ را یکبارگی از مشق وجودیہ حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات بحضور رساند وبسلک سلوک از ہر بلائی آفات بیرون بگرداند۔ آری مرشد دو قسم است۔ مرشد حبیب کہ بحضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طالب غریب را بحبیب رساند ومرشد رقیب طالب را در ہر مقامات بریاضت رنج چلہ خلوت بہ رجوعات خلق خراب گرداند۔ آری یقین است کہ بارگرانی ہر دو جہانی جباری قہاری اسم اَللّٰہُ ذات را برداشتن از وجود انسانی ضعیف ناتوانی مشکل خیلی دشوار است مگر بخشش عطا ولطف پروردگار۔ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ بیت:

آنچہ من برداشتم بار گران ۔۔۔ کی تواند برد بارش آن چنان

تا آنکه این چہاردہ لطیفہ مرشد کامل طالب صادق رادر وجود غالب غیب الغیب با توجہ تصور و تفکر با تصرف نکشاید طالب الله راہر گز نفس در قید نہ درآید و تا ظاہر حواس بستہ نگردد و اوصاف ذمیمہ نمیر و دو خناس خرطوم پژ مردہ نشود محال است کہ طالب بمعرفت مولی برسد۔ عجب آید از ان قوم احمق حماقت شعار کہ اللہ غیر مخلوق را تشبیہہ دہند با مخلوق عکس معکوس خط و خال زلف و حسن سرود و آواز نغمہ مطرب ساقی بادہ بدعت نام دہند۔ این ہمہ مراتبہا موجب شرک و کفر ناقصی و خامی از ہوائے نفس و رہزنی شیطانی است۔ این حیلہ را وسیلہ لذت دنیا است۔

بدانکه ہر شی را قفل و کلید است و کلید وجود انسان را اسم اللہ توحید است۔ ہر کہ خواہد وجود گنج قفل بکشاید طلسمات، اہل قلب سلیم تصور اسم اللہ ذات کلید طالب اللہ را اول طی کند و چون مرشد با توجہ وجود طالب در یک اسم حرف پیچیدہ میکند طی وجود گردد حی ہفت اندام نور تمام۔ بعد از ان طالب اللہ را مرتبہ نصیب شود حضوری دوام۔ این توجہ را توفیق و مرشد رفیق صاحب تحقیق گویند۔ ہر کہ طالب اللہ را بحضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میخواہد وجود طالب در حروف اسم اللہ پنہان کند۔ طی جسم پنہان کند طی اسم۔ بیشک طالب اللہ را اسم محمدی با جسم مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور کند۔ این راہ حضوری را طی توجہ گویند۔ و مراتب فنافی الشیخ جثہ طالب با جثہ شیخ بدین طریق است۔ اما شیخ شرف انسان باشد نہ شیخ صفت شیطان۔ این نیز از توجہ معلوم شود۔

بدانکه توجہ پنج قسم است۔ توجہ تصدیق از توجہ تصدیق طالب بمرتبہ تصدیق رسد۔ از توجہ نور طالب بمرتبہ حضور رسد۔ اصل این راہ جمعیت است۔ جمعیت بسیار است۔ مجمل جمعیت بمشاہدہ جمال و آنچہ جمال بعین وصال و آن وصال کہ لازوال۔ باین مراتب رسیدن خیلی مشکل کار است و محال۔ دیگر جمعیت آنرا گویند جان عزیز جہانیان باشد و ہر دو جہان را دفاتر مجموعہ نیک و بد باختیار او باشد و او در قید قبض اللہ۔ این را نیز جمعیت گویند و دیگر جمعیت آنرا گویند ہر کار یکہ کند باجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر کیمیا است و از نظر کیمیا محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردن گنج خزائن اللہ لا یفنا معرفت اللہ دیدار است۔ و از کیمیا ہنر گنج جمع کردن سیم و زر دنیا جیفہ مردار است۔ پس اہل مردار معرفت دیدار نمیخواہد۔

ابیات:

ہر کہ می بیند نمیگوید منم — آن ناظر و حاضر بود با فقر تم
ہر کہ می بیند بآن گوید چرا — دیدہ با دیدار می بیند خدا
ہر کہ می بیند بود دائم خموش — غرق فی التوحید خون از جگر نوش
ہر کہ می بیند بود با خود فنا — با فنا فی اللہ می بیند لقا
ہر کہ می بیند بود روحی کرم — عارف باللہ بود آنرا چہ غم

ہر کہ می بیند بود با حق جواب — باعیان دیدار بین شد بی حجاب
ہر کہ می بیند مراتب اوست فقر — اولیا واصل بود صاحبِ نظر
ہر کہ می بیند بود دائم خروش — مستی غالب ز مستی خود بجوش
ہر کہ می بیند بود دائم حضور — ہر طعامی در شکم او گشت نور
ہر کہ می بیند نماید مر ترا — غرق فی التوحید سازد با خدا
اگر کسی از من بپرسد دہ نشان — کیتواند بست مثلی لامکان
راہ دیدارش نگر گمراہ تر — چشم از برا دیدار دیدارش نگر
چشم می بیند بود چشمی گواہ — شد گواہی چشم دیدارش نگاہ
گر کور را صد بار می نمایم لقا — کور مادر زاد کی بیند خدا
ہر کہ در دنیا نہ بیند بی نصیب — مردہ دل آن مدعی اہل از رقیب
نیست آنجا علم نی دانش شعور — غرق فی التوحید اللہ با حضور
آن علم دیگر بود عالم دیگر — زین علم حاصل کند عارف خضرؑ
نیست آنجا منزل و نی جا مقام — لامکان و لانشان وحدت تمام
ہر کہ می بیند نیاید زو آواز — گویا کہ از جان مردہ آن بردہ راز

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَنۡ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدۡ کَلَّ لِسَانُہٗ مرشد کامل از تصور اسم اللہ ذات از علم حق معرفت دیدار سبق میدہد واز باطل دنیا جیفہ مردار بیزار کند استغفار ہزار بار۔ مرشد کامل آنست کہ از تصور اسم اللہ ذات معرفت دیدار بکشاید و باز در اسم اللہ ذات می درآید۔ از اسم اللہ ذات ابتدا و انتہا بیرون نیست ونخواہد بود۔ قال علیہ السلام اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرُّجُوۡعُ اِلَی الۡبِدَایَۃِ۔ ابتدا برآمدیم از خاک و باز درآمدیم در قبر خاک۔ پس نظر خدائی تعالیٰ بر شکستہ دل و شکستہ قبر ہمیشہ نور رحمت بارد موافق حدیث شریف است۔ شکستہ دل کرا گویند؟ دلیکہ پر نور اللہ رحمت فیض فضل واز غلبات نور، نور حضور شگوفہ دل پارہ پارہ و مضغہ قلب لختہ لختہ، ہر یک برگ گل دل خوشبوئی مثل گل گلاب سرخ رنگ معطر و معنبر گردد۔ بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ ای — آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

قال علیہ السلام اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنۡظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمۡ وَ لَا یَنۡظُرُ اِلٰی اَعۡمَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ یَنۡظُرُ اِلٰی قُلُوۡبِکُمۡ وَ نِیَّتِکُمۡ۔ ابیات:

نظر مشاہدہ معنی بچشم دل کردم — حجاب عینک چشم است مردِ بینا را

چشم دل باشد بود برحق نظر　　　　چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

این راہ باطن علم غیب را عالم عارف غیب دان و صاحب مطالعہ معرفت غیب خوان با عیان است کہ ہر مراتب را بیان است دہندہ نشان است رسانندہ لاہوت لامکان است۔ شرح علم غیب باطنی کہ باطن را موافق ظاہر نماید و ظاہر را از باطن کشاید۔ و بعضی حضوری باطن را دیدار حق دانند و حق را نشناسد۔ شرح حضوری باطن حق و باطل اینست۔ بعضی را حضوری جنونیت و بعضی را حضوری از وہم خود خام خیال و میدا ند مجلس و معرفت وصال دوام پریشان احوال و بعضی را حضوری از دنیا دون ہمیشہ در مراتب چرا و چون و بعضی را حضوری از نفس ہمیشہ بہوائی انا در ہوس۔ و بعضی را حضوری از شیطان تارک الصلوٰۃ گرد و میگوید مرا دیدار است احمق و حیوان۔ و بعضی را حضوری با رواح انبیا است روشن ضمیر باطن صفا است۔ بعضی را حضوری از قلب است کہ در وجود نفس سلب است۔ و بعضی را حضوری از روح است کہ در وجود تجلی ہم چوں روشنی نور و موج زند بہر رگ مثل طوفان نوح و بعضی را حضوری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین است کہ در شریعت بر دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوی است۔ بعضی را حضوری از الہام و دیدار قرب اللہ حضوری تمام۔ و بعضی را از غیب آگاہ و بعضی را از غیب نگاہ و بعضی را از غیب اوہام و بعضی را از غیب دلیل۔ این مراتب نزدیک تر از شہ رگ است۔ قولہ تعالیٰ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ این مراتب نیز تجلی انوار از قرب اللہ دیدار است کہ مراتب شکستہ دل و شکستہ قبر۔ آن است قبر شکستہ کہ اہل قبر مع اللہ غرق وحدانیت پیوستہ قلب کہ بنام اللہ ذات و تجلی دوام است۔ این چنین ذاکر قلبی را ذکر قلب ہفتاد ہزار بار در یکدم ثواب ختم قرآن است۔ این چنین ذاکر قلبی اہل حضور را کسانی را کہ قلب نور حافظ دور مدور ربانی گویند۔ قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ۔

بیت:

این ذکر باشد حضوری از خدا　　　　بی حضوری نیست ذکرش خود نما

ذکر نور است و وسیلہ حضور است۔ علم نیز نور است و عالم نیز وسیلہ حضور است۔ از مرشد یکہ طالب اللہ روز اول بمراتب نور حضور نرسد آن پیر و مرشد لائق ارشاد و ہدایت نبود۔ ابتدائی حضوری سبق وجودیہ مشق است کہ از وجودیہ مشق مرقوم بیشک حضوری میشود اللہ حیّ قیوم۔ مرشد را دو مراتب است۔ ظاہر در شریعت بر دین قوی و باطن دوام بمجلس حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین و ظاہر طالبان را باسم اللہ ذات مشغول گرداند و باطن با مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رساند و ظاہر در تصرف گنج غنایت و باطن تمامیت با فقر ہدایت و بیگانہ از خدا نباشد یک ساعت۔

مثنوی:

از زین سایہ تو مرو صحبتی نور نہ ای　　　　رو ماتم خود دار کزیں صور نہ ای

چون دعویٰ وصل آفتابت نرسد　　　　میلساز بدین ذات کز دور نہ ای

طالب وصال رامی باید ریاضت سالہا سال وطالب حق را مرشد بیرون برکشد بتوجہ از وصال وغرق فنافی اللہ کند طرفہ زد حال لازوال یعنی فنا شد از بقاو بقایافت از فنا۔ ہر دو را برداشت از مراتب قوت و وحدانیت لقا۔ این است فقر از روز اول ابتدا مرتبہ۔ ابتدا فقیر را فنا کہ موافق رضا و اَلرِّضَآءُ فَوْقَ الْقَضَآءِ۔ جائیکہ فنافی اللہ فقیر عارف باللہ در وحدانیت غرق شود آنجا فنا و قضا و رضا نمیرسد۔ این است مراتب فنا ہمہ اوست در مغز و پوست۔ و ہر آنکس رسد بہ مراتب ہمہ اوست نور کہ بگذرد از وصال وحضور۔ فقیر را باین مراتب فرض عین است رسیدن ضرور۔ قلب کسی را کہ غلیظ از غضب الٰہی پرخون است ہر کاری کہ از و واقع شود بدخصالت از نفس زبون۔

ابیات:

زندگانی قلب دانی از کجا	دست بیعت کرد آنرا مصطفیٰ
زندگانی قلب دانی از کجا	در نظر منظور وحدت با خدا
زندگانی قلب دانی از کجا	باطنش معمور کلی دل صفا
زندگانی قلب دانی از کجا	ذاکر قلبی مشرف با لقا
زندہ قلبش باز دارد از ہوا	ذاکر قلبی بسی ادب و حیا
زندہ قلبش کی بود این گاؤ خر	طالبی مردار جیفہ سیم و زر

اہل قلب ہمیشہ بمد نظر اللہ منظور و دوام در مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور۔ بدانکہ در وجود آدمی نفس یزید و قلب اسعد سعید و روح بایزیدؒ و سرّ توحید حاصل کردن از علم لدنی و مرتبہ از نعم البدل است و مرتبہ نعم البدل روان شود از توجہ فقیر کامل۔ توجہ چہ معنی دارد؟ توجہ وجہ است و وجہ روئی را گویند۔ از برائی کسی کہ توجہ کند طلب کنندہ توجہ را روبرو بمطالب مراد حضور گرداند۔ ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد ہر آنکس مرتبہ نعم البدل وتوجہ نداند۔

ابیات:

ہر کہ نعم البدل را دریافتہ	ہر مقامی قید با خود ساختہ
ہر حقیقت را شناسد از خدا	دائما ہم صحبتی با مصطفیٰ

ہر کہ باین مراتب رسد از سرتا قدم نور شود۔ بہر حال علم لوازمہ راہ است۔ ظاہر جاہل فقیر گمراہ است۔ علم مونس جان است۔ جاہل فقیر بدتر از شیطان است۔ علم ظاہر قال و بیان است وعلم باطن معرفت وصال عیان است۔ جائیکہ علم عیان است چہ احتیاج قال و بیان است؟ ہر کہ خبر از علم تصوف عیان دارد و نہ از علم فرض واجب، سنت، مستحب، فقہ، مسائل بیان آنرا فقیر نتوان گفت، حیوان در قید نفس وشیطان۔ قال علیہ السلام لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَالْعَقْلِ پس حیوان ناطق وحیوان سائل۔ عقل نیز دو قسم است، عقل کل وعقل جزء علما عامل وفقیر کامل را عقل کل

است و اہل دنیا را عقل جز چنانچہ منصوبہ باز از خدا بر ایشان غضب و اعتراض ۔ بدانکہ علم سہ حرف است ع، ل، م۔ ہر کہ از علم 'ع' عامل شود عین حاصل کند و عین واصل بود ۔ از علم 'ل' لایحتاج واز علم 'م' منعم و محرم اسرار۔ عقل نیز سہ حرف است ع، ق، ل ۔ از 'ع' عاقل اعلیٰ و از 'ق' با قرب حق و قہر بر نفس و از 'ل' لائق لقائے رب العالمین ۔ قال النبی علیہ السلام اَلْعَقْلُ يَنَامُ فِي الْاِنْسَانِ ۔ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ ۔ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ رَبِّہٖ آئینہ سہ اند ۔ آئینہ سکندری، جام جہان نما جمشید و خاتم سلیمانی ۔ این ہمہ از آئینہ فقر و از آئینہ معرفت و از آئینہ مشاہدہ حضور محبت روشنی وعزو شرف یافت ۔ پس نہایت امیدوار ہدایت است و اہل ہدایت امیدوار ولایت است ۔ و ہر کہ در قید نفس امارہ سر ہوا آن را نہ مراتب ابتدا و انتہا محروم از معرفت خدا ۔ باید دانست کہ سہ کس از نعمت و دولت و خزائن گنج محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی نصیب و لاعلاج است ۔ یکی منافق از ان روز اول، دوم کاذب از ان روز اول، سوم کافر از ان روزِ اول قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۔ پس ہر شے را علاج است و قفل را کلید و ہر شی را حیلہ و وسیلہ است ۔ ہر کہ خواہد بی علاج و بی قفل کلید و بی حیلہ وسیلہ حضور رساند آن کدام علم است کہ میخواہد در یکساعت طالب اللہ را جملہ مطالب مطلوب بمد نظر منظور گرداند ۔ علم تصور حضور و عمل دعوت قبور ۔ ہر کہ بحضور جواب صواب پیغام الہام وحی القلب مع اللہ و دوام بہ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود را با توفیق تحقیق ، ہر وقت کہ می خواہد حضور رساند آن را چہ احتیاج است کہ اسم اعظم مع اسم بدوح میخواند ۔ ہر کہ باین چنین قوت و تقویت خود را بتوجہ حضور برد آن را چہ احتیاج است کہ خط کشد و نقش دائرہ مثلث بست در بست پر کند ۔ این مراتب ہمہ ناقص و خامی بی عملی و ناتمامی کار بی قرب و بی حضور از معرفت اللہ توحید بعید و دور تر دور است ۔ بیت:

ورد را بگذار وحدت را طلب ۔۔۔ با وحدتی عارف شوی با قرب رب

کامل آنست کہ در یکدم تمام عالم را بحکم اللہ تعالیٰ فنا گرداند ۔ آن را چہ احتیاج است کہ لب جنباند و علم دعوت خواند ۔ در یکدم کامل کل تمام عالم را بہرہ ور بفیض مطلب رساند ۔ آری! معلوم است کہ عالم در قال است و عاجز بسوال است و عارف بہ مشاہدہ احوال است و خام در ذکر و فکر سکر مستی حال است و فقیر ہمیشہ بعین جمال است و جاہل دوام بزوال است ۔

بیت:

علم را آموز تا بیابی خدا ۔۔۔ جاہل جن است شیطان سر ہوا

علم سہ حرف است و این سہ حرف در قید آوردہ سی پارہ قرآن مجید را چنانچہ سی حرفی آیات ناسخ و آیات منسوخ و آیاتِ وعدہ و آیات وعید و آیات قصص الانبیا و آیاتِ امر معروف و آیات نہی منکر موافق آیات حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدہد خبر از آنچہ در کونین زیر زبر ۔ مرشد یکہ روز اول طالب اللہ را از فیض و فضل از ین علم تعلیم نکند و از حضوری تلقین نشود معلوم شد کہ پیر مرشد احمق کہ ہیچ جاہل ۔ بمرتبہ فقر نرسد و ، بمرتبہ ولایت ہم ۔ قال علیہ السلام قُلْ خَيْرًا وَّاِلَّا فَاسْكُتْ ۔ قال علیہ

السلام مَنْ مَدَحَ لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فِيْ وَجْهِهٖ فَكَاَنَّمَا ذَبَحَهٗ بِلَا سِكِّيْنٍ۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حَثُّوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ" کسی را کہ دعوت و ورد وظائف رواں نگردد، بذکر فکر در وجود نفع ندہد و تاثیر نکند و توجہ با تصور مطلب نرساند و تصرف با تفکر در تصرف نیاید و باطن عمل ندہد و ظاہر بموافق باطن نکشاید و حجاب مثل سد سکندری شود آنرا چہ علاج است؟ کسی کہ رجعت خوردہ از دعوت و از فکر و ذکر مجنون گشتہ و احمق از نظر آسیب فقر زدہ آنرا چہ علاج است؟ شخصیکہ مفلس گدا میخواہد ظل اللہ مرتبہ بادشاہی و یا میخواہد گنج تصرف از قرب الٰہی آنرا چہ علاج است؟ و شخصیکہ شب و روز نفس امارہ در اعتقاد فتنہ فساد انداز دو بی اعتقاد کند و از یقین بیدین کند آنرا چہ علاج است؟ شخصی را کہ ہیچ علم فیض عطا نشود و ملکہ نکشاید آنرا چہ علاج است؟ و شخصی را کہ از ہر اطراف و جوانب دشمن قوی داشتہ باشد آنرا چہ علاج است؟ شخصی را کہ از بیماری جان و تن بلب رسیدہ باشد آنرا چہ علاج است؟ انسان کامل و علما عامل و فقیر مکمل و اہل دنیا عاجز و غریب متحق بموافق مطالب ہریک آرزوی داشتہ باشد آنرا چہ علاج است؟ تمامی و جملگی مراتب ظاہری و باطنی از فقیر ولی اللہ طلب کند۔ فقیر ولی اللہ از کدام مراتب شناختہ میشود؟ از مراتبین کامل در تصور و تصرف از قرب اللہ حضور و عامل در دعوت با توجہ و تفکر از حاضرات روحانیت قبور۔ جملہ فرض کہ در یک فرض در آید و جملہ سنت از یک سنت میکشاید و جملہ واجب و مستحب در یک واجب مستحب مینماید و جملہ علم علوم فقہ مسائل در یک مسئلہ میشود معلوم و جملہ تحصیل فضلیت آنچہ علم علوم در قید رقم رقوم۔ این تمامی درجات عظمیٰ و دولت سعادت کبریٰ کردن حاصل در یک ساعت کہ سرمایۂ طاعت از فقیر عالم باللہ واصل۔ دانی کہ بسیار علم خواندن فرض عین نیست مگر آنچہ علم ضروری متعلق اسلام است و از گناہان بیرون برآمدن و از خدائی تعالیٰ ترسیدن و محبت معرفت اللہ توحید رسیدن و از جملگی مطالب نفس ہوا خود را بیرون کشیدن فرض عین است۔ قدیم صراط المستقیم عظیم و رستگاری بقلب سلیم و طمع داری بحق تسلیم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ خوش بخوان لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اشارت قال علیہ السلام تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَّ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔ ترک دنیا و حب مولیٰ سر عبادت و با اسرار ہدایت است۔ حب دنیا فتنہ سر بدعت است و ہر آنکس عجب احمق اند کہ بدعت را ہدایت فہمیدہ اند تاریک دل، کور چشم از دیدہ نادیدہ اند۔ علما عامل آنست کہ از توفیق باعمل علم خود را ہمیشہ بحضور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رساند۔ این است مراتب علما عامل و آنست فقیر کامل کہ تماشای احوالات ممات و حیات شب و روز کشف القبور از قوت قرب اللہ حضور میداند۔ قولہ تعالیٰ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ فقیر زندہ جان و زندہ زبان و زندہ دم و اثبات قدم و زندہ دل و زندہ روح و زندہ سخن مردہ حرص و مردہ حسد و مردہ طمع و مردہ نفس۔ این چنین فقیر بمشاہدہ حضور مع اللہ دوام، حق او بر خلق اللہ خاص و عام۔ ہر طریق کہ لقمہ از قسمت نصیب ظاہر از وجہ ناوجہ

آنچہ خورد از گردن خلق اللہ حق ساقط میشود۔ واصل فقیر کہ اصل او بر اسم اَللّٰہُ ذات وصل است۔ بہر احوال و بہر افعال باعین جمال ایزد متعال غرق فی اللہ معرفت وصال۔ آنچہ داند میخورد بروی حلال کہ از مشرق تا مغرب آنچہ عالم خلق اللہ بر روئے زمین است در تصرف او و از برکت او از ہر آفات و بلیات سلامت بماند۔ چنانچہ میفرماید مولانا روم عارف فی اللہ علم علوم:

ہر کرا لقمہ بود نور از جلال ... آنچہ داند میخورد بر وی حلال

پس در حلقِ عارف لقمہ حرام نرود مگر طعام حلال اگرچہ در نظر خلق مطلق حرام باشد از اہل زوال و ہر سخن عارف فقیر را صدق المقال است اگرچہ در نظر خلق دروغ از مستی حال۔ بیت:

واصلان را ہر سخن قرب از وصال ... در حلق واصل رود لقمہ حلال

کہ شکم فقرا مثل تنور است بر آتش شوق آنچہ خورد سوختہ گردد و خوردن فقرا نور است و خواب فقرا مشرف دیدار حضور است و بیداری فقرا باطن معمور است کہ نافع المسلمین مثل آفتاب فیض بخش در خلق اللہ مشہور است و طالب فقیر را روز اول باہمہ مراتب رسیدن فرض عین ضرور است۔ ابیات:

کاملم صاحب ہدایت اکملم اہل از کرم ... ہر کہ بیند روئی من آنرا نباشد ہیچ غم

غم ہزاران غم خورد کز روئی من ... بت پرستان اہل غم اہل از صنم

فقر را غم نیست با قربش اللہ ... لعنت بر فرعون و دنیا عز و جاہ

غم غلط دنیا بود فتنہ درم ... ہر کہ تارک فارغ است آنرا چہ غم

فقیر یکہ فنا فی اللہ از قرب اللہ آنرا کہ غرق میگویند صاحب انتہا اہل الوصول۔ آنرا نظر قبول و تصرف تصور قبول و توجہ تفکر قبول و دلیل آگاہ قبول و نظر نگاہ قبول و وہم خیال قبول۔ اینست مراتب مقبول۔ از شیطان جن وانس و از نفس خبیث و از دنیا فریب دہندہ ابلیس از ان جملہ بدتر است مجہول۔ ہر سخن کہ میگوید از ہوائی رضا خدا نا مقبول۔ فقیر یک سرّ است کہ آنرا درد داغ محبت بسر دماغ۔ حقیقت عارفان شہباز را چہ داند زاغ؟ جملہ مراتب و جملہ منصب و جملہ علم و جملہ حکمت و جملہ گنج و جملہ کیمیا و جملہ احوالات حاصل کردن در یکدم و بر یک قدم کہ طالب اللہ را باقی نماند در دل افسوس و غم جملہ مراتب در حاضرات است۔ وسی حاضرات در سی حرفی است و نود و نہ حاضرات با نود و نہ نام باری تعالیٰ است و حاضرات از ہر یک حدیث نبویؐ قدسی و حاضرات از قرآن ہر یک آیات و حاضرات از کلمہ طیبات معلوم شود ہر درجات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حاضرات فنا فی اللہ و حاضرات اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ و حاضرات فنا فی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و حاضرات با ملاقات بہر انبیا اصفیا مرسل ارواح جمیع نبی اللہ و حاضرات با جملہ غوث قطب اولیا اللہ و حاضرات با ہر یک مجتہد عالم باللہ۔ ہر کہ این حاضرات داند ارواح کل مخلوقات جن و نیت مؤکل فرشتہ اہل صفات ہژدہ

ہزار عالم را بحضور خود بتماشا مد نظر منظور گرداند۔ ہر جا کہ خواہد مقام دیدہ نادیدہ خود را میر ساند۔ ہر کہ این راہ نداند واز حاضرات آگاہ ندارد آن نہ از علم واقف احوال علما عامل و نہ از علم معرفت توحید فقیر کامل است وزیر بار نفس حامل است۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ O اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ O بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ O هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ O لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔ باین چہار مراتب کنہ وحدانیت الوہیت، معرفت حقیقت حقیقی و باطن تحقیقی ہر آنکس رسد کہ مرتبہ تصدیقی صدیقی داشتہ باشد و آنچہ لاسوی اللہ از دل بتراشد یعنی چہار لذت رانسیان گرداند چون لذت پنجم انوار دیدار پروردگار بستاند۔ چہار لذت اینست اوّل لذت طعام، دوم لذت مجامعت با زن، سیوم لذت حکومت بادشاہی، چہارم لذت مطالعہ علم نیک آگاہی۔ این ہر چہار لذت برابر است۔ چون لذت پنجم تصور اسم اللہ ذات در وجود در آید آن ہر چہار لذات خوش نیاید چنانچہ بیمار را طعام۔ بعد از ان خطاب از رب الارباب صادق یابد۔ قولہ تعالیٰ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ اول طالب ظاہر باطن ہر یک مرتبہ را امتحان معاینہ آزمائش تجربہ کند۔ بعد از ان در معرفت فقر قدم زند کہ یقین او درست شود و فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ طالب صادق شرمندہ نشود۔ اول انوار مشاہدہ دیدار بعدہ درست اعتبار۔ اول ببین بعدہ یقین۔ اول اتحاد بعدہ اعتقاد۔ اول برسد مرتبہ خاص بعدہ اخلاص۔ ابیات:

زین جہان جان رفت بیند آن جہان | زان جہان جان رفت بیند لامکان
این چنین توفیق دارد اولیا | اولیا را قرب قدرت از خدا

قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ در وجود کسی کہ کلمہ طیب تاثیر کند روشن ضمیر بود، ہر آنکس اولیا اللہ شود کہ کلمہ طیب را از کنہ خواند و کنہ داند و با توفیق از کنہ کلمہ تحقیق خود را بحضور رساند لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ کافر صد سالہ گبر یہود و نصاری و تر سا بت پرست یکبار بگوید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یکبارگی پاک و بہشتی شود، تو کہ شب و روز کلمہ طیب میخوانی و خود را اہل بہشت ندانی و نہ خود را از اہل دوزخ ستانی۔ اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ یک طرف بہشت و یک طرف دوزخ، خوف و رجا ایمان را وسیلہ بکن متوجہ شو بخدا۔ باید دانست کلمہ بہ نیت رساند اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کلمہ طیب رابیست و چہار حروف است و شب و روز را نیز بیست و چہار ساعت میشود و درمیان شبانروز آدمی رابیست و چہار ہزار دم است۔ ہر کہ بگوید با خلاص و از معنی خاص کنہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہر حروف کلمہ گناہ ہر ساعت را چنان بسوزد چنانچہ میسوزد آتش ہیزم خشک را۔ ہر کہ کلمہ طیب را با ضرب ذکر بر دل زند از اشتغال بشوق ایزد متعال چشم از دل بکشاید و عینہ بعین مینماید معرفت اللہ وصال۔ اگر از مرشد کامل طالب صادق را از پنج ضرب کلمہ پنج گنج نشود حاصل طالب معلوم کند کہ مرشد ناقص است بی واصل از ان مرشد جدا

شود و عمر بر باد دہد۔

وکشایندہ قفل کلمہ طیب را کلید حاضرات اسم اللہ ذات است ۔ ہر کہ عاقل داند و خوشوقت شود. احمق و ناقص از تصنیف کامل ملال گیرد و پریشان شود۔ باید دانست در وجود کسی کہ ابتدا کلمہ طیب نفع دہد و تاثیر کند اول دیوانہ شود در نظر خلق و دانا بود در نظر خالق و خصلت وحشت گیرد و قلب زندہ گردد و نفس بمیرد کہ گدا نفس باز آید از ہوا ہوس۔ قال علیہ السلام مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ قول حضرت شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ اَلْاُنْسُ بِاللّٰهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَيْرِ اللّٰهِ از مردم سیاہ دل، افسردہ قلب قالب از حق حقیقت مردہ عارفان ازین قوم مثل گاو خر کہ از جاہل شیطان بدتر ہمچنان بگریزند چنانچہ تیر از کمان جستہ۔ نخست این مراتب ابتدا ہر آنکس داند و باشد در باب کسی کہ نصیب معرفت محبت و مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و مشرف و مشاہدہ و محرمیت و قرب و حضوری انوار و عاقبت قسمت او دیدار است و دیگر مرتبہ و مقام بروی مردار است۔ این چنین مراتب اعلیٰ قرب باحق تعالیٰ فقر است کہ ابتدائے او ذکر مذکور متوسط او دوام حضور انتہائی او غرق فنا فی اللہ نور۔

شرح فقر

فقر چیست وفقر کرا گویند وفقر را از کدام احوال وافعال و اعمال و اقوال شناختہ میشود وفقر چہ چیز است وفقر را حاصل کردن از کدام علم عقل تمیز است؟ فقر جملہ جہان را روشنائی مثل آفتاب فیض بخش و ہر جان را در جاودان مثل نور دیدہ و جان عزیز است۔ بشنو! ابسیار اند کہ در لباس فقر خوار اند۔ از ہزار کس باشد کہ فقر بہشت از محبت عشق سرشت گلشن نو بہار است۔ فقیر مشکل کشا و عین نما را گویند۔ این نہ فقیر اند کہ بخود پسند اہل ہوا را جویند۔ این اہل ہیچ اند کہ بہ ہیچ دنیا دل ہیچ بستند۔ آخر فقر را مرتبہ چیست؟ مجمل نعم البدل۔ و نعم البدل کرا گویند؟ نعم البدل آنست کہ صاحب اختیار در ہر عمل عامل و در ہر علم کامل، بست وکشاد و فیض فضل مینماید احوال ازل۔ آخر مرتبہ فقر فقیر چیست؟ ہر دو جہان را با توجہ طی کردن بتصور در آوردن در تصرف در یکدست مشت و دیدن تماشا کونین بر ناخن پشت و یکبارگی نفس را کشت باز بگذرد از تماشائے کونین و برسد بمرتبہ عین رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ جانبین۔ آخر مرتبہ فقر چیست کہ بہ انتہائے فقر؟ فقر را ابتدا و انتہا یکی است ویکتا دوام حضوری با قرب خدا۔ آخر مرتبہ فقر را چیست؟ برآمدن و درآمدن۔ برآمدن چیست و درآمدن کرا گویند؟ برآمدن از ناسوت و درآمدن در لاہوت۔ برآمدن از فنا و درآمدن در بقا۔ برآمدن از جہل، شرک، کفر، عجب آنچہ ناشائستہ کبر ہوا درآمدن در معرفت فنا فی اللہ مشرف لقا و برآمدن از بی جمیعت و درآمدن در جمیعت ۔ و جمیعت کرا گویند؟ ہر چیزی را کہ خواہد خواہ مرتبہ از ذات باشد خواہ از صفات از ہر دو درجات حاضر شود بمحنت و بیرنج و

در تصرف آوردن جملگی گنج ۔ برآمدن از تقلید و درآمدن در توحید ، برآمدن از طاعت و درآمدن بعنایت و برآمدن از شکایت نیز عیب حکایت و درآمدن در غنایت و برآمدن از غنایت و درآمدن در ولایت و برآمدن از ولایت و در آمدن در ہدایت و از مرتبہ ہدایت لاحد برسد عالم باللہ شود و برآمدن از عبودیت و درآمدن در ربوبیت و برآمدن از طلب و درآمدن در نور قلب و برآمدن از محنت و درآمدن در محبت و برآمدن از مجاہدہ و درآمدن در مشاہدہ و برآمدن از ذکر فکر و درآمدن بالہام مذکور حضور و برآمدن از چلہ ریاضت و درآمدن در راز چشم از دل و از صاحب عیان بی نیاز و بر آمدن از مرتبہ محتاج و درآمدن در مرتبہ لایحتاج و برآمدن از نفس ذائقہ و درآمدن در فقر فاقہ ، آن فاقہ کہ لذت بخش از دیدار اللہ بہ از ہر ذائقہ ۔ و برآمدن از فقر مکب و درآمدن در فقر محب و برآمدن از کشف کرامات و درآمدن در تصور اسم اللہ ذات ۔ آخر مرتبہ فقر چیست ؟ یکی ذوق کہ وسیلہ فضل الحضور ، دوم شوق کہ وسیلہ فرحت النور و جود مغفور ، سیوم اشتیاق انتظار کہ وسیلہ معرفت دیدار ۔ این کل و جز مراتب ہا کہ از ذات و صفات فقیر را و طالب مرید را از تصور اسم اللہ ذات و مشق مرقوم وجودیہ تجلۂ انوار مینماید و از تصرف توحید دیدار بکشاید ۔ روز اول از حاضرات اسم اللہ ذات کہ طالب معلوم کند ہر یک درجات و جملہ درجات در یک مرتبہ درآید کہ آنرا اصحاب دم و قدم میگویند یعنی اِسْتِقَامَۃٌ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ وَ الْمَقَامَۃِ ۔ ہر کہ باین مراتب فقر انتہا رسد در خلق ملامت پیدا میشود و دران ملامت عاقبت بالخیر سلامت ۔ قال علیہ السلام اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ وَ الْاٰفَاتِ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ ۔ سلامتی فراغت از ماسوی اللہ بواحدانیت است ۔ ہر کہ از اللہ تعالیٰ غافل شود آنرا ہر آفات و بلا خراب کند ۔ از طعنہ خلق مترس ۔ قولہ تعالیٰ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ۔ مثنوی :

ای عالم نادان تو کہ در علم غروری ‌ ‌ نزدیک تو معبود نہ ای بلکہ تو دوری

کشاف و ہدایہ گرچہ تو میخوانی ‌ ‌ تا خدمت خاصان نکنی ہیچ ندانی

قال علیہ السلام سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ پس دیگری چہ باشد کہ دم زند و از فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منکر شود ۔ مال گنج نقد و جنس ہمہ را زکوٰۃ است و زکوٰۃ علم گنج بر علما عامل کردن او و آن علم را ادا التعلیم کردن بشا گردان از برائی خدائی طمع و بی ریا و گنج معرفت توحید ، علم تصوف ، سلک سلوک تلقین کردن بطالبان رسانیدن بمطلوب تمام حضور فرض عین است ۔ بشنو ! ہر احوال عارفان را نو بنو ۔ قولہ تعالیٰ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ۔ این مراتب نظارہ گاہ ارواح ، برحساب گاہ قیامت و کشف القبور کہ از قوت توفیق قرب اللہ تصور با حضور کہ این خلاف نفس عبرت خورد و در حیرت درآید و از گناہ کبیرہ و صغیرہ بیرون برآید ۔ انتہائے کامل اینست کہ کامل حبس انتقال کند ۔ این انتقال بعید از معرفت اللہ وصال و این حبس نزدیک عارفان عبث و دیگر کامل صاحب تصور اسم اللہ ذات کہ روحانیت را در تصرف درآرد باقُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ از قبر برآرد ۔ این سنت انبیا است چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ است و بعضی ولی اللہ از جذب و جلالیت مردہ را با قُمْ بِاِذْنِیْ زندہ گرداند ۔ این نیز شرف محمدیت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مرتبہ فقیر علما است ۔ قال علیہ السلام

اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ۔ جملہ انبیا از برائی مرتبہ فقر وامت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم التجا آوردہ نیافت ۔ ہر کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم را یافت فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رفیق خود ساخت ۔ از فقر مرتبہ بلندتر و فخرتر ہیچکس را نباشد و نخواہد بود ۔ فقر دوام حیات است ۔ ابیات:

گر کسی از من بپرسد موت چیست	من بیخبر از موت ما در زندگی است
مردہ نفس و حرص و طمع با ہوا	بعد مردن شد مشرف یافتم رویت خدا
قبر ما قرب است خلوت خانہ	عیش ما خوشوقت خود بیگانہ
پیش زان مردن بدیدم این مقام	مردگی با نفس جان زندہ تمام
قبر و خانہ ہر دو بمایک نظر	این خلافی نفس شد روح الامر
مردہ دل را موت عاشق را حیات	زین حیاتی عاشقان یابند نجات
عاشقان را قوت قوت با لقا	ہر کہ این جائی نہ بیند بی حیا

اصل ظاہر و باطن مدار بالیقین باعتبار نفس است ۔ نفس امارہ وقت سیری فرعون است بااناو بوقت گرسنگی درندہ مثل سگ دیوانہ است از غضب شیطان است ، در شر شور دو خبیث ابلیس نفس وقت سخاوت قارون است مطلق بخیل ۔ نفس مطمئنہ وقت سیری فیض بخش است نافع المسلمین ، وقت گرسنگی صابر است ، وقت شہوت باشعور است ، وقت غضب باحضور است متحمل باربردار ، وقت سخاوت صفت کریم است ۔ نفس مطمئنہ انبیا اولیا اللہ علما عامل فقیر کامل دارند ۔ مراتب نفس مطمئنہ قدر بقدر احوال بااحوال ۔ صاحب نفس مطمئنہ در مراقبہ درآید باستغراق نفس مطمئنہ مثل براق آورد برد بحضوری معراج دریکدم ہزار بار مشرف بہ دیدار پروردگار ۔ افسانہ خوان بسیار اند و بقصہ مسائل مصروف باستماع بیشمار اند ۔ از ہزار کس باشد کہ ولی اللہ غیب دان صاحب نظار اند ۔ بیت:

ہر کہ بیند باعیان آن غیب نیست	ظاہر و باطن یکی شد غیب نیست

عالمان را نظر بر مطالعہ علم تمام ۔ ہمچنان فقرا را ہمیشہ حضوری با قرب اللہ در مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوام و بعضی دوام در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم می باشد و نمید انند و بعضی میدانند و بعضی ہم سخن شوند و بعضی در مقام جلالیت و بعضی در مقام جمالیت و بعضی در مقام کمالیت ۔

این کتاب را صورت بستہ نمودار نمودہ ایم عین نما ۔ ہر کہ یافت و دید عارف خدا و واصل شد و ہر کہ از زین کتاب حاصل نکرد و واصل نشد ، مردہ دل منافق بی حیا ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس ۔ کَفٰی عِلْمِہٖ بِحَالِیْ لَا زَوَالِیْ ۔ تَمَّتْ بِالْخَیْرِ ۔ تمام شد این کتاب معرفت نصاب عین نما نور الہدیٰ ۔

''نور الہدیٰ کلاں'' سلطان العارفین حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی دیگر تمام تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فقر و معرفت کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور علمِ باطنی کے تمام مشکل و دقیق مسائل کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کتاب کو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ''عین نما'' کا خطاب دیتے ہوئے فقر کا نصاب قرار دیا ہے۔ حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ اس تصنیف کے متعلق فرماتے ہیں:

☆ یہ تصنیف علمِ معجزات سے منور اور اسرارِ الٰہی کا پُر یقین اور با اعتبار اظہار ہے۔ اکثر بزرگوں اور مصنفین کی تصانیف الہامی ہوتی ہیں لیکن اس فقیر کی تصانیف قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہو کر لکھی گئی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کم بخت اور بدقسمت کو نیک بخت اور خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جو طالب شب و روز اس کا مطالعہ کرتا ہے وہ 'اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس' کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز

سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-9795-98-5

9789699795985

Rs: 799

www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
email: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com